# لیتھبرج تاریخ ہند کا خلاصہ

جسکو

خ ذاکر حسین صاحب ہڈماسٹر اپر پرائمری اینگلو عربی سکول دہلی نے

مڈل کے طالبعلموں کی فائدہ رسانی کے لئے نہایت عمدہ طرز پر

تالیف کیا

ر جسکو ... نراین داس و جنگلی مل تاجر کتب دہلی نے بعد لینے حق تالیف کے

حسب ضابطہ رجسٹری کراکر

مطبع افتخار دہلی میں منشی محمد ابراہیم کے اہتمام سے چھپوایا

ت فی جلد ۳ر سنہ ۱۸۹۰ع محصول ۲ر

مڈل و انٹرنس کے طالبعلموں کی مفید کتابیں

ممالک مغربی ... نامہ

پنجاب

جہانگیری

مسمریزم میں کوئی کتاب بزبان اردو معتبر نہیں چھپی تھی اس لیے یہ چار کتابیں پوری پوری طور سے

## نمونہ کتاب گلشن شہرت یعنی مسمریزم حصہ اول معروف بہ آئینہ مسمریزم

ترکیب مکان توجہ و نشست
ترکیب نشست اُستادان سابق و تجربہ متفرقات مسمریزم
حال فرامشن مع چھ کمروں کے
ترکیب بنانے آئینہ کی اور اُتارنا بخار کا آئینہ پر

## نمونہ کتاب گلشن شہرت یعنی مسمریزم حصہ دوم معروف بہ دیدہ نہ شنیدہ

ترکیب سلب امراض
ترکیب نشست منتقل امراض
تجربہ منتقل امراض جو بگواہی بکرے کے ہوا
مجربات چیدہ مسمریزم و نقل اُستادان سابق بطریق مسمریزم
بیان نماسے آسمانی

## نمونہ گلشن شہرت یعنی مسمریزم حصہ سوم معروف بہ عجیب المحسنات

ترکیب عمل ہمزاد و تجربہ ہمزاد
نقل چیدہ اُستادان سابق
ترکیب خیال پختہ کرنے اور ترکیب سو کوس سے گفتگو کرنے کی
خیال سے درخت کا بڑھانا اور گھٹانا
ترکیب پیشین گوئی کرنے کی
ترکیب بنانے میز کی اور گفتگو کرانے کی
بیان دیوار قہقہہ کے دریافت کرنیکا بطریق مسمریزم
ترکیب کھانسی بخار اُتارنے کی اور ترکیب جادو مصر کی
تجربہ ہائے متفرقات مسمریزم
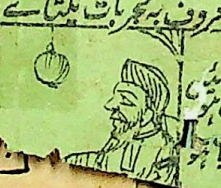
## نمونہ گلشن شہرت یعنی مسمریزم حصہ چہارم معروف بہ تجربات یکتا

ترکیب ظاہر کرنے شکل بخار کی
تشریح بدن انسان کی جو بذریعہ مسمریزم کے دریافت ہوئی
بیان نسخہ جات اُستادان متقدمین جو بذریعہ مسمریزم کے دریافت ہو
پانی پر تصویر بنانے کی ترکیب

# جغرافیہ

## وسعت حدود اور آبادی

حدود اربعہ شمال میں کوہ ہمالہ - مشرق میں برہما - جنوب میں خلیج بنگالہ - بحر ہند
مغرب میں بحیرۂ عرب و افغانستان ۔ رقبہ ۱۵ لاکھ مربع میل آبادی ۲۶ کروڑ
طبعی تقسیم کوہ بندھیاچل کے ذریعہ سے ہندوستان کے دو حصے ہوتے
ہیں - ایک شمالی اور دوسرا جنوبی (جسے دکن کہتے ہیں) پھر ہندوستان شمالی
کے دو حصے ہیں - اول مغربی جس میں سندھ اور اسکے معاون بہتے ہیں - دوسرا
مشرقی جس میں گنگا اور اسکے معاون اور بر...
تقسیم ملکی ذیل کی جدول سے...



| رقبہ مربع میل | آبادی | کیفیت |
|---|---|---|
| | | سنہ ۱۸۷۴ء تک بنگالہ سے متعلق رہا اسکے بعد چیف کمشنری بن گئی |
| ۵۰۰۰۰... | ۶۷۰۰۰۰۰۰ | اسمیں بنگال - بہار - چھوٹا ناگپور - اور اڑیسہ شامل ہیں |
| ۰ | ۴ کروڑ ۱۰ لاکھ | اسمیں بنارس - گورکھپور - الہ آباد - آگرہ - میرٹھ - رہیلکھنڈ - کماؤں - جھانسی |
| [illegible] | ۱ کروڑ ۹۰ لاکھ | اسمیں مشہور باجگزار ریاستیں یہ ہیں - کشمیر - پٹیالہ - جیند - بہاولپور وغیرہ |
| [illegible] | ۱ کروڑ ۱۲ لاکھ | چیف کمشنری تھی - اب ممالک مغربی کی لفٹنٹی کے ماتحت ہے |
| ۱ لاکھ ... | ۹۰ لاکھ | مشہور باجگزار یہ ہیں - میواڑ - مارواڑ - جے پور |

| نام حصہ | رقبہ مربع میل | آبادی | کیفیت |
|---|---|---|---|
| وسطی جنٹیاں | ۸۰ ہزار | ۸۰ لاکھ | اسمیں بہت سی ریاستیں ہیں - گوالیار - اندور - بھوپال - ریوا |
| ممالک متوسط | ؍ | ؍ | اسمیں ساگر - نربدا اور ناگپور شامل ہیں پہلے اس ملک کو گونڈو |
| برار | ۰ | ۰ | ۱۸۵۳ء میں نظام نے قرضہ کے عوض دیا جنوبی حصہ کو بالاگھاٹ |
| حیدر آباد | ۸۰ ہزار | ۸۰ لاکھ | یہ ریاست ہند کے کل باجگزار ریاستوں میں بڑی ہے |
| احاطہ مدراس | ۱ لاکھ ۲۶ ہزار | ۱ کروڑ | اسمیں سرکار کرناٹک - مالابار اور کاٹرا شامل ہیں |
| میسور - کورگ | ۳۰ ہزار | ۴۲½ لاکھ | انکو اضلاع مفوضہ بھی کہتے ہیں - یہ ایک بلند سطح |
| ریاستیں جو خود مختار | ۰ | ۰ | وہ یہ تین ہیں - بھوٹان - سکم - نیپال |
| ریاستہائے قبضہ غیر | ۰ | ۰ | گوا - دامن ڈیو (پرتگال) چندر نگر - پونڈیچری (فرانس) |
| برٹش برہما | ۹۰۰۷ | ۳۰ لاکھ | اسمیں اراکان - پیگو - تناسرم شامل ہیں |
| انڈمن نکوبار | ۰ | ۰ | اسمیں ایک شہر پورٹ بلیر ہے جہاں ہندوستانی جلاوطن |

(تاریخی مشہور امصار)

| نام حصہ | نام قسمت | | نام حصہ | نام قسمت | نام اضلاع و کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|
| — | کامروپ | گوہٹی - یہ شہر آسام کا حال میں دار السلطنت ہے پہلے اسکا نام پراگ جتیس پور تھا - | — | چوبیس پرگنہ ندیا | کلکتہ جو ہندوستان کا ... ندیا یا کرشن نگر - بنگالہ کے راجاؤں کا دار السلط... |
| | سیتاگر | ناظرہ یا کھمر کا لو | | بردوان | بردوان |
| | کھسیا | ... ہو بنانے کی تجربہ گاہ گورنمنٹ ہتی | | | |

| نام قسمت | نام اضلاع و کیفیت |
|---|---|
| مرشد آباد | مرشد آباد یا مخصوص آباد دہلی مسلمان نوابان بنگالہ کا پایہ تخت تھا۔ قاسم بازار۔ |
| مالدہ | گور یا لکھنوتی شاہان بنگالہ کا دار السلطنت اب کھنڈر ہے |
| ڈھاکہ | ڈھاکہ یا جہانگیر نگر۔ سنار گانو |
| چٹاگونگ | چاٹگام یا اسلام آباد |
| پٹنہ | پٹنہ یا پاٹلی پترا۔ مگدہ دیس کا قدیم دار السلطنت |
| شاہ آباد | آرا۔ بکسر۔ چوسا۔ سہسرام۔ رہتاس گڑھ۔ کالنجر |
| ترہٹ | حاجی پور |
| مونگیر | مونگیر |
| پرگنہ سنتھال | راج محل (اک محل) تیلیا گڑھی |
| کٹک بنارس | کٹک دار الریاست جاجپور قدیم دار الریاست |

| نام حصہ | نام قسمت | نام اضلاع و کیفیت |
|---|---|---|
| ممالک [illegible] | بنارس | بنارس۔ غازیپور۔ چنار گڈھ۔ جونپور |
| | الہ آباد | الہ آباد (پریاگ) کانپور۔ |
| | آگرہ | آگرہ (اکبر آباد۔ فتحپور سیکری چندواڑ۔ (فیروز آباد) قنوج متھرا |
| | میرٹھ | میرٹھ |
| | جھانسی | جھانسی |
| | روہیلکھنڈ | بجنور۔ یہاں کالیداس نے اپنی کتاب شکنتلا لکھی ہے |
| اودھ | وسطی اودھ | لکھنؤ پایہ تخت |
| | مشرقی اودھ | اودھ۔ اجودھیا۔ جہاں رامچندر جی پیدا ہوئے۔ فیض آباد یا بنگلہ |
| پنجاب | دہلی | دہلی۔ کرنال۔ پانی پت |
| | انبالہ | تھانیسر (سرستی پر) تراوڑی کورو چھتر۔ ماچھیواڑہ علیوال ہیر سنہ |
| | جالندھر | کانگڑہ یا نگر کوٹ |
| | لاہور | لاہور۔ فیروزپور۔ فیروز شہر مدکی۔ سبراؤں |
| | راولپنڈی | راولپنڈی۔ اٹک۔ گجرات۔ چلیانوالہ |
| | پشاور | پشاور۔ درہ خیبر |
| | | ملتان |

| نام حصہ | نام قسمت | نام اضلاع و کیفیت |
|---|---|---|
| راجپوتانہ | اودیپور | اودیپور حال دارالسلطنت<br>چتوڑ قدیم دارالسلطنت |
| | اجمیر | اجمیر |
| | جے پور | جے پور - امبیر - رنتھمبور |
| | جودھپور | جودھپور |
| | الور | لسواڑی |
| | بھرتپور | بھرتپور - ڈیگ |
| | سروہی | کوہ آبو |
| احاطہ بمبئی | گجرات | سورت |
| | کوکان | (بمبئی تھانہ) جزیرہ سالسٹ |
| | مہاراشٹر | پونا - کھڑکی - پورندھر - احمدنگر<br>بیجاپور - ستارا |
| | کانڑا | ہونر |
| | سندھ | حیدرآباد - میانی - امرکوٹ<br>ٹھٹھہ - کراچی |
| وسطی اضلاع | گوالیار | گوالیار - مہاراج پور - پنیار<br>اجین |
| | اندور | اندور - مہدپور |
| | بھوپال | رائسین |
| | بینمار | برہانپور - اس |
| حیدرآباد | ایلچپور | گاویلگڈھ |
| | اکولہ | ارگانو - شاہپور کے کھنڈر |
| | حیدرآباد | حیدرآباد - گولکنڈہ - وارنگل<br>بیدر - گلبرگہ - کھڑکی -<br>(اورنگ آباد) دیوگڈھ<br>(دولت آباد) اسئی |
| میسور | میسور | سرنگاپٹم - بنگلور - نندی درگ |
| | کورگ | مرکرا |
| مدراس | شمالی سرکار | گمسور - مچھلی پٹم - گنٹور |
| | کرناٹک | مدراس - چنگل پٹ - کنجورم<br>آرکٹ - ویلور - وانڈی واش |
| | جنوبی ارکٹ | کڈالور - قلعہ سینٹ ڈیوڈ<br>کے کھنڈر - جنجی - پورٹونوو<br>پانڈیچری |
| | ترچناپلی | ترچناپلی - سرینگم |
| | تنجور | تنجور |
| | مدرا | مدرا یا مدورا |
| | مالابار | کالیکٹ - کنانور - پالگھاٹ |

گورنمنٹ تھی

سکی موت و حیات معلوم کرنا

# لیتھبرج تاریخ ہند کا خلاصہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## باب اول ہندوؤں کا زمانہ

### {باشندگان ہند کی نسلیں اور زبانیں}

ہندوستان میں مختلف نسلوں اور قوموں کے لوگ بستے ہیں۔ جنکے اوضاع واطوار۔ زبان و مذہب میں بڑا فرق ہے۔ اس میں وہ لوگ جو اور ملکوں سے یہاں آکر سکونت گزین ہوئے شامل نہیں۔ مثلاً فرنگی۔ چینی۔ ارمنی۔ یہودی۔ حبشی پارسی مسلمان وغیرہ

ہندوستان کے اکثر مسلمان نومسلم ہیں۔ مگر بہت سے اُن فاتحوں کی یا اُنکے ہمراہیوں کی نسل سے ہیں۔ جنہوں نے اِس ملک میں سلطنت قایم کی اُن کی چار ذاتیں ہیں۔ شیخ۔ سیّد۔ مغل۔ پٹھان۔ مسلمان عموماً اُردو بولتے ہیں +

مذکورۂ بالا قوموں کے سوا اصلی باشندے آریا نسل کے لوگ ہیں جو شمالی ہند میں رہتے ہیں۔ اور دراوڑی اور اصلی باشندے جو جنوبی ہند میں رہتے ہیں +

اصلی باشندے جنگلوں اور پہاڑوں میں پائے جاتے ہیں۔ مثلاً سنتھال بھڑ گکھڑ۔ گونڈ۔ کول۔ بھیل۔ ٹوڑا وغیرہ +

آریا نسل کے ہندوؤں کی سب زبانوں کا ماخذ سنسکرت ہے۔ آریا لوگوں کی بڑی نسلیں یہ ہیں۔ ہندی۔ بنگالی۔ مرہٹی۔ گجراتی۔ اُڑیا۔ پنجابی۔ اور سندھی بولنے والے لوگ +

دراوڑی نسلیں یہ ہیں۔ تلوگو۔ تامل۔ ملایالم اور کانڑی بولنے والے لوگ۔

## آریا ہندوؤں کا ہند کو فتح کرنا

چونکہ مسلمانوں کے آنے سے بیشتر ہند میں تاریخ لکھنے کا دستور نہ تھا۔ اِس سبب سے کوئی معتبر تاریخ نہیں پائی جاتی۔ اور جسقدر اُس زمانہ کے حالات دریافت ہوئے ہیں تو کہانیوں روایتوں اور کتبوں سے معلوم ہوئے یا قدیم مذہبی کتابوں میں ناعرانہ تحریروں کے اشاروں یا غیر ملک کے مورخوں کے حوالوں سے استنباط کیے گئے ویدوں (شام وید۔ یجروید۔ رگ وید۔ اتھروَن وید) اور نیز اور وسیلوں سے معلوم ہوتا ہے کہ بیشمار ہندو یہاں کے رہنے والے نہیں بلکہ اُنکے بزرگ وسطِ ایشیا کے بلند سطح میں رہتے تھے۔ اور آریا کہلاتے تھے۔ رگ وید سے جو حضرت عیسےٰ سے ۲۰۰۰ برس بیشتر کا تصنیف ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ہند کے اصلی باشندے

ہر وید دو حصوں پر منقسم ہے۔ ایک حصہ میں بھجن ہیں اور دوسرے میں مذہبی رسمیات کا ذکر ہے +

جنکو راکشش اور دیوزاد لکھا ہے۔ سیاہ فام اور قوی ہیکل تھے اور آریا کے دیوتاؤں کو نہ مانتے تھے +

اول ہی اول آریا لوگ پنجاب میں آئے۔ اور صدہا برس تک اپنی بستیاں دریائے سرسوتی اور پنجاب کے اور دریاؤں پر بسائیں۔ اور اس سرزمین کا نام برہماورت رکھا۔ پھر سرسوتی سے گنگا تک کا ملک فتح کرکے اُسکا نام برہم رشی دیس رکھا +

اُس زمانے میں اُنکا کوئی راجہ نہ تھا بلکہ گھرانے کا بزرگ ہی اپنے اپنے خاندان کا سردار اور پروہت ہوتا تھا۔ ان لوگوں کی کبھی کبھی اصلی باشندوں سے چھیڑ چھاڑ ہوجاتی تھی مگر اپنی بہادری کے سبب آریا ہی فتح پالتے۔ رفتہ رفتہ باشندوں کو بھگاکر ممالک مغربی۔ اودھ۔ بنگالہ کسیقدر راجپوتانہ اور کسیقدر وسط ہند تک فتح کرلیا۔ اور اب ہر ایک پروہت خود تو اپنے اپنے ملک مفتوحہ کا راجہ بن بیٹھا اور پروہت برہمنوں کو قرار دیا۔ یہ زمانہ تاریخ میں زمانہ شجاعت کے نام سے نامزد ہے۔ اس زمانہ کی دو داستانیں بہت مشہور ہیں۔ انمیں سے ایک تو راماین ہے جس کا مصنف بالمیک ہے جس میں رامچندرجی کے جنوبی ہند اور لنکا کو فتح کرکے وہاں کے راجہ راون کو شکست دینے کا بیان ہے۔ اور دوسری مہابھارت ہے جسکو بیاس جی کی تصنیف سمجھتے ہیں۔ اور جس میں کوروں اور پانڈوں کی لڑائی کا ذکر ہے جو اٹھارہ دن تک کوروچھتر کے میدان میں رہی۔ اور جس میں پانڈوں نے فتح پائی +

راجہ رام چندر جی سورج بنسی خاندان سے تھے - اور پانڈو چندر بنسی خاندان سے

## منو کا دھرم شاستر

جب آریا ہندو دریائے سندھ سے بنگالہ تک سارا شمالی ہندوستان فتح کر چکے تو زمانہ شجاعت کا زوال اور برہمنی زمانہ کا عروج شروع ہوا - اور حضرت عیسےٰ سے تین سو برس پہلے تک رہا - اس زمانہ کی رسمیں اور عادتیں منو کے دھرم شاستر میں بہت واضح لکھی ہیں - یہ مجموعہ مسیح سے تین سو برس پیشتر کا تالیف ہے - اسمیں ہندوؤں کی چار ذاتیں قرار دی ہیں اول برہمن یعنی پروہت یا پیشوائے دین دوم چھتری یعنے سپاہی - سوم ویش یعنی اہل حرفہ - چہارم شودر یعنی خادمی - اول تینوں ذاتوں کو دوجما یعنے زنّار بند کہتے ہیں +

اس زمانہ میں ہر ریاست میں ایک مطلق العنان راجہ ہوتا تھا اور اُسکے ماتحت ہزار ہزار گانو کے سردار اور اُنکے ماتحت سو سو گانو کے سردار ہوا کرتے تھے یہ سو سو گانو کے سردار ایسے ہوتے تھے جیسے اب پرگنے ! اور انمیں سے ہر ایک کے ماتحت گانوں کے مقدم ہوتے تھے جو منڈل یا پٹیل کہلاتے تھے +

گانوں گویں کی آگاہی اور وہاں کی خوش انتظامی کا ذمہ وار اُس گانوں کا نمبردار ہوا کرتا تھا - اِسکے صلہ میں اُسے کچھ تو زمین معاف ہوا کرتی تھی اور کچھ زمیندار رسوم کے طور پر دیا کرتے تھے جنکی تنخواہ رسوم سے ادا کی جاتی تھی +

منو نے گو قدیم رسموں کا بڑا لحاظ رکھا ہے مگر فوجداری کے قوانین ناشائستہ

مقرر کیے ہیں اِن سے ہر طرح برہمنوں کی عظمت اور شودروں کی تحقیر ثابت ہے
شادی کے قاعدے معقول ہیں۔ بیوی کو خاوند کی فرمانبرداری کا تاکیداً حکم ہے۔
برہمنوں کی عمر کے چار حصے کیے ہیں۔ اول طفولیت یعنے علم حاصل کرنے اور مجرد رہنے
کا وقت۔ دوم شباب یعنی گھر بار سنبھالنے اور برہمنوں کے معمولی فرائض ادا
کرنے کا زمانہ۔ سوم شیخوخیت یعنے دنیا کو چھوڑ کر جنگلوں میں رہنے اور سخت ریاضتوں
کے کرنے کا زمانہ۔ چہارم پیری یعنے صرف گیان دھیان میں رہنے کا وقت +

اِس زمانے میں اُن لوگوں کو زرگری۔ سنگتراشی۔ آہنگری اور نقاشی میں خاصی
مہارت تھی +

مختلف زمانوں میں ہندوؤں میں حکما کے چھ بڑے فرقے قائم ہوئے۔ انکو چھ
درشن کہتے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔ اول کپل کا سانکھ شاستر۔ دوم پتنجلی کا جوگ شاستر
سوم گوتم کا نیائے شاستر۔ چہارم کنادکا ویسے شِک شاستر۔ پنجم جیمنی کا پورو میمانسا
ششم بیاس کا اُتر میمانسا جسکو ویدانت بھی کہتے ہیں +

## بدھ مذہب

مسیح سے ۵۰۰ برس پیشتر کپل وستو[۵] کے راجہ کے بیٹے ساکھے سنگھ گوتم (ساکھی منی) نے
یہ مذہب نکالا۔ اور اُس نے اپنا لقب بدھ یعنے عارف اختیار کیا۔ بدھ ذات کا چھتری
[illegible] عین عالم شباب میں راج کو چھوڑ کر فقیر ہو گیا اور بہت سے

۵ یہ ملک قدیم زمانہ میں اُس جگہ واقع تھا جہاں اب نیپال اور گورکھپور کا علاقہ ہے +

پنڈتوں اور برہمنوں اور فقیروں کا چیلا بنا - اور آخر کو اُس مذہب کا بانی ہوا - جسکی تعداد تمام مذاہب مروجہ سے نہایت زیادہ ہے چنانچہ تھوڑے ہی عرصہ میں یہ مذہب ہند سے لیکر تبت - برہما - سیام - انام - لنکا اور چین تک پھیل گیا - اور ابتک مانا جاتا ہے +

بُدھ کی وفات کے بعد اس مذہب کے لوگوں نے تین جلسے کیے - جن میں بدھ مذہب کی کتب مقدسہ جنکو تری پٹک یعنے تین پٹاریاں کہتے ہیں تحریر ہوئیں +

اِس مذہب کے چار اُصول یہ ہیں - اوّل دُکھ کا وجود دنیا میں ہے - دوم دکھ گناہ سے پیدا ہوتا ہے - سوم نربان یعنے فنائے ابدی میں دُکھ سے امان ملتی ہے چہارم نربان قاعدے کی تکمیل سے حاصل ہوتی ہے - اور دس احکام یہ ہیں - اول قتل نہ کرنا - دوم چوری سے بچنا - سوم زنا نہ کرنا - چہارم جھوٹ نہ بولنا - پنجم نشہ کی کوئی چیز کام میں نہ لانا وغیرہ اسی طرح بارہ قواعد اور ہیں +

## ایرانیوں اور یونانیوں کا ہند میں آنا

ساکھی منی کے زمانہ میں یعنے مسیح سے ۵ سو برس پیشتر دارائے گشتاسپ نے پنجاب فتح کر لیا اور ہندوستان سے خراج لیا - اسکے دو برس بعد سکندر اعظم نے فارس کو فتح کر کے مسیح سے ۳۲۷ برس پہلے ہند پر چڑھائی کی - اٹک سے اُتر کر مقام گجرات پر راجہ پورس کو شکست دی مگر گو کہ راجہ کی فوج بھاگ گئی اور دو بیٹے مارے گئے لیکن وہ خود میدان سے نہ ہٹا اُسکی بہادری کے عوض میں سکندر نے اُسکا ملک اور کچھ اپنی طرف سے

اُسے بخشدیا۔ اُسوقت سکندر نے مگدہ دیس پر حملہ کرنا چاہا مگر سپاہ ستلج سے آگے نہ بڑھی اور وہ یہاں سے بابل کی دلدل میں جاکر بخار سے مرگیا۔ اور یہ واقعہ مسیح سے ۳۲۳ برس پہلے ہوا۔ جبکہ سکندر ۳۲ برس کا تھا +

## بدھ مذہب کا عروج وزوال

راجہ مہانند والی مگدہ دیس اور اُسکے ساتوں بیٹوں کو قید کرکے مہانند کا حرامی بیٹا چندرگپت خود تخت پر بیٹھا اور خاندان موریا کا بانی ہوا۔ سکندر کے جانے کے بعد چندرگپت نے پنجاب فتح کرلیا۔ شمالی ہند کے تسخیر کرنے میں یہ پہلا راجہ تھا جس نے ۳۱۵ قبل مسیح سے ۲۹۱ قبل مسیح تک سلطنت کی۔ اسکے زمانہ میں سکندر کے جرنیل سلوکس نے ہند پر حملہ کیا۔ مگر مابین صلح ہوگئی۔ چندرگپت کی ... متراگپت کے بعد متھراگپت کا بیٹا اشوکھ مسیح سے ۲۶۳ برس پہلے گدی پر بیٹھا۔ اِس راجہ نے بدھ مذہب کو حد سے زیادہ فروغ دیا۔ چنانچہ دہلی۔ پشاور ... اور علاقوں میں جابجا بدھ مذہب کے مسئلے لاٹھوں وغیرہ پر کندہ کرائے۔ یہ راجہ ہند کے سارے قدیم راجاؤں سے زبردست تھا۔ اِس نے چالیس برس سلطنت کی۔ اِس راجہ کے زمانہ میں بدھ مذہب کا تیسرا جلسہ ہوا +

آخر اس مذہب کے زوال کا باعث یہ ہوا کہ نہ اِس میں وید مانے جاتے ہیں ذاتوں کی تمیز ہے نہ ہندوؤں کے دیوتاؤں کو مانتے ہیں۔ اِس سبب سے

---

وہ ملک تھا جسے اب بہار کہتے ہیں۔ اسکا دارالسلطنت پاٹلی پترا تھا جسے اب پٹنہ کہتے ہیں +

برہمن اِس مذہب کے سخت مخالف ہو گئے - اور بُدھ مذہب والوں کو جزیرہ نمائے ہند چینی اور ہند کے مشرقی اضلاع میں پناہ لینی پڑی + فاہ آن اور ہیوان سانگ دو چینی سیاح جو بُدھ مذہب کے پیرو تھے - ہندوستان میں جاترا کے لئے آئے پہلا سنہ ۳۹۹ء میں اور دوسرا سنہ ۶۲۹ء میں +

**جین مت** - اِس مذہب کا آغاز سنہ ۸۰۰ء میں ہو کر سنہ ۱۲۰۰ء میں اِس میں زوال آنا شروع ہوا - بدھ مذہب کے زوال کے زمانہ میں اسکا عروج تھا - یہ مذہب بُدھ اور برہمنی مذہب کے بین بین ہے +

## برہمنوں کے مذہب کا دوبارہ سرسبز ہونا

**پران** - یہ اٹھارہ کتابیں تخمیناً آٹھویں صدی کی تصنیف ہیں - اِن میں تین دیوتا سب سے زیادہ مانے گئے ہیں - اوّل برھما یعنے خالق - دوم شو یعنے برباد کنندہ سوم وشن یعنی پرورش کنندہ - اِن پُرانوں میں سے بعض سے کچھ تاریخی حالات بھی معلوم ہوتے ہیں +

جب برہمنوں نے کئی صدی میں بُدھ مذہب کو ہند سے خارج کر دیا - اُسوقت راجپوتانہ اور شمالی ہند میں راجپوتوں کی بہت سی ریاستیں قائم ہو گئیں جیسے کہ میواڑ - مارواڑ وغیرہ - جو اب تک موجود ہیں جنکے خاندانی تاریخوں سے کچھ حال معلوم ہوتا ہے اِن ہی ریاستوں کی مدد سے برہمنوں کو پھر اقتدار ہوا +

پرانوں میں لکھا ہے کہ راجپوتوں کے بزرگ ویدوں کے دشمنوں کو ہند سے

دفع کرنے کو پیدا ہوئی تھی کوہ آبو پر جو رشی لوگ رہتے تھے اُنہوں نے برہما سے
فریاد کی کہ بدھ مت کے لوگ ویدوں کو پاؤں میں روندتے ہیں اور کل ملک پر قابض
ہو گئے ہیں اِس پر برہما نے حکم دیا کہ چھتریوں کی نسل جسے پرسرام نے غارت کر دیا تھا
پھر پیدا کی جائے چنانچہ اگنی کنڈ گنگا جل سے صاف کیا گیا اور پھر اس میں سے
چار سورما جنکو اگنی کل لکھا ہے پیدا ہوئے اُنہوں نے ملک کو مخالفوں سے صاف
کر دیا۔ آجکل کے راجپوت اپنے تئیں اِنہیں کی نسل سے بتلاتے ہیں +

اس زمانہ میں چند صدیوں تک راجپوتوں کا **اندر خاندان** ہند میں نہایت
زبردست رہا پٹنہ وارنگل تلنگانہ اور اُجین میں اِسی خاندان کی حکومت تھی
اگنی کل راجپوتوں کے اعلٰے خاندان پرمار سے ایک راجہ **بکرماجیت**
مسیح سے ۵۷ برس پیشتر اُجین کا راجہ گذرا ہے۔ اِسی کا سمت ۱۹۴۶ آجتک ہند میں
جاری ہے۔ کالیداس جو سکنتلا کی ناٹک اور میگ رت کے قصیدہ کا مصنف ہے
اِسی کے دربار کا نامور شاعر تھا گیارہویں صدی مسیحی میں اُجین کا راجہ
**بھوج** تھا +

دریائے گوداوری پر ایک شہر پٹن ہے وہاں کا راجہ مسمی سالباہن جو ذات کا
کمہار تھا برہمنوں کا بڑا حامی تھا۔ اس کا سمت دکن میں مسیح سے ۷۷ برس بعد
سے رائج ہے +

آٹھویں صدی مسیحی میں ایک مشہور برہمن شنکر اچارج گذرا ہے جس نے جین مت کو

بہت رد کیا +

میواڑ اور راجپوتوں کی اور ریاستیں - میواڑ کے راجہ گھلوٹ خاندان کے راجپوت تھے اِس خاندان کے راجہ اول اول قنوج میں حکمراں رہے پھر گجرات کے شہر ولبھی میں نگر مسیح سے ۵۰۰ برس پہلے ایرانی فوج نے اُنکو یہاں سے نکالدیا جب اُنہوں نے میواڑ میں سلطنت قایم کی +

جب مسلمانوں نے حملہ کیا اُسوقت تمام شمالی ہند ان راجپوتوں اور بنگال کے راجہ کے ماتحت تھا - جب کوئی اُنمیں سے سب سے زبردست ہو جاتا تھا مہاراجہ ادھے راج کھلاتا تھا کبھی توار خاندان کا راجہ اجمیر کبھی چوہان نسل کا راجہ دہلی کبھی راٹھور قوم کا راجہ قنوج اور کبھی سولنکی خاندان کا راجہ گجرات یہ خطاب پاتا +

**بنگالہ کے راجہ** - معلوم ہوتا ہے کہ مہابھارت کے زمانہ سے لیکر سنہ تک جب بختیار خلجی نے بنگالہ کو فتح کیا بنگالہ میں چار خاندان ایک دوسرے کے بعد راجہ ہوئے اِن میں سے تیسرے خاندان کا مذہب بدھ تھا جن میں ہر ایک کا نام پال پر تھا یہ خاندان آٹھویں صدی سے دسویں صدی تک حکمراں رہا ان میں دیو پالدیو مہاراجہ ادھے راج گزرا ہے اُس نے تبت بھی فتح کر لیا تھا اِس خاندان کا پایہ تخت اول گور تھا پھر ندیا ہو گیا تھا +

پال خاندان کے بعد سین خاندان ... ایک راجہ ادھے

سنہ ۹۶۴ء میں اس خاندان کا بانی تھا اس نے قنوج سے پانچ برہمن بلا کر بنگالہ
میں آباد کئے جن میں سے ہر ایک کے ساتھ ایک ایک کایستھ بھی تھا بنگالہ کے
پانچ برہمنوں اور کایتھوں کی ذاتیں انہیں کی اولاد ہیں اس خاندان کے
راجہ بلال سین نے ان برہمنوں کی اولاد کے مدارج قائم کئے اور اس خاندان کے آخر راجہ لکھمینا
کو بختیار خلجی نے سنہ ۱۲۰۳ء میں ندیا سے نکالدیا۔

**دکن کے راجہ**۔ دکن میں تین سلطنتیں بڑی زبردست تھیں اول پانڈی
خاندان کی سلطنت جسکا پایہ تخت مدرا تھا۔ دوئم چولا خاندان کی سلطنت جو پہلے کانچی ورم میں
زیر پھر تنجور میں بدلگئی تھی۔ سوئم۔ چیر خاندان کی سلطنت جو منتہائے جنوب میں ورساحل ملیبار پر تھی
اڑلیسہ میں کیسری خاندان کئی سو برس تک قایم رہا اسکا پایہ تخت
اول جاجپور تھا پھر کٹک ہوگیا۔ اس خاندان کے بعد گنگا بنسی خاندان
فرماں روا ہوا۔ اڑلیسہ کے راجہ گج پتی کھلاتے تھے +

## باب دوم مسلمانوں کا زمانہ

سنہ ۶۳۲ء سے (**حکومت خلفاء**) ۷۵۰ء تک کا حال حضرت عیسیٰ کی ساتویں
صدی میں اسلام کا آغاز ہوا دس برس بعد یہ مذہب عرب۔ مصر۔ شام
رس اور وسط ایشیا میں پھیل گیا مسلمانوں میں سے اول ہی اول ابو العاص
ل یمن نے خلیفہ عمر کے عہد میں تھانہ جو بمبئی کے قریب ہے فتح کر لیا۔ پھر
ہلب نے سنہ ۶۶۴ء میں ملتان فتح کیا اور بہت سے قیدی لے گیا۔ پھر سنہ ۷۱۲ء

نہم - ۱۰۲۲ء میں چونکہ کالنجر کے راجہ نے قنوج کے راجہ کو محمود کا مطیع ہو جانے کے سبب مار ڈالا تھا - اور انند پال راجہ کالنجر کا معاون تھا اِسلئے محمود نے انند پال کو شکست دیکر اپنا ایک نائب لاہور میں مقرر کیا اور اُسوقت سے مسلمانوں کا جھنڈا ہند میں قائم ہو گیا +

دہم - ۱۰۲۳ء میں کشمیر پر بیفائدہ حملہ کیا +

یازدہم - ۱۰۲۴ء میں راجہ کالنجر اور راجہ گوالیار کو مطیع کیا +

دوازدہم ۱۰۲۶ء میں تین روز کی سخت لڑائی کے بعد محمود نے سومناتھ کے مندر کو جو جزیرہ نمائے گجرات کے کنارے واقع ہے خوب لوٹا - اور بہت سا زر و جواہر لیکر غزنی کو مراجعت کی +

یہ بادشاہ جملہ شاہان سابق سے عظیم الشان اور دیندار مشہور ہے - مگر کمال تعصب رکھتا تھا - گو اُس نے ہند پر پانچ حملے اور بھی کئے - مگر وہ اِسقدر مشہور نہیں - اسکی دینداری کے سبب خلیفۂ بغداد نے محمود کو یمین الدولہ امین الملۃ کا خطاب دیا +

اسکے زمانہ میں فردوسی اور عنصری دو بڑے شاعر گزرے ہیں +

محمود کی وفات کے بعد ملک پنجاب ایک سو چالیس برس سے کچھ زیادہ اُس کے قبضہ میں رہا - لیکن وسط ایشیا میں جو سلطنت غزنی کا علاقہ تھا وہ اس سے پہلے ہی اُنکے ہاتھ سے نکل گیا تھا - انجام کار غور کے

بادشاہوں نے خاندان غزنی کو مغلوب کر لیا - اور جب محمد غوری نے ہندوستان کو فتح کیا - اُس سے کچھ پیشتر خاندان غزنوی کا آخر بادشاہ قید خانے میں قتل ہو چکا تھا +

اِس زمانہ میں دہلی اجمیر قنوج میواڑ اور انہلواڑہ یعنی گجرات کے راجہ شمالی ہند میں حکمراں تھے - اور چونکہ اِن میں سے ہر ایک یہ چاہتا تھا کہ میں سب پر غالب ہو جاؤں اس سبب سے ان میں آپس میں جھگڑا رہتا تھا +

سنہ ۱۱۹۳ء سے **(شہاب الدین محمد غوری)** سنہ ۱۲۰۶ء تک

بارھویں صدی کے آخر میں پرتھی راج شمالی ہند کے راجاؤں میں زبردست تھا چند بردی ایک نامور شاعر نے اسکی بڑی تعریف لکھی ہے - یہ دہلی اور اجمیر کا راجہ تھا - اجمیر تو اُسکے باپ کی میراث میں تھی - اور دہلی اُسکے نانا کے ورثہ میں ملی تھی - کیونکہ اُس نے اُسے متبنےٰ کر لیا تھا +

جب محمد غوری نے غزنی کو فتح کر لیا تو اپنے بھائی غیاث الدین کو شاہ غزنی مقرر کر کے ملتان کو فتح کر لیا - اور انھلواڑہ پر حملہ کیا مگر زک پائی - سنہ ۱۱۹۱ء میں خاندان غزنی کے آخر بادشاہ خسرو ملک حاکم لاہور کو قید کر کے سرہند فتح کر لیا اب پرتھی راج بھی مقابلہ کو نکلا - اور محمد غوری اپنے ملک کو چلا گیا - اور سنہ ۱۱۹۲ء میں چڑھائی کر کے تھانیسر پر پرتھی راج کو شکست فاش دی جس میں راجہ مارا گیا +

اس لڑائی سے شمالی ہند میں ہندوؤں کی سلطنت غارت ہو کر مسلمانوں کی سلطنت قائم ہوئی۔ سنہ ۱۱۹۴ء میں بمقام چندوار جے چند والی چیتوڑ کو شکست دی۔ اِسی اثنا میں محمد غوری کے غلام قطب الدین نے دہلی اور راجپوتوں کے اور پایہ تخت فتح کر کے کل شمالی ہند پر اپنا تسلط کر لیا۔ اسوقت محمد غوری قطب الدین کو نائب السلطنت مقرر کر کے اپنے ملک کو چلا گیا۔ سنہ ۱۲۰۶ء میں محمد غوری ہند کے گکھڑوں کے ہاتھ سے مارا گیا۔ اُسوقت کل ہندوستان شمالی مسلمانوں کے قبضہ میں تھا۔ کیونکہ بہت سا ملک تو قطب الدین ہی نے فتح کر لیا تھا۔ بختیار خلجی (غلام محمد غوری) نے بھی بنگالہ اور بہار فتح کر لیا +

## (خاندان غلامان)

سنہ ۱۲۰۶ء سے سنہ ۱۲۹۰ء تک

## (قطب الدین ایبک)

سنہ ۱۲۰۶ء سے سنہ ۱۲۱۰ء تک

محمد غوری کے مرنے کے بعد اُسکا غلام قطب الدین ہند کا اول بادشاہ ہوا یہ شخص فیاضی میں مشہور ہے +

## (شمس الدین التمش)

سنہ ۱۲۱۰ء سے سنہ ۱۲۳۵ء تک

یہ معزز شخص حالتِ افلاس میں قطب الدین کے ہاں آ کر بکا۔ جب قطب الدین مر گیا تو اُسکے بیٹے آرام کو برطرف کر کے خود بادشاہ ہوا اُس نے سندھ کے بادشاہ اور خلجی سرداروں کو جو بختیار خلجی کے بعد فرمانروائے بنگالہ ہوئے۔ اور ہندوؤں کے سب زبردست ریاستوں کو فرمانبردار کر لیا تھا +

## سنہ ۱۲۳۶ء سے — رضیہ بیگم — سنہ ۱۲۳۹ء تک

التمش کی بیٹی بڑی لایق تھی - مگر ایک حبشی پر عاشق ہونے کے سبب ماری گئی - اور اُمرا نے اُسکے بھائی کو تخت پر بٹھا دیا +

## سنہ ۱۲۶۶ء سے — غیاث الدین بلبن — سنہ ۱۲۸۶ء تک

غیاث الدین پہلے تو ناصر الدین محمود بن التمش کا وزیر اور بہنوئی تھا - مگر اُسکے لاولد مرنے کے بعد خود بادشاہ ہوا - اِس نے طغرل خاں حاکم بنگالہ کو مغلوب کرکے اپنے بیٹے بغرا خاں کو وہاں کا صوبہ دار مقرر کیا - اسکے بعد جب بادشاہ کا بڑا بیٹا محمد مغلوں سے لڑتا ہوا مارا گیا تو بلبن نے بغرا خاں کو بنگالہ سے تخت نشین کرنے کے لئے بلایا - جب اُس نے بنگالہ سے آنا نہ چاہا اور بلبن کا اِنتقال ہوگیا تو بغرا خاں کا بڑا بیٹا کیقباد تخت نشین ہوا

## سنہ ۱۲۸۶ء سے — معز الدین کیقباد — سنہ ۱۲۹۰ء تک

کیقباد کا وزیر نظام الدین بڑا بدذات اور حریص تھا اُس نے کیقباد اور بغرا خاں میں جنگ کی بنیاد ڈالی مگر جب دونوں لشکر بمقام بہار آمنے سامنے آئے صلح ہوگئی اِس کے تھوڑے عرصہ بعد اُمرا نے وزیر کو مار ڈالا - اور جلال الدین خلجی حاکم سمانہ وزیر مقرر ہوا - بعد ازاں بغرا خاں بنگالہ میں حکومت کرتا رہا اور کیقباد کو جلال الدین وزیر نے مار ڈالا +

## سنہ ۱۲۹۰ء سے — خاندان خلجی — سنہ ۱۳۲۰ء تک

**جلال الدین فیروز۔** سنہ ۱۲۹۰ء سے سنہ ۱۲۹۵ء تک - اس زمانہ میں دکن میں یہ تین ریاستیں بڑی زبردست تھیں +

(۱) مہاراشٹر جس کا پایۂ تخت دیوگڈھ تھا - (۲) تلنگانہ جس کا پایۂ تخت وارنگل تھا (۳) دوارسمدر - یہ علاقہ میسور میں تھا اور یہاں کے راجہ بلال خاندان کے راجپوت تھے +

جلال الدین کے بھتیجے علاؤالدین نے جو اودھ کا صوبہ تھا دیوگڈھ فتح کرلیا - پھر گجرات اور وہاں سے ایک حبشی خواجہ سرا مسمے کافور اور ایک رانی مسمے کولادیوی ہاتھ آئی - اسکے بعد بطمع زر علاؤالدین نے جلال الدین کو مار ڈالا

## سنہ ۱۲۹۵ء سے — علاؤالدین — سنہ ۱۳۱۶ء تک

جب علاؤالدین اپنے چچا کو مار کر تخت پر بیٹھا تو اُس نے کافور کو سردار بنا کر چار دفعہ دکن کی تسخیر کو بھیجا - کافور نے مالدیو راجہ مہاراشٹر کو مطیع کیا - اور دوارسمدر اور وارنگل کے راجاؤں کو فرمانبردار کیا - اور دکن کو راس کماری تک فتح کر کے سمندر کے کنارے ایک مسجد بنائی - علاؤالدین نے سنہ ۱۲۹۷ء میں پھر گجرات فتح کیا - یہاں کولادیوی کی بیٹی ہاتھ آئی - سنہ ۱۳۰۳ء میں چیتوڑ فتح کیا - اجمیر کو لوٹا - سنہ ۱۳۰۱ء میں رنتھنبور فتح کیا +

علاؤالدین کے مرنے کے بعد اُسکے بیٹے قطب الدین مبارک اور وزیر کافور کو

مار کر خسرو خاں جو قطب الدین مبارک کا وزیر بنگیا تھا بادشاہ ہوا۔ مگر ایک ہی سال کے اندر غازی الدین بیگ تغلق صوبہ ملتان نے اُسے شکست دیکر مار ڈالا اور غیاث الدین تغلق کے لقب سے خاندان تغلق کا بانی ہوا +

## خاندان تغلق

سنہ ۱۳۲۰ء سے سنہ ۱۴۱۲ء تک

خاندان تغلق میں یہ بادشاہ نہایت مشہور گزرے ہیں +

اول - غیاث الدین تغلق بانی خاندان سنہ ۱۳۲۰ء سے سنہ ۱۳۲۵ء تک +

دوم - محمد تغلق جسکے زمانہ میں بہمنی سلطنت دکن میں قائم ہوئی۔ سنہ ۱۳۲۵ء سے سنہ ۱۳۵۱ء تک +

سوم - فیروز برادرزادہ محمد تغلق جس کے زمانہ میں حاجی الیاس بنگالہ میں سرکش ہوا۔ سنہ ۱۳۵۱ء سے سنہ ۱۳۸۸ء تک +

چہارم - فیروز کا پوتا سلطان محمود جسکے عہد میں جونپور۔ گجرات اور مالوے میں مسلمانوں کی خودمختار ریاستیں قائم ہوگئیں۔ مگر آخر کو تیمور کے حملہ نے اِس خاندان کا کام تمام کردیا +

تیمور سمرقند اور بخارا کا حاکم تھا۔ اول تو اُس نے قلعہ بھٹنیر فتح کیا۔ پھر سنہ ۱۳۹۸ء میں دہلی فتح کرلی۔ یہاں کا بادشاہ محمود تغلق جو سنہ ۱۳۹۲ء میں تخت نشین ہوا تھا مع عیال و اطفال گجرات کو بھاگ گیا۔ تیمور نے یہاں قتل عام کرایا اور ۱۵ دن رہکر چلا گیا۔ تیمور کے چلے جانے کے بعد محمود تغلق پھر دہلی میں آگیا اور سنہ ۱۴۱۲ء میں مرگیا +

محمود تغلق کے مرنے کے بعد ایک امیر سے دولت خاں لودھی تخت پر بیٹھا جسکو سید خضر خاں صوبہ دار ملتان نے شکست دیکر خاندان سادات کی بنیاد ڈالی +

سنہ ۱۴۱۴ء سے **خاندان سادات** سنہ ۱۴۵۱ء تک

**خاندان لودھی** سنہ ۱۵۲۶ء تک

جب خضر خاں مرگیا تو اُسکی تین پشت بعد تک اُسکے خاندان میں سلطنت رہی - ان بادشاہوں کی حکومت فقط ملتان - آگرہ اور دہلی ہی کے علاقوں میں تھی - آخر بہلول لودھی صوبہ دار لاہور نے خاندان لودھی کی حکومت قایم کی - اور دہلی فتح کرلی - اور پھر جونپور فتح کرلیا - اسکے مرنے کے بعد اُسکے بیٹے سکندر نے سوا بنگالہ کے کل شمالی ہند فتح کرلیا - اور بجاے دہلی آگرہ کو پایہ تخت مقرر کیا جو شاہجہاں کے زمانہ تک دار الخلافہ رہا +

سکندر کے بعد اُسکا بیٹا ابراہیم بڑا کم ہمت اور ظالم نکلا - جس سے اُمراے ہند نے ناراض ہوکر کابل کے بادشاہ بابر کو بلالیا - جس نے ۱۵۲۵ء میں لاہور پر قبضہ کرلیا - اور برس دن بعد ابراہیم کو پانی پت پر شکست دی جس میں ابراہیم مارا گیا - اب پٹھانوں کی سلطنت ختم ہوئی اور مغلوں کی سلطنت ہند میں قایم ہوئی +

# سلطنت دہلی کے ہمسر

(۱) اُن صوبوں میں سے جو دہلی کے پٹھانوں سے علیحدہ ہو کر خود سر ہو گئے تھے دکن کا بہمنی خاندان سب سے زبردست تھا جسکی بنیاد ۱۳۴۷ء میں ایک افغان سردار ظفر خاں نے ڈالی اور گلبرگہ کو دارالسلطنت مقرر کیا۔ سابق میں یہ شخص ایک برہمن گنگو نامی کا غلام تھا جو اس سے بڑی ملاطفت سے پیش آتا تھا۔ جب یہ بادشاہ ہوا تو اس نے اپنا لقب سلطان علاؤالدین حسین گنگو بہمنی اختیار کیا۔ اِس خاندان میں ۱۵۲۶ء تک ۱۸ بادشاہ ہوئے۔ اور پھر اُسکی یہ پانچ سلطنتیں علیحدہ بن گئیں +

(۱) بیجاپور کی عادل شاہی سلطنت جسکی بنیاد عادلشاہ نے ۱۴۸۹ء میں ڈالی تھی اور ۱۶۸۶ء میں اورنگ زیب نے اُسے پامال کیا +

(۲) احمد نگر کی نظام شاہی سلطنت۔ اکبر کے زمانے میں چاند بی بی نے اِس سلطنت کو بہت بچایا مگر اُسکے بعد ایک حبشی ملک عنبر جو بڑا بہادر اور مدبر تھا اور اُسکا وزیر تھا بادشاہ ہوا۔ اور ۱۶۳۷ء میں شاہجہاں نے اِس سلطنت کو برباد کیا +

(۳) گولکنڈہ کی قطب شاہی سلطنت۔ اسکو ۱۶۸۷ء میں عالمگیر نے فتح کیا

(۴) برار کی عماد شاہی سلطنت جو ۱۵۷۴ء میں احمد نگر سے ملحق ہوئی +

(۵) بیدر کا برید شاہی خاندان +

(۲) ریاست بجے نگر یا نرسنگہ - یہ سلطنت محمد تغلق کے زمانہ میں ۱۳۳۶ء میں قائم ہوئی - اسمیں تمام ملک وہ شامل تھا جسے اب حاطۂ مدراس کہتے ہیں - اس سلطنت کو سلطنت بہمنی کی پانچوں شاخوں نے یہاں کے راجہ کو جس کا نام رام راجا تھا مقام تالیکٹ پر ۱۵۶۵ء میں شکست دیکر ختم کیا - یہاں کے راجہ کے بھائی نے چندر گڈھی میں سلطنت قائم کی اور انگریزوں کو ۱۶۴۰ء میں وہ زمین بخشی جہاں اب مدراس بستا ہے +

(۳) شمس الدین حاجی الیاس ۱۳۵۲ء میں مقام اکیدالہ پر فیروز تغلق کی فوج کو شکست دیکر بنگالہ کا خود سر بادشاہ بن بیٹھا - اُسکے خاندان نے کوئی سو برس سلطنت کی - اسکے بعد ایک ہندو گنیش نامی نے بنگالہ کی حکومت حاصل کرلی تھی پھر حبشی غلام بنگالہ کے بادشاہ ہوئے اور انکے بعد ۱۴۸۹ء میں ایک سید مسمی سلطان علاؤالدین تخت نشین ہوا - اسکے بعد اُسکے دو بیٹے بھی بنگالہ کے بادشاہ ہوئے - آخر بڑے بیٹے محمود کو شیر شاہ نے ۱۵۳۸ء میں بیدخل کردیا - اگرچہ ہمایوں نے پھر اُسے بحال کیا مگر وہ تھوڑے عرصہ بعد مر گیا - شیر شاہ کی اولاد نے بنگال میں ۱۵۶۴ء تک حکومت کی - جب سلیمان شاہ افغان کرارانی نے سلطنت حاصل کی - بنگالہ کو ۱۵۷۶ء میں اکبر نے فتح کرکے اپنی سلطنت میں شامل کیا +

(۴) ۱۳۹۳ء میں محمود تغلق کا وزیر جو ملک الشرق کے خطاب سے جونپور کا صوبہ

تھا خودسر ہوگیا جس کا خاندان ۱۴۸۴ء تک حکمراں رہا۔ جبکہ بہلول لودھی نے اسے اپنی سلطنت میں شامل کیا اور یہاں کے آخر بادشاہ حسین شاہ نے علاؤالدین حاکم بنگالہ کے پاس پناہ لی۔ یہاں کے بادشاہوں کا دربار ہمیشہ عالموں اور زینت کے سبب مشہور رہا ہے

(۵) مالوہ اور گجرات کے بادشاہ بھی تغلقوں کی کمزوری کے سبب خودمختار ہوگئے مالوہ بہادر شاہ شاہ گجرات کے علاقہ سے ۱۵۳۱ء میں ملحق ہوا۔ بہادر شاہ کو پرتگیزوں نے مار ڈالا۔ اور گجرات کو اکبر نے ۱۵۷۱ء میں فتح کیا +

## ۱۵۲۶ء سے — خاندان مغلیہ — ۱۸۵۷ء تک

**ظہیرالدین بابر** ۱۵۲۶ء سے ۱۵۳۰ء تک۔ ہندوستان میں خاندان تیموریہ کا یہ اول بادشاہ گزرا ہے کیونکہ یہ تیمور کی پانچویں پشت میں تھا اور ماں کی طرف سے اسکا سلسلہ چنگیز خاں سے جاملتا ہے۔ جب بابر نے پانی پت کی لڑائی فتح کی تو اسکا تسلط دہلی اور آگرہ پر ہوگیا کیونکہ اسوقت ابراہیم کی عملداری فقط اتنی ہی تھی مگر بابر کے بیٹے ہمایوں نے جونپور تک سارا علاقہ فتح کرلیا۔ ۱۵۲۷ء میں میدنی رائے والی چندیری اور راجگان مارواڑ اور جیپور نے رانا سانگا مہارانا ے میواڑ کے ماتحت جمع ہوکر مغلوں کو ہند سے نکالنا چاہا مگر فتحپور سیکری کے مقام پر بابر نے اسکو بڑی شکست دی۔ ۱۵۲۸ء میں چندیری فتح ہوئی اور اسی سال بہار اور بنگالہ پر بابر کا تسلط ہوگیا۔ آخر ۱۵۳۰ء میں نہایت فیاضی رحمدلی اور ایمانداری سے سلطنت کرکے مرگیا +

## نصیر الدین ہمایوں

سنہ ۱۵۳۰ء سے سنہ ۱۵۵۶ء تک

ہمایوں نے سب سے پہلے بہادر شاہ والی گجرات پر چڑھائی کی اور اُس کا قلعہ چمپانیر جہاں بہادر شاہ کا خزانہ رہتا تھا فتح کر لیا - بعد ازاں اُس نے چاہا کہ بنگال کے غاصب شیر خاں افغان کو مطیع کرے اور گور پایہ تخت بنگالہ پر قبضہ کر لیا شیر شاہ نے فریب سے اُسکو آ دبایا اور سنہ ۱۵۳۹ء میں بکسر کے قریب شکست دی یہاں سے ہمایوں بدقت آگرہ آیا اور اُسوقت اُس کے بھائیوں (ہندال - کامراں - عسکری) نے جو اُس کے دشمن تھے مددگار ہوکر ایک فوج تیار کی مگر ہمایوں نے سنہ ۱۵۴۰ء میں قنوج پر پھر شکست فاش کھائی اور اِس لڑائی کے بعد وہ ہند سے بھاگا اور بمشکل سندھ میں آیا جہاں شہر امرکوٹ میں سنہ ۱۵۴۲ء میں اکبر پیدا ہوا - اب یہاں سے ہمایوں - ایران کو چلا گیا - یہاں کے بادشاہ طہماسپ صفوی نے ہمایوں کو دس ہزار سوار دیئے اِسی فوج سے ہمایوں نے کابل قندہار وغیرہ فتح کر کے پنجاب دہلی اور آگرہ پر تسلط کر لیا - یہ بادشاہ سنہ ۱۵۴۰ء سے سنہ ۱۵۵۵ء تک جلاوطن رہا اور اِس عرصہ میں خاندان شیر سور ہندوستان میں حکمراں رہا ؎

## خاندان سوری

سنہ ۱۵۴۰ء سے سنہ ۱۵۵۵ء تک

### شیر خاں

سنہ ۱۵۴۰ء سے سنہ ۱۵۴۵ء تک

شیر خاں ایک بہادر سپاہی اپنی دانائی اور شجاعت کے سبب بنگالہ کا بادشاہ

ہوگیا تھا ہمایوں کو قنوج پر شکست دینے کے بعد کل ہندوستان شمالی کا
بادشاہ بنگیا - اور بڑی خیراندیشی سے سلطنت کی شیرشاہ کے بیٹے سلیم شاہ کے بعد
بیٹے کو قتل کرکے تخت لے لیا - جسکا وزیر ہیموں بقال تھا - عادل شاہ سے
ابراہیم سوری نے آگرہ اور دہلی کا علاقہ چھین لیا چند روز کے بعد شیرشاہ
کے دوسرے بھتیجے سکندر نے تخت چھین لیا - غرض جب ہمایوں نے ۱۵۵۵ء
میں دوبارہ ہند پر حملہ کیا تو ایرانی فوج اور اپنے سردار بہرام خاں کی
مدد سے سکندر کو مقام ماچھیواڑہ پر شکست دیکر آگرہ اور دہلی فتح کرلیا
اور ۱۵۵۶ء میں چھ مہینے اور سلطنت کرکے اتفاقاً کوٹھے سے گرکر مرگیا +

شیرشاہ کے بھتیجے عادل شاہ نے سلیم شاہ کے

## جلال الدین اکبر

۱۵۵۶ء سے ۱۶۰۵ء تک

جب ہمایوں گردش میں تھا اکبر امرکوٹ میں پیدا ہوا اور کسی طرح اپنے چچا
کامراں حاکم قندھار کے ہاتھ لگ گیا - مگر ایران سے واپس ہونے کے وقت
اپنے باپ کے ہاتھ آگیا - ہمایوں کے وفات کے وقت اکبر سوا تیرہ برس کا تھا -
اُسوقت اُسکو اور اُسکے اتالیق بہرام خاں کو سکندر اور عادل شاہ کی فوج
سے مقابلہ کرنا پڑا - بہرام خاں ایک شیعہ ترک تھا اور ہمایوں کی گردش کے
زمانہ میں اُسکے ساتھ تھا بہرام نے اول افغانوں کی سپاہ کو ماچھیواڑہ پر شکست
دی پھر ہمایوں نے اکبر کا اتالیق مقرر کردیا اکبر نے خان بابا کا
خطاب دے کر نائب السلطنت قرار دیا - بہرام نے ۱۵۵۶ء

میں ہیموں کو جو عادل شاہ کی فوج کا سردار تھا بمقام **پانی پت** شکست دیکر مار ڈالا اور سکندر مطیع ہو گیا - اِس لڑائی سے مغلوں کے دوبارہ قدم جم گئے
الغرض جب اُمرا نے بہرام کی اتالیقی سے حسد کر کے اکبر کو مطلق العنان ہونے کی صلاح دی تو بہرام خاں اپنے تئیں بے اختیار پا کر باغی ہو گیا - پھر مطیع ہو کر حج کو جاتا تھا کہ گجرات میں کسی دشمن کے ہاتھ سے مارا گیا - اب ۱۵۶۰ء میں اکبر نے سلطنت کی باگ اپنے ہاتھ میں لی اور اپنی زندگی میں کل ہندوستان شمالی - کشمیر اور قندھار اور ایک حصہ دکن پر بخوبی تسلط بٹھالیا - اور نہایت دبدبہ جلال عالی حوصلگی بے تعصبی اور عدالت سے سلطنت کی +

اول تو اکبر نے اپنے امرا کی بغاوت دور کی جس کا سرغنہ خان زماں تھا (جو پانی پت کی لڑائی میں بہرام کا نائب تھا) اِس میں اُس کے سات برس ۱۵۶۷ء تک صرف ہوئے پھر ۱۵۶۸ء تک راجپوتوں کو مطیع کیا - ۱۵۷۳ء میں گجرات ۱۵۸۶ء میں کشمیر ۱۵۹۲ء میں سندھ ۱۵۹۴ء میں قندھار ۱۵۹۸ء میں خاندیس - ۱۵۹۹ء میں احمد نگر اور ۱۵۷۳ء سے ۱۶۰۰ء تک بنگالہ بہار اُڑیسہ وغیرہ فتح ہوئے - اکبر کی بڑی مصلحت یہ تھی کہ مغلوبوں کو عہدے دیتا تھا اور اُن سے مہربانی اور عنایت سے پیش آتا تھا +

## راجپوتوں کے ساتھ اکبر کا سلوک کرنا

راجپوتوں میں سے اول ہی اول **بہاری مل** راجہ جیپور نے مطیع ہو کر

بیٹی دی (جس سے جہانگیر پیدا ہوا) اور امیر الامرا کا خطاب پاکر پنجاب کا حاکم مقرر کیا گیا - اور اُس کا بیٹا ہفت ہزاری مقرر ہوا جسکے ماتحت کل فوجی مسلمان تھے - سانگا کے بیٹے اودے سنگھ نے اطاعت قبول نہ کی اور اُسکے بعد اُسکے بیٹے پرتاب سنگھ نے اودیپور کی بنیاد ڈالی - مالدیو رانا ے جودھپور کی بیٹی سے سلیم کی شادی ہوئی (جسکے بطن سے شاہجہاں پیدا ہوا) *

**تسخیر بنگالہ** - اکبر کے سردار منعم خاں نے جو بہرام کی جگہ خان خاناں اور جونپور کا حاکم تھا بنگالہ کے حاکم سلیمان کرارانی کو مطیع کیا - مگر سلیمان کا بیٹا داؤد منحرف ہو گیا - اُس وقت اکبر نے خود چڑھائی کر کے حاجی پور اور پٹنہ فتح کر لیا - اور منعم خاں کو حاکم بہار مقرر کر کے کہا - کہ داؤد کا پیچھا نہ چھوڑنا منعم خاں نے داؤد کو ۱۵۷۴ء سنہ میں **مغلماڑی** پر شکست دیکر مطیع کیا - اور اُسکی جگہ خانجہاں مقرر ہوا - اُس نے اُس کے نائب ٹوڈرمل نے داؤد کو **آگمحل** پر ۱۵۷۶ء میں شکست دی - اِس میں داؤد مارا گیا - خان جہاں نے اپنے آنے سے پہلے کل بنگالہ تسخیر کر لیا تھا - اِس کے بعد بنگالہ اور بہار کے مغل جاگیرداروں نے فساد کیا - اور ابھی یہ فساد دفع نہ ہوا تھا کہ اُڑیسہ کے پٹھانوں نے بنگالہ کا ایک حصہ تاراج کر ڈالا - جب مان سنگھ وہاں حاکم ہوا اُس نے اِس حصہ کو فتح کر کے عمل بٹھایا +

**تسخیر احمد نگر** - اسوقت احمد نگر کی ریاست میں حبشی اور ہندو امرا آپس میں فساد کر رہے تھے کہ اکبر نے اپنے دوسرے بیٹے مراد کو بہرام خاں کے بیٹے مرزا خاں کے ساتھ احمد نگر کی تسخیر کو روانہ کیا - اُسوقت یہاں کے نابالغ بادشاہ نظام شاہ کے اتالیق اُسکی پھوپھی چاند سلطانہ تھی جس سے مراد کو ایک بڑی لڑائی کے بعد صلح کرنی پڑی - اکبر نے برہانپور میں جاکر دولت آباد فتح کیا - اور جب چاند بی بی اپنے بھتیجے کے دشمنوں سے مارگئی تو اکبر نے اپنے تیسرے بیٹے کو روانہ کیا اور اُس نے احمد نگر فتح کیے یہاں کے صغیر سن بادشاہ کو قید کرلیا +

**اکبر کی خصلت** - اکبر علم دوست - منصف - بے تعصب - رحمدل کریم النفس تھا - کنبہ سے محبت رکھتا تھا - اور سنسکرت خوب سمجھتا تھا - اکبر نے مذہب اسلام کی ایک شاخ نکالکر اُس کا نام دین الٰہی رکھا - بعضے کہتے ہیں وہ شمّاس تھا +

**اکبر کا انتظام** - ساتویں سنہ جلوس میں جزیہ موقوف کیا - جسے اورنگ زیب نے دوبارہ جاری کیا - جاگیر کے بدلے سپاہ کو نقد روپیہ دینا مقرر کیا - اِسکے وقت میں دو شخص بڑے نامی تھے - ایک تو ابوالفضل وزیر اعظم جس نے آئین اکبری لکھّی ہے دوسرے اُسکا بھائی فیضی مسلمانوں میں سب سے اول اسی شخص نے سنسکرت سیکھکر ہندوؤں کی کتابوں کا

ترجمہ کیا - ابوالفضل سلیم کی سازش سے سنہ ۱۶۰۲ء میں مارا گیا +

# شہزادہ سلیم نورالدین جہانگیر بادشاہ

سنہ ۱۶۰۵ء سے سنہ ۱۶۲۷ء تک

**نورجہاں** - اِس عورت کا دادا خواجہ محمد شریف شاہ طہماسپ کا وزیر تھا - مگر اسکے انتقال کے بعد اُسکا بیٹا مرزا غیاث محتاج ہوگیا - اِسی سبب ہند کی طرف نقل مکان کیا - قندھار کے قریب راستہ میں مہرالنسا خانم پیدا ہوئی (جسے جہانگیر کے ہاں سے نورجہاں کا خطاب ملا) اُسکے ماباپ نے اپنے افلاس کے سبب اُسے منحوس سمجھکر وہیں چھوڑ دیا پیچھے ایک قافلہ آتا تھا - ایک سوداگر نے ترس کھاکر اس لڑکی کو اُٹھا لیا - اور اسکی پرورش کے لئے اُسی کی ماں کو نوکر رکھا - جب ہند میں آلئے تو مرزا غیاث کی رسائی اکبر کے دربار تک ہوگئی - اور اُسے اور اُسکے بیٹے آصف جاہ کو عہدے مل گئے - اور اُسکی بیوی بیٹی محل میں آنے جانے لگیں - وہاں سلیم نورجہاں کو دیکھکر عاشق ہوگیا - یہ بات اکبر کو ناگوار معلوم ہوئی - اور اُسکی شادی ایک ایرانی جوان مسمے شیر افگن خاں سے کردی - جسکو اُس نے بردوان کا حاکم مقرر کیا - جب جہانگیر بادشاہ ہوا تو اُس نے قطب الدین صوبہ دار بنگالہ سے کہا - کہ کسی طرح شیر افگن خاں سے نورجہاں کو طلاق دلادے یا شیر افگن کو مار ڈالے - غرض شیر افگن نے طلاق ندی - اور قطب الدین نے

شیر افگن خاں پر چڑھائی کی جس میں شیر افگن اور قطب الدین دونو مارے گئے
نورجہاں دہلی بلائی گئی اور محل میں داخل ہوئی اور بادشاہ سے اُسکا نکاح
ہو گیا سکہ میں اُسکا نام بھی جہانگیر کے نام کے ساتھ ہوتا تھا۔ مرزا غیاث الدین
وزیر اعظم مقرر ہوا اور آصفجاہ کو عمدہ رتبہ ملا +

سنہ ۱۶۱۰ء میں اپنے بیٹے خسرو کو بسبب اُس کے سرکشی کے قید کیا۔ گول کنڈہ اور
بیجاپور کے بادشاہ مطیع ہوئے سنہ ۱۶۱۴ء میں شاہزادہ خرم نے اودیپور کے
رانا کو مطیع کیا جس کے سبب اُسے شاہجہاں کا خطاب ملا +

سنہ ۱۶۱۵ء میں جیمز اول شاہ انگلستان کا سفیر سرٹامس رو بڑی شان و
شوکت سے آیا بادشاہ نے دربار میں سب سے ممتاز جگہ اُسے عنایت کی اُسکی
سعی سے انگریزوں کی تجارت ہند میں چمک گئی یہ سفیر ہند میں سنہ ۱۶۱۸ء تک رہا

**شاہجہاں کی سرکشی** نورجہاں نے اپنے بیٹے شہریار کی جو جہانگیر سے تھا
اُس بیٹی سے شادی کردی جو شیر افگن سے تھی اور یہ ترکیبیں کیں کہ سلیم
کے بعد شہریار بادشاہ ہو اِس بات پر بڑا بیٹا شاہجہاں جو کئی لڑائیاں فتح
کر چکا تھا باغی ہو گیا سنہ ۱۶۲۱ء سے سنہ ۱۶۲۳ء تک بنگالہ پر قابض رہا مگر پھر بادشاہ
کی اطاعت قبول کرلی +

**مہابت خاں کی سرکشی** - مہابت خاں کابل کا حاکم تھا مگر
نورجہاں نے اُسے دہلی اِس لئے بلا لیا کہ وہ شاہجہاں کی مخالفت میں ہیرا

مددگار رہے - اول تو مہابت خاں نور جہاں کا مددگار رہا اور دکن میں اکثر
معرکے فتح کئے مگر بعدہ شاہزادہ پرویز کا طرفدار ہوگیا جس سے نور جہاں اتنی
ہی عداوت رکھتی تھی جتنی شاہ جہاں سے اِس سبب سے نور جہاں اور مہابت خاں
میں سخت دشمنی ہوگئی تھی اُسوقت جب بادشاہ اپنی سپاہ لئے کابل کی طرف
جاتا تھا مہابت خاں کو طلب کیا وہ پانچ ہزار راجپوت ساتھ لیکر حاضر ہوا
جب لشکر میں پہنچا تو حکم ہوا کہ وہ باریاب ملازمت شاہی نہیں ہو سکتا۔
پس اُسے یقین ہوگیا کہ یہ دشمنوں کی کارروائی ہے اِس لئے جب لشکر جہلم
سے عبور کر چکا مہابت خاں نے اکیلے بادشاہ کو گھیر کر قید کرلیا اور سال بھر
آپ حکومت کی مگر نور جہاں نے کسی ترکیب سے بادشاہ کو چھڑا لیا اور مہابت خاں
بھاگ کر شاہجہاں سے جا ملا +

جہانگیر کا بیٹا پرویز سنہ ۱۶۲۶ء میں اور خسرو سنہ ۱۶۲۱ء میں مر گئے ۔ سنہ ۱۶۲۷ء میں
جہانگیر دمہ کی بیماری سے مر گیا یہ بادشاہ عادل رحمدل کم ہمت شراب خوار اور
متلوّن مزاج تھا +

## شہاب الدین شاہجہاں خرم
سنہ ۱۶۲۷ء سے سنہ ۱۶۵۸ء تک

شاہجہاں بابر کی کل اولاد نرینہ کو قتل کرکے تخت پر بیٹھا شہریار کو مروا ڈالا۔
اپنی سوتیلی ماں نور جہاں کے لئے ایک بڑی جاگیر مقرر کی جو سنہ ۱۶۴۶ء میں مر گئی
اُسکے عہد حکومت میں خانجہاں لودھی صوبہ دار دکن نے خود مختار ہونا چاہا

عبداللہ خاں تھے اِن میں سے پہلا بہار کا حاکم اور دوسرا الہ آباد کا صوبہ تھا
چھ برس اِن سیدوں کا بڑا اقتدار رہا مگر پھر فرخ سیر نے گھٹانا چاہا اسپر سیّدوں
نے فرخ سیر کو مار ڈالا اور رفیع الدولہ اور رفیع الدرجات کو جو رفیع الشان والد بہادر شاہ
کے بیٹے تھے ایک دوسرے کے بعد ۱۷۱۹ء میں بادشاہ بنایا جب یہ دونوں
ایک ہی سال میں مرگئے تو سیدوں نے روشن اختر ولد محمد اختر ابن بہادر شاہ کو
تخت نشین کیا جس نے اپنا لقب **محمد شاہ** مقرر کیا اس کے تھوڑے عرصہ بعد
امرا نے ایکا کر کے سیدوں کو غارت کر دیا اِن سیدوں کے چار بڑے دشمن یہ تھے
نظام الملک سعادت علیخاں میر جملہ اور داؤد خاں ۔ اول حسین علی جب بادشاہ کو
ساتھ لیکر نظام الملک سے لڑنے دکن کو روانہ ہوا تو راستہ میں مارا گیا پھر سید عبداللہ
نے ۱۷۲۱ء میں شاہپور کی لڑائی میں شکست کھائی جس سے اُنکا سارا زور ٹوٹ گیا
یہ دونو سید جو ذوالفقار خاں کی طرح ہند کے بادشاہ گر کھلاتے تھے مذہب کے
شیعہ تھے محمد شاہ جس نے ۱۷۱۹ء سے ۱۷۴۸ء تک سلطنت کی اُس کے زمانہ میں
دور دور کے سب صوبے خود مختار ہوگئے اِن میں مرہٹے سب سے زبردست تھے

**سکھوں کا حال** سکھ فرقہ کا بانی بابر کے زمانہ میں ایک شخص گرو نانک
صاحب گزرا ہے اُسکے بعد اور گرو گدی نشین ہوئے اور سترہویں صدی میں
گرو گوبند صاحب ہوا جسے ایک دشمن نے مار ڈالا بہادر شاہ جہاندار شاہ اور فرخ سیر
کے زمانہ میں بندا گرو تھا جب سکھ مسلمانوں کے ظلم کے مارے اُنکے دشمن ہو گئے

تو بہادر شاہ نے انہیں شکست دیکر پہاڑ میں بھگا دیا۔ گرو گوبند اور اُس کے ہمراہیوں کو فرخ سیر نے کمال اذیت سے مارا۔ فرخ سیر نے اپنے نزدیک سکھوں کو بالکل معدوم کر دیا تھا کیونکہ اُس نے چُن چُن کر سکھ مارے تھے

## صوبوں کا سلطنتِ مغلیہ سے علیحدہ اور خودسر ہو جانا

مرہٹے تو اورنگ زیب ہی کے زمانہ سے خودسر تھے مگر محمد شاہ کے زمانہ میں راجپوتانہ بھی اجیت سنگھ پسر جسونت سنگھ نے بالکل آزاد کرا لیا۔ جب نظام الملک آصفجاہ فرخ سیر کے زمانہ میں دکن کا صوبہ مقرر ہوا اور جب امراء نے سیدوں کی مخالفت پر ایکا کر کے شاہیوں پر انکی فوج کو شکست دی اُسوقت نظام الملک ان سب کا سرگروہ تھا۔ پھر وہ محمد شاہ کا وزیر بنگیا مگر آخر کو صوبہ داری دکن پر جا کر خود مختار حاکم بن بیٹھا۔ نظام الملک سے دوسرے درجہ پر سعادت علی سیدوں کا دشمن تھا۔ یہ اصل میں ایران کا سوداگر تھا مگر دہلی کے دربار میں عزت پا کر اودھ کا صوبہ مقرر ہوا اور پھر وہاں خود مختار ہو بیٹھا۔ بنگالہ بھی خودسر ہو گیا کیونکہ محمد شاہ کا صوبہ دار شجاع الدولہ عین اسوقت مر گیا جب نادر شاہ دہلی میں تھا۔ اُسکے بیٹے کو ایک عمدہ سے امیر علی وردی خاں نے برطرف کر کے خود جلوس کیا اور بادشاہ بنگالہ بن بیٹھا۔ اسی طرح دوست علی حاکم تلنگانہ بھی خود مختار ہو گیا

**نادر شاہ کا آنا۔** یہ بہادر شخص اصل میں ایک غریب گڈریا تھا دلیری اور مردانگی سے بادشاہ ایران بن بیٹھا۔ جب نادر شاہ کے کچھ ایلچی محمد شاہ کے علاقہ میں مارے گئے تو ۱۷۳۸ء میں نادر شاہ اٹک سے اُتر آیا اور ۱۷۳۹ء میں کرنال پر محمد شاہ کو سخت شکست ہوئی نادر شاہ محمد شاہ کے ساتھ دہلی آیا جب دہلی آیا اور دہلی والوں نے اُس کے کچھ قزلباش مار ڈالے تو اُس نے ایک دن اور ایک رات

قتل عام کرایا اسکے بعد بہت سی لوٹ اور تخت طاؤس لے اور محمد شاہ کو تخت دہلی پر بٹھا اپنے ملک کو چلا آیا اور بڑے بڑے راجاؤں اور مرہٹوں کو محمد شاہ کی اطاعت کے واسطے دھمکا گیا مگر سنہ ۱۷۴۷ء میں بمقام مشہد مارا گیا +

سنہ ۱۷۴۴ء میں محمد علی لوٹیرے نے جو قوم کا روہیلہ تھا اُس ملک پر قبضہ کر لیا جسے روہیلکھنڈ کہتے ہیں +

سنہ ۱۷۴۷ء میں نادر شاہ کے غلام احمد ابدالی (جو نادر کے بعد افغانستان کا بادشاہ بنگیا تھا) نے حملہ کیا مگر وزیر قمرالدین اور شہزادہ احمد شاہ نے سرہند پر اُس کو شکست دی یہ مغلوں کی اخیر فتح ہے سنہ ۱۷۴۸ء میں سیواجی کے پوتے ساہو کا محمد شاہ اور نظام الملک کا انتقال ہوا۔ پھر احمد شاہ ابدالی نے سنہ ۱۷۴۸ء میں حملہ کیا اور احمد شاہ بادشاہ دہلی کو دبا کر صوبۂ پنجاب چھین لیا +

احمد شاہ کے بعد سنہ ۱۷۵۴ء میں عالمگیر ثانی بادشاہ ہوا اس کے وزیر غازی الدین خاں نے سنہ ۱۷۵۶ء میں پنجاب کو پھر سلطنت دہلی میں شامل کرنا چاہا اس لئے احمد ابدالی نے پھر حملہ کیا اور دہلی کو لوٹا اور نجیب الدولہ افغان کو وزیر سلطنت مقرر کر گیا اِس کے تھوڑے عرصہ کے بعد غازی الدین خاں نے مرہٹوں کی مدد سے نجیب الدولہ کو نکال دیا اور رگھوناتھ مرہٹہ نے پنجاب پر حملہ کیا۔ مرہٹوں کی اس مداخلت سے احمد ابدالی نے چوتھا حملہ کیا اور سنہ ۱۷۶۱ء میں مرہٹوں کو پانی پت پر شکست فاش دیکر دہلی پر تسلط کر لیا۔ یہ بات شاہ عالم ثانی کے

زمانہ کی ہے جو ۱۷۵۹ء میں تخت نشین ہو چکا تھا کیونکہ غازی الدین نے عالمگیر
ثانی کو مار کر جمنا میں پھینکدیا تھا یہ شاہ عالم اورنگ زیب کے بیٹے کام بخش کا
بیٹا تھا جسوقت احمد خاں ابدالی پانی پت پر مرہٹوں سے لڑ رہا تھا شاہ عالم
ملک بہار میں انگریزوں سے مقابلہ کر رہا تھا آخر کو مطیع ہو کر پنشن منظور کی اور
چند سال الہ آباد میں رہا مگر مرہٹوں نے بہکا کر اپنے سے ملا لیا اور ضابطہ خاں
کو جو اپنے باپ نجیب الدولہ کی جگہ وزیر اعظم تھا نکالدیا اُسوقت سے مرہٹے ۱۸۰۳ء
تک جب انگریزوں نے دہلی کو فتح کیا حکمراں رہے۔ اِس عرصہ میں ۱۷۸۸ء کے
اندر چند روز کے لئے پٹھان زبردست ہو گئے تھے چنانچہ تھوڑے عرصہ شہر دہلی
رہیلوں کے قبضہ میں رہا اور اُنہوں نے شاہ عالم کو اپنے قبضہ میں کر لیا اُسوقت
ضابطہ خاں کے بیٹے غلام قادر نے شاہ عالم کی آنکھیں نکالڈالیں۔ مگر چند ہی
روز میں مرہٹے آن پہنچے اور شاہ عالم کو رہیلوں سے چھڑا کر غلام قادر کو بری
موت مارا مگر اب شاہ عالم مرہٹوں کی قید میں آگیا۔ ۱۸۰۳ء میں لارڈ لیک نے
دہلی فتح کر کے شاہ عالم کو چھڑا دیا۔ شاہ عالم کے بعد اُسکا بیٹا معین الدین اکبر ثانی
دہلی کا بادشاہ ہوا اُس کے بعد اُسکا بیٹا سراج الدین ابو ظفر بہادر شاہ اُسکا
جانشین ہوا جس پر خاندان تیموریہ ختم ہوا جو ۱۸۵۷ء میں سرکار انگریزی کی
باغی فوج کے ساتھ دینے کے سبب رنگون میں جلاوطن کیا گیا جہاں ۱۸۶۲ء
میں بعارضہ فالج فوت ہوا ۔

سنہ ۱۶۴۰ء سے **مرہٹوں کا بیان** سنہ ۱۸۱۸ء تک

مرہٹوں کے ملک میں جسکو مہاراشٹر کہتے تھے - یہ علاقے شامل تھے ۔ بمبئی احاطہ کا جنوبی حصہ - ممالک متوسط وسطی اجنٹیاں نظام حیدر آباد کا ایک بڑا حصہ اور برار - اسوقت اس ملک کے حدود اربعہ یہ تھے شمال میں ست پوڑہ مغرب میں بحیرہ عرب مشرق میں ناگپور جنوب میں میسور - اول اول مرہٹوں نے مسلمانوں کا مقابلہ کیا مگر پٹھانوں کے زمانہ میں مغلوب ہوگئے اور اکبر سے اورنگ زیب تک کچھ شاہان مغلیہ کی اور کچھ شاہان بیجاپور اور احمد نگر کے مطیع رہے ۔

مرہٹوں کی سلطنت کا بانی بھونسلا نسل کا راجپوت **سیواجی** سنہ ۱۶۲۷ء میں پیدا ہوا اُسکا باپ شاہجی ملک عنبر کے ہاں ایک سردار تھا - سنہ ۱۶۴۶ء میں سیواجی نے ٹورنیا (قریب پونا) پر قبضہ کرلیا سنہ ۱۶۵۰ء میں قلعہ راجگڑھ بسایا جب اُس نے بیجاپور کے علاقے دبانے شروع کئے حاکم بیجاپور نے اُس کے مطیع کرنے کو ایک سردار مسمے افضل خاں کو روانہ کیا جسے سیواجی نے دغا سے بروقت بغلگیری اپنے بچھوے سے مار ڈالا - اور غارت گری کرتا ہوا بیجاپور تک جا پہنچا جب سیواجی نے اورنگ زیب کے علاقے پر دست اندازی کی تو بادشاہ نے سنہ ۱۶۶۱ء میں شایستہ خاں کو اُسکے مقابلہ پر بھیجا جسکا بیٹا مارا گیا اور خود بدقت بھاگا - سیواجی نے سنہ ۱۶۶۴ء میں سورت کو لوٹا اور راجائی کا لقب اختیار کر کے سکہ اپنے نام کا جاری کیا اور ۸۵ جہاز کا بیڑا تیار کیا - اور

راجیوں کو بھی لوٹا اُسوقت اورنگ زیب نے اُسکی تنبیہ کے واسطے اپنے ماموں مرزا راجہ کو روانہ کیا جس نے قلعہ پورندھر میں سیواجی کو گھیر لیا اور یہاں اورنگ زیب کی مرضی کے موافق یہ عہد نامہ ہوا کہ بیس قلعے سیواجی بادشاہ کو دیدے اور بارہ بطور جاگیر اپنے پاس رہنے دی اور دکن میں بعض جگہ کی چوتھ اور سرویش مکھی بھی بادشاہ نے دینی منظور کی غرض سنہ ۱۶۶۶ء میں بادشاہی طرف دار ہوکر شاہ بیجاپور سے لڑا اور موافق حکم اورنگ زیب کے اسی سنہ میں دہلی مع اپنے بیٹے کے آگیا یہاں بادشاہ نے اُسے نظربند کر لیا مگر دونوں حلوائی کے ٹوکرے میں بیٹھ کر صاف نکل گئے اور اُسوقت سے سیواجی مسلمانوں کا اور بھی زیادہ دشمن ہوگیا +

سنہ ۱۶۷۶ء میں کرناٹک پر حملہ کرکے جنجی فتح کیا - پھر گول کنڈہ کا محاصرہ کیا اور ویلور اور جنجی میں فوج مقرر کی - اور سرنگاپٹم تک فتوحات پہنچائیں آخر سنہ ۱۶۸۰ء میں مر گیا +

سیواجی کے بیٹے سمبھاجی کو اورنگ زیب نے قتل کر ڈالا اور اُس کے بیٹے کو جو اب چھ برس کا تھا اور جس کو ساہو (چور) کہا کرتا تھا عمر قید کیا مگر جب ساہو اورنگ زیب کے بعد رہا کیا گیا تو اُس نے خوشی سے اپنے تئیں سلطنت مغلیہ کا مطیع و فرمانبردار تسلیم کیا اور حکومت مرہٹہ کا سارا کاروبار اپنے وزیر بشن ناتھ کو سونپ دیا +

## سنہ ۱۷۱۲ء سے    بالاجی بشن ناتھ    سنہ ۱۷۳۵ء تک

یہ شخص جو قوم کا برہمن اور بڑا لائق تھا سنہ ۱۷۱۲ء میں ساہو کے ہاں (جو سنہ ۱۷۰۸ء میں اپنے ملک میں آگیا تھا) بعہدہ پیشوائی ممتاز ہوا اُسکی لیاقت سے اُسکے خاندان میں یہ عہدہ موروثی ہوگیا +

سنہ ۱۷۲۰ء سے نظام اور سیدوں کی لڑائی کے سبب اس پیشوا کو دربار دہلی کے معاملات میں بھی دخل ہوگیا کیونکہ پیشوا مرہٹہ فوج لیکر سید حسین کی مدد کو آیا اور دہلی میں محمد شاہ سے ایک عہدنامہ پر دستخط کرائے جس کی رو سے مرہٹوں کو دکن کی آمدنی کی چوتھ (چہارم) اور سرولیش مکھی (دسواں حصہ) کا اور پونا اور ستارا کے درمیانی اضلاع پر سوارا جی (اقتدار مطلق) حاصل ہوگیا اس کے بعد بالاجی مرگیا اور اُسکا بیٹا باجی راؤ پیشوا ہوا +

(۲) باجے راؤ سنہ ۱۷۳۵ء سے سنہ ۱۷۴۰ء تک اس نے سنہ ۱۷۳۶ء سے پہلے پہلے بادشاہ دہلی سے صوبہ مالوہ اور نربدا اور چمبل کا درمیانی ملک لے لیا اسی سال جب نظام الملک بادشاہ کی مدد کو آیا تو بھوپال کے پاس مقابلہ میں گھر گیا ناچار ایک عہد لکھکر وہ سارا ملک باجے راؤ کو دیدیا اور مصارف جنگ کی بابت پچاس لاکھ روپیہ بادشاہ سے دلوانے کا اقرار کیا +

اس پیشوا نے پرتگیزوں سے بسین کو چھین لیا - اور کل دکن کو مسخر کرنا چاہا اور نظام کی ریاست پر حملہ کیا مگر ناکام رہا اور ناصر جنگ بن نظام الملک مقیم

اورنگ آباد سے جو نظام کا نائب تھا صلح کرنی پڑی اسکے بعد پیشوا کا بیٹا بالاجی باجے راؤ پیشوا ہوا +

(۳) سنہ ۱۷۴۰ع سے بالاجی باجے راؤ سنہ ۱۷۶۱ع تک

پیشوائے سوم کا زمانہ بڑی ترقی کا تھا مگر اسوقت سے مرہٹوں میں نفاق شروع ہوگیا چنانچہ پیشوا سے سرداران مرہٹہ کی کیفیت یہ تھی کہ جب پیشوا میں انکے دبانے کی طاقت ہوتی تھی تو حکم ماننے لگتے تھے ورنہ خودسر ہوجاتے تھے اُسوقت مشہور سرداران مرہٹہ یہ تھے (۱) ساہو راجہ ستارہ جو سیواجی کی گدی پر بالاستحقاق راجہ تھا (۲) سنبھاجی راجہ کولاپور بھی سیواجی کی اولاد میں سے تھا (۳) سیندھیا راجہ گوالیار اُس نے اپنی ریاست مالوہ کے شمال مشرق میں قایم کی (۴) ملہار راؤ ہلکر راجہ اندور اسنے اپنی ریاست مالوہ میں قایم کی۔ سندھیا اور ہلکر کی اولاد کا لقب اب بھی سیندھیا اور ہلکر ہے (۵) راگھوجی بھونسلا راجہ برار اِس خاندان نے کٹک اور تقریباً سارے اُڑیسہ کو نواب بنگالہ سے فتح کرکے اپنی حکومت خلیج بنگالہ تک پھیلائی مگر انگریزوں نے سنہ ۱۸۰۳ع میں اُڑیسہ اور سنہ ۱۸۵۳ع میں برار اپنی سلطنت میں شامل کیا (۶) گیکوار راجہ بڑودہ اسکی اولاد کا بھی یہی لقب ہے +

انکے علاوہ پیشوا بھی ایک حاکم تھا جو کل سرداروں کا سرگروہ سمجھا جاتا تھا اور اسکا پایہ تخت اِس وقت سے شہر پونا قرار پایا +

باجی راؤ کے زمانہ میں تین بڑے واقعات ہوئے یعنی دو لڑائیاں نظام سے اور ایک بڑی لڑائی احمد ابدالی سے۔

(۱) مرہٹوں اور نظام کی اول لڑائی ۱۷۵۱ء میں راجہ پور پر ہوئی جس میں فرانسیسی جرنیل بسی صلابت جنگ نظام حیدر آباد کا معاون تھا اُس نے پیشوا کو شکست دی مگر تھوڑی عرصہ کے بعد پیشوا نے نظام کا ایک بڑا علاقہ لیلیا

(۲) پھر دوسری لڑائی ۱۷۶۰ء میں ہوئی (کیونکہ پیشوا نے احمد نگر پر قبضہ کرلیا) صلابت جنگ نے حملہ کر کے مقام ادگیر پر شکست کھائی اور اپنی سلطنت کا سارا شمال مغربی حصہ مرہٹوں کے نذر کرنا پڑا۔

(۳) ۱۷۵۸ء میں پیشوا کے بھائی رگھوناتھ نے حماقت سے پنجاب پر جو احمد ابدالی کے قبضہ میں تھا حملہ کیا چونکہ پیشوا خود تو نظام سے لڑنے میں مصروف تھا اس سبب سے اول مقابلہ احمد ابدالی کا سیندھیا اور ہلکر سے ہوا جنہوں نے دو دفعہ شکست فاش کھائی اور مرہٹے بہت سے مارے گئے۔ آخر پیشوا کے بیٹے وسواس راؤ اور چچازاد بھائی شوداس راؤ بھاؤ نے چاہا کہ افغانوں کو اٹک پار کر دیں چنانچہ اُنہوں نے پنجاب پر حملہ کیا۔ مگر ۱۷۶۱ء میں پانی پت پر مرہٹوں کو ابدالی نے سخت شکست دی جس میں یہ دونو بھی مارے گئے اور ۸۰ ہزار مرہٹہ کام آیا۔ اِس جنگ نے مرہٹوں کا کام تمام کردیا پیشوا یہ خبر سنکر تھوڑے دن بعد مر گیا +

(۴) مادھوراؤ سنہ ۱۷۶۱ء سے سنہ ۱۷۷۲ء تک۔ چونکہ وہ نوعمر تھا اس لئے اُسکا چچا رگھوناتھ بھاؤ اُسکا سرپرست اور اُسکا اتالیق ایک برہمن رام شاستری نام مقرر ہوا (یہ برہمن فاضل اجل تھا اور اُسکا حکم ہر ایک مرہٹہ مانتا تھا) مادھوراؤ کے زمانہ میں اکثر نظام اور راجہ برار اور ٹیپو (سلطان میسور) سے لڑائی رہی جس میں مرہٹے اکثر فتحمند رہے یہ پیشوا ۲۸ برس کی عمر میں مر گیا۔

اہلیا بائی۔ جب ملہار راؤ کے بعد اُس کی بہو اہلیا بائی فرمانروا ہوئی تو اُسنے پیشوا کی رائے سے ایک اپنے رشتہ دار سپاہی ٹکاجی کو متبنّی کر لیا جس کی اولاد مالوہ میں اب تک حکمراں ہے یہ عورت ایسی پاک طینت تھی کہ مالوہ میں اسے اوتار گردانتے ہیں۔ مادھوراؤ کے زمانہ میں مشہور اشخاص یہ تھے۔

نانا فرنویس۔ سکھرام بابو۔ ہری پنت۔ ترمبک راؤ۔ رگھوناتھ۔ اہلیا بائی

(۵) نراین راؤ سنہ ۱۷۷۲ء سے سنہ ۱۷۷۳ء تک۔ یہ مادھوراؤ کا چھوٹا بھائی تھا اسکا بھی سرپرست رگھوناتھ رہا جس کی بدذات بیوی آنند بائی نے سازش کر کے نوعمر پیشوا کو مروا ڈالا + (۶) مادھوراؤ نراین سنہ ۱۷۷۴ء سے سنہ ۱۷۹۵ء تک نراین راؤ کے بعد رگھوناتھ نے لقب پیشوائی اختیار کیا۔ مگر اُس سے کچھ فائدہ نہوا کیونکہ نراین راؤ کی وفات کے بعد اُس کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوا جسکا نام مادھوراؤ نراین تھا جسکو رگھوناتھ نے اپنے استقلال کے واسطے اُڑا دیا کہ یہ نراین راؤ کا بیٹا نہیں بلکہ حرامی ہے مگر اور مرہٹے رگھوناتھ سے برخلاف تھے اس پر رگھوناتھ نے کہہ سنکر

سندھیا اور انگریزوں کو اپنا طرفدار بنایا۔ اِس سبب سے مرہٹوں اور انگریزوں میں لڑائی شروع ہوئی (۱) اول لڑائی میں یہ واقعات مشہور ہیں (۱) کرنیل گاڈرڈ تھوڑی سی فوج کلکتہ سے لیکر سورت جا پہنچا۔ اور سیندھیا اور ہلکر دونو کو میدان سے ہٹا کر قلعہ بسین فتح کرلیا (۲) درگام پر ایک عہدنامہ ہوا ۱۷۷۹ء میں جس کے ذریعہ سے بمبئی احاطہ کی ایک چھوٹی سی جمعیت نے مرہٹوں کے نرغہ سے رہائی پائی (۳) مقام سلبئی پر ۱۷۸۲ء میں ایک عہدنامہ ہوا۔ جس میں مرہٹوں نے سولسے پرتگیزوں کے کل اہلِ فرنگ کو اپنے ملک سے نکالدینے کا اقرار کیا۔ اور انگریزوں نے یہ اقرار کیا۔ کہ ہم نرائن راؤ کو اُسوقت پیشوا تسلیم کرینگے جب مرہٹے رگھوناتھ کی پنشن مقرر کردیں۔ اِس پیشوا کے زمانہ میں مادھوجی سیندھیا کا اختیار بہت بڑھ گیا جس نے دہلی میں ایسا اقتدار پیدا کیا کہ کسیکو سر اٹھانے کی مجال نہ رہی اور مرہٹوں میں سب سے زبردست خود مختار حاکم بن بیٹھا۔ جب مادھوجی مرگیا تو پیشوا کے وزیر نانا فرنویس کو مرہٹوں میں بڑا اقتدار ہوگیا۔ اس نے نظام پر حملہ کرکے اُسکو ۱۷۹۵ء میں مقام کرولا پر شکست دی۔ یہ آخری وقت تھا۔ کہ پیشوا کے جھنڈے تلے کل مرہٹہ سردار جمع ہوکر لڑے۔ یہ پیشوا ۱۷۹۵ء میں خودکشی کرکے مرگیا +

(۷) باجے راؤ بن رگھوناتھ۔ ۱۷۹۵ء سے ۱۸۱۸ء تک

باجی راؤ بڑے فساد کے بعد نانا فرنویس اور سیندھیا کی مدد سے پیشوا بنا۔ اسی سال
تکاجی ہلکر کا بیٹا جسونت راؤ گدی نشین ہوا جس کی دولت راؤ سیندھیا اور پیشوا سے
مدت تک لڑائی رہی اور آخر پیشوا کا ایسا ناک میں دم کیا کہ اُس نے انگریزوں
پاس پناہ لی سنہ ۱۸۰۲ء میں مقام بسین پر ایک عہد نامہ انگریزوں اور باجی راؤ
کے درمیان ہوا جس سے انگریزوں نے اُس کے ملک کی حفاظت کا اقرار کر لیا اور
اب انگریزوں کے سیندھیا اور والی برار سے لڑائی چھڑ گئی یہ مرہٹوں کی
دوسری لڑائی ہے جس میں ایک طرف لارڈ ولزلی اور اُس کے دو سردار
جنرل ولزلی اور لارڈ لیک تھے اور ایک طرف دولت راؤ سیندھیا اور راگھوجی
بھونسلا والی برار تھے +

(۲) اس لڑائی کے یہ واقعات مشہور ہیں اول مقام اسئی پر جنرل ولزلی نے سنہ ۱۸۰۳ء
میں دونوں کو شکست دی (۲) دہلی کی لڑائی میں سیندھیا کی طرف اُس کا فرانسیسی
جرنیل بوکیین مقابلہ پر تھا۔ لارڈ لیک نے سنہ ۱۸۰۳ء میں اُسے شکست فاش دی
اور دہلی فتح کر کے شاہ عالم کو مرہٹوں کے پنجے سے چھڑایا (۳) سنہ ۱۸۰۳ء میں لارڈ لیک
نے لسواری کے میدان پر فوج مرہٹہ کو ایک اور شکست دی اس لئے سال ختم
ہونے سے پہلے سیندھیا اور رگھوجی بھونسلا دونوں نے انگریزوں کے آگے
ہتیار ڈال دیئے اور اپنا بہت سا علاقہ نذر کیا +

(۴) سنہ ۱۸۰۴ء میں (۱) چونکہ مرہٹوں کی دوسری لڑائی میں جسونت راؤ ہلکر

شریک نہ تھا دوسرے سال اُس نے بھی فساد پر کمر باندھی مگر شکست کھائی اور انگریزوں کو بہت سے قلعے دینے پڑے (۲) لارڈ لیک نے بھرتپور کا چار دفعہ محاصرہ کیا مگر کامیاب نہ ہوا تاہم وہاں کے راجہ نے ڈر کر عہد و پیمان کر لئے اور ہلکر کا ساتھ چھوڑ کر بیس لاکھ روپے انگریزوں کو دیئے اِس لڑائی میں قلعہ ڈیگ کا معرکہ بہت یادگار ہے جس میں انگریزوں کو کامل فتح ہوئی مگر اُنکا بہادر سردار فریزر مارا گیا +

ہولکر کی شکست ۱۸۰۴ء

**پنڈارے** یہ ایک لٹیری قوم تھی اُن کی بڑی جمعیتیں مدت تک سیندھیا اور ہلکر کی فوج کے پیچھے رہتی تہیں اُنھوں نے پیشوا سے دریاے نربدا کے قریب کچھ زمین بھی لے لی تھی یہ قوم وسط ہند فتح کرنا چاہتی تھی اور اِس معاملہ میں باجے راؤ ثانی اُسکا سردار بنا اور آپا صاحب والی ناگپور بھی شریک ہوا انجام کار سیندھیا نے اطاعت قبول کی اور امیر خاں پنڈاروں کے سردار نے ہتیار ڈال دئے اِسی سبب سے دونو کی اولاد اب تک گوالیار اور ٹونک میں حکمراں ہے۔ مگر باجے راؤ نے مقابلہ کیا اور پونا میں رزیڈنٹی کی کوٹھی کو لوٹ لیا۔ آخر کو شکست کھا کر بھاگ نکلا اور ۱۸۱۸ء میں گدی سے اُتارا گیا۔ اور اُسکی ریاست سرکاری عملداری میں شامل ہو گئی اور کچھ ستارا کے قریب کا ملک سیواجی کی اولاد کو دیدیا۔ باجے راؤ کے مغلوب ہونے کے بعد آپا صاحب نے ناگپور کے انگریزوں پر حملہ کیا مگر شکست کھا کر قید ہوا۔ لیکن قید سے بھاگ کر بحالت گمنامی پنجاب کے سکھوں

میں رہا انگریزوں نے ناگپور راگھوجی بھونسلا کو دیدیا +

امیر خاں کے مطیع ہونے کے بعد سب پنڈارے مطیع ہو گئے مگر چیتو سب سے
آخر مغلوب ہوا اُس نے ایک بار ہلکر کی فوج میں پناہ لی اِس فوج نے راجہ
نابالغ کی سرپرست رانی تلسی بائی کو اس شک پر مار ڈالا کہ وہ انگریزوں سے
ملی ہوئی ہے اور انگریزوں کے مقابلہ کا ارادہ کیا اِس وجہ سے ۱۸۱۷ء میں مہدپور
پر سخت لڑائی ہوئی جس میں انگریزوں نے ہلکر کی فوج کی مرہٹوں اور پنڈاروں
کو شکست فاش دی۔ اِس کے بعد ملہار راؤ ہلکر نے عہدنامہ پر صلح کر لی اور چیتو کا
جتھا ٹوٹ گیا اور وہ آوارہ پھرتا رہا یہاں تک کہ اسیر گڈھ کے قریب اُسے شیر نگل گیا

مرہٹوں کے زوال کے اسباب

مرہٹوں کے زوال کے چار بڑے باعث ہوئے اول مادھوجی سیندھیا کا اقتدار
مطلق حاصل کر کے خود مختار ہو بیٹھنا۔ دوم تیسرے پیشوا کے زمانے میں مرہٹوں
میں نفاق کا پیدا ہونا اور رگھوناتھ۔ نانا فرنویس باجے راؤ ثانی دولت راؤ
سیندھیا اور جسونت راؤ ہلکر کی لڑائی جھگڑوں سے مرہٹوں کا ٹوٹ جانا۔
سوم پیشوا اور اُسکے مشیر تو قوم کے برہمن تھے اور سیندھیا اور رگھوجی بھونسلا
نیچ قوم کے مرہٹے تھے چہارم شاہ عالم ثانی اب انگریزوں کے قبضہ میں آ گیا
جن کے زمانہ میں مرہٹوں کا عروج ناممکن تھا +

## اہل فرنگ کی ابتدائی مہمات

(۱) پرتگیزوں کا ایک ناخدا جسکا نام واسکوڈیگاما تھا ساحل بحر اعظم افریقہ کے

گرد ہوکر اول ہی اول ۱۴۹۸ء میں کالیکٹ میں آکر اترا یہ اول ہی یورپین تھا
جو ہند میں آیا۔ اور ساحل مغربی پر کئی بستیاں اپنے قبضہ میں کرلیں اب پرتگال
والوں نے اپنا ایک نائب ہند میں مقرر کرنا چاہا جن میں سے دوسرا البوکرک
تھا جو ۱۵۰۸ء میں آیا اور جس نے گوآ اور کئی اور حصے اپنے قبضہ میں کرلئے اسوقت
پرتگیزوں کی بحری طاقت بڑی زبردست تھی اس نائب کو بادشاہ پرتگال نے
۱۵۱۵ء میں موقوف کردیا۔ اب پرتگال والوں کے قبضے میں ایشیا میں صرف یہ علاقے
ہیں۔ گوآ۔ دامن۔ ڈیو +

پہلے اُنکے قبضے میں یہ علاقے تھے جزیرہ ہرمز۔ سنگلدیپ۔ ملکاز۔ گوآ۔ ڈیو
ہگلی۔ چاٹگام وغیرہ (۲) سولھویں صدی کے آخر میں ولندیز جہاز رانوں
نے پرتگیزوں کی سبقت حاصل کرنی چاہی چنانچہ پچاس برس کے اندر ہی پرتگیزوں
کی بہت سی بستیاں چھین لیں اور جزائر کو اپنا دارالحکومت بنایا مگر انگریزوں نے
آنکر ڈچ کو نکالدیا۔ اُسوقت ڈچ والوں کے پاس پولیکٹ اور سدرس وغیرہ
کی بستیاں اور جزیرہ سنگلدیپ تھا۔ پھر اہل ڈنمارک نے بھی آکر اپنی دو بستیاں
ٹرنکوبار اور سیرامپور قایم کیں جنکو ۱۸۴۵ء میں انگریزوں نے خرید لیا۔
(۳) ولندیزوں کی طرح انگریزوں نے بھی شمالی مغربی راہ سے امریکہ کے گرد ہوکر
ہند میں آنا چاہا مگر اُنکے جہاز غارت ہوگئے غرض راس اُمید کے راستہ سے ۱۵۹۱ء
میں انگریزوں کا اول بیڑا ہند کی طرف بسرکردگی لینکاسٹر کے روانہ ہوا یہ جہاز بھی

غارت ہوئے - سنہ ۱۶۰۰ء میں ملکہ الزبتھ کے حکم سے ایسٹ انڈیا کمپنی قایم ہوئی اور یہ بیڑا ابھی اُسی لینکاسٹر کے ساتھ روانہ ہوا یہ سفر بامراد ہوا - اِس کے ۹۸ برس بعد ایک اور کمپنی کھڑی ہوئی اور دس برس میں دونو کمپنیوں نے متحد ہوکر یونائیٹڈ ایسٹ انڈیا کمپنی کا خطاب پایا اور سنہ ۱۶۱۲ء میں باجازت جہانگیر سورت - کالیکٹ - احمدآباد - چھپلی پٹم اور کیمبی میں انگریزوں نے کوٹھیاں بنائیں -

سنہ ۱۶۳۸ء میں جب ڈاکٹر باٹن کے علاج سے شاہجہاں کی بیٹی کو شفا ہوئی تو بادشاہ نے باٹن کو کمپنی کے لئے بڑے بڑے تجارتی حقوق عطا کئے اور جب صوبہ دار بنگالہ کو اُسکے علاج سے فائدہ ہوا تو اُس سے بھی ایسا ہی انعام پایا تھوڑے دنوں بعد رام راجہ والی بیجانگر کے بھائی نے انگریزوں کو وہ زمین دی جہاں اب مدراس ہے پھر وہاں چارلس اول شاہ انگلنڈ کے حکم سے قلعہ سینٹ جارج بنا سنہ ۱۶۹۲ - میں چارلس دوم نے جزیرہ بمبئی جو اُسے شاہ پرتگال نے ملکہ کیتھراین کے جہیز میں دیا تھا اس کمپنی کو عنایت کیا جسے کمپنی نے اپنا دارالحکومت بنایا بعدازاں جب انگریزوں نے پیپلی (قریب بالیشر) اور ہگلی میں کوٹھی قایم کی اور دست تعدی دراز کیا تو اورنگ زیب نے - ہگلی - قاسم بازار - پٹنہ - سورت - اور سوائے بمبئی کے کل جگہ سے نکالدیا پھر سنہ ۱۶۹۶ء میں انگریزوں نے عالمگیر کے پوتے عظیم الشان کی اجازت سے چیتانتی - کلکتہ اور گوبندپور اُنکے مالکوں سے خرید لئے اور کلکتہ میں ایک قلعہ بنام فورٹ ولیم تعمیر کیا جب سنہ ۱۷۱۵ء میں ڈاکٹر ہملٹن کے علاج سے فرخ سیر شاہ

کو شفا ہوئی تو حسب فرمایش ڈاکٹر موصوف معافی محصول اشیائے تجارت
کمپنی اور کچھ زمین عطا ہوئی - ایک دفعہ مرہٹوں نے بنگالہ پر حملہ کرکے انگریزوں سے
چوتھ مانگی جب یہ وبال رفع ہوگیا تو انگریزوں نے کلکتہ کے گرد حفاظت کے واسطے
ایک خندق کھدوائی جسکا نام مرہٹہ خندق ہے ؛

(۵) فرنچ نے ادل ہی اول ہند پر ۱۶۰۴ء میں قصد کیا - اور آخر اُن کی ایک کمپنی
بن گئی اور ۱۶۷۴ء میں اُن کے گورنر مارٹن نے (جس نے فرانسیسوں کی سلطنت
ہند میں قایم کی) شاہ بیجاپور سے پونڈی چری خرید لی اور اُس نے اُسے ایک
مضبوط اور بندرگاہ کا شہر بنالیا - ۱۶۸۸ء میں عالمگیر نے فرانسیسوں کو چندر نگر
دیدیا اور پھر کچھ اور بستیاں بھی ملگئیں - ۱۷۴۱ء میں ڈوپلے جو دس برس چندر نگر
کا حاکم رہ چکا تھا فرانس کی طرف سے پونڈیچری کا گورنر ہوکر آیا اس لئے فوراً
یہ تدبیریں کرنی شروع کیں کہ انگریزوں کو ہند سے نکالکر فرانسیسی سلطنت قایم
کرے اس سبب سے انگریزوں اور فرانسیسوں کے یورپ میں ایک لڑائی ۱۷۴۴ء
سے ۱۷۴۸ء تک رہی - اب فرانسیسوں کے قبضے میں یہ علاقے ہیں چندر نگر -
پونڈیچری - کاریکل - ماہی وغیرہ

## انگریز اور فرانسیس کرناٹک میں لڑتے ہیں

یہ لڑائی ۱۷۴۶ء میں شروع ہوئی اور ۱۷۶۱ء میں ختم ہوئی جبکہ انگریزوں نے
پانڈیچری تک کو فتح کرلیا اول اول فرانسیسوں کا پاسہ زبر رہا - کیونکہ اُن کے

سردار ڈوپلی اور جرنیل لابور ڈونی نے ملکر مدراس کو فتح کرلیا نظام الملک کی طرح کرناٹک کا نواب دوست علی خود مختار تھا جسے مرہٹوں نے شکست دیکر قتل کرڈالا اور اُس کے داماد چنداصاحب کو قید کرلیا اِس کے بعد نواب نظام کا ایک سردار مسمے انورالدین نواب کرناٹک مقرر ہوا +

جب فرانسیسوں نے ملکر فتح کرلیا تو انورالدین نے اُن سے یہ شہر مانگا مگر ڈوپلی کے سردار پارڈس نے اُسے شکست دی اِسکے بعد پارڈس مدراس کا گورنر ہوگیا مگر انگریزی بیڑے نے پھر مدراس فتح کرلیا اور پانڈی چری کا محاصرہ کرلیا اُسکے بعد تھوڑے دن صلح رہی اور دونو نے جو مقام ایک دوسرے سے لئے تھے واپس کردیئے۔ جب ۱۷۴۸ء میں نظام الملک ۱۰۴ برس کا ہوکر مرگیا تو اُس کے بیٹوں میں ریاست حیدرآباد کی بابت تنازع ہوا چھوٹے بیٹے ناصرجنگ نے اپنے بڑے بھائی مظفرجنگ کو ریاست سے نکالدیا اور ستارہ میں مرہٹوں سے مدد مانگنے آیا جہاں چنداصاحب سے اُسکی دوستی ہوگئی اُسوقت فرانسیس مظفرجنگ اور چنداصاحب دونو کے مددگار ہوئے۔ چنانچہ ڈوپلی نے روپیہ دیکر چنداصاحب کو مرہٹوں کی قید سے چھڑالیا اور اپنی سپاہ مظفرجنگ اور چنداصاحب کی فوجوں کے ساتھ شامل کرکے لڑائی پر چڑھا اور اُس کے سردار بسی نے انورالدین کو مقام امبور پر ۱۷۴۹ء میں شکست دی اور اُسکا بڑا بیٹا اور وہ دونو مارے گئے اب کچھ عرصہ تک مظفرجنگ نواب دکن اور چنداصاحب نواب کرناٹک رہے چند ہی روز گزرے تھے کہ انورالدین کا

چھوٹا بیٹا محمد علی نوابی کرناٹک کے واسطے انگریزوں کی مدد کا ملتمس ہوا اور ناصر جنگ
نے صوبہ داری دکن کا دعوی کیا اب محمد علی اور ناصر جنگ کے مددگار انگریز
بنے اور چندا صاحب اور مظفر جنگ کے مددگار فرانسیس ہوئے اور ان
دونوں میں لڑائی شروع ہوئی اس لڑائی میں کبھی ایک زیر ہوتا تھا کبھی
دوسرا الغرض ناصر جنگ صوبہ دار دکن مقرر ہوا مگر دوسری لڑائی میں مارا گیا
اور پھر مظفر جنگ اپنے منصب پر ہو گیا لیکن پھر وہ بھی مقتول ہوا اور آخر کو
فرانسیسوں نے صلابت جنگ کو مسند پر بٹھایا اور وہ بسی کی مدد سے اورنگ آباد
میں صوبہ داری دکن پر قایم رہا بسی نے چندا صاحب کو نواب کرناٹک بنا دیا اور
قلعہ جنجی کو ۲۴ گھنٹے میں فتح کر لیا اسوقت انگریزوں نے شکست کھائی اور انکا
حال بہت تباہ تھا کہ فرانسیسوں اور چندا صاحب کی فوج نے ترچناپلی میں
انگریزوں کا سخت محاصرہ کر لیا اسوقت ایک انگریز مسمی کلائیو[۱] نے مدراس کے
گورنر سے اجازت لیکر ۵۰۰ آدمی سے چندا صاحب کی دار الریاست آرکٹ کو
فتح کر لیا - اسوقت چندا صاحب نے اپنے بیٹے راجہ صاحب کو دس ہزار فوج دیکر کلائو سے

[۱] کلائو ایک غریب شریف آدمی کا بیٹا تھا سنہ ۱۷۲۵ء میں ضلع شروپ میں پیدا ہوا سنہ ۱۷۴۳ء میں ملکی خدمت میں نوکر ہو کر ہندوستان میں آیا اسوقت یہاں ملکی عہدہ داروں کو تجارت کے معاملات میں کچھ تعلق نہ تھا مگر کلائو چالاک اور بہادر تھا فرانسیسوں سے انگریزوں کی لڑائی چھڑی تو کلائو ملکی کام چھوڑ کر جنگی کام میں بھرتی ہو گیا اور پانڈیچری کے اول محاصرہ اور دیوکوٹا کی فتح میں اس نے بڑے جوہر دکھائے ۔

آرکٹ چھین لینے کے واسطے روانہ کیا کلاؤ نے خوب مقابلہ کیا چنانچہ اُسکی بہادری دیکھکر مراری راؤ مرہٹہ سردار گٹی مقیم امیور چھ ہزار فوج لیکر کلاؤ سے آملا اور ادھر سانڈرز گورنر مدراس نے مدد بھیجی اسوقت راجہ صاحب نے بڑی تندی سے آرکٹ پر حملہ کیا مگر ناکام رہا اور اُلٹا پھر گیا اب کلاؤ لڑائی پر لڑائی مارنے لگا اور کئی معرکوں کے بعد چندا صاحب مارا گیا اور فرانسیسی فوج نے ہتیار ڈالدیے اسکے بعد فرانس کے بادشاہ نے ڈوپلی کو معزول کر دیا اور وہ پیرس میں مر گیا +

اگرچہ ابتک فرانسیسی سپہ سالار بسی اورنگ آباد میں صلابت جنگ کے ہاں رکن اعظم تھا مگر پھر بھی فرانسیس کے نئے گورنر نے انگریزوں سے دبکر صلح کر لی اور محمد علی کو صوبہ دار کرناٹک تسلیم کیا مگر یہ صلح چند ہی روز رہی چنانچہ ۱۷۵۶ء میں انگریزوں اور فرانسیسوں میں پھر لڑائی شروع ہوئی اور یہ لڑائی آخر تھی اُسوقت کلاؤ مدراس کا گورنر ہو گیا تھا اور بنگالہ میں سراج الدین کو سزا دینے گیا ہوا تھا - اب گورنر فرانس نے ایک نئے سردار مسمی کونٹ لالی کو اِس واسطے روانہ کیا کہ انگریزوں کو کرناٹک سے نکالدے چنانچہ اُسکی کوشش سے فرانسیسوں نے مدراس کا محاصرہ کر لیا مگر پانڈی چری کی طرف پھر جانا پڑا اور چند روز کے بعد انگریزوں کی کمک ماتحت کرنیل آیرکوٹ کے آپہنچی +

اب لالی اور بسی کل فرانسیسی فوج لیکر ۱۷۵۹ء میں وند واش پر چڑھ آئے یہ سنتے ہی کوٹ فوراً اُدہر کو روانہ ہوا اور فرانسیسوں کو بالکل شکست دی اور

اور لیسٹن کو قید کرلیا۔ تھوڑے عرصہ کے بعد کوٹ نے سب فرانسیسی علاقوں کو ایک ایک کرکے فتح کرلیا اور پانڈی چری بھی لیلی لالی قید ہوکر مدراس بھیجا گیا اور آخر کو پیرس میں اُسکا سر اڑایا گیا اور ۱۷۶۹ء میں فرانسیسوں کی ایسٹ انڈیا کمپنی بالکل ٹوٹ گئی +

## کلائو جنگ پلاسی کو فتح کرتا ہے

جب شجاع الدولہ نواب بنگالہ کا ۱۷۳۸ء میں انتقال ہوگیا تو تیا اُس کا ایک امیر مسمی علی وردی اُس کے بیٹے کو برطرف ——— کرکے خود بادشاہ ہوا جب ۱۷۵۶ء میں علی وردی مر گیا تو اُسکا پوتا سراج الدولہ جو بڑا ظالم اور عیاش تھا نواب بنگالہ ہوا۔ جب سراج الدولہ نے ڈھاکہ کے متمول حاکم راجہ بلبب کی دولت پر دست اندازی کرنی چاہی اور اُسکا بیٹیا (کشن داس) اپنے باپ کی کچھ دولت لیکر کلکتہ بھاگ آیا تو نواب نے انگریزوں سے اُسے طلب کیا اور حکم بھیجا کہ انگریز کلکتہ کے قلعہ اور فصیل کو ڈھا دیں انگریزوں نے دونوں باتوں سے انکار کیا بس اب سراج الدولہ نے کمپنی کی اُس کوٹھی کو جو قاسم بازار میں تھی لوٹ لیا اور کلکتہ کو فتح کرلیا انگریز جہازوں پر چڑھ کر بھاگ گئے صرف ۱۴۶ آدمی رہ گئے جن کا سردار ہالول تھا اُن کو نواب نے ایک تنگ و تاریک مکان[1] میں جس میں صرف دو کھڑکیاں تھیں اور ایک آدمی قید ہوتا تھا بند کروا دیا صبح کو

[1] انگریز بلیک ہول اِسی مکان کو کہتے ہیں +

صرف ۲۳ آدمی زندہ نکلے - جب مدراس میں انگریزوں کو یہ خبر پہنچی تو کرنیل کلاؤ
اور امیر البحر واٹسن انتقام لینے کو چلے اور اول بجبج بجھر کلکتہ اور شہر ہگلی کو فتح کر لیا
جب کلاؤ نے کلکتہ فتح کر لیا تو نواب نے ڈر کر صلح کرنی چاہی - امیر البحر واٹسن راضی
نتھا مگر کلاؤ نے مصلحتاً صلح کر لی - اب کلاؤ نے فرانسیسوں کو ہند سے نکالنا چاہا اور
اگرچہ نواب نے جو فرانسیسوں کا طرفدار تھا منع بھی کیا مگر کلاؤ نے چندر نگر فرانسیسوں سے چھین لیا +
نواب کے ظلم و تعدی کے سبب رعیت نے اُسکے غارت کرنے کی سازش کی جس کے
سرغنہ نواب کا خزانچی راجہ ڈراب اور جگت سیٹھ (بڑا ساہوکار) اور سپہ سالار میر جعفر
اور لوماچند تھے اِس معاملہ میں واٹسن رزیڈنٹ مرشد آباد گویا انگریزوں کا وکیل تھا اور
یہ بات قرار پائی کہ میر جعفر نواب بنگالہ مقرر کیا جائے اور وہ ہمیشہ انگریزوں کا طرفدار رہے
اب کلاؤ نے نواب کو لکھا کہ ہمکو جسقدر تکلیفیں ہیں رفع کرو اور کچھ فوج لیکر چندر نگر
سے چل پڑا اور سراج الدولہ کو **پلاسی** پر ۱۷۵۷ء میں بڑی بھاری شکست دی
یہی لڑائی ہے جس سے انگریز بنگالی اور انجام کو کل ہندوستان کے بادشاہ بن گئے
انگریزوں نے میر جعفر کو بنگالہ - بہار اُڑیسہ کا نواب تسلیم کیا - اب سراج الدولہ مرشد آباد
سے بھاگا اور یہ شہر انگریزوں کے قبضہ میں آیا غرض ایک ہندو نے سراج الدولہ
کو پکڑوا دیا اور جعفر کے بیٹے میرن نے اُسے مروا ڈالا - اِس کے بعد کلاؤ بنگالہ کا
گورنر مقرر ہوا +

لے یہ لوماچند نواب اور انگریزوں کے درمیان معاملات طے کراتا تھا مگر انگریزوں نے اُسے کچھ صلہ نہ دیا +

اور شجاع الدولہ نواب اودھ جنرل کارنگ کے لشکر میں موجود تھے اور عہد نامہ کی التجا کر رہے تھے کلائو نے شجاع الدولہ کو اس بات پر بحال کیا کہ وہ انگریزوں کا دوست و وفادار رہے اور اضلاع کاڑا اور الہ آباد انگریزوں کو دیدے +

پھر شاہ عالم نے ۲۶ لاکھ روپے سال کی عوض صوبہ بنگال و بہار اڑیسہ کی دیوانی انگریزوں کو عطا کی اس لقب سے ظاہر تو یہ مراد تھی کہ انگریز ان صوبوں کی آمدنی تحصیل کیا کریں مگر حقیقت میں یہ صوبے بالکل اُن کے قبضہ میں آگئے یہ امر ۱۲ اگست ۱۷۶۵ء میں واقع ہوا - اور اُسکے چند روز بعد نواب بنگالہ کو انتظام ملکی سے دست بردار ہو کر پنشن منظور کر لی پڑی یہ سب کام کر کے کلائو ۱۷۶۷ء میں ولایت چلا گیا اور پھر ہند کا رخ نہ کیا اور ڈوپلی سے دس برس بعد مر گیا برٹش انڈیا کے انتظام کے واسطے دو کمیٹیاں بورڈ آف کنٹرول اور کورٹ آف ڈائرکٹرز مقرر ہوئیں +

## ۱۷۷۲ء سے سلطنت انگلشیہ ہند ۱۸۸۹ء تک کا حال

**وارن ہسٹنگز** - ہند کا اول گورنر جنرل ۱۷۷۲ء سے ۱۷۸۵ء تک کلائو کی ولایت جانے کے بعد چند سال دو عملی رہی یعنے نواب اور کمپنی دونوں کا حکم چلتا تھا اس سے رعایا کو بڑی تکلیف تھی اس لئے کمپنی نے وارن ہسٹنگز کو ۱۷۷۲ء میں بنگال کا گورنر مقرر کیا جس نے آتے ہی مرشد آباد کی بدلے کلکتہ کو پایۂ تخت مقرر کیا +

دفع کرنے کو پیدا ہوئی تھی کوہ آبو پر جو رشی لوگ رہتے تھے اُنہوں نے برہما سے
فریاد کی کہ بدھ مت کے لوگ ویدوں کو پاؤں میں روندتے ہیں اور کل ملک پر قابض
ہو گئے ہیں اِس پر برہما نے حکم دیا کہ چھتریوں کی نسل جسے پرسرام نے غارت کر دیا تھا
پھر پیدا کیا جائے چنانچہ اگنی کنڈ گنگا جل سے صاف کیا گیا اور پھر اس میں سے
چار سورما جنکو اگنی کل لکھا ہے پیدا ہوئے اُنہوں نے ملک کو مخالفوں سے صاف
کر دیا۔ آجکل کے راجپوت اپنے تئیں اِنہیں کی نسل سے بتلاتے ہیں +

اس زمانہ میں چند صدیوں تک راجپوتوں کا **اندر خاندان** ہند میں نہایت
بردست رہا پٹنہ وارنگل تلنگانہ اور اُجین میں اسی خاندان کی حکومت تھی
اگنی کل راجپوتوں کے اعلےٰ خاندان پرمارا سے ایک راجہ **بکرماجیت**
سیح سے ۵۷ برس بیشتر اُجین کا راجہ گذرا ہے۔ اسی کا سمت ۱۹۴۶ آجتک ہند میں
اری ہے۔ کالیداس جو سکنتلا کی ناٹک اور میگھ دت کے قصیدہ کا مصنف ہے
سی کے دربار کا نامور شاعر تھا گیارہویں صدی مسیحی میں اُجین کا راجہ
**بھوج** تھا +

یائے گوداوری پر ایک شہر پٹن ہے وہاں کا راجہ مسمی سالباہن جو ذات کا
ہار تھا برہمنوں کا بڑا حامی تھا۔ اس کا سمت دکن میں مسیح سے ۷۷ برس بعد
سے رائج ہے +

ٹھویں صدی مسیحی میں ایک مشہور برہمن شنکر اچاریہ گذرا ہے جس نے جین مت کو

بہت رد کیا +

میواڑ اور راجپوتوں کی اور ریاستیں - میواڑ کے راجہ گھلوٹ خاندان کے راجپوت تھے اِس خاندان کے راجہ اول اول قنوج میں حکمراں رہے پھر گجرات کے شہر ولبھی میں نگر مسیح سے ۵۰۰ برس پہلے ایرانی فوج نے اُنکو یہاں سے نکالدیا جنپر اُنہوں نے میواڑ میں سلطنت قایم کی +

جب مسلمانوں نے حملہ کیا اُسوقت تمام شمالی ہندان راجپوتوں اور بنگال کے راجہ کے ماتحت تھا۔ جب کوئی انمیں سے سب سے زبردست ہوجاتا تھا مہاراجہ ادھے راج کھلاتا تھا کبھی توار خاندان کا راجہ اجمیر کبھی چوہان نسل کا راجہ دہلی کبھی راٹھور قوم کا راجہ قنوج اور کبھی سولنکی خاندان کا راجہ گجرات یہ خطاب پاتا +

**بنگالہ کے راجہ** - معلوم ہوتا ہے کہ مہابھارت کے زمانہ سے لیکر ۱۲۰۳ تک جب بختیار خلجی نے بنگالہ کو فتح کیا بنگالہ میں چار خاندان ایک دوسرے کے بعد راجہ ہوئے اِن میں سے تیسرے خاندان کا مذہب بدھ تھا جن میں سے ہر ایک کا نام پال پر تھا یہ خاندان آٹھویں صدی سے دسویں صدی تک حکمراں رہا ان میں دیو پالدیو مہاراجہ ادھے راج گزرا ہے اُس نے تبت بھی فتح کرلیا تھا اِس خاندان کا پایہ تخت اول گور تھا پھر ندیا ہوگیا تھا +



اِس خاندان کے بعد سین خاندان برسر حکومت ہوا اِن میں کا ایک راجہ ادھے

روہیلوں کی لڑائی

جب سنہ ۱۷۷۱ء میں مرہٹوں نے رہیلکھنڈ پر حملہ کیا تو روہیلوں نے والی اودہ سے کہا کہ اگر ہمکو مرہٹوں کے ہاتھ سے بچاؤ تو تمکو ۴۰ لاکھ روپے دینگے۔ جب مرہٹے روہیلکھنڈ سے چلے گئے تو نواب نے رہیلوں سے روپیہ مانگا مگر اُنہوں نے اِنکار کیا نواب نے وارن ہسٹنگز سے شکایت کی۔ انگریزوں نے رہیلوں کو شکست دیکر اِنکا ملک نواب اودہ کے حوالہ کیا جس کے صلہ میں نواب اودھ ۴۰ لاکھ روپیہ مع مصارف جنگ کے سرکار انگریزی کو دیدیا ؞

ریگولیٹنگ ایکٹ

جب انگلستان کے پارلیمنٹ نے ہند کی حکومت انگریزی کی بدانتظامیاں سنیں تو سنہ ۱۷۷۳ء میں رگیولیٹنگ ایکٹ مرتب کیا جو دوسرے سال جاری ہوا جس میں ایک یہ بھی ایکٹ تھا کہ نبگالہ کا گورنر چار ممبروں کی کونسل کے مشورہ سے کل انگریزی علاقوں پر حکمرانی کریے۔ اسی کے رُوسے وارن ہسٹنگز سنہ ۱۷۷۴ء میں کمپنی کے کل علاقہ ہند کا گورنر جنرل ہوا۔ سنہ ۱۷۷۵ء میں گورنر جنرل کے مخالف ممبروں (بارول فرینسس نے نواب اودہ سے بنارس کو چھین لیا اور ساڑھے بائیس لاکھ روپے سالانہ خراج پر وہاں کے ہندو زمیندار کے سپرد کر دیا۔ اب جو سنہ ۱۷۷۸ء میں سرکار کو سلطان میسور اور مرہٹوں سے لڑائیاں پیش آئیں اور روپیہ درکار ہوا تو گورنر جنرل نے راجہ چیت سنگہ والی بنارس کو لکھا کہ تمکو ساڑھے بائیس لاکھ روپے سے زیادہ خراج دینا ہوگا راجہ نے انکار کیا اِسپر گورنر جنرل نے اُسکی گرفتاری کا حکم دیا مگر چیت سنگہ نے اُن لوگوں کو جو گرفتاری کو آئے تھے مار ڈالا اور گورنر جنرل کا

سکان گھیر لیا مگر وہ بمشکل چنار گڈھ میں آیا اور راجہ کی فوج کو شکست دیکر بجے گڈھ کو جس میں راجہ چھپ گیا تھا فتح کر لیا راجہ یہاں سے گوالیار آگیا اور قلعہ کا خزانہ گورنر جنرل نے سنگوالیا - اِس کے بعد چیت سنگھ کے بھتیجے کو گورنر جنرل نے بنارس کا حاکم بنایا اور کلکتہ کو مراجعت کی ✤

جب ۱۷۷۵ء میں نواب اودہ مر گیا تو بیگمات (اُسکی ماں اور بی بی) نے کہا کہ نواب یہ وصیت کر مرا ہے کہ اودہ کا سارا خزانہ ہمکو ملجاوے - کونسل کے ممبروں نے اِس بات کو تسلیم کیا اور نواب کے پاس کمپنی کا قرض ادا کرنے کو کچھ نہ رہا اِس لئے نواب نے گورنر جنرل سے کہا کہ اگر بیگمات کا روپیہ مجھے ملجاوے تو کمپنی کا قرض ادا کروں اِس لئے گورنر جنرل نے حکم دیا کہ نواب ۷۶ لاکھ روپیہ بیگمات سے لیکر کمپنی کا قرض ادا کرے - اِن دونو مذکورہ بالا معاملوں کی نسبت اِس گورنر جنرل پر الزام لگایا گیا یہ مقدمہ سات برس تک رہا جس میں اُسکی دس لاکھ روپے خرچ ہوئے - ۱۷۸۴ء میں فاکس صاحب اور پٹ صاحب کے بل پیش ہوئے جن میں سے پٹ صاحب کا بل منظور ہوا ✤

ریاست میسور میں حیدر علی نام ایک بڑا زبردست سردار تھا جس کی لیاقت سے اِس ریاست کو بڑی ترقی حاصل ہو گئی تھی - حیدر علی ابتدا میں راجہ میسور کے ہاں فوج کا ایک کپتان تھا - ۱۷۶۱ء میں راجہ اور اُس کے وزیر کو ریاست سے خارج کر کے آپ سلطان بن بیٹھا اور ایک فوج کثیر اور خزانہ بیش قیمت فراہم کر کے

بیدنور پر قبضہ کر لیا۔ سنہ ۱۷۶۵ء میں مادھوراؤ پیشوائے چہارم نے حیدر علی کے ملک پر حملہ کیا اور شکست فاش دی اس وجہ سے حیدر علی کو وہ سارا شمالی ملک جو اُس نے شمالی حد پر فتح کیا تھا مرہٹوں کو واپس دینا پڑا اور ۳۲ لاکھ روپے دئے سنہ ۱۷۶۶ء میں حیدر علی نے کرناٹک کا ایک حصہ فتح کر لیا۔ اِسی سال مادھوراؤ نے حیدر علی پر پھر چڑھائی کی اور متواتر شکستوں سے قریب تھا کہ حیدر علی کا کام تمام ہو جائے لیکن اُسوقت اُس نے مرہٹوں کو سارا شمالی ملک اور بہت سا روپیہ دینا منظور کر کے اپنا پیچھا چھڑایا مگر چونکہ مادھوراؤ کے انتقال کے بعد مرہٹوں میں نفاق ہو گیا اس وجہ سے حیدر علی نے جسقدر ملک و مال مرہٹوں کو دیا تھا آیندہ چھ سال میں اُس سے بھی زیادہ لے لیا +

انگریزوں سے بھی لڑائی کی بنیاد پڑی اور سنہ ۱۷۶۶ء میں حیدر علی اور انگریزوں میں اول لڑائی شروع ہوئی اول تو نظام اور پیشوا انگریزوں کی طرف تھے مگر پھر حیدر علی نے دونوں کو توڑ لیا آخر کار سنہ ۱۷۶۷ء میں کرنیل سمتھ نے چنگاما اور ٹرونومَلی پر سب کو شکست دی اور حیدر علی کو صلح کرنی پڑی مگر سنہ ۱۷۶۹ء میں حیدر علی نے مدراس پر حملہ کیا اور یہاں یہ عہدنامہ ہوا کہ جو صورت لڑائی سے پہلے تھی وہی بحال ہو جائے +

سنہ ۱۷۸۰ء میں پھر انگریزوں اور حیدر علی کی لڑائی شروع ہوئی اُسوقت حیدر علی نے نظام اور مرہٹوں کو گانٹھا کہ انگریزوں کو کرناٹک سے نکالدیں اور بہت سی

فوج لیکر کرناٹک پر چڑھ گیا اول اول انگریزوں کے بہت سے قلعے فتح کر لئے اور اُنکے کرنیل بیلی کو قید کر لیا۔ انگریزوں کا کمانڈر انچیف سر ہکٹر منرو تھا جس نے مدراس جاکر کلکتہ وارن ہسٹنگز کو مدد کی ایک درخواست بھیجی گورنر جنرل نے فوراً سمندر کے راستے سر آیر کوٹ کو کچھ فوج دیکر مدراس کی طرف روانہ کیا جس نے حیدر علی کو ۱۷۸۱ء میں تین جگہ پورٹو نووو۔ پولیلور اور سولنگڈ پر شکست دی آخر ۱۷۸۲ء میں حیدر علی ۸۰ برس کا ہو کر مر گیا اور اُس کے بعد اُسکا بیٹا ٹیپو حاکم ہوا جو انگریزوں کا جانی دشمن تھا اور بڑا ظالم تھا اور انگریزوں سے اکثر لڑتا رہا۔ آخر ۱۷۸۴ء میں جب انگریزی فوج کرنل فلارٹن کے ماتحت اُسکی دارالحکومت سرنگاپٹم پر حملہ کرنے کو تھی اُس نے گورنر مدراس سے ایک عہدنامہ کیا جس میں یہ قرار پایا کہ طرفین اپنی اپنی فتوحات سے ہاتھ اُٹھائیں یہ عہدنامہ مقام منگلور پر ہوا لارڈ وارن ہسٹنگز نے ۱۷۸۵ء میں اپنے عہدہ سے استعفا دیدیا +

## کارنوالس

۱۷۸۶ء سے ۱۷۹۲ء تک

**بنگالہ کا دوامی بندوبست** تا آنے گورنر جنرل دوم کے سر جان میکفرسن جو کونسل کا بڑا رکن تھا عارضی طور پر کام دیتا رہا آخر کارنوالس گورنر جنرل ہو کر آیا اُس نے بنگالہ کا دوامی انتظام کیا۔ کہ بنگالہ کے زمینداروں کو زمینداری کا مالک مطلق تسلیم کیا اور کاشتکاروں کی رعیت قرار پائی۔ اِس انتظام میں فقط یہ نقص تھا کہ زمینداروں کو کاشتکاروں پر نہایت زیادہ اختیار ہو گیا تھا

میسور کی دوسری لڑائی کے بعد ٹیپو سلطان نے کانڑا - کرگ اور ملیبار فتح کر لئے اور تراونکور پر (جہاں کا راجہ انگریزوں کا دوست تھا) حملہ کیا لارڈ کارنوالس نے راجہ کی طرفداری کی - اُسوقت ۱۷۸۹ء میں نظام نے علاقہ گنٹور انگریزوں کو دیدیا اور اس شرط پر انگریزوں کا معاون ہوا کہ وہ ملک جو میرے فتح کئے ہیں مجھے ملجائیں اور اُسی وقت پونا کے مرہٹوں نے نانا فرنویس کے ماتحت مدد کا اقرار کیا غرض ۱۷۹۰ء میں کارنوالس مدراس آیا اور مارچ ۱۷۹۱ء میں بنگلور فتح کر لیا اور دو ماہ بعد میدان اریکرا پر ٹیپو کو شکست فاش دی مگر چونکہ انگریزوں کی مدد مرہٹوں نے نہ کی اِس لئے یہ لارڈ مدراس واپس آیا ورنہ سرنگا پٹم دارالخلافہ ٹیپو کو بھی فتح کر لیتا غرض ۱۷۹۲ء کی شروع میں اِس لارڈ نے سرنگا پٹم پر حملہ کیا اسوقت ٹیپو نے کارنوالس کی مرضی کے موافق یہ عہدنامہ کیا کہ آدھا ملک اور تین کروڑ روپے انگریزوں کو دونگا - اور دو بیٹے بطور اول کے دونگا اور تیس لاکھ روپے مرہٹوں کو دونگا +

لارڈ نے نظام اور مرہٹوں سے اگرچہ اُن کی فوج نے کچھ نہ کیا وعدہ پورا کیا اور اِس لڑائی سے انگریزوں کو ونڈیگل بارہ محل اور مالابار ہاتھ آئی - اِس طرح میسور کی تیسری لڑائی ختم ہوئی - لارڈ کارنوالس نے دیوانی عدالتیں قایم کر کے اُن کے لئے علیحدہ جج مقرر کئے اور کلکٹروں سے اختیارات دیوانی چھین لئے +

سرجان شور سنہ ۱۷۹۳ع سے سنہ ۱۷۹۸ع تک یہ شخص بڑا عقلمند نیک نیت اور صلح پسند تھا۔ جب سنہ ۱۷۹۷ع میں آصف الدولہ نواب اودھ کا انتقال ہوا تو وزیر علی جو اُسکا بیٹا کہلاتا تھا جانشین ہوا جب لارڈ کو معلوم ہوا کہ یہ منکوحہ بیوی سے نہیں ہے اور اسکا چلن برا ہے تو اُسے معزول کرکے سعادت علی بن آصف الدولہ کو نواب اودھ مقرر کیا اور وزیر علی فساد کرنے کے سبب قید ہوا سنہ ۱۷۹۸ع میں یہ لارڈ ٹنمتہ کا خطاب پاکر ولایت چلا گیا +

## سنہ ۱۷۹۸ع سے مارکوئس اف ولزلی یا لارڈ مارننگٹن سنہ ۱۸۰۵ع تک

سرکار انگریزی اور ہندوستانی ریاستوں کے درمیان ایک رابطہ ہے جو سب سی ڈی ایری سسٹم یعنی امدادی انتظام کے نام سے مشہور ہے اسمیں ریاست سرکار انگریزی کی حکومت کو ساری حکومتوں پر غالب مانتی ہے اور سرکار اُسکی سلامتی اور حفاظت کا ذمہ کرتی ہے اور ریاست یہ بھی اقرار کرتی ہے کہ بغیر سرکار کی رائے کے کسی سے جنگ و صلح نہ کریگی اور اپنے ہاں کنٹنجنٹ فوج رکھے گی اور اُس سے بوقت ضرورت سرکار کی مدد کریگی۔ اس کے علاوہ اور بھی موقعہ پر تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہے۔ یہ سسٹم ان کے زمانہ میں قایم ہوئی جب لارڈ ولزلی ہند کا گورنر جنرل ہوکر آیا تو ٹیپو سلطان نظام حیدرآباد اور سیندھیا انگریزوں کے مخالف تھے۔ ولزلی نے اول تو نظام سے سب سی ڈی ری سسٹم پر عہد نامہ لکھوایا چنانچہ نظام نے ٹیپو کے مقابلہ پر انگریزوں کو فوج دی

جبکا سردار اس لارڈ نے اپنے بھائی کرنیل ولزلی کو مقرر کیا اور خود مدراس میں آیا اور انگریزی فوج نے میسور پر دو طرف سے حملہ کیا جنرل ہیرس کی فوج نے جسکا نام فوج کرناٹک تھا مدراس کی طرف سے اور جنرل سٹوارٹ کی فوج نے ملیبار کیطرف سے ٹیپو سلطان نے سنہ ۱۷۹۹ء میں سٹوارٹ کی فوج سے سدا سیر پر اور ہیرس کی فوج سے ملاولی پر سخت شکست کھائی اور اب انگریزوں نے سرنگا پٹم کو گھیر لیا اُسوقت ٹیپو نے گھبرا کر صلح چاہی مگر پھر بھی کرنل ہیرس کی شرایط پر راضی نہ ہوا آخر ۳ مئی سنہ ۹۹ ۱۷ء میں کرنل بیرڈ نے سرنگا پٹم فتح کر لیا اور ٹیپو مارا گیا۔ جب یہ لارڈ میسور کو فتح کر چکا تو اضلاع مفتوحہ میں سے حیدر آباد کے قریب کے اضلاع نظام کو دیدئے۔ اور اضلاع کانڑا کوامبٹور اور وینا ڈ انگریزی علاقہ میں شامل کئے۔ ریاست کورگ وہاں کے قدیم راجہ کے بیٹے کو دیدی۔ اور ملک میسور کا انتظام اپنے بھائی کرنل ولزلی کے سپرد کیا +

سنہ ۱۸۰۱ء میں محمد علی کے بیٹے نواب کرناٹک نے اپنا ملک انگریزوں کے حوالہ کیا اور پنشن منظور کی۔ چونکہ سعادت علی نے اودھ میں سخت بدانتظامی کر رکھی تھی اس کے علاوہ کنٹنجنٹ فوج جیسے شایستہ اور قواعد داں ہونی چاہیئے تھی ویسی نہ تھی گورنر جنرل نے اُس سے اِن خرابیوں کو دفع کرایا اور فوج کے خرچ کے واسطے وہ اضلاع نواب سے لے لئے جن کو اب ممالک مغربی و شمالی کہتے ہیں۔ اس گورنر جنرل نے مرہٹوں کی دوسری اور تیسری لڑائی فتح کی ڈلے کو مرہٹوں سے چھینا۔ اور

میسور فتح کیا۔ یہ لارڈ بڑا ذہین عالم و فاضل تھا۔ غرض جب لارڈ ولایت گیا تو ہند میں انگریزوں کا قبضہ پہلے کی نسبت دوچند کر گیا +

## لارڈ منٹو

سنہ ۱۸۰۷ء سے سنہ ۱۸۱۳ء تک

بارلو کے بعد کارنوالس پھر آیا مگر تین ماہ بعد مر گیا اور سر جارج بارلو گورنر جنرل مقرر ہوا جس کے عہد میں غدر ویلور ہو کر جلد رفع ہو گیا۔ یہ غدر سپاہیوں کی ٹوپیوں کی وضع بدلنے پر ہوا تھا۔ اس کے بعد بارلو مدراس کا گورنر مقرر ہوا اور سنہ ۱۸۰۷ء میں لارڈ منٹو ہند کا گورنر جنرل ہو کر آیا۔ ان کے عہد میں ہندوستانی فوج نے فرانسیسوں اور ولندیزوں کی ساری بستیاں جو ایشیا میں تھیں فتح کر لیں انمیں دو مشہور جزیرے مارشیس اور جاوا بھی تھے۔ اس خوف سے کہ فرانسیس اور روسی جو افغانستان اور فارس کے حدود پر تھے ہند کی حکومت میں مخل نہ ہوں اس لارڈ نے کابل فارس اور سندھ میں ایلچی بھیجکر دوستی پیدا کی اور سنہ ۱۸۰۹ء میں عہدنامے لکھوائے +

سنہ ۱۷۸۰ء میں رنجیت سنگھ گوجرانوالہ میں پیدا ہوا اُسکی عمر ۱۸ برس کی تھی کہ احمد ابدالی کا پوتا زمان شاہ پنجاب میں آیا اتفاق سے اُسکے چند توپیں جہلم میں ڈوب گئیں۔ رنجیت سنگھ نے انہیں نکلوا کر اُس کے حضور میں پیش کیا جس نے خوش ہو کر رنجیت سنگھ کو حاکم لاہور مقرر کر دیا اس وقت سے رنجیت سنگھ نے اپنی حکومت بڑہانے میں کوشش کی۔ لارڈ منٹو سے سنہ ۱۸۰۹ء میں سرداران

پٹیالہ و جیند نے رنجیت سنگھ کی دست درازی کی شکایت کی چنانچہ مسٹر مٹکاف
بطور وکیل لاہور میں آیا اُس سے رنجیت سنگھ نے یہ اقرار کیا کہ ستلج سے مشرق
کی طرف جو ریاستیں ہیں اُن میں کبھی مخل نہ ہونگا اور سرکار انگریزی سے رابطہ
اتحاد بڑھاؤنگا اِن کے زمانہ میں علیگڈھ اور کالنجر انگریزی علاقہ میں شامل
ہوئے۔ ٹراونکور میں فساد ہوا۰

## سنہ ۱۸۱۳ء سے مارکوئیس آف ہسٹینگز سنہ ۱۸۲۳ء تک

اِن صاحب کا دوسرا نام ارل آف موئرا تھا بڑے بہادر اور تجربہ کار تھے۔
قوم پنڈارہ کو شکست دی (دیکھو باجے راؤ پیشوائے ہفتم کا زمانہ) جنگ نیپال
فتح کی جسکا مختصر حال یہ ہے کہ جب راجہ نیپال نے راجہ بھوتوال کو قید کرلیا
اور ہمارا سرکاری پولس والوں کو جو وہاں تھے مار ڈالا تو مارکوئس آف ہسٹنگز نے
سنہ ۱۸۱۴ء میں حکم دیا کہ مختلف راستوں سے فوج نیپال پر چڑھ جائے جنرل
اختر لونی اور جنرل گلیسپی اس فوج کے سردار تھے جن کے مقابلہ پر راجہ نیپال کا
سردار امیر سنگھ مقرر ہوا۔ گلیسپی قلعہ کلنگا کی لڑائی میں مارا گیا اور اسکی فوج نے شکست کھائی مگر اختر لونی نے
سردار امیر سنگھ کو قلعہ رانگڈھ سے بھگا دیا اور اب بلاسپور کے راجہ نے والی
نیپال کا ساتھ چھوڑ دیا اور صوبہ کماؤں انگریزی قبضہ میں آیا آخر کو امیر سنگھ
قلعہ مالون میں گھر گیا اور اختر لونی سے اُسے صلح کرنی پڑی اور ستلج اور جمنا
کے درمیانی قلعہ اور گڑھوال اور ترائی کا ملک انگریزوں کو دینا منظور کیا جب

تسلط ہوگیا اور سنہ ۱۸۱۷ء میں مہدپور کی لڑائی کے بعد احمد آباد ۔ کوکان اور اجمیر پر انگریز متسلط ہوگئے سنہ ۱۸۲۳ء میں یہ لارڈ ولایت کو رخصت ہوا ۔ ان کے عہد میں کمپنی کی آمد ۱۶ کروڑ تھی +

## سنہ ۱۸۲۳ء سے ایمہرسٹ سنہ ۱۸۲۸ء تک

جب راجہ برہمانے اراکان اور آسام کو اپنے قبضہ میں کرلیا اور سنہ ۱۸۲۳ء میں ملک کچار پر جسکا راجہ انگریزوں کا دوست تھا حملہ کیا تو لارڈ ایمہرسٹ نے اُسکی تنبیہ کے لئے جنرل کیمبل کے زیرکمان انگریزی فوج روانہ کی جس نے بہت لڑائیاں فتح کیں اور سنہ ۱۸۲۴ء میں مقام پگھن پر بڑا معرکہ ہوا جہاں انگریزوں نے فتح پائی اور انگریزی فوج امرپور میں بادشاہی محل تک جا پہنچی غرض یہاں ایک عہدنامہ ہوا جسے عہدنامہ ینڈابو کہتے ہیں جس میں شاہ برہمانے اراکان اور کئی اور حصے اپنے ملک کے اور ایک کروڑ روپیہ دینا منظور کیا اور یہ اقرار کیا کہ کبھی آسام اور کچھار کا دعوی نہ کریگا اسوقت سے دریاے سیلون ملک کی حد ٹھری ۔ سنہ ۱۸۲۶ء میں قلعہ بھرتپور کو جنرل کامبرمیر نے فتح کیا +

سنہ ۱۸۲۷ء میں یہ لارڈ دہلی آیا اور بادشاہ دہلی کو لکھ بھیجا کہ اب انگریز ساری ہندوستان کے بادشاہ ہوگئے اور کل فرماں روایان ہند اُنکے ماتحت اور مطیع ہیں اس کے بعد یہ لارڈ ولایت کو چلا گیا اور دوسرے گورنر جنرل کے آنے تک بٹرورتھ بیلی یہ کام انجام دیتا رہا +

سنہ ۱۸۲۸ء سے **ولیم بنٹنگ** سنہ ۱۸۳۵ء تک

یہ صاحب مستقل مزاج تھا۔ اپنے کام کو بڑی ہوشیاری اور بہادری سے انجام دیا سنہ ۱۸۲۹ء میں ستی ہونے کی رسم دور کی سنہ ۱۸۳۲ء میں کورک کے ظالم راجہ کو بنارس میں قید کیا اور کورگ سرکاری قلمرو میں شامل ہوا۔ ڈبل بھتی کا قاعدہ دور کیا سنہ ۱۸۲۹ء میں وسط ہند کے ٹھگوں کی سرزنش کے واسطے میجر سلیمن کو مقرر کیا جس نے ٹھگی کا خوب انتظام کیا +

چونکہ شاہ دہلی ایمہرسٹ کے اس اعلان سے کہ انگریز اب کل ہند کے بادشاہ ہوگئے حیران تھا کیونکہ بادشاہ کی اس سے وقعت جاتی رہی تھی اس واسطے اُس نے رام موہن رائے ایک بنگالی کو اپنا مختار بنا کر انگلستان روانہ کیا تاکہ وہ کوئی ایسی تجویز کرے جس سے بادشاہی شوکت میں فرق نہ آئے بلکہ اُسکی پنشن میں کچھ اضافہ ہوجائے مگر یہ بنگالی مقام برسٹل تک پہنچکر مرگیا سنہ ۱۸۳۵ء میں یہ لارڈ ولایت کو رخصت ہوا اور دوسرے گورنر کے آتے تک سرجان مٹکاف صاحب قائم رہا جس نے اخبار نویسوں کو آزادی دی +

**لارڈ آکلن** سنہ ۱۸۳۶ء سے سنہ ۱۸۴۲ء تک۔ جب سے سرکار انگریزی نے ہند میں اقتدار حاصل کیا ہمیشہ اُسکی یہ آرزو رہی کہ افغانستان کے حاکم اُسکے دوست رہیں کیونکہ اگر کسی غیر ملک کا بادشاہ ہند پر حملہ کرے تو افغان اُسکے مزاحم ہوں لارڈ آکلن کے ہند میں آنے سے ذرا پہلے تک احمد شاہ ابدالی کا خاندان افغانستان

میں حکمراں تھا اور ۱۸۰۹ء میں لارڈ منٹو نے احمد شاہ ابدالی کے پڑپوتے شاہ شجاع سے پیمان کرکے رابطۂ اتحاد پیدا کیا مگر ولیم بنٹنگ کے عہد میں شاہ شجاع کو اُسکے بھائی محمود نے افغانستان سے نکالدیا اُسوقت شاہ شجاع نے انگریزوں کے پاس پناہ لی۔ اسکے بعد پٹھانوں نے محمود کو قتل کرکے بارک زئی قبیلہ کے سردار دوست محمد کو بادشاہ بنایا۔ لارڈ آکلن نے دوست محمد سے رسم وراہ پیدا کرنی چاہی مگر اُسنے منظور نہ کیا۔ اسواسطے شاہ شجاع کو مدد دیکر افغانستان کے تخت پر بٹھانا چاہا اور اس غرض سے افغانستان پر حملہ کیا۔ اسوقت انگریزی فوج کا سردار سر جان کین مقرر ہوا۔ اور میگناٹن اُسکا معاون تھا۔ غرض اس فوج نے قندھار پہنچکر شجاع کو تخت پر بٹھا دیا اور ۱۸۳۹ء میں غزنی فتح کرلیا پھر کابل کو سر کرکے شجاع کو تخت کابل پر متمکن کیا اور اُسکا حریف دوست محمد جنگل میں بھاگ گیا جسنے ۱۸۴۰ء میں اپنے کو میگناٹن کے حوالے کردیا۔ اور لودھیانہ بھیجا گیا۔ اب ایک سال تو امن رہا مگر دوسرے سال اکبر خاں بن دوست محمد خاں نے میگناٹن کو مار ڈالا۔ اور ساری انگریزی فوج برفانی پہاڑوں میں بھاگتی ہوئی ماری گئی۔ اور سوائے ایک شخص کے جس نے ہند میں آکر یہ خبر دی کہ کوئی نہیں بچا۔ یا وہ عورتیں بچیں جو اکبر خاں کے حوالے کردی گئی تھیں یہ خبر سنکر اس لارڈ کو بڑا رنج ہوا اور ۱۸۴۲ء میں ولایت کو چلدیا انہیں کے زمانہ میں ۱۸۴۲ء میں چین کی لڑائی ہوئی جس سے جزیرۂ ہونگ کونگ انگریزی قبضہ میں آیا

**النبرا ۱۸۴۲ء سے ۱۸۴۴ء تک** - افغانوں نے ۱۸۴۲ء میں شاہ شجاع کو مار ڈالا کیونکہ اُسے یہ سمجھے کہ انگریزوں کا طرفدار ہے - چونکہ افغانوں نے انگریزی فوج کی بڑی مخالفت کی تھی اسواسطے لارڈ النبرا نے انکو سزا دینے کا ارادہ کیا - جب افغانوں نے فوج انگریزی مقیم کابل کو اس طرح مارا تو جلال آباد کو سر روبرٹ سیل نے اور قندھار کو جنرل ناٹ نے بڑی بہادری سے اپنے قبضہ میں رکھا - اور اس اثنا میں اُنہوں نے سردی کے سبب بڑی بڑی تکلیفیں اُٹھائیں - جب گرمی آئی تو جنرل پالک نے درہ خیبر سے گزر کر سیل کو جلال آباد میں مدد دی اور پھر کابل کی طرف بڑھا چلا گیا - اور ایک دستہ نے درہ بولان سے گزر کر قندھار میں جنرل ناٹ کو مدد دی - پھر جنرل ناٹ نے غزنی کو فتح کر کے مسمار کر دیا اور کابل کی طرف روانہ ہو کر جنرل پالک کے پاس آ پہنچا اور کابل کو مسمار کیا ۔

اسکے بعد جب افغانوں کو قرار واقعی سزا دیچکے اور انگریزوں کو افغانوں کی قید سے چھڑا لیا تو فوج انگریزی ہندوستان کو اُلٹی پھری - اب دوست محمد خاں اور اور افغان انگریزوں کی قید سے رہا ہو گئے ۔ ۱۸۴۶ء میں بلوچوں کی ایک قوم نے سندھ کو فتح کر کے اپنی قوم میں تقسیم کر لیا اور ہر علاقہ کا ہر شخص رئیس بن بیٹھا چونکہ یہ لوگ انگریزوں سے نفرت کرتے تھے - اور انہوں نے انگریزوں سے اتحاد نکرنا چاہا تو ۱۸۴۳ء میں اِس گورنر جنرل نے سر چارلس نیپر کو اُنکے مطیع کرنے کے واسطے روانہ کیا جس نے امرائے سندھ کو **میانی** اور **حیدر آباد** پر شکست دی -

اسکے بعد یہ تجویز ہوئی کہ اُمرائے سندھ بنارس میں قید کیئے جائیں اور ملک سندھ انگریزی عملداری میں شامل ہوا۔

(جنگ گوالیار)

اسوقت گوالیار کے مرہٹے بھی آمادہ فساد ہوتے جاتے تھے۔ کیونکہ اُنکے پاس فوج بیشمار اور جرّار تھی۔ اور راجہ یہاں کا خُردسال۔ جھگڑا اسبات پر تھا کہ اُسکا سرپرست کون بنے۔ اِس فساد سے وسط ہند پر آفت آنے کا اندیشہ تھا اسواسطے اس لارڈ نے گوالیار پر فوج کشی کی۔ اور ایک ہی دن ۱۸۴۳ء میں مہاراج پور اور پنیار پر مرہٹوں کو بڑی شکست دی اسوقت سے مہاراجہ گوالیار انگریزوں کا خیرخواہ باجگزار رہے۔ جنگ سندھ و گوالیار سے کورٹ آف ڈائرکٹرز ناراض ہوئے اور النبرو لایت طلب ہوا۔

**ہارڈنگ ۱۸۴۴ء سے ۱۸۴۸ء تک۔** جب ۱۸۳۹ء میں رنجیت سنگھ کا انتقال ہوا تو بڑے فتنہ و فساد سے رانی چندان کا بیٹا دلیپ سنگھ گدّی پر بیٹھا اور انتظام سلطنت کے لیئے بڑی بڑے سکھ سرداروں کی کونسل مقرر ہوئی اور سلطنت کا نام خالصہ قرار پایا۔ مگر ۱۸۴۵ء تک انتظام پھر بھی نہوا۔ چنانچہ رانی چندان اور سکھ سردار تو ساری حکومت اپنے قبضہ میں چاہتے تھے۔ اور فوج خالصہ لڑائی کے لیئے بپھر رہے تھے۔ غرض جب ۱۸۴۵ء میں سکھوں کی فوج نے دریائے ستلج سے عبور کر کے سرکاری علاقہ پر خود بخود حملہ کیا۔ اس پر سر ہیو گف اُن کے مقابلے کو روانہ ہوا۔ اور گورنر جنرل خود بھی وہاں آگیا۔ اُس وقت جنرل گف نے سکھوں

(مدکی)

سکھوں کو مدکی اور فیروز شہر پر شکست دیکر ستلج پار کر دیا مگر سکھ پھر اُتر آئے اور ۱۸۴۶ء میں سر ہنری سمتھ نے مقام علی وال پر شکست دیکر ستلج سے دھکیلدیا جب گف اور سمتھ کی فوجیں متفق ہو گئیں تو گف نے چاہا کہ ستلج سے عبور کر کے پنجاب پر تسلط کر لی چنانچہ ۱۸۴۶ء میں فوج خالصہ کو بمقام سبراؤں بھاری شکست دی اس کے تین دن بعد انگریزی فوج پنجاب میں داخل ہو گئی۔ اسوقت خالصہ کے وکیل گلاب سنگھ اور سکھ سرداروں نے گورنر جنرل سے ملاقات کی اور مہاراجہ دلیپ سنگھ نے اطاعت قبول کی اس کے بعد لاہور پر بھی انگریزوں کا قبضہ ہو گیا اور دربار خالصہ نے گورنر جنرل کی شرطیں منظور کر کے صلح کر لی۔ چونکہ لڑائی کا سارا خرچ سکھوں کے خزانہ سے ادا نہ ہو سکتا تھا اس لئے کشمیری اور ہزارہ سرکار انگریزی نے اپنے پاس رکھا اور آخر کو کشمیر کا علاقہ راجہ گلاب سنگھ والی جموں کو ایک کروڑ روپیہ لیکر دیدیا۔ اِس لارڈ نے بچہ کشی میریارہ (یعنی انسان کی قربانی) اور ستی ہونے کی رسمیں بالکل ہی دور کر دیں اور محصول چنگی معاف کر کے تجارت کو ترقی دی یہ لارڈ بڑا بہادر پاک نہاد اور لیئق تھا اِس کے عہد میں ٹامسن کالج رڑکی میں مقرر ہوا عمارات شاہی تاج محل وغیرہ کی مرمت ہوئی +

ڈلہوزی ۱۸۴۸ء سے ۱۸۵۶ء تک۔ جب سکھوں نے ملتان میں دو انگریز افسروں کو قتل کر کے لڑائی کی تیاری کر لی اِس فساد کی آگ کل پنجاب میں

ٹھہر گئی اسوقت لفٹننٹ اڈورڈز اور گف نے ملتان کو حملہ کر کے فتح کر لیا (یہ ملتان کا فساد مولراج دیوان ملتان نے برپا کیا تھا) اور پھر چلیانوالہ پر ۱۸۴۸ء میں لڑائی ماری اور ۱۸۴۹ء میں مقام گجرات پر سخت لڑائی ہوئی جس میں انگریزوں نے سکھوں کو اور دوست محمد کی فوج کو (جو سکھوں کے معاون تھے) بڑی شکست دی اب سکھوں کی ہمت بالکل ٹوٹ گئی اور جنرل گلبرٹ نے دوست محمد کی فوج کو خیبر سے پرے نکالدیا اسوقت سکھوں نے جابجا ہتیار ڈالدئے اور اُن کا سردار شیر سنگھ مطیع ہوگیا +

اس بڑی لڑائی کے بعد مہاراجہ دلیپ سنگھ نے دربار میں عہد نامہ پر دستخط کر کے پنجاب کی حکومت انگریزوں کے سپرد کی اور آپ پنشن قبول کی اور انگلستان کا رہنا پسند کیا۔ جب پنجاب انگریزی سلطنت میں شامل ہوگیا تو اُس کی حکومت ایک بورڈ کے سپرد ہوئی جسکا رکن اعظم سر ہنری لارنس اور رکن دوم اُسکا بھائی جون لارنس تھا جو پیچھے ہند کا گورنر جنرل مقرر ہوگیا تھا۔ جب ۱۸۵۳ء میں راجہ برہما نے انگریزی رعیت پر ظلم و تعدی شروع کیا تو انگریزوں نے فوج کشی کر کے علاقہ پیگو بھی فتح کر لیا یہ برہما کی دوسری لڑائی ہے۔ اسی سال جب ناگپور کا مرہٹہ راجہ لاولد مر گیا تو یہ علاقہ بھی انگریزی عملداری میں شامل کیا گیا۔ چونکہ اودھ کا بادشاہ مدت سے ظلم کر رہا تھا اس لئے ۱۸۵۶ء میں یہ علاقہ بھی انگریزی عملداری سے ملحق ہوا اور وہاں کے بادشاہ کے لئے پنشن مقرر ہوئی۔ اس کے بعد ستارہ اور

جھانسی انگریزی عملداری میں شامل کئے گئے +

۱۸۵۲ء میں اول اول ہند میں ریل اور تار برقی جاری ہوئی ۱۸۵۵ء میں پریسیڈنسی کالج کلکتہ مقرر ہوا اور سڑکوں - نہروں - اور عالیشان عمارتوں کی تیار ہونے کا بندوبست ہوا نہر گنگ جاری ہوئی +

۱۸۵۶ء میں تنجور انگریزی قبضہ میں آیا غرض اس لارڈ نے ہندوستان کو بڑی ترقی دی اور ۱۸۵۶ء میں ولایت کو مراجعت کی جہاں اُنکے پچاس ہزار روپے پنشن مقرر ہوئی +

## لارڈ کیننگ

۱۸۵۶ء سے ۱۸۶۲ء تک

مئی ۱۸۵۷ء میں ہندوستانی فوج باغی ہوئی جسکا انجام یہ ہوا کہ ملکہ معظمہ نے ہند کی حکومت اپنے ہاتھ میں لے لی - ایران اور چین کے بادشاہوں سے لڑائیاں ہوئیں چین کی لڑائی میں الگن اور فارس کی لڑائی میں اوٹرام سپہ سالار تھے یہ دونو صلح کرکے واپس آئے - ہندوستانی فوج کا سرغنہ اور بہکانے والا ایک مرہٹہ مسمی دھوندو پنتھ (نانا صاحب) تھا جو پیشوائے آخر کا لی پالک تھا - اور مرہٹہ سلطنت کو بحال کرنا چاہتا تھا اِس منصوبے کے پورا کرنے کے واسطے اُس نے یہ خبریں اُڑائیں کہ انگریز چاہتے ہیں کہ کل ہند پر قبضہ کرلیں اور یہاں کے سارے راجہ نوابوں کو بیدخل کردیں اور ہندو مسلمان سب کو عیسائی کرلیں چنانچہ جاہل آدمیوں کو اس بات کا یقین ہوگیا +

اتفاق سے ۱۸۵۷ء میں ہند کی فوج کو نئی قسم کا رفل ملا اور اُس کے کارتوس کو
چربی وغیرہ سے چکنا کرنا پڑتا تھا پس شریر مفسدہ پردازوں نے ہندوستانی سپاہیوں
کو سمجھا دیا کہ ان کارتوسوں میں سور اور گائے کی چربی لگی ہے غرض اس خبر سے
اسی ۱۸۵۷ء کو اول ہی اول میرٹھ کی چھاؤنی میں مفسدہ برپا ہوا اور پھر کل ہندوستان
میں آناً فاناً پھیل گیا۔ جہلم۔ سیالکوٹ۔ فیروزپور میں بھی مفسدہ برپا ہوا مگر جلدی کا
رفع ہو گیا۔ اس فساد کے بڑے واقعات یہ ہیں اوّل میرٹھ کی فوج باغی ہو کر دہلی
چلی آئی اور شاہ دہلی مجبوراً اُسکا طرفدار بنا۔ اور کانپور اور اور مقامات میں بماہ مئی
و جون و جولائی ۱۸۵۷ء میں غدر ہوا اور ہندوستانی سپاہ نے فرنگیوں کو قتل کیا
دوم ماہ جون میں دہلی کا محاصرہ شروع ہوا اور ستمبر ۱۸۵۷ء میں انگریزوں نے
دہلی کو فتح کر لیا۔ سوم لکھنؤ کے انگریزوں نے اپنی پناہ گاہ کو مفسدوں سے خوب
لڑ لڑ کر بچایا۔ مگر اُنکا سردار ہنری لارنس مارا گیا اور پھر جنرل ہیولاک اور اوٹرم
کی فوج نے ستمبر ۱۸۵۷ء میں فوج انگریزی کو اول مدد پہنچائی۔ چہارم سر کالن کیمبل
کے ماتحت فوج نے دوسری دفعہ لکھنؤ کے انگریزوں کو مدد دی اور ۱۸۵۷ء کے آخر میں
اودھ اور اُس کے گرد و پیش کے اضلاع میں بغاوت دور ہو گئی۔ پنجم ۱۸۵۸ء کے
شروع میں سر ہیو روز نے وسط ہند کو باغیوں سے پاک کر دیا +
غرض جب دہلی فتح ہو گئی تو بادشاہ دہلی کو رنگون میں جلاوطن کیا گیا دہلی
کی فتح میں انگریزوں کا سردار نکلسن جس نے بڑی کارروائی کی تھی مارا گیا۔ اور

باغی لوگوں کو پھانسی ملی یا گولی سے مارے گئے +

سنہ ۱۸۵۸ء سے یہ مفسدہ سب جگہ سے رفع ہو گیا اور جولائی سنہ ۱۸۵۹ء میں گورنر جنرل نے
اشتہار دیا کہ اب فتنہ و فساد جاتا رہا۔ اور امن وامان ہو گیا۔ اِس مفسدہ کے
دور ہونے کے بعد پارلیمنٹ کی رائے کے موافق ہند کی حکومت کمپنی سے تبدیل ہو کر
ملکہ معظمہ کے قبضہ میں آگئی۔ اور یہاں کے انتظام کے واسطے ایک ویسرائے
ہند میں اور ایک وزیر انگلستان میں مقرر ہوا۔ اس تجویز کے بموجب لارڈ کیننگ
سلطنت انگریزی کا اول ویسرائے (نائب) مقرر ہوا۔ لارڈ کیننگ نے اُن نوابوں
اور راجاؤں کو جو بغاوت میں سرکار کے وفادار رہے تھے سندیں عطا کیں۔ اُن
وفاداروں میں سے بڑے بڑے یہ ہیں +

راجہ گوالیار۔ راجہ جے پور۔ راجہ کپور تھلہ اور راجہ پٹیالہ وغیرہ یکم نومبر سنہ ۱۸۵۸ء
کو ہند کے سارے شہروں اور ہندوستانی درباروں میں ایک تسلی کا اشتہار
ہند کی ساری مروج زبانوں میں ترجمہ ہو کر سُنایا گیا۔ جس میں ملکہ معظمہ نے
یہ اقرار کیا کہ ہمیں رعایا کی بہبودی اور انصاف کا بڑا خیال ہے۔ جب سنہ ۱۸۶۲ء
میں لارڈ کیننگ چلا گیا تو اُسکی جگہ لارڈ الگن سنہ ۱۸۶۲ء سے سنہ ۱۸۶۳ء تک مقرر
ہوا جسکے زمانہ میں وہابی اخوند سے لڑے۔ پھر سر جون لارنس سنہ ۱۸۶۳ء سے سنہ ۱۸۶۹ء
تک مقرر ہوا جسکے زمانہ میں بھوٹان سے لڑائی ہوئی۔ شیر علی ولد دوست محمد انبالہ
میں ملاقات کو آیا۔ اڑیسہ میں قحط پڑا۔ ابی سینا کی لڑائی ہوئی۔ برہما اور اودھ کا

انتظام ہوا۔ پھر میو (۱۸۶۹ء سے ۱۸۷۲ء تک) شیر علی قیدی کے ہاتھ سے پورٹ بلیر (کالا پانی) میں مارا گیا۔ پھر لورڈ نارتھ برک (۱۸۷۲ء سے ۱۸۷۶ء تک جن کے عہد میں انکم ٹکس دور ہوا ڈفلا اور براگ واقع بھوٹان کی لڑائیاں ہوئیں شاہ برہما سے صلح ہوئی ۸ نومبر ۱۸۷۵ء کو پرنس آف ویلز ہند میں تشریف لائے پھر لارڈ لٹن (۱۸۷۶ء سے ۱۸۸۰ء تک گورنر جنرل مقرر ہوئے انکے عہد میں کوئین نے لقب ایمپرس اختیار کیا اور اس خوشی کے لئے دہلی میں اول جنوری ۱۸۷۷ء کو ایک بڑا دربار ہوا۔ احاطہ بمبئی اور مدراس میں سخت قحط پڑا۔ لائسنس ٹکس جاری کیا ۔

کابل کا ہنگامہ ہوا۔ دہلی کالج اور بریلی کالج ٹوٹا۔ پھر مارکوئیس آف رپن (۱۸۸۰ء سے ۱۸۸۴ء تک) گورنر جنرل ہوکر آئے انکے عہد میں جنگ کابل تمام ہوئی ۱۸۸۱ء میں مردم شماری ہوئی اخبار نویسوں کو آزادی ملی کمیشن تعلیم مقرر ہوا۔ نہر سرہند ۱۸۸۲ء میں جاری ہوئی نمک کے محصول میں تخفیف ہوئی اور لوکل سلف گورنمنٹ کا بل پاس ہوا اور پنجاب علیحدہ ایک یونیورسٹی قایم ہوئی یہ صاحب ۱۸۸۴ء میں ولایت تشریف لے گئے اور ۱۸۸۵ء میں لارڈ ڈفرن صاحب گورنر جنرل تشریف فرماے ہند ہوئے۔ ان کے زمانہ میں مصر کی لڑائی کا خاتمہ ہوا روسیوں کے آنے کا اندیشہ ہوا۔ جب یہ صاحب ۱۸۸۹ء کے انجام پر ولایت چلے گئے تو لینسڈون صاحب گورنر جنرل حال وارد ہندوستان ہوے انکے زمانہ میں ملکہ صاحبہ کے پوتے پرنس البرٹ وکٹر جو ولیعہد انگلستان (پرنس آف ویلز) بیٹے ہیں ۱۸۹۰ء میں ہندوستان

کی سیر کو آئے - (فہرست اُن مسلمان بادشاہوں کی جنہوں نے ہند میں حکومت کی یا جن کو ہندوستان سے زیادہ تعلق ہے) +

| نام خاندان | نام بادشاہ | سنہ جلوس | سنہ وفات |
|---|---|---|---|
| خاندان غزنوی | سبکتگین | ٩٧٦ | ٩٩٦ |
| | اسمعیل | ٩٩٦ | ٩٩٧ |
| | محمود | ٩٩٧ | ١٠٣٠ |
| | مسعود | ١٠٣٠ | ١٠٤٠ |
| | مودود | ١٠٤٠ | ١٠٤٩ |
| | ابوالحسن | ١٠٤٩ | ١٠٥١ |
| | عبدالرشید | ١٠٥١ | ١٠٥٢ |
| | فرخ زاد | ١٠٥٢ | ١٠٥٨ |
| | ابراہیم | ١٠٥٨ | ١٠٨٨ |
| | مسعود ثانی | ١٠٨٩ | ١١١٤ |
| | ارسلان | ١١١٤ | ١١١٧ |
| | بہرام | ١١١٧ | ١١٥٢ |
| | خسرو شاہ | ١١٥٣ | ١١٥٩ |
| | خسرو ملک | ١١٥٩ | ١١٨٦ |

| نام خاندان | نام بادشاہ | سنہ جلوس | سنہ وفات |
|---|---|---|---|
| خاندان غوری | قطب الدین | ١١٥١ | ١١٥٢ |
| | علاؤالدین | ١١٥٢ | ١١٥٦ |
| | سیف الدین | ١١٥٦ | ١١٥٧ |
| | محمد غوری | ١١٥٧ | ١٢٠٦ |
| خاندان غلامان | قطب الدین | ١٢٠٦ | ١٢١٠ |
| | آرام | ١٢١٠ | ١٢١١ |
| | شمس الدین التمش | ١٢١١ | ١٢٣٥ |
| | رکن الدین فیروز | ١٢٣٥ | ١٢٣٦ |
| | رضیہ بیگم | ١٢٣٦ | ١٢٣٩ |
| | معزالدین بہرام | ١٢٣٩ | ١٢٤١ |
| | علاؤالدین مسعود | ١٢٤١ | ١٢٤٦ |
| | نصیرالدین محمود | ١٢٤٦ | ١٢٦٦ |
| | غیاث الدین بلبن | ١٢٦٦ | ١٢٨٦ |

| نام خاندان | نام بادشاہ | سنہ جلوس | سنہ وفات |
|---|---|---|---|
| غلامان | معزالدین کیقباد | ۱۲۸۶ | ۱۲۹۰ |
| خاندان خلجی | جلال الدین فیروز | ۱۲۹۰ | ۱۲۹۵ |
| | علاؤالدین | ۱۲۹۵ | ۱۳۱۶ |
| | قطب الدین مبارک | ۱۳۱۶ | ۱۳۲۰ |
| خاندان تغلق | غیاث الدین تغلق | ۱۳۲۰ | ۱۳۲۵ |
| | محمد تغلق جوناخان | ۱۳۲۵ | ۱۳۵۱ |
| | فیروز | ۱۳۵۱ | ۱۳۸۸ |
| | غیاث الدین ثانی | ۱۳۸۸ | ۱۳۸۹ |
| | ابوبکر | ۱۳۸۹ | ۱۳۹۰ |
| | ناصرالدین | ۱۳۹۰ | ۱۳۹۱ |
| | ہمایوں | ۱۳۹۱ | ۱۳۹۲ |
| | محمود | ۱۳۹۲ | ۱۴۱۲ |
| خاندان سادات | خضر خاں | ۱۴۱۴ | ۱۴۲۱ |
| | معزالدین مبارک | ۱۴۲۱ | ۱۴۳۵ |
| | محمد شاہ | ۱۴۳۵ | ۱۴۴۵ |
| | علاؤالدین | ۱۴۴۵ | ۱۴۵۰ |

| نام خاندان | نام بادشاہ | سنہ جلوس | سنہ وفات |
|---|---|---|---|
| خاندان لودھی | بہلول | ۱۴۵۰ | ۱۴۸۸ |
| | سکندر | ۱۴۸۸ | ۱۵۱۷ |
| | ابراہیم | ۱۵۱۷ | ۱۵۲۶ |
| مغلیہ | بابر | ۱۵۲۶ | ۱۵۳۰ |
| | ہمایوں | ۱۵۳۰ | ۱۵۴۰ |
| خاندان سوری | شیر شاہ | ۱۵۴۰ | ۱۵۴۵ |
| | سلیم شاہ | ۱۵۴۵ | ۱۵۵۴ |
| | عادل شاہ | ۱۵۵۴ | ۱۵۵۵ |
| خاندان مغلیہ دوبارہ | نصیرالدین ہمایوں | ۱۵۵۵ | ۱۵۵۶ |
| | جلال الدین اکبر | ۱۵۵۶ | ۱۶۰۵ |
| | سلیم جہانگیر | ۱۶۰۵ | ۱۶۲۵ |
| | شاہجہاں خورم | ۱۶۲۵ | ۱۶۶۶ |
| | محی الدین اورنگ زیب | ۱۶۵۸ | ۱۷۰۷ |
| | شاہ عالم بہادر شاہ | ۱۷۰۷ | ۱۷۱۲ |
| | جہاندار شاہ | ۱۷۱۲ | ۱۷۱۳ |

| نمبر خاندان | نام بادشاہ | سنہ جلوس | سنہ وفات | نمبر خاندان | نام بادشاہ | سنہ جلوس | سنہ وفات |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| خاندان مغلیہ دور دوبارہ | فرخ سیر | ۱۷۱۳ | ۱۷۱۹ | خاندان مغلیہ دور دوبارہ | عزیز الدین عالمگیر ثانی | ۱۷۵۴ | ۱۷۵۹ |
| | رفیع الدولہ } رفیع الدرجات | ۱۷۱۹ | ۱۷۱۹ | | علی گوہر شاہ عالم ثانی | ۱۷۵۹ | ۱۸۰۶ |
| | | | | | معین الدین اکبر | ۱۸۰۶ | ۱۸۳۷ |
| | محمد شاہ | ۱۷۱۹ | ۱۷۴۸ | | ابو ظفر بہادر شاہ | ۱۸۳۷ | ۱۸۶۲ |
| | احمد شاہ | ۱۷۴۸ | ۱۷۵۴ | | ۔ | ۔ | ۔ |

## مرہٹہ پیشواؤں کے سنہ جلوس اور سنہ وفات

| نمبر شمار | نام پیشوا | سنہ جلوس | سنہ وفات | نمبر شمار | نام پیشوا | سنہ جلوس | سنہ وفات |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | بالاجی بشوناتھ | ۱۷۱۲ | ۱۷۳۵ | ۵ | نراین راؤ | ۱۷۷۲ | ۱۷۷۳ |
| ۲ | باجے راؤ | ۱۷۳۵ | ۱۷۴۰ | ۶ | مادھوراؤ نراین | ۱۷۷۳ | ۱۷۹۵ |
| ۳ | بالاجی باجے راؤ | ۱۷۴۰ | ۱۷۶۱ | ۷ | باجے راؤ ثانی | ۱۷۹۵ | ۱۸۱۸ میں گدی سے اتارا گیا |
| ۴ | مادھوراؤ | ۱۷۶۱ | ۱۷۷۲ | | | | |

## گورنر جنرلوں کے سنہ جلوس اور سنہ برخاستگی

| نمبر | نام گورنر جنرل | سنہ جلوس | سنہ برخاستگی | نمبر شمار | نام گورنر جنرل | سنہ جلوس | سنہ برخاستگی |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | وارن ہسٹینگز | ۱۷۷۴ | ۱۷۸۵ | ۱۲ | ہارڈنگ | ۱۸۴۴ | ۱۸۴۸ |
| ۲ | کارنوالس | ۱۷۸۶ | ۱۷۹۳ | ۱۳ | ڈلہوزی | ۱۸۴۸ | ۱۸۵۶ |
| ۳ | سرجان شور | ۱۷۹۳ | ۱۷۹۸ | ۱۴ | کیننگ | ۱۸۵۶ | ۱۸۶۲ |
| ۴ | مارننگٹن | ۱۷۹۸ | ۱۸۰۵ | ۱۵ | الگن | ۱۸۶۲ | ۱۸۶۳ |
| ۵ | سرجارج بارلو | ۱۸۰۵ | ۱۸۰۷ | ۱۶ | سرجان لارنس | ۱۸۶۳ | ۱۸۶۹ |
| ۶ | منٹو | ۱۸۰۷ | ۱۸۱۳ | ۱۷ | میو | ۱۸۶۹ | ۱۸۷۲ |
| ۷ | مارکوئس اف ہسٹینگز | ۱۸۱۳ | ۱۸۲۳ | ۱۸ | نورتھ بروک | ۱۸۷۲ | ۱۸۷۶ |
| ۸ | ایمہرسٹ | ۱۸۲۳ | ۱۸۲۸ | ۱۹ | لٹن | ۱۸۷۶ | ۱۸۸۰ |
| ۹ | ولیم بنٹنگ | ۱۸۲۸ | ۱۸۳۵ | ۲۰ | رپن | ۱۸۸۰ | ۱۸۸۴ |
| ۱۰ | آکلنڈ | ۱۸۳۶ | ۱۸۴۲ | ۲۱ | ڈفرن | ۱۸۸۴ | ۱۸۸۸ |
| ۱۱ | النبرا | ۱۸۴۲ | ۱۸۴۴ | ۲۲ | لینسڈون | ۱۸۸۹ | حال میں موجود ہیں |

## سوالات

### ہندوؤں کا زمانہ

(۱) ہندوستان کے باشندوں اور زبانوں کا حال بیان کرو - ہندوؤں کا زمانہ شمالی ہند کے اصلی باشندے اور نیز جنوبی ہند کے اصلی باشندے بتاؤ؟

(۲) پہلے زمانہ میں واقعات تحریر نہ کرنے سے کیا خرابی پیدا ہوئی - ویدکس زبان میں لکھے ہوئے ہیں (۲) ہند کی قدیم تاریخ کے ماخذ کیا ہیں (۳) ویدوں کے نام لکھو (۴) آریا کون لوگ تھے کہاں رہتے تھے اور اول اول کس ملک سے ہو کر کس ملک میں آکر بسے (۵) آریا قوم میں کون کون لوگ شامل ہیں (۶) زمانہ شجاعت کسے کہتے ہیں اُس زمانہ کے دو مشہور داستانیں کون سی ہیں اور کون کون سی کتابوں میں اور کس زبان میں لکھی ہوئی ہیں -

(۳) زمانہ برہمنی کسے کہتے ہیں اور یہ زمانہ کب تک رہا (۲) منو - کون تھا کچھ اُسکے قوانین بیان کرو (۳) دو جنما کن کن ذاتوں سے مراد ہے - اور شودر کن لوگوں سے (۴) اُس زمانہ کی حکومت کا کچھ حال بیان کرو -

(۵) منو کے شاستر کی خاص بات بیان کرو - شادی کے قاعدے کیا مقرر کئے اور برہمنوں کی عمر کس طرح حصے کئے اُس زمانہ کی شائستگی کا کچھ حال لکھو نیز بیان کرو کہ اُس زمانہ میں حکما کے کون سے چھ فرقے تھے +

(۴) کپل وستو کس جگہ آباد تھا - بدھ مذہب کا بانی کون تھا - (۲) کب تک بدھ مذہب کو عروج رہا - اِس مذہب کے کچھ اصول بیان کرو - کس راجہ نے پہلے پہل یہ مذہب اختیار کیا اور اِس مذہب کو نہایت ترقی دی (۳) کن کن ملکوں میں اس مذہب کے لوگ پائے جاتے ہیں (۴) ترپٹک سے کیا مراد ہے

(۵) مغرب سے اول اول کس نے حملہ کیا (۲) سکندر نے ایران پر کب اور ہند

کس سنہ میں حملہ کیا (۳) کس راجہ نے سکندر کا مقابلہ کیا (۴) سکندر پنجاب سے آگے ہند میں بڑھا یا نہیں۔ اور اگر واپس پھرا کیوں پھرا اور کہاں مرا (۵) سکندر کے بعد کس یونانی نے چندر گپت پر حملہ کیا اور اس حملہ کا انجام کیا ہوا؟

(۶) خاندان موریا کا بانی کون تھا۔ شمالی ہند کو پہلے پہل کس راجہ نے مسخر کیا۔ (۲) اشوکھ کون تھا اور کب سے کب تک حکمراں رہا؟ (۳) جین مت کب جاری ہوا۔ بدھ مذہب کے زوال کا باعث بتاؤ؟

(۷) پُران تعداد میں کتنے ہیں اور کب کی تصنیف ہیں۔ تاریخ والوں کو پُرانوں سے کیا فائدہ پہنچتا ہے (۲) برہمنوں نے بُدھ مذہب کو ہند سے کیونکر خارج کیا اور وہ لوگ کیونکر پیدا ہوئے تھے (۳) اندر خاندان کس خاندان کی شاخ تھا اور اُسکی شاخیں کہاں تھیں۔ اس خاندان کا مشہور راجہ کون تھا اور کس جگہ فرمانروا تھا اور اُس راجہ کے ہاں کونسا بڑا عالم وفاضل شاعر تھا؟ (۴) شکنتلا اور میگدت کس کی تصنیف سے ہیں (۵) مہا راج ادھراج کے معنی سمجھاؤ اور اُس زمانہ میں کون کون راجہ اس خطاب سے ممتاز ہوتا تھا (۶) پال خاندان کا دارالخلافہ کن کن شہروں میں رہا۔ اور یہ خاندان کس جگہ حکمراں تھا (۷) سین خاندان کا بانی کون تھا۔ جسوقت مسلمانوں کے قبضہ میں اول اول بنگالہ آیا اُسوقت بنگالہ کا راجہ کون تھا (۸) بنگالہ کے برہمنوں اور کایستھوں کی کچھ کیفیت لکھو (۹) مسلمانوں کے حملہ کے وقت جنوبی ہند میں

کون کون زبردست ریاستیں تھیں اور اڑلیسہ میں کون کون راجہ راج کرتے
(۱۰) کون کون شہر اڑلیسہ کے دارالسلطنت رہ چکے ہیں اڑلیسہ کے راجاؤں کا
لقب کیا تھا +

## مسلمانوں کا زمانہ

(۱) مسلمانوں کا مذہب کس سنہ میں شروع ہوا اول اول مسلمانوں میں سے
کس شخص نے کس جگہ حملہ کیا (۲) مہلب اور محمد بن قاسم کون تھے اور کس کس سنہ
میں ہند پر کون کونسی جگہ پر حملہ کیا (۳) اسمعیل سامانی اور الپتگین کون تھے
(۴) سبکتگین کون تھا اُسکو سلطنت کیونکر ہاتھ لگی - کچھ حال سبکتگین کے عہد
سلطنت کا بیان کرو (۵) محمود نے ہند پر کتنے حملے کئے اُن میں سے چار حملے نہایت
مشہور بیان کرو خلیفہ بغداد نے محمود کو کیا خطاب دیا (۶) محمود کے بارہ حملے
کس کس سنہ میں ہوئے اُنمیں سے چھٹا کس پر ہوا اور نویں کا کیا نتیجہ ہوا
(۷) محمود کے زمانہ میں کون سے بڑے دو شاعر تھے (۸) کچھ محمود کے خصائل
بیان کرو (۹) غزنوی خاندان نے کب سے کب تک سلطنت کی +

(۱) پرتھی راج کون تھا کون کون علاقے اُسکی سلطنت میں شامل تھے
اُس کے زمانہ میں کونسا بڑا شاعر تھا جس نے اُسکی تعریف لکھی ہے (۲) محمد
غوری کے ہندوستان پر حملہ کرنیکا مختصر حال لکھو کن کن سے شکست کھائی
اور کس کس کو کس کس جگہ کس کس سنہ میں شکست دی (۳) تراوڑی اور

تھانیسر کی لڑائی کے نتیجے بیان کرو (۴) قطب الدین اصل میں کون تھا کب سے کب تک حکومت کی (۵) دہلی کا اول مسلمان بادشاہ کون تھا۔ التمش کون تھا اُس کے عہد کے مشہور واقعات بتاؤ (۶) بلبن کون تھا اُس کے عہد میں جو مشہور واقعات ہوئے بیان کرو۔ کیقباد کی سلطنت کیونکر گئی +

(۳) خلجی خاندان کا بانی کون تھا (۲) علاؤالدین نے کیونکر سلطنت حاصل کی اور کب سے کب تک سلطنت کی اُسکے عہد کے مشہور واقعات لکھو (۳) کافور اور کولا دیوی کون تھی (۴) خلجی خاندان کے آخر بادشاہ کا نام لکھو کب اس خاندان کو زوال آیا +

(۴) غیاث الدین تغلق نے کب سے کب تک سلطنت کی۔ اس خاندان میں جو بادشاہ گذرے اُنکے نام لکھو (۲) سلطان محمد تغلق نے کب سے کب تک سلطنت کی اُسکے عہد کے مشہور واقعات لکھو (۳) تیمور کون تھا کس سنہ میں دہلی فتح کی (۴) محمود تغلق کے بعد کون تخت پر بیٹھا +

(۵) خاندان سادات کی بنیاد کس نے ڈالی اس خاندان نے کب سے کب تک سلطنت کی (۲) بہلول لودھی نے کس سنہ میں سلطنت کی بنیاد ڈالی اور کب سے کب تک حکومت کی (۳) سکندر اور ابراہیم کے عہد کے واقعات لکھو۔ آگرہ کس کے عہد میں دارالسلطنت مقرر ہوا۔ پانی پت کی لڑائی کا حال لکھو +

(۶) ظفر خاں اصل میں کون تھا خاندان بہمنی کیوں کہتے ہیں (۲) اِس

خاندان میں کتنے بادشاہ گزرے اور کس سنہ میں اِس سلطنت کو زوال ہوا اور اُس کے زوال پر کون کون سی سلطنتیں قایم ہوگئیں (۳) سلطنت بہمنی کے زوال جو سلطنت کی پانچ شاخیں ہوئیں بیان کرو کس کس سنہ میں قایم ہوئیں اور کس طرح برباد ہوئیں (۴) ریاست بیجے نگر کس سنہ میں قایم ہوئی اور اسکا زوال کس سنہ میں ہوا (۵) ایکدالہ کی لڑائی کس سنہ میں ہوئی اور اُسکا نتیجہ کیا ہوا (۶) بختیار خلجی نے جب بنگالہ فتح کیا اُسکے زمانہ سے ہمایوں کے زمانہ تک بنگالہ میں کون کون بادشاہ ہوئے (۷) جونپور مالوہ اور گجرات کے صوبوں کی سرکشی کا کچھ حال لکھو (۸) تالیکوٹ کی لڑائی کا حال لکھو +

(۱) بابر کون تھا ہند پر کیونکر کس سنہ میں حملہ کیا اور کس لڑائی سے ہندوستان مغلوں کے قبضہ میں آیا (۲) فتحپور سیکری کی لڑائی کون کون لڑا کس سنہ میں ہوئی کس نے فتح پائی (۳) ہمایوں کب سے کب تک جلاوطن رہا۔ اِس زمانہ میں جو جو بادشاہ حکمراں رہے اُنکے نام لکھو اور شیرشاہ نے کب سے کب تک سلطنت کی (۴) شیرشاہ کا مختصر حال لکھو ہمایوں کو کس کس جگہ شکست دی (۵) اکبر کب اور کہاں پیدا ہوا۔ بہرام خاں کا مختصر حال لکھو (۷) اکبر کی فتوحات اور خصائل اور مذہب کا حال لکھو (۸) آگ محل اور سنگماڑی کی لڑائی کس کس سنہ میں فتح کی (۹) منعم خاں کون تھا اور جہاں گیر کس کے شکم سے تھا (۱۰) چاند بی بی اور ملک عنبر کون تھے (۱۱) اکبر کے انتظام ملکی کا کچھ حال لکھو

(۱۲) شاہجہاں کے عہد سلطنت کے کل مشہور واقعات لکھو (۱۳) خانجہاں اور مہابت خاں اور نورجہاں کا مختصر حال لکھو (۱۴) شاہجہاں کے بیٹوں کے نام لکھو۔ اورنگ زیب نے کیونکر تخت حاصل کیا۔ اورنگ زیب کے خصائل بیان کرو (۱۵) سکھوں کا کچھ حال لکھو (۱۶) ہند کے بادشاہ گروں کا مختصر حال لکھو (۱۷) اورنگ زیب کے جانشینوں کا مختصر حال بیان کرو جس میں نادر شاہ اور احمد شاہ ابدالی کے حملوں کا مفصل حال لکھو؟ (۱۸) جو جو صوبے محمد شاہ کے زمانہ میں سلطنت دہلی سے سرکش ہو گئے تھے اُن کا حال بیان کرو؟ (۱۹) غازی الدین غلام قادر نجیب الدولہ اور قمر الدین کون تھے

(۸) مرہٹوں کا وطن کونسا ہے۔ سیواجی کا مختصر حال بیان کرو۔

(۲) سیواجی کے بیٹے اور پوتے کا کچھ حال بیان کرو۔ اور مرہٹہ پیشواؤں کی بنیاد کیونکر پڑی؟ (۳) دہلی میں جو مرہٹوں نے محمد شاہ سے عہد نامہ کرایا۔ اُس کی کچھ شرائط لکھو؟ (۴) پیشوائے سوم کے زمانہ میں مرہٹوں کے کون کون سے سردار بڑے تھے۔ نیز اِس پیشوا کے زمانہ کے حالات لکھو؟ (۵) کل مرہٹہ پیشواؤں کے سنہ جلوس اور سنہ وفات لکھو؟ (۶) رام شاستری نانا فرنویس اور اہلیا بائی کون تھی؟ (۷) درگام اور سلبئی کا عہد نامہ کس سنہ میں ہوا (۸) راجہ پور۔ کرولا۔ اور اوگیر کی لڑائیوں کا حال لکھو؟ (۹) پیشوائے ششم مادھوراؤ سیندھیا

اور بسین کے عہدنامے کا حال لکھو؟ (۱۰) پیشوائے ہفتم کا ذرا مفصل حال لکھو؟ (۱۱) مرہٹوں کی دوسری اور تیسری لڑائی اور اسئی اور بسواری کی لڑائیوں کا حال لکھو؟ (۱۲) پنڈاروں کی لڑائی کا حال بیان کرو؟ (۱۳) لارڈ لیک نے دہلی کس سنہ میں فتح کی۔ اور بھرت پور کی لڑائی کیونکر ہوئی؟

## انگریزوں کا زمانہ

(۱) اول اول اہل فرنگ میں سے کون ہندوستان میں آیا؟ (۲) پرتگیزوں کی سلطنت کو ہند میں کب زوال آیا۔ اب اُن کے قبضہ میں کیا ہے؟ (۳) ولندیز کب آئے۔ انگریزوں کا اول بیڑا کب اور کس کے ماتحت ہند میں آیا؟ (۴) رفتہ رفتہ انگریزوں کے قبضے میں جو چند قلعے آگئے وہ کیونکر حاصل ہوئے۔ اُن کا کچھ حال لکھو؟ (۵) یونائیٹڈ ایسٹ انڈیا کمپنی کب بنی۔ بمبئی اور سورت اور کلکتہ اور مدراس انگریزوں کو کیونکر ملی؟ (۶) فرانسیسی حکومت کی ہند میں کیونکر بنیاد پڑی۔ اور کیونکر زوال آیا؟ (۷) کرناٹک میں جو انگریزوں اور فرانسیسوں کی لڑائی ہوئی اُس کا مفصل حال لکھو؟ (۸) انورالدین چندا صاحب۔ ناصر جنگ۔ لبسی۔ لالی اور آیر کوٹ کون تھے؟

(۹) ڈوپلی - کلائو اور سراج الدولہ کون تھے ؟ (۱۰) ماجرائے بلیک ہول کو مفصّل لکھو ؟ میر جعفر اور میر قاسم کی صوبہ داری کا حال لکھو ؟ (۱۱) پٹنہ کی دونوں لڑائیوں اور بکسر اور پلاسی کی لڑائیوں کا مختصر حال لکھو ؟ (۱۲) اوماچند اور راج بلب اور علی وردی خاں کون تھے ؟ (۱۳) رگیولٹینگ ایکٹ اور سب سی ڈیری سسٹم سے کیا مراد ہے ؟ (۱۴) ہند کا اول گورنر جنرل کون تھا - نند کنوار - چیت سنگھ اور معاملہ بیگمات اودھ کیا تھا ؟ روہیلوں کی لڑائی کا حال بیان کرو ؟ (۱۵) حیدر علی ٹیپو اور میسور کی چاروں لڑائیوں کا ذکر کرو (۱۶) اریکیرا - ٹرینوملی - سرنگاپٹم - اور پورٹونووو کی لڑائیاں کس کس سنہ میں ہوئیں ؟ (۱۷) کارنوالس کے عہد کے واقعات لکھو (۱۸) ولزلی کا دوسرا نام اور اُس کے عہد کے واقعات لکھو ؟ کون کون علاقے سرکار انگریزی کے قبضہ میں آئے ؟ (۱۹) ویلور کا غدر کس کس کے عہد میں ہوا - رنجیت سنگھ اور مٹکاف کون تھے ؟

(۲۰) مارکوئیس آف ہیسٹنگز کے زمانے کے کل واقعات لکھو ؟ (۲۱) برہما نیپال - پنجاب - سندھ اور گوالیار کی لڑائیوں کا حال لکھو ؟

(۲۲) بھرتپور کس سنہ میں فتح ہوا - کورگ کا انتظام ولیم بنٹنگ نے کیونکر کیا - (۲۳) آکلنڈ کے زمانے میں کونسی بڑی لڑائی ہوئی - النبرا کے زمانہ

کے واقعات لکھو؟ (۲۴) ہارڈنگ کے زمانہ میں کونسی بڑی لڑائی ہوئی
ڈلہوزی کے زمانے کے کل مشہور واقعات لکھو۔ ہند میں ریل اور تار برقی
کب جاری ہوئی۔ اور ناگپور اور پیگو کس سنہ میں انگریزی علاقے سے شامل
ہوئی (۲۵) کیننگ کے زمانے کے واقعات لکھو۔ کیننگ کے بعد جو کچھ
گورنروں کی بابت حال جانتے ہو مختصر بیان کرو؟ (۲۶) نقشہ بنا کر
ہر لارڈ کا سنہ جلوس اور سنہ برخاستگی لکھو؟

# فہرست کتب موجودہ دکان نراین داس و جنگلی مل تاجر کتب دہلی - دریبہ کلاں -

| کتاب | قیمت |
|---|---|
| مجموعہ الحساب حصہ اول | ۱ر |
| برناڈ سمتہ ذکاء اللہ | ۱۲ر |
| برنارڈ سمتہ امولک رام | ۱۲ر |
| حساب کتاب آتما رام | ۱۲ر |
| گنجینہ حساب مولفہ لالہ شیو گوپال | ۳ر |
| عجائب الحساب مع حل | ۴ر |
| بحر الحساب | ۱۰ر |
| مشقی سوالات جماعت پنجم | ۲ر |
| کلید الحساب | ۲ر |
| گلدستہ حساب مع حل | ۴ر |
| خزینۃ الحساب | ۳ر |
| گنج بے دریغ | ۱ر |
| مشکلات الحساب | ۲ر |
| محبوب الحساب | ۱ر |
| حل جی سائم صاحب سال اول | ۱ر |
| فرہنگ مولر ریڈر | ۵ر |
| فرہنگ پیرسن ریڈر | ۵ر |
| فرہنگ انگلش پرائمر با محاورہ | ۲ر |
| فرہنگ گلستاں | ۱۰ر |
| شرح دیوان نشاط مولوی اشرف بیگ | ۴ر |
| فرہنگ گلدستہ اخلاق | ۱ر |

| کتاب | قیمت |
|---|---|
| فرہنگ گلدستہ دانش | ۲ر |
| حل مساحت جی سائم صاحب مساحت ٹوڈ ہنٹر مطبوعہ گلاب سنگھ لاہور | ۳ر |
| مساحت ٹوڈ ہنٹر ذکاء اللہ | ۶ر |
| " کلاں نسخی ذکاء اللہ | ۱۲ر |
| " جدید خورد ذکاء اللہ | ۲ر |
| عمدۃ المساحت ایک عمدہ کتاب ہے | [illegible] |
| فارسی کی پہلی کتاب کا لفظی میں با محاورہ ترجمہ | ۱ر |
| گلستاں کے پہلے دو باب کا ترجمہ | ۲ر |
| حل ترکیب گلستاں پہلے دو باب کا ترجمہ | ۲ر |
| حل ترکیب بوستاں پہلے دو باب | ۵ر |
| شاہنامہ مولفہ مرزا اشرف بیگ | ۹ر |
| ترجمہ انگلش پرائمر مع ملفوظ و فرہنگ بخط اردو و انگریزی | ۴ر |
| ترجمہ ڈکس ریڈر | ۴ر |
| ترجمہ پیرسن ریڈر | ۷ر |

| کتاب | قیمت |
|---|---|
| ترجمہ سائم ریڈر کامل | ۹ |
| ترجمہ بینول گریمر یعنی قواعد انگریزی دو حصے | ۵ر |
| خیابان اخلاق جو منشی کے امتحان میں شامل ہے | ۱ر |
| کریم اللغات | ۸ر |
| قواعد فارسی لاہور | ۶ر |
| محاورات فارسی | ۸ر |
| ترکیب انگریزی مولفہ ماسٹر شہاب الدین پارسنگ کے لئے | ۴ |
| ترکیب فارسی | ۳ر |
| شمس الترکیب | ۳ر |
| آغاز فارسی حصہ اول | ۲ر |
| " حصہ دوم | ۴ر |
| احسن القواعد امتحان منشی | عصہ |
| اتالیق انگلش مع اردو ترجمہ | ۴ر |
| ذخیرہ کافی مولفہ مولوی محمد سعید | ۶ر |
| " حصہ دوم | ۷ر |
| کلید امتحان سوال و جواب | ۵ |
| گلدستہ معانی | ۵ |
| فرہنگ گلدستہ دانش | |

# جغرافیہ طبیعی

جسکو

بندہ نراین داس وجنگلی مل تاجر کتب دہلی

دریبہ کلاں نے واسطے افادہ طلباء جماعت مڈل

سکولوں کے

بار سوم از سر نو تصحیح کرا کے

سنہ ۱۸۹۳ء

مطبع افتخار دہلی میں منشی محمد ابراہیم کے

اہتمام سے چھپوایا

قیمت فی جلد ۳/ — محصول ۱/

| | |
|---|---|
| شعرائے نازک خیال و مرثیہ گویان عدیم الامثال کے مراثی کا مجموعہ محب حسین خیر یدین اور ایک ایک مصرعہ گرامی پر دُرِ اشک نثار کریں - مونس - انیس - دبیر - اوج وغیرہ سب کے مرثیے اس میں جمع ہیں قیمت صرف ۹ ر مقرر ہے - اسمیں خوبی یہ ہے کہ پیدایش آنحضرت صلعم سے لیکر اہل بیت کی واپسی مدینہ منورہ تک کا بیان مراثی میں ترتیب وار چھانٹ دیا گیا ہے اور ہر ایک اُستاد کے ایک مضمون کے مرثیے ایک جگہ کر دیے گئے ہیں + | دفتر ماتم |
| میر انیس کی مرثیہ گوئی کا جھنڈا عرصۂ سخن میں ایسا نصب ہوا ہے کہ تا حال کسی بادِ مخالف سے اُسے ضرر نہیں پہنچا - یوں تو اُنکا ہر مرثیہ قابل داد ہے مگر یہ مقصد جو ایک معرکہ کی مجلس میں پڑھا گیا تھا اپنا نظیر نہیں رکھتا - بلندی معانی - شوکت الفاظی - درستی زبان ایسی خوب ہے کہ اس نے مخالفین تک کے موٗنھ سے واہ واہ کہوالی - حضرت عون و محمد رضی اللہ عنہما کی برش شمشیر کی تعریف میں جو بند لکھے گئے ہیں وہ اس قابل ہیں کہ مصنف کو جواہر گرانبہا میں تول دیے بسبب کثرت خواہش خریداراں علیحدہ چھاپ دیا گیا ہے جو ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہا ہے قیمت صرف ۱ ر | (نیم) خاص گلدستۂ گوہر<br>سکندر انیس بعد ازاں فوق + |
| یہ وہ نادر اور نایاب مجموعہ ہے جس کی عرصہ سے ایک عالم کو تمنا تھی - اسکا ہر شعر دل پر نشتر زن ہے - بڑی تلاش سے اساتذہ کاملین کے مراثی کو فراہم کیا ہے - گویا سعادت ازلی کو مول لیا ہے قیمت ۸ ر اسکا ہر ایک حصہ بھی مل سکتا ہے + | مجموعۂ مرثیہ |
| اسمیں واقعات قیامت نما یعنی ماجرائے وفات حضرت خیر الانام صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم و جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا و حضرت صدیق اکبر و شہادت خلفاے مصطفےٰ اور لخت جگر علی مرتضیٰ قوت بازوے حسن مجتبےٰ - راکب دوش رسول زیب آغوش بتول سلطان دارین مولی الثقلین سیدنا و مولانا ابو عبد اللہ الحسین و حضرت قاسم و علی اکبر و حضرت عباس اور بیان شہادت جملہ شہدائے کربلا علیہم السلام احادیث صحیحہ اور روایات معتبرہ سے اخذ کرکے درج کیا ہے - اس کی تعریف میں یہی لکھنا کافی ہے کہ یہ وہی کتاب ہے جسکو شیعہ و سنی دونوں نے مان لیا اور بجان و دل اُسکی قدردانی فرمائی باوجود اس خوبی کے قیمت صرف ۹ ر مقرر ہے + | عین الشہادتین |
| نراین داس و جنگلی مل تاجر کتب دہلی دریبہ کلاں کٹرہ شروع + | (پتہ کتب کے ملنے کا) |

# جغرافیہ طبیعی



(بطور سوال و جواب)

## شکل زمین

(س) زمین کی نسبت پہلا خیال تمہارے ذہن میں کیا سماتا ہے؟ (جواب) یہ کہ ہمارے گرد ایک بہت بڑا دائرہ سا ہے۔ اور جہاں زمین اور آسمان کے کنارے ملے ہوئے معلوم ہوتے ہیں وہ ہمارا آفاق اور کنارۂ زمین ہے۔ اور اگر ہم متواتر آگے کو چلے جائیں تو کبھی نہ کبھی کنارہ پر ضرور جا پہنچیں گے۔ یعنی زمین مسطح ہے اور آسمان کا گنبد اُس پر ہے۔ جسمیں آفتاب وغیرہ کی قندیلیں نصب ہیں +

(س) ہموار ملک میں تم کیونکر ثابت کر سکتے ہو کہ یہ ظاہری سطح کرۂ زمین کی سطح بالائی ہے؟ (ج) زمین کی سطح اور بسیط ہونے کے خیال کو دور کرنے کے لئے اول درخت وغیرہ کا دو چار میل کے فاصلہ پر نظروں سے غائب ہوجانا۔ دوم کسی بلندی (مثلاً مینار) پر جسقدر اونچے چڑھیں اُسیقدر اشیاء بعیدہ اور زمین کا وسیع دکھائی دینا جیسے پہاڑ کی چوٹی پر کچھ اور دامن میں کچھ اور رکمر کوہ پر اور چیزیں دکھائی دیتی ہیں یہی کافی ثبوت سطح کی گولائی کا ہے +

(س) ساحل بحر پر کیا وہی نتیجہ پیدا ہوتا ہے جو ہموار زمین پر دیکھنے سے؟ (ج) بیشک وہی نتیجہ پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ جب ہم سمندر کے کنارہ پر کسی مینار کے نیچے کھڑے ہو کر دیکھیں تو

کسی جہاز کے (دو چار میل کے فاصلہ پر سے) صرف مستول دکھائی دینگے اور چوٹی پر چڑھ کر سب نمایاں ہو جائینگے - ایسے ہی اُفق پر سے (جہاں زمین آسمان ملے ہوئے معلوم ہوتے ہیں) سب چیزیں نظر سے غائب ہو جائیں گی - پس اس سے ثابت ہوا کہ سطح سمندر پر وہی نتیجہ پیدا ہوتا ہے جو سطح زمین پر دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے +

(س) زمین کے گرد پھرنے سے زمین کی سطح کیسی ثابت ہوتی ہے؟ (ج) جو جہاز ران دنیا کے گرد سفر کو نکلے وہ جہاں سے روانہ ہوئے تھے پھر وہیں آ رہے اس سے ثابت ہوا کہ زمین گول ہے - کیونکہ اگر ہم ایک ٹاپو کے کسی مقام سے جہاز پر سوار ہو کر اپنی سمت روانگی کو بے موڑے چلے جائیں اور جہاں سے چلے تھے وہیں آ کھڑے ہوں تو ہم یہی نتیجہ نکالیں گے کہ وہ ٹاپو گول ہے - پس اسی طرح زمین کو خیال کرلو +

(س) زمین کے اوپر جو انحنا بتدریج ہوتی جاتی ہے اس سے زمین کی کیا کیفیت معلوم ہوتی ہے (ج) چونکہ قطعہ دائرہ یا کرہ میں جسقدر انحنا کم ہوتا ہے اُسیقدر وہ بڑا ہوتا ہے اور چونکہ زمین کا انحنا اسقدر خفیف ہے کہ بڑے سے بڑے وسیع میدان میں بہت ہی کم معلوم ہوتا ہے یہانتک کہ تین میل نصف قطر والے دائرہ میں صرف دو گز کا انحنا ہوتا ہے اس سے پایا جاتا ہے کہ زمین کا کرہ بہت وسیع ہے +

(س) تیس میل فی گھنٹہ چلنے والی گاڑی زمین کے گرد کتنی مدت میں چکر کریگی؟ (ج) بذریعہ حساب ہیئت دانوں نے معلوم کیا ہے کہ ایک مہینے سے کچھ زیادہ عرصہ میں زمین کے گرد گھوم آئیگی

## شب و روز

محمد خاں

(س) زمین کے اُوپر گرمی اور روشنی کہاں سے آتی ہے؟ (ج) چونکہ خداوند تعالیٰ نے روشنی کا چشمہ اور گرمی کا مخزن آفتاب بنایا ہے پس زمین پر وہیں سے روشنی اور گرمی آتی ہے +

(س) زمین۔ آفتاب۔ چاند اور ستاروں کے مقامات کی نسبت پہلے حکیموں کا کیا عقیدہ تھا؟ (ج) حکمار متقدمین جانتے تھے کہ آفتاب زمین کے گرد پھرتا ہے اور چاند اور ستارے اور سیّارے بھی اُسکے گرد حرکت کرتے ہیں نیز اسکے متعلق اور ایسے ہی اعتقاد تھے +

(س) اِس عقیدہ کے بموجب ہماری روزمرہ بولی میں کیا محاورے بولے جاتے ہیں (ج) تمام روزمرہ کی بول چال یا نظم ونثر میں ابتک بہت سے استعارے اور کنایے تشبیہات آتے ہیں جن کا ذکر کرنا بہت طول ہے۔ نمونۃً اِس شعر کو دیکھو ؎ گھر سے اپنے نہ نکلنا کبھی باہر خورشید ہَوسِ گرمیِ بازار لئے پھرتی ہے + سوچو اِس شعر میں کس طرح بیان کیا ہے کہ آفتاب صرف ہوس کے سبب جلتا پھرتا ہے یعنی اُسکو بوالہوس ٹھہرایا گیا ہے +

(س) آفتاب کا زمین سے کیا تعلق ہے؟ (ج) آفتاب مرکزِ عالم ہے اور زمین مع چاند وغیرہ اسکے گرد حرکت کرتی ہے مگر اسکی حرکت دکھائی نہیں دیتی۔ بعینہٖ جیسے لٹو کو گھما دیں تو وہ تھوڑی دیر تک متحرک معلوم ہوگا۔ اور پھر اُسکی حرکت نمایاں نہوگی بت سا کھڑا ہو جائیگا۔

(س) رات دن کے پیدا ہونے کا سبب ظاہری یہ معلوم ہوتا ہے کہ آفتاب آسمان پر گردش کرتا ہے اُسکو توضیحاً بیان کرو؟ (ج) مصنوعی کرۂ زمین کے برنجی دائرہ کے مقابل ایک شمع روشن کرکے چندفٹ کے فاصلہ پر رکھدو۔ اب اس کرہ کو ساکن رکھو یا محور پر چکر دو۔ دونوصورتوں میں آدھا کرہ جو شمع کے سامنے ہوگا روشن ہو جائیگا اور دوسرا

نصف جو اُسکے سامنے نہیں ہے تاریک رہجائیگا - جب کرہ ساکن ہوگا تو ایک نیمہ کرہ کے
سارے مقامات روشن رہینگے اور دوسرے کے تاریک - اور اگر کرہ کو محور پر گھماویں تو آہستہ
آہستہ باری باری سے سب مقامات روشنی اور تاریکی میں متواتر آتے جائینگے - اگر شمع اپنی
جگہ پر قائم رہے تو کرہ کا گھومنا سارے مقامات کو باری باری سے روشنی اور تاریکی میں لائیگا
پس اس مصنوعی کرہ کو زمین خیال کرو - اور اس شمع کو آفتاب سمجھو تو خود بخود تمہاری
سمجھ میں آجائیگا کہ زمین کا گھومنا اِس طرح سے ہر ملک کو روشنی اور تاریکی میں لاتا ہے +

(س) محور زمین - قطب شمالی - قطب جنوبی کے کیا معنی ہیں ؟ (ج) وہ خط وہمی وخیالی جو
مرکز زمین سے گزرتا ہے اور جس کے گرد زمین کو حرکت ہے محور زمین ہے - اور محور زمین کے دونو
سرے قطبین کہلاتے ہیں جسمیں سے شمالی کو قطب شمالی اور جنوبی کو قطب جنوبی کہتے ہیں +

(س) کدھر سے کدھر کو زمین گردش کرتی ہے اور دن کو سمت گردش کس طرح معلوم ہوتی
ہے اور رات کو کس ذریعہ سے ؟ (ج) زمین مغرب سے مشرق کو حرکت کرتی ہے اور طلوع آفتاب
سے غروب آفتاب تک تو زمین کی گردش آفتاب کے ذریعہ سے معلوم ہو سکتی ہے اور غروب
آفتاب سے طلوع آفتاب تک ستاروں کے نکلنے اور غائب ہونے سے دریافت ہو سکتی ہے ؟

(س) بتلاؤ زمین کی حرکت سالانہ کیا ہے ؟ (ج) زمین کی گردش سالانہ فی سکنڈ ۱۹ میل ہے

(س) کتنے عرصہ میں زمین اپنا ایک دورہ پورا کرتی ہے ؟ (ج) تین سو پینسٹھ دن سے
کچھ زیادہ عرصہ میں زمین آفتاب کے گرد ایک گردش پوری کرتی ہے +

(س) بتاؤ کس طرح سے زمین کی حرکتوں سے ہمارے زمانہ و وقت کی تقسیم ہوتی ہے ؟

(ج) زمین کی محوری یا دولابی حرکت سے تو وقت رات دن میں اور سالانہ حرکت سے سال و ماہ میں زمانہ تقسیم ہو جاتا ہے +

## ہوا

(س) ہوائے محیط زمین سے کیا مراد ہے ؟ (ج) وہ لطیف زور آور مادی شے جو کرۂ زمین کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے اور جس کا قوت باصرہ پر کچھ اثر نہیں ہوتا - اور قوت لامسہ سے محسوس ہوتی ہے ہوا کہلاتی ہے +

(س) ہوا اکثر کن مادوں سے مرکب ہوتی ہے ؟ (ج) ہوا دو گاسوں سے مرکب ہے جن میں سے ایک کا نام آکسیجن اور دوسری کا نائٹروجن ہے +

(س) ان دو گاسوں کے سوا کوئی اور شے بھی ہوا میں شامل ہے ؟ (ج) دونو گاسوں کے سوا جو اشیاء ہوا میں شامل ہیں وہ دو قسم کی ہیں - اول وہ چیزیں جو دکھائی دیتی ہیں مثلاً ہر قسم کی ذرات - دوسرے وہ چیزیں ہیں جو دکھلائی نہیں دیتیں - مثلاً کاربانک ایسڈ گاس اور بخارات آبی +

(س) ذروں کو ہوا میں کس طرح دیکھ سکتے ہیں ؟ (ج) اگر ایک مکان کا دروازہ بند کر دیا جائے اور کواڑوں کی جھری یا کسی سوراخ میں سے روشنی آنے دیں تو ہزاروں ذرے اڑتی ہوا میں دکھائی دینگے - اور جب کواڑ کے پٹوں کو کھول دیں تو پھر وہ ذرے نظر سے غائب ہو جاوینگے - اس طرح سے ہوا میں ذروں کا ہونا ظاہر ہو سکتا ہے +

(س) بخارات آبی کسکو کہتے ہیں اور کسی مثال سے بیان کرو کہ اگرچہ دکھائی نہیں دیتے

مگر ہوا میں ملے ہوئے ہیں + (ج) پانی تبدیل حالت کے بعد جب حالت گاس میں ہوجاتا ہے اُسکو بخارات آبی کہتے ہیں۔ اور اسکا تجربہ یوں ہو سکتا ہے کہ ایک لوٹا پانی سے بھرکر آگ پر رکھدو اور دیکھو کیا ہوتا ہے +

جب لوٹا رکھو گے تھوڑی دیر بعد لوٹے میں سے بھاپ نکلنی شروع ہوگی اور اُسکے اُوپر کے اجزا ہوا میں غائب ہونے لگیں گے۔ اور نیچے کا پانی اور اجزا اسکی جگہ قیام کرتا جائیگا اور یہ حال تھوڑی دیر تک نظر آئیگا۔ اور لوٹے کا پانی برابر گھٹتا جائیگا۔ اگر اُسکو پھر لبریز نکرو تو آخر کو پانی جوش کھاکر سب ٹونٹی کی راہ سے اُڑجائیگا اور نرا لوٹا خشک رہجائیگا۔ اب اگر کوئی پوچھے کہ پانی کہاں گیا تو اُسکا جواب یہی ہے کہ بخارات بن کر ہوا میں جاملا۔ پھر بادل۔ کُہر وغیرہ کی صورت میں دکھائی دیگا +

(س) ہوا میں کس سبب سے کاربانک ایسڈ شامل ہوتا ہے؟ (ج) نباتات و حیوانات کے گلنے سڑنے۔ پھپوندنے اور حیوانات کے سانس لینے سے کاربانک ایسڈ پیدا ہوکر ہوا میں شامل ہوجاتا ہے +

(س) ثابت کرو کہ حیوانات اور نباتات کے نشو ونما کے اندر یہ کاربانک ایسڈ بڑے کام آتی ہے؟ (ج) جب حیوانات اور نباتات مُردہ اور پژمردہ ہوجاتے ہیں تو کاربانک ایسڈ اُنسے زندہ ہوکر پھر نکلتا ہے۔ اور نباتات کی پرورش اور نشو ونما کے کام آکر انکو شاخ و بُن و برگ و بار سے سرسبز کرتا ہے۔ جب اس نے نباتات کی پرورش کی تو حیوانات کا خود مائی باپ ہوا۔ کیونکہ حیوانات کی زندگی اور نشو ونما اکثر نباتات ہی پر منحصر ہے

اسی کے سبب جانور پھلتے پھولتے اور زندہ رہتے ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ کاربانک ایسڈ ان دونو کو بہت کارآمد ہے +

## ہوا گرم و سرد ہوتی ہے

(س) ہوا کی موجودگی ہمکو کس طرح ثابت ہو؟ (ج) ہوا متحرک ہوگی یا ساکن۔ پہلی صورت میں خواہ نسیم ہو یا صرصر حرکت سے محسوس ہوسکتی ہے لیکن سکون کی حالت میں اپنے مزاج یعنی گرمی و سردی سے محسوس ہوتی ہے ان دونو طرح سے ہوا کی موجودگی ثابت ہے

(س) جاڑے کے موسم میں جب ہم اپنے کمرہ سے نکلکر باہر جاتے ہیں تو ہمکو سردی لگتی ہے اسکی کیا وجہ ہے؟ (ج) چونکہ ہوا کا مزاج سرد ہے اسلئے جب ہم کمرہ کے اندر بیٹھے رہتے ہیں تو وہاں انگیٹھی اور لحاف وغیرہ کے سبب ہمارا بدن گرم رہتا ہے اور ہوا بھی بسبب حرارت کے جو انگیٹھی وغیرہ سے پیدا کی جاتی ہے گرم ہوتی ہے۔ لیکن جب ہم کسی ضرورت کے سبب باہر نکلتے ہیں تو چونکہ باہر انگیٹھی وغیرہ نہیں ہے اس سبب سے وہاں کی ہوا سرد ہونے کے سبب اپنی شرارت کی خاصیت سے ہمارے بدن کی حرارت کو جذب کرکے سرد کردیتی ہے اسلئے ہم کو سردی لگتی ہے +

(س) آفتاب سے ایصال شعاعی حرارت ہمیشہ یکساں رہتی ہے پھر کس سبب سے ہوا کی گرمی سردی سے بدلتی رہتی ہے؟ (ج) جیسے کہ گرم دالان میں انگیٹھی کو اٹھا کر باہر رکھدیں اور پردے چھوڑ دیں تو تھوڑی دیر میں دالان کی ہوا سرد ہو جاتی ہے کیونکہ یہ پردے انگیٹھی کی حرارت کو دالان کے اندر نہیں آنے دیتے۔ پس اسی طرح آفتاب کی انگیٹھی کے حائل ہیں

چیزیں ہوجاتی ہیں جو اُسکی حرارت کو زمین تک آنے نہیں دیتیں یا کم آنے دیتی ہیں مثلاً
بادل اسکے سبب سے بہت سی ہَوا کی سردی گرمی بدلتی رہتی ہے +

(س) آفتاب سے جو حرارت کی شعاعیں نکلتی ہیں کرۂ ہَوا کیا سب کو زمین پر پہنچا دیتا ہے؟

(ج) سب نہیں ۔ بلکہ کرۂ ہوا آفتاب کی حرارت کو کچھ نہ کچھ اپنے میں جذب کر لیتا ہے یعنی حرارت
آفتاب کو جسقدر زیادہ ضخامت والی ہَوا میں گذرنا پڑیگا اُسیقدر ہَوا اُسکو زیادہ جذب کریگی

(س) صبح وشام آفتاب کی نسبت دوپہر کو آفتاب کی حرارت کیوں زیادہ ہوتی ہے ؟

(ج) چونکہ صبح وشام آفتاب کی شعاعیں کرۂ زمین پر ترچھی پڑتی ہیں اِس سبب سے اُسکو کرۂ
ہَوائی زیادہ طے کرنا پڑتا ہے اِسلئے سردی ہوجاتی ہے اور دوپہر کے وقت شعاعیں عموداً
پڑتی ہیں ۔ اِس سبب سے تمازت آفتاب کی زیادہ ہوتی ہے +

(س) اُوپر کے جواب کی شکل بنا کر سمجھا دو ؟ (ج) شکل ذیل میں سیاہ دائرہ کرۂ زمین ہے
اور اسکے اُوپر مخطط کرہ بنا ہوا ہے ۔ د وہ خط ہے جو آفتاب کی شعاعوں کو صبح کے وقت
اور ج وہ خط ہے جو دوپہر کے وقت کی شعاعوں کو اور ا وہ خط ہے جو شام کے وقت کی
شعاعوں کو بتلاتا ہے ۔

ج

ہوا

د

ا

زمین
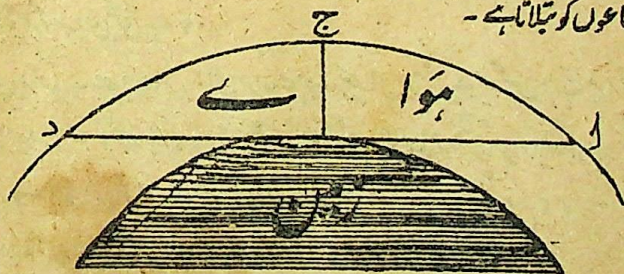
اب ظاہر ہے کہ دوپہر کے وقت شعاعیں عموداً پڑتی ہیں اُن کی شعاعوں کو دیکھو کہ اُنکو ہمارے پاس آنے میں ہوا کی زیادہ ضخامت میں سے گذرنا پڑتا ہے اِس سبب سے وہ ٹھنڈی ہوتی ہیں۔ اور جہ کو ملاحظہ کرو کہ وہ سیدھی تھوڑا سا فاصلہ طے کرکے آجاتی ہے اِس سبب سے زیادہ تیز ہوتی ہے +

(س) دن کی نسبت رات کیوں ٹھنڈی ہوتی ہے؟ (ج) رات کو آفتاب تو ہوتا ہی نہیں پھر اسکی حرارت بھی نہیں ہوتی اِسلیئے جب ہم اسکے سامنے نہیں بلکہ سایہ میں ہیں تو اسکی حرارت ہم تک نہیں پہنچتی۔ بلکہ سرایت الحرارت کی خاصیت سے اُلٹی ہماری حرارت نکلجاتی ہے

(س) سرما کی نسبت گرما میں گرمی کیوں زیادہ ہوتی ہے؟ (ج) چونکہ سرما کی نسبت موسم گرما میں ہمارے سر پر آفتاب بہت دیر تک رہتا ہے اِس سبب سے اسکی شعاعیں عموداً پڑتی ہیں پس گرمی زیادہ رہتی ہے۔ اور موسم سرما میں اسکے خلاف یعنی سمت الراس میں کبھی نہیں آتا بلکہ اسکی شعاعیں ترچھی رہتی ہیں اِس سبب سے جاڑہ رہتا ہے +

(س) ابر کے دنوں میں سب دن سرد کیوں نہیں ہوتے؟ (ج) چونکہ ابر مانع الحرارت ہے اِس سبب سے جسوقت گھٹا چھا جاتی ہے اُسوقت آفتاب کی حرارت کو تو زمین پر نہیں آنے دیتا اور زمین کی حرارت کو خارج ہونے نہیں دیتی۔ اِس سبب سے بعض دفعہ زمین کی گرمی ابر کے وقت خوب نمایاں ہوتی ہے پس ابر کے دن اس سبب سے کبھی کبھی گرمی ہوجاتی ہے +

(س) آفتاب کی حرارت کا ایک حصہ ہوا جذب کرلیتی ہے پھر ہوا کیوں گرم و سرد ہوتی رہتی ہے؟ (ج) چونکہ آفتاب کی حرارت کی کمی بیشی سے زمین کبھی گرم اور کبھی سرد ہوتی

رہتی ہے اور چونکہ ہَوا اسکے ہم مزاج ہے اس سبب سے وہ بھی گرم و سرد ہوتی رہتی ہے کیونکہ کرہٗ ہَوا ہمیشہ کرہٗ زمین کے متصل رہتا ہے +

(س) گرم ملکوں میں راتیں اکثر کیوں سرد ہوتی ہیں ؟ (ج) چونکہ گرم ملکوں میں ہَوا کے خشک ہونے کے سبب رات کو جسقدر حرارت شعاعوں کے ذریعہ خارج ہوتی ہے اسکے روکنے کے لئے ہَوا میں کوئی مانع نہیں ہے ۔ اِس سبب سے زمین رفتہ رفتہ ٹھنڈی ہوجاتی ہے ۔ اور چونکہ ہَوا اسکے متصل ہے اِسلئے تھوڑی دیر میں وہ بھی سرد ہوجاتی ہے ۔ پس یوں راتیں ٹھنڈی ہوتی ہیں +

(س) ابر کی راتیں بے ابر کی راتوں سے کیوں زیادہ گرم ہوتی ہیں ؟ (ج) زمین دن کو آفتاب سے جسقدر حرارت حاصل کرتی ہے رات کو اُسیقدر تقریباً خارج کر دیا کرتی ہے ۔ چونکہ ابر والی رات کو بادل چھا جانے کے سبب حرارت خارج ہونے کے لئے راستہ بند ہے اس سبب سے ابر کی رات گرم ہوگی ۔ بے ابر والی رات اسکے برخلاف ۔ کیونکہ اُسوقت حرارت خارج ہوجانے کے لئے کوئی امر مانع نہیں ہے +

## باد وزاں

(س) گرم ہَوا زیادہ بھاری ہوتی ہے یا سرد ۔ وجہ بتاؤ ؟ (ج) سرد ہَوا بہ نسبت گرم ہَوا کے زیادہ بھاری ہوتی ہے ۔ کیونکہ حرارت سے اجسام پھیلکر ہلکے ہوجاتے ہیں اسلئے سرد ہَوا کے اجزا پاس پاس ہونے کی وجہ سے بھاری ہوتے ہیں ۔ اور گرم ہوا کے اجزا پھیلے پھیلے ہونے کے سبب ہلکے ہوتے ہیں کیونکہ حرارت کا یہی کام ہے کہ جسم کے ایک جزو کو دوسرے جزو سے

زیادہ فاصلہ پر کردیتی ہے +

(س) ہوا کی کثافتوں کے فرق سے اسکی حرکت میں کیا کیا اثر پیدا ہوتے ہیں؟ (ج) ہوا کی کثافت کے فرق کے سبب لطیف ہوا اُوپر چڑھتی ہے اور کثیف ہوا نیچے اُترتی ہے۔ علی ہذا القیاس سارے کرۂ ہوائی میں اسی طور پر حرکت پیدا ہوکر ہل چل پڑجاتی ہے +

(س) حرکت ہوا کی توضیح کسی تجربہ سے کرو؟ (ج) ایک لوہے کی سلاخ آگ میں رکھکر لال انگارہ کرلو اور اُسکو باہر نکالکر کوئی بہت ہلکی شے مثلاً باریک کاغذ کا ٹکڑا آہستگی سے اُسکے اُوپر لاؤ تو جسوقت وہ اُوپر آئیگا اُسیوقت اُوپر کو اُڑجائیگا۔ چونکہ سلاخ کے اُوپر کی ہوا جو لوہے کی حرارت سے لطیف ہوکر اُوپر کو چڑھ رہی ہے وہ اُسکو اپنے ساتھ اُڑا لیجائیگی۔ غرض لوہا جب تک اپنے گرد کی ہوا کا ہم مزاج ہوگا ایسا ہی ہوتا رہیگا کہ لوہے کے اُوپر کی ہوا گرم ہوکر اُوپر کو چڑھیگی اور اُسکی جگہ سرد ہوا آتی رہیگی +

(س) کرۂ زمین پر یکساں حرارت ہونے کے سبب بادوزاں کیونکر پیدا ہوتی ہے؟ (ج) پہلے جوابات سے تمکو معلوم ہوگیا کہ حرارت کے سبب ہوا گرم ہوکر اُوپر کو چڑھتی ہے پس اس طرح جب ہوا زمین کے گرم قطعات کو چھوتی ہے تو گرم ہوتی ہے۔ اور جب گرم ہوتی ہے تو لطیف اور جب لطیف ہوتی ہے تو اُوپر چڑھتی ہے۔ جب وہ اُوپر چڑھتی ہے تو اُسکے چاروں طرف کی ہوا اُسکے قائم مقام بننے کو آتی ہے پس ہوا کے رواں دواں ہونے اور بادوزاں بننے کا یہی سبب ہے

(س) بری اور بحری ہوا کی کیفیت بتلاؤ؟ (ج) پانی کی خاصیت ہے کہ خشکی کی نسبت گرمی اور سردی کو جلدی قبول نہیں کرتا بلکہ آہستہ آہستہ گرمی سردی اسمیں اثر کرتی ہے

اِس بنا پر اگر موسم گرما میں سمندر کے کنارہ پر چلے جائیں تو معلوم ہو کہ صبح سے شام تک سمندر کی طرف ٹھنڈی ہوا خشکی پر آتی ہے مگر شام سے صبح تک سمندر میں ٹھنڈی ہوا زمین کی طرف سے آرہی ہے سبب اسکا وہی ہے کہ گرمی کے دنوں میں سورج کی کرنوں سے خشکی میں مٹی خاک پتھر اور سب چیزیں گرم ہوکر آگ ہوجاتی ہیں مگر تری میں یہ کیفیت یکایک نہیں ہوتی۔ پانی ٹھنڈا ہوتا ہے۔ چنانچہ جسوقت زمین تپ رہی ہو تو تم دریا میں نہاؤ تو پانی ٹھنڈا معلوم ہوگا۔ پس جو ہوا خشکی سے سمندر میں جاتی ہے اُسے ہوائے برّی اور جو سمندر سے خشکی میں جاتی ہے اُسکو ہوائے بحری کہتے ہیں +

(س) روئے زمین کا کونسا حصہ گرم ہے اور اُسکے زیادہ گرم ہونے کی کیا وجہ ہے؟ (ج) کرۂ زمین کو دیکھو خشکی کا جو حصہ خط استوا کے دونو طرف خط سرطان سے خط جدی تک پھیلا ہے اُسکو آفتاب ہمیشہ گرم رکھتا ہے کیونکہ اسکے سمت الراس میں چمکتا رہتا ہے اِس سبب سے جو ممالک دنیا کے اس حصہ میں واقع ہیں وہ گرم ہیں مثلاً افریقہ وغیرہ +

(س) تجارتی ہوا کی کیفیت مع وجہ تسمیہ بتلاؤ؟ (ج) چونکہ خط استوا پر آفتاب ہمیشہ چمکتا رہتا ہے اسواسطے وہاں کی ہوا بہت گرم ہوکر اُوپر کو چڑھتی ہے۔ اور اسکی جگہ قطبین کی طرف سے ہوا آنے لگتی ہے۔ اور وہ بھی گرم ہوکر اُوپر جاتی ہے۔ غرض اسیطرح ہوا کی دو رویں اُوپر اور دو رویں زمین کے متصل پیدا ہوجاتی ہیں۔ اور آفتاب کے ہمیشہ وہاں رہنے کے سبب ہوائیں تقریباً ہمیشہ یکساں چلتی رہتی ہیں۔ اِس سبب سے اُنکو تجارتی ہوائیں کہتے ہیں کیونکہ دوامی یکساں چلنے کے سبب جہازرانی خوب ہوتی ہے

جو موجب افزونی تجارت ہے +

(س) تجارتی ہواؤں کے باقاعدہ چلنے میں کس طرح تغیر پیدا ہوتا ہے ؟ (ج) چونکہ حرارت کے سبب سے ہوا چلتی ہے جس کا پہلے بیان ہو چکا ہے جب کسی ملک کے اطراف میں حرارت کے سامان یکساں نہونگے تو ظاہر ہے کہ روانی ہواہیں بھی ضرور تغیر ہو جائیگا - انگلستان ہی کو دیکھ لو کہ مغرب کی طرف تو بہت وسیع بحر اٹلانٹک ہے اور مشرق میں چھوٹے سے بحیرۂ جرمن سے چلکر ایشیا یوروپ کی تمام خشکی ہے - شمال میں بہت سے سرد بحر منجمد ہے جنوب کو دیکھو تو بحیرۂ روم سے چلکر افریقہ میں آگ برس رہی ہے پس اسی سبب سے چونکہ اطراف انگلینڈ میں حرارت مختلف درجہ کی ہے ہوائیں باضابطہ کبھی نہیں چلتیں بلکہ اگر ایک کونہ سے ٹھنڈی ہوا چلتی ہے تو اسیوقت دوسرے کونہ سے گرم یا معتدل چل پڑتی ہے - اسیواسطے انگلستان میں مثل مشہور ہے کہ فلاں اپنے قول سے ایسے جلدی پھر جاتا ہے جیسے کہ ہوا +

# بخارات

## ہوا میں بخارات

(س) جب گرم کمرہ میں ٹھنڈا گلاس لاتے ہیں تو اُسکے باہر کی طرف دھندلا پن ہو جاتا ہے اسکا کیا سبب ہے ؟ (ج) چونکہ گرم کمرہ کی ہوا پانی اور بخار آلود ہو گئی ہے اسلئے جب اُسکے اندر ٹھنڈا گلاس رکھینگے تو آہستہ آہستہ اسکی ہوا سرد ہو کر بخارات

گلاس کی چمک کو مدہم یا ماند کرتے رہیں گے - یہانتک کہ اگر اور تھوڑی سی دیر گلاس
اس کمرہ میں رکھا رہیگا تو اُسکے اُوپر جھلی سی نمایاں ہوکر پسیج جائیگا اور ذرا سی دیر
میں باریک باریک قطرے دکھلائی دینگے - اور کھوگے تو ممکن ہے کہ بہت سے قطرے
مل جُلکر کسی طرف سے گرنے بھی لگیں پس اسی کو بخارات کا کثیف ہونا کہتے ہیں اور گلاس کا
دُھندلا پن صرف بخارات کے کثیف ہونے کے سبب سے ہے +

(س) ہوا کے اندر بخارات ہونے سے اسکی حرارت میں کیا فرق ہوتا ہے؟ (ج)
بخارات ہوا کے مزاج کو ہمیشہ ٹھنڈا کرنے پر مستعد رہتے ہیں کہ اُسکے ساتھ خود بھی
ٹھنڈے ہوتے جاتے ہیں یہانتک کہ جب خوب سرد ہوجاتے ہیں تو اُسکا ساتھ چھوڑکر
خود کُہر - بادل - اوس - مینہ کی صورت میں آموجود ہوتے ہیں +

(س) آئینہ وغیرہ سرد چیزوں پر پھونکنے سے کیوں کدورت پیدا ہوتی ہے؟ (ج)
چونکہ ہماری سانس میں بخارات آبی موجود ہیں اِسلئے جب ہم آئینہ کو سامنے رکھکر اُس پر
پھونک ماریں تو سانس کے بخارات آئینہ کی سرد سطح سے لگ کر کثیف ہوجاتے ہیں اور
کثیف چونکہ بھاری ہوتے ہیں اسواسطے ہوا انکے سہارنے کی متحمل نہوکر آئینہ کی سرد سطح پر
چھوڑ دیتی ہے اِس سبب سے آئینہ مکدر ہوجاتا ہے اور اُسپر بخارات کی جھائیاں سی دکھائی دیتی ہیں

(س) جاڑے کے موسم میں ہمارے موہنہ سے بھاپ کے بادل سے کیوں نمایاں ہوتے ہیں؟
(ج) ہمارے سانس کی ہوا جب باہر نکلتی ہے تو موہنہ کے باہر کی سرد ہوا میں آتے ہی سرد
ہوجاتی ہے اِسلئے بوجھل ہونے کے سبب وہ بخارات سہارنے کی قابلیت نہیں رکھتے - تب وہ

بخارات کو چھوڑ دیتی ہے - اور بھاپ کا لباس پہن کر جاڑے کے موسم میں لڑکوں کا کھیل بنتی ہے +

(س) درجہ شبنمی کسے کہتے ہیں؟ (ج) جب ہوا کا مزاج اِسقدر سرد ہو جاتا ہے کہ وہ بخارات کو سنبھالنے کی طاقت نہیں رکھتے تو بخارات کا بوجھ اپنے سر سے وہ اس طور پر اُتار دیتی ہے کہ اپنی سردی سے اُن میں کثافت پیدا کر کے اور نیا لباس پہنا کر اپنے سے جدا کر دیتی ہے پھر وہ ننھی ننھی بوندیں سی معلوم ہو کر موتی سی جھلکتی ہیں تو اس درجہ کو شبنم یا اوس کہتے ہیں +

(س) پانی کے بخارات ہوا میں کس طور پر آملتے ہیں؟ (ج) اگر ایک رکابی میں (جس میں پانی جذب نہ ہوتا ہو) تھوڑا سا پانی رکھدیں تو ایک دو دن کے بعد وہ اُڑ جاتا ہے - پس وہ پانی کہاں گیا - ہوا لیگئی - چونکہ آفتاب کی حرارت پانی کو بخارات بنا کر ہوا میں ملاتی رہتی ہے اسیطرح قیاس کر لو کہ ساری دنیا کے سمندروں تالابوں - دریاؤں وغیرہ میں سے آفتاب کے سبب کسقدر بخارات پیدا ہوتے ہونگے - اِس طور پر پانی بخارات ہو کر ہوا میں ملتا رہتا ہے +

(س) کسقدر تبخیر کی شدت و قلت ہوتی ہے؟ (ج) چونکہ گرم ہوا بہ نسبت سرد ہوا کے بخارات کو زیادہ سما سکتی ہے اِسلئے آفتاب کی تابش دن کو بہ نسبت شب کے اور موسم گرما میں بہ نسبت موسم سرما کے زیادہ زور و شور سے تبخیر کرتی ہے یعنی بخارات بناتی ہے - چنانچہ دیکھ لو کہ گرمیوں میں جہاں چھڑکاؤ ہوا فوراً خشک ہو جاتا ہے - اور جاڑے میں ایک دفعہ کا چھڑکاؤ سارے دن کو کافی ہوتا ہے - اسکا سبب یہ ہے کہ چھڑک سے جو بخارات اُٹھتے ہیں اُنکو گرم ہوا جلد جذب کر لیتی ہے اور سرد ہوا میں یہ طاقت نہیں ہوتی پس گرمی بہ نسبت جاڑے کے اور دن میں بہ نسبت رات کے زیادہ

تبخیر ہوتی ہے +

(س) جب ہم پانی کے قطرہ کو پشت دست پر رکھتے ہیں اور وہ بخارات بن کر اُڑ جاتا ہے تو ہاتھ کو سردی کیوں لگتی ہے؟ (ج) چونکہ جب ہوا سے بخارات اُٹھتے ہیں تو وہ اُسکی حرارت کو بھی اپنے ساتھ لیجاتے ہیں - اس لئے اگر پانی کا قطرہ ہم اپنی پشت دست پر رکھیں اور اُسمیں سے تبخیر پیدا ہو کر وہ سارا اُڑ جائے تو ہاتھ کو سردی لگے گی - اِس لئے کہ ہماری کھال کی حرارت کو بخارات چرا کر اپنے ساتھ لیگئے تب ہمکو سردی معلوم ہوگی +

(س) محاسبان نے بخارات کے اُٹھانے سے آفتاب کی طاقت کسقدر ظاہر کی ہے؟ (ج) بڑے بڑے حساب دانوں نے حساب کر کے ظاہر کیا ہے کہ آفتاب تمام روے زمین پر ۱۸۶۲۴۰ مکعب میل پانی کو بخارات بنا کر اُڑاتا رہتا ہے اور پھر وہ مینہ - اُوس - اولا - برف کی صورت میں زمین پر آتا ہے - پس دیکھ لو کہ آفتاب کیسا قوت والا جرم ہے کہ اسقدر پانی کی صورت بدل ڈالتا ہے اور ہوا سے اُٹھواتا ہے +

## اوس - کہر - بادل

(س) بخارات کے کثیف ہونے کی مثالیں لکھو؟ (ج) تم نے بارہا دیکھا ہوگا کہ آسمان تو نیلا اُجلا پڑا ہے بادل کا کہیں پتا بھی نہیں - مگر درختوں کے تلے مینہ برس رہا ہے - بوندیں پڑ رہی ہیں - گھاس پانی میں ایسی تر ہے کہ اُسپر چلنے سے جوتا بھیگا جاتا ہے (۲) کبھی صبح و شام دیکھا ہوگا کہ دیہات اور دریاؤں کو کُہر گھیرے ہوئے ہے (۳) بادل اِدھر اُدھر پھرتے چڑھائیاں کرتے دیکھے ہونگے - ایسی ہی اور صورتیں ہوتی ہیں - پس یہی بخارات کے

کثیف ہونے کی مختلف مثالیں ہیں +

(س) شبنم کے پیدا ہونے کا حال لکھو؟ (ج) جب آسمان صاف ہوتا ہے تو زمین سے اخراج
حرارت ہوتا ہے یعنی جو حرارت زمین نے دن کو آفتاب سے لی تھی اب وہ اسکو دفع کرتی ہے
اسی سبب سے اسکی سطح سرد ہو جاتی ہے۔ پتھروں پتّوں پر ہاتھ رکھکر دیکھو کہ وہ رات کو ٹھنڈے
ہو جاتے ہیں۔ پس سطح زمین کے سرد ہونے سے وہ ہوا کا طبقہ جو اس سے متصل ہے سرد
ہو جاتا ہے اور یہ سردی تکاثف بخارات پیدا کرتی ہے مگر درجہ کمال کو تکاثف نہیں پہنچتا
تب اس تکاثف کی وجہ سے بخارات زائد جو ہوا میں نہیں سما سکتے شبنم کی صورت میں پتوں
درختوں۔ پتھروں وغیرہ پر ظاہر ہوتی ہیں۔ پس جب ہوا کا مزاج ایسا ہوتا ہے تو
اسکو شبنم کہتے ہیں +

(س) پہاڑوں پر کہر کس طرح سے پیدا ہوتی ہے؟ (ج) جب مرطوب ہوا سرد پہاڑوں پر
گذرتی ہے تو اسکے وصل سے سرد ہوتی ہے اور یہ سردی بخارات کو کہر یا بادل کی صورت میں نمودار
کرتی ہے۔ اکثر اوقات تم نے دیکھا ہوگا کہ ایک اکیلا بادل اپنی ایسی شکلیں بدلتا ہے جس سے
معلوم ہوتا ہے کہ وہ پہاڑ کی سفید اونی ٹوپی بنتا ہے۔ یہ تماشا اکثر صبح ہوتا ہے جتنا دن چڑھتا
ہے کہر گھٹتا ہے۔ آخر کو کرہ ہوا میں غائب ہو جاتا ہے یعنی کہر اس طرح پیدا ہوتا ہے کہ ہوا کا
طبقہ جو زمین سے متصل ہے سرد ہوتا ہے اور اس سبب سے بخارات میں اسقدر تکاثف پیدا ہوتا ہے
کہ نہایت چھوٹے چھوٹے قطرات پانی کی صورت میں ظہور میں آتے ہیں اور وہ ہوا میں تیرتے
رہتے ہیں۔ ایک دوسرے سے جدا نظر نہیں آتے۔ پس یہی کہر ہے۔ دیہات میں کہر کے ساتھ

دھواں بھی شامل ہوجاتا ہے +

(س) دریاؤں پر جو سورج چھپنے کے بعد کہر پڑتی ہے اُسکا سبب بتلاؤ؟ (ج) شام کے وقت دریا کے کناروں کی حرارت بہ نسبت قعر دریا کے زیادہ جلد نکلکر منتشر ہوجاتی ہے اور اُسکی ہوا بہ نسبت دریا کی ہوا کے سرد ہوتی ہے اس لیئے کناروں کے دونو طرف سرد اور بھاری ہوا دریا کی گرم اور مرطوب ہوا کی جگہ جاتی ہے - پس اس سبب سے تکاثف پیدا ہو کر کہر بن جاتا ہے اسی وجہ سے صبح و شام دریاؤں پر کہر دکھائی دیتا ہے +

(س) بادل پیدا ہونے کا سبب تبلاؤ؟ (ج) کہر اور بادل بننے کا ایک ہی سبب ہے - صرف اتنا فرق ہے کہ ہوائے متصلہ زمین کے طبقہ زیرین سے تو کہر پیدا ہوتا ہے اور طبقات بالا میں تکاثف پیدا ہونے سے بادل بنتا ہے - اور اس تکاثف واقع ہونے کا سبب ہوا کا سرد ہونا ہے - اور ہوا دو سبب سے سرد ہوتی ہے - اول یہ کہ ہوا بلند ہونے سے پھیل جائے - دوم کسی سرد ہوا سے ملجائے - چنانچہ آسمان پر دیکھو کہ بادل کیونکر بنتے ہیں اور کیسی اپنی صورتیں بدلتے ہیں اس تبدیل کا سبب یہ ہے کہ بادل کا مادہ بدلتا رہتا ہے - صاف موسموں میں دوپہر کے وقت آسمان سفید سفید ٹکڑے جدا جدا پھیلے ہوئے ہوتے ہیں اوپر سے گول اور نیچے سے چوڑے - اسکی وجہ یہ ہے کہ جب آفتاب نکلے اوپر سے چمکتا ہے تو اُسکی تابش سے حصہ بالا میں تبخیر شروع ہوتی ہے اور وہ اُڑنے لگتا ہے مگر حصہ پائین تکاثف بخارات کی وجہ سے جڑتے چلے جاتے ہیں - اب اگر یہی بادل بہت بڑھ جائے اور اور بادلوں سے ملجائے تو بادلوں کا دل بن جائیگا اور سارا آسمان اُن سے گھر جائیگا اُسی کو گھٹا یا ابر کہتے ہیں اسی سے مینہ برستا ہے +

# مینہ - برف

(س) بادل کس کس طرح سے غائب ہو جاتے ہیں؟ (ج) یہ لکھا جا چکا ہے کہ آفتاب کی تپش دریا ندی تالاب سمندر غرض سارے روے زمین کی تری سے بخارات بناتی ہے اور ہوا انکو اوپر لیجاتی ہے - اور سردی اُنمیں کثافت پیدا کرکے بادلوں کی صورت کر دیتی ہے - یہ بادل بھی آسمان پر ہمیشہ قائم نہیں رہتے بلکہ غائب ہوتے رہتے ہیں - انکے غائب ہونے کی دو صورتیں ہیں - بعض اوقات تو ان میں تغیر بن کر نظر سے غائب ہوجاتے ہیں - دوسری صورت یہ ہے کہ وہ اپنی ساری رطوبت اور نمی کو زمین پر اُترنے کے لئے ہوا میں چھوڑ دیتے ہیں اور خود لطیف ہوکر معدوم معلوم ہوتے ہیں - انکے معدوم ہوتے ہی برف و باراں کا ہنگامہ پیدا ہوجاتا ہے +

(س) مینہ کس طرح پیدا ہوتا اور برستا ہے؟ (ج) یہ تو ظاہر ہے کہ جب آسمان پر بادل ہوتے ہیں تب ہی مینہ برستا ہے - دیکھو برسات میں ہمیشہ کالی گھٹائیں چھائی رہتی ہیں - اب پہلے گلاس والے تجربہ کو یاد کرو - اول تو گلاس پر کُہر آیا - پھر مینہ کی سی بوندیں اُسپر پھیلنے لگیں - پس جو شے گلاس پر کُہر تھی اب وہی آسمان پر بادل ہے یعنی وہی چھوٹے چھوٹے قطرات آبی وہ ہوا کے سبب ایک دوسرے سے الگ رہتے ہیں - جب وہ ملجاتے ہیں تو بڑے بڑے قطرات بن جاتے ہیں - جیسے وہ گلاس پر پھیلتے تھے ویسے ہی آسمان سے ہوا میں گرتے ہیں اور زمین پر برستے ہیں یعنی جب ہوا کی سردی کے بخارات آبی میں کثافت ایک مرتبہ اور بڑھتا ہے تو مینہ بنجاتا ہے - جب بادل کے خورد اجزا میں کثافت بڑھتا ہے تو بھی اُنکے گرد اور زیادہ ہوجاتی ہے

اور اس سبب سے آخرکار وہ ایسے بڑے قطرے بن جاتے ہیں کہ ہوا اُنکو اُٹھا نہیں سکتی - اس لئے وہ زمین پر مینھ کے قطرے بن کر گر پڑتے ہیں +

(س) پانی کن مختلف صورتوں میں نمودار ہوتا ہے؟ (ج) کُہر - ابر - برف - یخ - شبنم - وغیرہ مختلف صورتوں میں پانی اپنے کو دکھلاتا ہے +

(س) برف کیا شے ہے اور کیونکر پیدا ہوتی ہے؟ (ج) جب جاڑے کی شدت ہوتی ہے تو سرد ملکوں میں مینہ نہیں برستا - بلکہ برف دُھنکی ہوئی روئی کے روؤں کی مانند برستی ہے اس کے پیدا ہونے کی یہ صورت ہے کہ جب بخارات میں کسیقدر تکاثف پیدا ہوکر چھوٹے چھوٹے قطرے بن جاتے ہیں - تب اگر کسی سبب سے اسقدر سردی پہنچے کہ وہ قطرے بڑی بڑی بوندیں بننے سے پہلے فوراً منجمد ہوجاویں تو وہ بھاری ہونے کے سبب سوئی سے زمین پر گرنے لگتی ہیں وہی برف ہے +

(س) یخ کیا چیز ہوتی ہے اور کب پیدا ہوتی ہے اور اسکی خاصیت کیا ہے؟ (ج) پانی کی خاصیت ہے کہ وہ سردی کی ایک خاص حد پر پہنچکر جم جاتا ہے چنانچہ کبھی کبھی سخت جاڑوں میں ایسا ہوتا ہے کہ رات کو تالابوں پر نہایت صاف و شفاف ایک پپڑی سی جم جاتی ہے اسکو یخ کہتے ہیں - اس یخ یعنی آب بستہ کی یہ خاصیت ہے کہ وہ سرد ہوگا - شفاف یعنی اُسکے آرپار دکھائی دیگا - نازک ہوگا یعنی ذرا سے صدمہ سے ٹوٹ جائیگا - گرم مکان میں پگھلکر پانی ہوجائیگا - اور اس پانی کے بخارات بھی بن جائینگے - یخ کو اگر سرسری نظر سے دیکھیں تو اسکی کوئی صورت خاص معلوم نہیں ہوتی - لیکن جب سیاہ چیز پہ رکھکر دیکھیں تو

تو وہ خوشنما مسدس پھول کنگوریدار نظر آتے ہیں جن کو دیکھکر طبیعت بشاش ہو جاتی ہے۔
دیکھو اس شکل میں کن کن مختلف صورتوں سے یخ میں اجزا ہوتے ہیں +
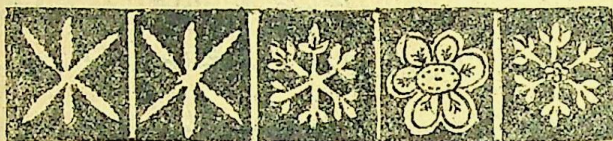
(س) اولا کیا ہے؟ (ج) بخارات آبی میں جب تکاثف پیدا ہو کر بوندیں بن جائیں اور پھر طبقۂ زمہریر میں سے گزریں تو بجائے بوندیں برسنے کے اُن کی چھوٹی چھوٹی ٹھسی گولیاں بن کر برسنے لگتی ہیں۔ انہیں کو اولا کہتے ہیں۔ یہ زراعت کے لئے پتھر کا کام دیتی ہیں اسواسطے انکو پتھر بھی کہتے ہیں +

(س) ہوا اور زمین کے درمیان پانی کا دورہ کس طرح ہوتا ہے؟ (ج) پہلے لکھا جا چکا ہے کہ روے زمین کی ساری تری سے بخارات اٹھکر ہوا میں ملتے رہتے ہیں اور جب وہ بہت اکٹھے ہو جاتے ہیں تو ہوا سے نہیں سنبھلتے تب زمین پر کہر۔ اوس۔ مینہ۔ برف۔ اولے کی صورت میں اتر پڑتے ہیں۔ اور پھر وہی دور ہوتا ہے یعنی بخارات بنتے ہیں پس پانی زمین اور ہوا کے درمیان اسیطرح دورہ کرتا ہے جیسے کہ بدن میں خون۔ اور چونکہ یہ دورہ باعث زندگی حیوانات ہے اسیطور پر وہ پانی کا دورہ ساری مخلوق کو زندہ رکھتا ہے +

## مینہ کا پانی

(س) جب سمندروں وغیرہ پر پانی بخارات سے اڑتا رہتا ہے تو ہمکو فوراً کمی کیوں نہیں معلوم

ہوتی؟ (ج) سمندروں وغیرہ کا پانی ہمیشہ اُڑتا تو رہتا ہے اور کم بھی ہو جاتا ہے
اگر آمدنی نہ ہوتی۔ بلکہ جسقدر کم ہو جاتا ہے برف۔ مینہ وغیرہ سے اُتنا ہی پھر واپس
آجاتا ہے یعنی بخارات کا اُٹھنا اور اُنکا کثیف ہوکر زمین پر آنا ان دونو عملوں میں
معادلہ و موازنہ رہتا ہے اسواسطے ہمکو کمی ظاہر نہیں ہوتی +

(س) ہوا میں رطوبت کے سامان پیدا کرنے کے لئے سمندر کو کتنا دخل ہے؟ (ج)
چونکہ بخارات سمندر سے اُٹھتے ہیں اور سمندر کل کرۂ زمین کا تین چوتھائی حصہ ہے اور
باقی ایک چوتھائی حصہ خشکی تو بخارات کا سب سے بڑا مخزن سمندر کو ہی سمجھو یعنی تین چوتھائی
بخارات سمندر سے اُٹھتے ہیں اور ایک چوتھائی خشکی کے سب دریاؤں جھیلوں وغیرہ سے +

(س) سمندر پر جو پانی برستا ہے وہ کیا ہوتا ہے؟ (ج) پہلے ذکر ہوا کہ سمندر سے بخارات
بہت اُٹھتے ہیں اسواسطے ظاہر ہے کہ اگر اسکا آمدخرچ برابر نہ رہیگا تو ایک دن وہ معدوم
ہو جائیگا۔ پس بارش بھی اسی سبب سے ان میں ہوتی ہے یعنی کل کرۂ زمین کی تقریباً تین
چوتھائی حصہ سمندر میں برس کر اسمیں آمدخرچ پورا کر دیتا ہے +

(س) جزائر برطانیہ میں سالانہ مینہ کسقدر برستا ہے؟ (ج) جزائر برطانیہ کا جو
حساب لگایا گیا ہے تو معلوم ہوا کہ سالانہ اڑسٹھ مکعب میل اسکی سطح زمین پر برستا ہے
حالانکہ وہ ملک کچھ کثرت بارش کے لئے مشہور نہیں ہے +

(س) زمین پر جو مینہ برستا ہے اُسکا پانی کس طرح تقسیم ہوتا ہے؟ (ج) زمین پر جو
پانی برستا ہے اُسکے تین حصہ ہو جاتے ہیں سب سے بڑا حصہ تو ندی نالوں دریاؤں

وغیرہ کے ذریعہ سے سمندر میں جا ملتا ہے۔ دوسرے حصہ میں سے کچھ تو زمین پی کر اپنا پیٹ بھر لیتی ہے اور اسمیں بڑے بڑے مخزن آئندہ کے لئے جمع کر لیتی ہے اور کچھ اپنے اوپر جھیلوں تالابوں وغیرہ میں محفوظ رکھتی ہے۔ اور تیسرا چھوٹا حصہ بخارات بنکر کچھ تو فوراً اُڑ جاتا ہے اور کچھ آہستہ آہستہ اُڑتا رہتا ہے +

(س) یہ کس طرح ثابت ہو سکتا ہے کہ بارش کے پانی کا بہت سا حصہ زمین کے اندر چلا جاتا ہے اور وہ بھی پھر بدستور دورہ کرتا ہے؟ (ج) اُوپر کے بیان سے ظاہر ہے کہ بارش کے پانی کا بہت سا حصہ زمین میں چلا جاتا ہے اس کا ثبوت اس طور پر ہو سکتا ہے کہ جہاں سے چاہو بیلداروں کو بلا کر زمین کا پیٹ پھاڑ ڈالو۔ تو اسکے اندر پانی کے بڑے بڑے مخزن نکلیں گے جس سے ثابت ہوا کہ پانی زمین نے پی کر اپنے پیٹ میں بھر لیا اور پھر جھرنے اور چشموں وغیرہ کے ذریعہ سے وہ پانی زمین کے اُوپر دوبارہ آجائیگا۔ جسکا ذکر آئندہ سوالات میں دیکھو گے +

## چشمے

(س) پانی کو راہ دینے کے لئے ریت اور گل میں کیا فرق ہے؟ (ج) چونکہ ریت یا بھُڈ زمین مسامدار اور متخلخل ہوتی ہے۔ اسواسطے وہ اپنے لئے مہمان پانی کو بہت جلد دخل دیتی ہے اور فوراً جہاں جھوڑ ہوتا ہے اپنا راستہ بنا کر اندر گھس جاتا ہے اور موقع دیکھکر گھر بنا لیتا ہے۔ غرض کہ ریت وغیرہ مانند اسفنج کے پانی کو لینے میں جذب کر لیتی ہے +

(س) فرش پر اس فرق سے کیا نتیجہ ہوتا ہے؟ (ج) زمین پر جب چکنی مٹی کا فرش

ہوگا تو اُس میں نفوذ نکر سکیگا بلکہ اُسپر کھڑا رہیگا - تالاب اسی قسم کے ہوتے ہیں اور یہ ایسی صورتوں میں ہوتا ہے جہاں روئے زمین پر کتل معدنیہ کے ڈھیر تہ بتہ جمے رہتے ہیں اور اُسکے اوپر چکنی مٹی لپٹی ہوئی ہوتی ہے - اس قسم کی ٹیبوں کے چھوٹے چھوٹے اجزا ایسے پیوستہ ہوتے ہیں گو پانی کتنا ہی زور کرے مگر اندر نہیں جانے دیتے

(س) جو کتل معدنیہ (راک) سخت ہوں اُن میں کونسی قدرتی نہریں پانی کے راستے کے لئے ہیں؟ (ج) جو کتل معدنیہ (راک) بہت سخت ہوتے ہیں اُن میں قدرتی جھریاں شگاف دراڑیں درزیں جالیاں ہوتی ہیں جیسا حجر المشوفہ میں باوجودیکہ اسکے اجزا ایسے سخت پیوستہ ہیں کہ پانی کو دخل نہیں دیتے مگر اسمیں درزیں ایسی فراخ ہوتی ہیں کہ پانی اُنکے اندر آسانی سے نفوذ کر سکتا ہے +

(س) پہاڑی زمینوں میں دلدل کا حال لکھو؟ (ج) پہاڑی زمینیں بعض ایسی ہوتی ہیں کہ وہ ہمیشہ تر ہی رہتی ہیں - کبھی اُنپر پانی کھڑا رہتا ہے جبکہ اسکے آس پاس کی زمین چاروں طرف خشک پڑی رہتی ہے اور وہاں مٹی بھی کسیقدر پانی میں آمیز رہتی ہے - پس اسی نمناکی کو دلدل کہتے ہیں +

(س) چشمے کیا چیز ہیں؟ (ج) نمناکی کا اُوپر ذکر ہوا - جب اس نمناکی میں پانی اس کثرت سے زمین میں برآمد ہو کر کھڑا ہو جائے کہ اُسکے آس پاس سمائی نہ ہو تو ایک چھوٹی سی ندی بہنے لگتی ہے اسی کو چشمہ کہتے ہیں اور اسکے سبب انسان نے کنوئیں کھودنے سیکھے ہیں جب انسان نے دیکھا کہ یوں پانی کا چشمہ زمین سے نکلتا ہے تو اُس نے جانا کہ ضرور زمین کے اندر

پانی رہتا ہے تب اُس نے کھودا اور پانی نکالا +

(س) کتل معدنیہ کے درمیان چشمے کیوں جاری ہوتے ہیں؟ (ج) شکل ذیل کو دیکھو

یہ راک معدنیہ کی تصویر ہے اسمیں مختلف قسم کے معدنیات کے فرش تہ بتہ ہوتے ہیں۔ فرض کرو کہ ا پر چکنی کتل معدنیہ کا فرش ہے کہ پانی اُسمیں سے نہیں گزر سکتا اور اُسکے اُوپر کسی متخلخل شے معدنی کا فرش ہے جس میں پانی نفوذ کر سکتا ہے۔ اب مینہ برسا اور اول ریت پر پڑا تو وہ اُسمیں نفوذ کر جائیگا۔ لیکن جب کتل معدنیہ کی چکنی تہ پر پہنچیگا تو وہ اُسکے آگے نہیں جانے دیگا۔ پس یا تو رُک کر جمع ہونے لگیگا یا نیچے کی کتل معدنیہ کی چکنی تہ پر دوڑیگا۔ اگر کوئی غار یا وادی کی تہ اس سے نشیب میں ملگئی تو اطراف وادی پر چشمہ جاری ہو جائیگا جیسا کہ مقام ص ص پر اسیواسطے مجبوری سے چشمے جاری ہوتے ہیں +

(س) جو چشمے بڑے گہراؤ سے جاری ہوتے ہیں اُنکی اصل کیا ہے؟ (ج) چونکہ زمین کے اندر پانی کے رہنے کی کوئی حد نہیں ہے بلکہ سطح سمندر اور وادی کی ہمواری سے بعض دفعہ میلوں نیچے اُتر جاتا ہے لیکن کتنا ہی نیچا خواہ تحت الثرٰی کو پہنچ جائے۔ آخر کار پھیر پھر کر سطح زمین پر ضرور آجاتا ہے۔ کیونکہ جب قطرہ زمین کے اندر داخل ہوتا ہے تو اُسکے پیچھے قطرات کی قطار بھی اندر جاتی ہے۔ اور وہ کسی چھوٹی یا بڑی سوت سے جو کتل معدنیہ کی دراڑوں میں اپنا کام کر رہی ہے جا ملتا ہے اور اسی راہ سے جلدی سینکڑوں گز نیچے اُتر جاتا ہے

یہانتک کہ کوئی کتل معدنیہ ایسا آجاتا ہے کہ وہ اُسے روک دیتا ہے۔ پس جب یہ قطرہ رک گیا تو وہ قطار بھی رُک جاتی ہے۔ اس طرح متواتر قطرے جمع ہوکر بہت سا پانی اکٹھا ہوجاتا ہے۔ اور اُسپر دباؤ اور زور زیادہ ہوکر کتل معدنیہ کے مفاصل سے اُوپر کو اُبلنا شروع ہوجاتا ہے یہانتک کہ زمین پر پھوٹ نکلتا ہے اس طرح سے گہرا وسے چشمے جاری ہوتے ہیں۔ دیکھو شکل ذیل میں جو خط سے بنے ہوئے ہیں یہ کتل معدنیہ کے مفاصل ہیں جنکے وسیلے سے پانی زمین کے نیچے جاکر ایک منفجر بناتا ہے اور اُنسے اُوپر کو چڑھکر آتا ہے اور مقام کو چشمے سے بہاتا ہے +
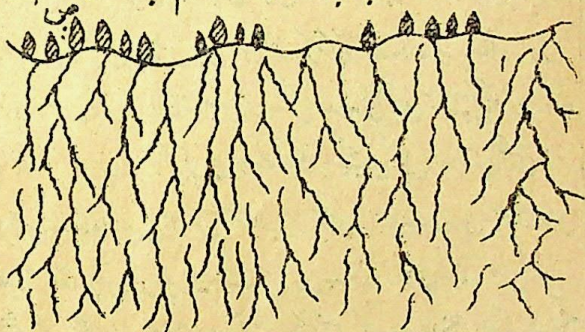
(س) یہ کیونکر ثابت ہوتا ہے کہ زمین کے اندر پانی دورہ کرتا ہے؟ (ج) زمین کے اُوپر سینکڑوں چشمے جاری ہیں جن سے یہ بات بخوبی ثابت ہوتی ہے کہ پانی کا دَور جیسا زمین کے اوپر ہوتا ہے ایسا ہی زمین کے نیچے انسان نے اپنے بنائے ہوئے کام سے اسبات کو خوب ثابت کرلیا ہے دیکھو جب کنواں کھود کر سوت نکالتے ہیں تو پانی کیسے زور شور سے اُبلتا ہے۔ اس سے ثابت ہے کہ پانی زمین کے اندر چپ چاپ بیٹھا ہی نہیں گیا بلکہ حرکت کر رہا ہے +

# زمین میں پانی کے کام اور کُل معدنیوں کی فرسودگی

(س) تجربہ سے بتلاؤ کہ چشمہ کے صاف پانی میں کیا اور چیزیں بھی ملی ہوئی ہیں؟ (ج) اگر چشمہ کا پانی نہایت صاف ہوتا ہے مگر اصلی جزوں ہائیڈروجن اور آکسیجن کے سوائے اور چیزیں بھی شامل ہو جاتی ہیں۔ اسکا تجربہ یوں کرو کہ اسکو جوش دیکر اُڑا دو۔ اگر سارا بھاپ بن کر اُڑ جائے تو جان لو کہ پانی خالص ہے اور اگر تلچھٹ رہے تو ظاہر ہے کہ کچھ ملا ہوا ہے۔ بس چشموں کے پانی میں ایسا ہی ہوتا ہے +

(س) چشموں کے پانی میں اشیا کیونکر محلول ہو جاتے ہیں تجربہ کرکے بتلاؤ؟ (ج) اگرچہ بارش کا پانی مکدر بہت کم ہوتا ہے۔ لیکن جب وہ زمین کے اندر جاتا اور اُسکی آنتوں میں گھستا ہے اور چشموں کی صورت میں نکلتا ہے تو اس آو جاؤ میں اسکو بہت کُل معدنیات میں سے گذرنا پڑتا ہے۔ اس سبب سے اُسکے اجزاؤں میں آکر گھل مل جاتے ہیں گو وہ آنکھ کو دکھائی نہیں دیتے مگر ذائقہ سے جانے جاتے ہیں جیسے اگر پانی میں نمک ملائیں تو دیکھکر اُسکو نہیں بتا سکتے لیکن ذائقہ اُسکو فوراً چکھ کر بتا دیگا کہ نمکین ہے +

(س) چشموں کے پانی میں جو اشیا ملجاتی ہیں کیونکر الگ ہو سکتی ہیں؟ (ج) چشمہ کے پانی کے اشیا مخلوط یا تو علم کیمیا کے ذریعہ یا سیدھی ترکیب بھبکے سے الگ ہو سکتے ہیں۔ یعنی جس پانی کو صاف کرنا منظور ہو اُسکو بھبکے میں کشیدہ کر لو +

(س) ہوا کے صاف کرنے میں مینہ کو کیا دخل ہے؟ (ج) ہوا صرف بارش سے ہی صاف ہوتی ہے اسلئے بارش کو ہوا کا دھوبی کہو تو بجا ہے کیونکہ وہ ہوا میں سے کاربانک ایسڈ خاک کے ذرے۔ دھواں

زہریلے بخارات چھوٹے موٹے کیڑے مکوڑے اور بہت سی آلا بلا اپنے ساتھ لیکر زمین کے اُوپر برستا ہے جس سے ہوا صاف ہو جاتی ہے +

(س) پانی کے کاربانک ایسڈ ملا ہوا پانی جب زمین کے اندر کتل معدنیہ سے گزرتا ہے تو اُنکو گھلا کر اپنے میں ملا لیتا ہے - اور بعض راک کے چونہ وغیرہ کو پانی میں ملا دیتا ہے اور راکوں کے اس مادہ کو جس سے اجزا میں پیوستگی ہوتی ہے اور جس سے اسکے جرم کا شیرازہ بندھا ہوتا ہے اسکو گلا کر شیرازہ ڈھیلا کر دیتا ہے - اس طرح انکے اجزا پریشان ہو کر مٹی اور ریت میں ملجاتے ہیں غرض کاربانک ایسڈ کتل معدنیات کے غارت کرنے کو بڑا اُستاد ہے +

(س) اوکسیجن کا کتل معدنی پر کیا اثر ہوتا ہے ؟ (ج) آب باراں میں جو آکیسجن ملا ہوتا ہے وہ چیزوں پر زنگ لگا کے مٹی بنا کر اُسکو تحلیل کر دیتا ہے - دیکھو اگر مرطوب موسم میں کسی نمناک مقام پر لوہے کے ٹکڑے کو رکھدو تو اُس پر زنگ لگ جائیگا - پھر اُسکے اُوپر کے اجزا آٹا آٹا ہو جائینگے اس طرح کتل معدنیہ باری باری سے گھل کر پانی میں ملجاتے ہیں گویا آکیسجن بھی کاربانک ایسڈ کی طرح کتل معدنیہ کی غارتگر ہے +

(س) پانی کا کتل معدنیہ پر کیا اثر ہوتا ہے ؟ (ج) چونکہ پانی کی خاصیت ہے کہ وہ جمتے وقت پھیلتا ہے یعنی اُسکا جرم زیادہ ہو جاتا ہے اور زمین پر کتل معدنیات و رفراش زمین میں اکثر پانی کے نفوذ کرنے کی قابلیت ہے کیونکہ کتل معدنیات جو سخت سے سخت ہیں اُنمیں بھی کسیقدر تخلخل ہوتا ہے اسلیئے اسکے اندر پانی نفوذ کر جاتا ہے - پس اس طرح موسم گرما میں کچھ پانی کتل معدنیات کی دراڑوں میں چلا جاتا ہے - اور جب پالا پڑتا ہے تو پانی اُسکے اندر جم کر اپنے

اپنے حجم بڑھانے کی کوشش کرتا ہے۔ کتل معدنیات کی دراڑیں بڑی ہو جاتی ہیں اور اُن دراڑوں روزنوں میں پانی بھر جاتا ہے وہ بھی جم کر اپنی صورت پیدا کرتا ہے۔ پس اسطور پر آہستہ آہستہ پالا پڑ کر کتل معدنیہ کو غارت کرتا رہتا ہے +

(س) کاربانک ایسڈ۔ آکسیجن۔ پالے کے سوائے کیا کوئی اور سبب بھی کتل معدنیات کا غارتگر ہے (ج) ہاں چوتھی حرارت ہے جو کتل معدنیات کو غارت کر کے پانی میں ملاتی ہے کیونکہ قاعدہ ہے کہ اجسام حرارت سے پھیلتے ہیں اور سردی سے سکڑتے ہیں۔ اِس قاعدہ کے بموجب جب دیکھو کتل معدنیہ اور فراش آفتاب کی تابش کے سامنے آئے تو بہت گرم ہو جاتے ہیں اور رات کو حجاب میں ہو جاتے ہیں۔ پس اس پھیلنے اور سکڑنے سے کتل معدنیات کے اجزا ڈھیلے اور پتھروں کے ذرات اور ریت جدا ہو کر کہیں سے کہیں پہنچ جاتے ہیں۔ آپ دیکھ لو کہ کتل معدنیات کے غارتگر کون کون ہیں اور اُسکے فرسودہ ہونیکے کیا کیا سبب ہیں +

## کتل معدنیات کے ریزے اور فراش

(س) زمین کا معمولی فراش کیونکر بنتا ہے؟ (ج) اگر زمین کے فراش پر سے ہم تھوڑی سی مٹی مٹھی میں لیں اور غور سے دیکھیں تو کچھ ذرّے پتھروں کے اور کچھ ریزے گل چھان کے دکھائی دینگے۔ اور کسیقدر ایسے اجزا نباتات اور حیوانات مردہ کے گل سڑ کر اُس میں ملے ہوئے ہوتے ہیں۔ پس اس سے معلوم کر لو کہ زمین کا فراش اپنے معمولی جزوں سے بنا ہے اور فرسودگی زمین اسکا بنانے والا کاریگر ہے +

(س) مینہ کے عمل کیمیائی سے کیا مراد ہے؟ (ج) مینہ کے عمل کیمیائی سے مراد مینہ کی وہ

قوت ہے جس کے ذریعہ سے اجزاو اجسام تحلیل ہو کر فراش زمین بنتے ہیں۔ مثلاً اگر پانی میں شکر یا نمک پڑ جائے تو گھل جاتا ہے پس جس قوت کے ذریعہ سے گھل گئے وہ مینہ کی عمل کیمیائی ہے +

(س) مینہ کے عمل آداتی سے کیا مراد ہے؟ (ج) مینہ کی قوت آداتی وہ ہے جسکے سبب اجسام پر زور ہوتا ہے مثلاً جب نرم زمین یا ریت کے میدان پر زور سے بوندیں پڑتی ہیں تو ان میں ذرا ذرا سے نشان پڑ جاتے ہیں اور بوندیوں کا زور ریت کے ذروں کو علیحدہ کرتا ہے۔ ڈھلوان زمین سے مینہ کا پانی بہکر اس مٹی اور ذرّوں کو اپنے ساتھ بہا لیجاتا ہے پس جس قوت کے ذریعہ سے یہ عمل ہوئے مینہ کی آداتی قوت ہے +

(س) فراش جس عمل سے بنتا ہے اسکی ماہیت بتلاؤ؟ (ج) مینہ کا پانی کتل معدنیات پر جو دو طرح سے خرابی لاکر اسکو غارت کرتا ہے یعنی اول تو اسکے اوپر والے اجزا کو ریزہ ریزہ کرتا ہے۔ دوسری قوت آداتی سے اسکو بہا لیجاتا ہے اور ایک نیا حصہ تحلیل کرنے کے لیے اوپر نکالتا ہے . . . پھر اسکو تلف کرتا ہے۔ غرض اسیطرح ہمیشہ پتھروں کی برکی اور سفوف بنا بنا کر زمین پر لاتا ہے۔ وہ مادہ کچھ تو کاواکوں اور غاروں میں جا پڑتا ہے اور کچھ ڈھلوان زمین پر۔ اور کچھ دریا میں سے ہوکر سمندر میں پہنچتا ہے۔ پس ایسے مادہ سے ہمارا فراش زمین جسپر نباتات اُگے ہوئے ہیں بنا ہے +

(س) فراش کس طرح ہمیشہ نیا تیار ہوتا رہتا ہے؟ (ج) مذکورہ بیان کے بموجب پانی کی دونو قوتیں یعنی قوت کیمیائی اور آداتی رو سے زمین کے فراش کو تحلیل کرکے بہا لیجاتی ہیں پھر نیا فراش نیچے سے نمودار ہوتا ہے اور چونکہ اسمیں نباتات کی بہت غذائیں موجود ہوتی ہیں

اِسواسطے نباتات بہت اچھی طرح اُسپر اُگتا ہے غرض اِسیطور پر فراش ہمیشہ بدلتا رہتا ہے

(س) فراش بنانے میں نباتات کیا مدد کرتی ہے؟ (ج) فراش بنانے میں نباتات اُن قوتوں کا خود بھی ساتھ دیتی ہے اِس طرح پر کہ اُسکی جڑیں پتھروں کے ذرّوں اور مفاصل کے اندر گھس جاتی ہیں اور وہاں پھُول کر انکی بستگی کو کشادہ کرتی ہے - اور جب اِن جڑوں کے ریشے گل سڑ جاتے ہیں تو انمیں خالص کاربانک بہت پیدا ہوتا ہے، اور وہ اپنی قوت حامضہ سے پتھروں کو تحلیل کرتا ہے پس اس طرح نباتات میں فراش بنتی ہے +

(س) زمین کے کیڑے مکوڑے فراش بنانے میں کسقدر دخیل ہیں؟ (ج) چونکہ نباتات کے زمین کے اندر پیدا ہو جانے سے گویا مکوڑوں کی خوراک پیدا ہو جاتی ہے اِس سببسے اسکے اندر بہت سے حشرات الارض پیدا ہو کر اسکے اندر گھر بنا لیتے ہیں اور چونکہ حامض کاربانک ایڈ کا دخل ہو جاتا ہے اِسواسطے وہ کُل معدنیات اور زیادہ تحلیل ہونے لگتے ہیں - اس طرح سے زمین کے کیڑے مکوڑے فراش زمین کے معین ہیں کیونکہ اسکے ذریعے اسکی فرسودگی عمل میں آتی ہے +

(س) اس سے کیا مراد ہے کہ خشکی سمندر کی طرف چلتی ہے؟ (ج) اُوپر کے جوابات سے زمین کی فرسودگی کے سبب لکھے جا چکے ہیں - اِن جوابوں سے ظاہر ہے کہ زمین کے فراش کے اجزا متواتر تحلیل ہو کر بارش ندی نالوں دریاؤں کے ذریعہ سے نشیب کی طرف چلتی رہتی ہے - چنانچہ پہاڑوں کی چوٹیوں سے ذرہ الگ الگ ہو کر اسکی بغلوں اور دامن سے گزر کر آہستہ سمندر کی طرف چلتے رہتے ہیں اِس سے مراد ہے کہ گویا زمین آہستہ آہستہ سمندر کی طرف چلی جا رہی ہے +

## ندی - نالے

(دریا)

(س) موسلا دھار بارش کے دن ڈھلواں سڑک کے گرد۔ تالاب اور نالے کس طرح بنجاتے ہیں؟ (ج) جس روز شدت سے بارش ہو اُس روز کسی ڈھلواں سڑک کے اونچے مقام پر جا بیٹھو تو اول موٹی موٹی بوندیاں پڑتی ہیں اور اس سے سڑک میں چھوٹے چھوٹے گھرے نشان ہوجاتے ہیں جب مینھ خوب زور سے برسنے لگتا ہے تو پہلے نشان سڑک سے غائب ہوجاتے ہیں۔ اور پانی کی روئیں بہنے لگتی ہیں اور ادھر اُدھر سے بہت سی روئیں ڈھلان پر سے اُترتی ہیں اور آپس میں ملتی جاتی ہیں اور زمین کی ناہمواری کے سبب بعض بعض جگہ رُخ بدل ڈالتی ہیں اور درجہ بدرجہ مل جل کر تعداد میں کم ہوتی جاتی ہیں یہانتک کہ آخر کار ایک نالا بن جاتا ہے پس اس طرح تالاب وغیرہ پیدا ہوجاتے ہیں +

(س) پانی کی دھاریں کیوں رواں ہوتی ہیں؟ (ج) چونکہ کشش ثقل کا قاعدہ ہے کہ سب اجسام کو مرکز زمین کی طرف مائل کرتی ہے جیسے کہ گول پتھر کو ڈھلواں سطح پر کر دیں تو وہ نشیب میں جا گرتا ہے۔ کیونکہ مرکز زمین نشیب کی طرف بہ نسبت بلندی کے زیادہ قریب ہے اسوجہ سے پانی ہمیشہ مرکز زمین یعنی نشیب کی طرف مائل ہوجاتا ہے اور جب کوئی ایسا موقع ملتا ہے کہ اُسکے ہر ایک ذرّہ سے مرکز زمین برابر فاصلہ پر ہوتا ہے تو وہیں ٹھیر جاتا ہے پس اسوجہ سے پانی نشیب کو بہتا ہے +

(س) تالاب اور جھیلیں کیا چیز ہیں؟ (ج) جب پانی کے راستہ میں کوئی غار آجاتا ہے تو اُسمیں پانی ٹھیر جاتا ہے اسی کو جھیل یا تالاب یا پوکھر بولتے ہیں۔ اسمیں بالائی سطح پانی کے ہر قطرہ کا فاصلہ مرکز زمین سے برابر ہوتا ہے +

(س) تالابوں جھیلوں دریاؤں وغیرہ کا پانی کیوں دوڑا چلا جاتا ہے؟ (ج) اگر سطح زمین ہموار ہوتی تو پانی کے چلے جانے کو نشیب ملتا۔ وہ سب جگہ برابر پھیلتا۔ مگر چونکہ ملک سب جگہ سے یکساں ہموار نہیں ہے۔ پہاڑ۔ پہاڑی گھاٹی جھیلیں۔ ٹیبے۔ دریا۔ سیلاب۔ تالاب بہت ہیں اس سبب سے دریاؤں وغیرہ کا پانی بہتا ہے۔ اگر ہموار ہوتی تو باوجود کشش ثقل کسی طرف کو نہ بہتا بلکہ ہموار رہتا +

(س) بلند زمین کے پانی پست ملک میں کیونکر مقامات مقرر کرتے ہیں؟ (ج) جیسے سڑک پر دیکھا کہ بہت سی چھوٹی چھوٹی نالیاں رفتہ رفتہ کم ہوتی گئیں اسیطور پر بلند زمین سے جو نالے بہکر آتے ہیں وہ تعداد میں اول بہت ہوتے ہیں مگر آہستہ آہستہ جب پست ملک میں جا پہنچتے ہیں تو وہ ایک دوسرے سے ملکر ایک نالا اور دریا بنجاتے ہیں جس کا عمق تو زیادہ ہوتا ہے اور رفتار تیز اسیطور پر اپنے مقامات حسب لخواہ مقرر کرتے ہوئے سمندر میں جا گرتے ہیں +

(س) فاصل آب کے کیا معنی ہیں؟ (ج) جیسے سڑک کے ادھر ادھر طرف مخالف کو چھوٹی چھوٹی ندیاں بہ رہی تھیں اسیطور پر کسی اونچے مقام سے دونو طرف دریا مخالف سمت میں بہا کرتے ہیں پس اس بلند مقام کو جو اس طرح سے ایک طرف کے دریاؤں کو دوسری طرف والے دریاؤں سے جدا کر دے اسے فاصل آب کہتے ہیں +

(س) خشک موسم میں دریا کیوں رواں ہوتے ہیں؟ (ج) برسات کے موسم میں دریاؤں کے بہنے کا سبب ظاہر ہے لیکن موسم گرما میں بھی وہی پانی کام میں آتا ہے۔ کیونکہ تم جان چکے ہو کہ سارا پانی بہنیں بہتا تھا بلکہ زمین بہت سے پانی کو اسوقت کے لئے اپنے پیٹ کے غاروں میں ذخیرہ رکھتی ہے

جب برساتی پانی کا زور شور کم ہو جاتا ہے تو ان چشموں ہی سے پانی بہتا ہے۔ چونکہ بارش کے موسم میں دونو طرف سے آمدنی ہوتی تھی اسوجہ سے دریاؤں میں پانی زیادہ تھا اب ایک ہی آمدنی ہے یعنی زمین کے خزانہ سے اس سبب سے کیقدر کم ہو جاتا ہے مگر بالکل نہیں خشک ہوتا یہ کمی بھی مخزن کی قوت پر منحصر ہے +

(س) بعض دریا مثل گنگا کے گرمی میں کیوں چڑھاؤ پر ہوتے ہیں؟ (ج) جن دریاؤں میں موسم گرما میں چڑھاؤ ہے اُنکا ماخذ یا منبع برف کے پہاڑوں میں ہوتا ہے کیونکہ گرمی کی شدت سے برف پگھلنی شروع ہوتی ہے۔ اور پانی بن بن کر بہتی ہے اسواسطے ان بادلوں میں پانی چڑھ جاتا ہے۔ اور برخلاف اسکے جاڑے میں برف پگھلنے کے سبب دریا میں پانی کم ہوتا ہے۔ گنگا وغیرہ ایسے ہی دریا ہیں +

(س) خشکی پر سے جو پانی دریاؤں میں کھنچکر چلا جاتا ہے اسکی بحث کس کام آتی ہے؟ (ج) خشکی پر مینہ کا وہ حصہ جو دریاؤں میں جانے سے بچ رہتا ہے وہ حیوانات و نباتات کے نشوونما کے کام آکر اس راہ سے بخارات بن کر چل دیتا ہے۔ اور پھر وہی دور قدیم جاری ہو جاتا ہے۔ غرض پانی کا کوئی قطرہ ہوا کی سواری سے محروم نہیں رہتا بلکہ باری باری سے اُسپر سوار ہوتا رہتا ہے +

## نالے۔ ندّیاں اور اُنکے مواد

(س) دریا جو مواد غیر مرئیہ (کیمیائی طور پر محلول کرکے) سمندر میں لیجاتا ہے اُنکو واضح طور پر بتاؤ؟

(ج) یہ لکھا جاچکا ہے کہ دریاؤں کے ماخذ چشمہ ہیں اور چونکہ چشمہ مختلف قسم کی کثل معدنیات میں گزرتے ہیں۔ اس سبب سے بہت سے مواد اپنے ہمراہ شریک کرکے لیجاتے ہیں اگرچہ دکھائی نہیں دیتے۔ چنانچہ حساب کیا گیا ہے کہ دریائے راین ایک سال کے اندر نورتھ سی میں اسقدر چونا لیجاتا ہے کہ اس سے تینتیس کھرب اور بیس ارب گھونگوں کے خول بنجاتے ہیں اور پانی۔ اور چونہ میں اسطرح اختلاط کیمیائی ہوجاتا ہے کہ پانی کا رنگ تک متغیر نہیں ہوتا +

(س) چڑھاؤ کے وقت دریا مکدر اور بدرنگ کیوں ہوجاتے ہیں (ج) دریا کے چڑھاؤ کے وقت چونکہ پانی میں زور بہت ہوتا ہے اسواسطے اپنی قوت آداتی سے وہ زمین کے اجزا اور کراڑوں کو توڑ پھوڑ جھکولے دیکر اپنے ساتھ لیجاتا ہے اور نیز وہ اجزا جو مینہ کے سبب بہت زمین سے جدا ہوگئے ہیں انکو وہ بہا کر سمندر میں جا ملاتا ہے۔ اسوجہ سے طغیانی کے وقت دریا مکدر بدرنگ ہوجاتے ہیں +

(س) دریا کے تہ میں۔ بجری۔ پتھر۔ روڑے۔ بٹیاں کیوں ہوتی ہیں اور اسکی گولائی کا کیا سبب ہے (ج) دریا جب کسی کثل معدنیات پر گزرتا ہے تو اسکو رگڑ رگڑ کر خوب مالش کرتا ہے اور وہ پتھر پانی کی دھار سے باریک ہوکر بجری سی نمایاں ہوتی ہیں اور بعض بڑے بڑے پتھر جو اسکے رگھذر میں آجاتے ہیں۔ خود اسکے زور سے گھس گھسا کر گول مول بنجاتے ہیں۔ جسوقت یہ پتھر پہاڑوں اور کراڑوں سے کٹ کر جدا ہوتے ہیں تو ان کے کنارے بڑے تیز ہوتے ہیں۔ لیکن بعد میں پانی کے کاریگری سے وہ خراد اترتی ہے جو دیکھنے کے لائق ہے +

(س) روزن آوندی سے کیا مراد ہے (ج) جب یہ بٹے وغیرہ پانی کے زور سے اس کے ہمراہ

چلتے ہیں اور پانی میں طغیانی ہوتی ہے تو جگہ بجگہ آگر وہ زمین کو برباد کرتے چلے جاتے ہیں اور گول گول گہرے غار۔ دریا کی تہ اور اطراف پر ڈالتے ہیں ایسے غاروں کو روزن آوندی کہتے ہیں +

(س) پہاڑوں کے درمیان تنگ راہ مثلاً دری وغیرہ دریاؤں سے کس طرح بنتے ہیں۔

(ج) جب پتھروں اور کتل معدنیات میں گھسّم گھسّا اور سر پھٹول ہوتی ہے تو اس سے دریا کی تہ گھس گھس کر چوڑی اور گہری ہوتی ہے۔ اور ریت کیچڑ وغیرہ جو پانی میں آمیزہ ہیں آپس میں مل جاتے ہیں اور رہگذر آب کے گہرے اور وسیع یعنی کشادہ ہونے سے تنگ راہیں قطعات معدنیات میں پڑ جاتے ہیں وہی درہ اور گھاٹیاں ہیں +

(س) جب پانی گہرا نہ ہو تو اس کے ثمرت کا بیان کرو (ج) پیچھے والے جوابات سے ظاہر ہے کہ دریا اپنے ساتھ ریت۔ مٹی۔ خاک دھول۔ بلا نوعیہ سب کچھ لئے ہوئے ہے۔ پس جس وقت وہ ہموار میدان سے اس سامان کو لیکر گذرتا ہے تو اسکا پھاٹ بہت چوڑا ہو جاتا ہے اور گہراؤ کم اسی سبب سے وہ اس سارے بوجھ کو اپنے ساتھ نہیں لیجا سکتا بلکہ آہستہ آہستہ موقع دیکھکر ڈالتا جاتا ہے اسی سبب سے کہیں بجری بھی ہوتی ہے اور کہیں کتل معدنیہ کے ٹکڑے چاندی یا چادریں میں لپٹے پائے جاتے ہیں +

(س) دریا کے کنارے پر جو کراڑے زینہ کے طور پر ہوتے ہیں اُنکی وجہ بتلاؤ؟ (ج) دریا جب ہموار میدان سے گزرتے وقت اُبلتے ہیں تو پھیل جاتے ہیں اور پانی ان ڈھال میدانوں میں آہستہ آہستہ چلنے لگتا ہے۔ اس سبب سے وہ مادہ اُسکی تہ پر جم جاتا ہے۔ اس طرح اس

زمین پر ایک فراش کی تہ جم جاتی ہے - یہ حال ہر سال ہوتا جاتا ہے - اِسیطرح بتدریج ایسی تہیں جمتی رہتی ہیں - یوں پانی کے چڑھاؤ سے زمین اُونچی ہو جاتی ہے اور پھر دریا نیچا اسلیئے پانی قطعات بلند پر نہیں چڑھتا - لیکن چڑیں میدانوں سے ضرور کاٹتا رہتا ہے اسوجہ سے ایک نیا میدان جو اُوپر والے سے نیچا ہوتا ہے پیدا ہو جاتا ہے علی ہذا القیاس دریا کے ذریعے سے میدانوں کی سیڑھیاں سی بنتی جاتی ہیں جیسا کہ چبوترہ پر چبوترہ بناتے ہیں چنانچہ شکل ذیل سے ظاہر ہے
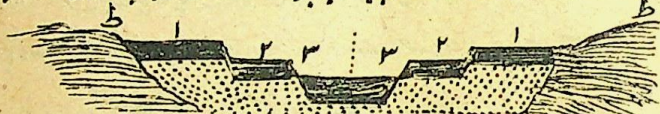
وادی ط ط دو پہاڑوں کے بیچ میں ہے اور اُسکے درمیان دریا بہتا ہے چبوتروں کی سیڑھیاں نشانات ۱ و ۲ و ۳ سے مختلف قسم کی ظاہر ہیں +

(س) ڈلٹا کا حال بیان کرو کہ وہ کیونکر دریا وغیرہ کے دہانہ پر بنتا ہے ؟ (ج) جب دریا جھیل یا سمندر کے قریب پہنچتا ہے تو روانی کم ہو جاتی ہے اور ریت مٹی وغیرہ کی برداشت ہونے کے سبب تہ پر بیٹھنے لگتی ہے - اور بعض حصہ تہ کے ایسے بھر جاتے ہیں کہ وہ سطح دریا کی برابر ہو جاتے ہیں اسی طرح آہستہ آہستہ ہوتا رہتا ہے یہانتک کہ وہ بہت بلند ہو کر ایک زمین نکل آتی ہے اور پرند جانوروں وغیرہ کے بیٹھ جانے سے گھاس وغیرہ ہونے لگتی ہے - اور دریا کبھی دھاریں بنکر اِدھر اُدھر کو چلا جاتا ہے - پس اس مثلث نما زمین کو ڈلٹا کہتے ہیں - اور آہستہ آہستہ اس میں آبادی ہو کر ایک ضلع بس جاتا ہے +

(س) کیچڑ اور ریت جو ڈلٹا کے پاس گزرتا ہے اُسکی سرگذشت بتلاؤ ؟ (ج) پہلے لکھا جا چکا

جاچکا ہے کہ دریا اپنے ساتھ ریت - مٹی - کیچڑ - بجری وغیرہ لاتا ہے اب دیکھ لو اس مادہ سے کیا کیا چیزیں بنتی ہیں - اول اس نے جا بجا بجری وغیرہ کی تہ جمائی پھر وسیع میدانوں میں جہاں ہموار جگہ پائی وہیں چبوترے کی سی سیڑھیاں بناتا چلا آیا - انجام کو پہنچکر چلتا چلتا بھی ڈلٹا بنا کر ہماری بود و باش کے لئے - ایک قطع وسیع خشکی کا نکال گیا اور ابھی اسکا عمل ختم نہیں ہوتا بلکہ سمندر سے جب اسکا موقع لگیگا ایک نیا بڑا قطعہ خشکی پیدا کر دیگا - پس معلوم ہوا کہ دریا جو ریت وغیرہ اپنے ساتھ لیجاتا ہے اسکا عوض ہمیں خوب سوچ ساچ کر دیدیتا ہے - احسان فراموش نہیں ہے +

# سیل یخ یا گلیسر وغیرہ

(س) حد برف (حد الثلج) سے کیا مراد ہے (ج) مشاہدہ اور تجربہ سے کیا معلوم ہوتا ہے - کہ ایک معین حد کے اُوپر برف ہمیشہ رہتی ہے اور کبھی نہیں پگلتی اسکو حد برف یا حد الثلج کہتے ہیں اور اسکی مقدار مختلف ہوتی ہے +

(س) خط اُستوا اور قطبین پر حد الثلج کا ارتفاع کیا ہوتا ہے (ج) خط اُستوا کے اضلاع متصلہ میں حد الثلج کا ارتفاع پندرہ ہزار فٹ کے قریب ہے اور قطبین کے نہایت قریب صرف صفر درجہ ارتفاع ہے +

(س) حد الثلج سے اوپر برف ہمیشہ کیوں جمی رہتی ہے (ج) چونکہ حد الثلج سے اوپر ہوا ایسی لطیف اور سرد ہوتی ہے کہ آفتاب کی تابش بالکل اسمیں کچھ اثر نہیں کر سکتی اور نہ برف کو پگھلا سکتی ہے - پس اس سبب حد الثلج کے اوپر کے حصہ میں مدام برف جمی رہتی ہے +

(س) حد الثلج سے نیچے برف کس طرح غائب ہوتی رہتی ہے؟ (ج) حد الثلج کے نیچے جس طرح سطح آب سے بخارات اُٹھا کرتے ہیں اسیطور پر برف کے اُوپر سے بھی بخارات اُٹھا کرتے ہیں پس ایک حصہ تو بخارات بن کر اُڑجاتا ہے اور باقی جب گرمی کی زیادتی ہوتی ہے پگھل کر پانی ہو کے مثل آب رواں ندی نالوں کے ذریعہ سمندر میں چلا جاتا ہے +

(س) آب باراں اور برف کے عملوں میں کیا فرق ہے؟ (ج) مینہ کا پانی تو برستے ہی اُڑجاتا ہے۔ کچھ زمین جذب کر لیتی اور کچھ بہ جاتا ہے اس سبب مین تو فوراً صاف ہو جاتی ہے۔ اور برف جہاں گرتی ہے وہیں ڈھیر ہو جاتی ہے۔ اور اگر ہوا اسکو اُکساتی بھی ہے تو دو چار قدم چلکر پھر گر پڑتی ہے۔ غرض مینہ کا پانی تو ہمیشہ بھاگنے کو تیار رہتا ہے اور برف وہیں پاؤں جمائے پڑی رہتی ہے +

(س) برف ایک ہی دفعہ پانی بن جائے تو کیا خرابی ہو؟ (ج) اگر برف شدت سے برس کر جلدی سے دفعتہً پانی بنجایا کرے تو اس سے بڑا طوفان پیدا ہو کر بہت سی آبادیوں کو بہا لیجائے چنانچہ کئی وارداتیں اس قسم کی منقول ہیں +

(س) حد الثلج کے اُوپر والی برف کس کام آتی ہے؟ (ج) چونکہ آفتاب کی تابش میں اسقدر طاقت نہیں ہوتی کہ وہ حد الثلج والی برف کو پگھلا دے اسلئے جب بہت کثرت سے برف کا ڈھیر بنجاتا ہے تو کشش ثقل کے سبب وہ نشیب کی طرف مائل ہو جاتا ہے اور آہستہ آہستہ کسی بہت نیچی گھاٹی میں پہنچکر پگھل جاتا ہے +

(س) گلیشیر یا سیل یخ کسے کہتے ہیں؟ (ج) حد الثلج کے اُوپر والی برف جب اسقدر زیادہ

زیادہ جمع ہوجاتی ہے کہ وہاں اکھٹی نرہ سکے تو اُسوقت پھسل پھسلکر بہنے لگتی ہے۔ اسواسطے
اِس برفانی بہتے ہوئے قطعہ کو سیل یخ کہتے ہیں +

(س) سنگریزہ یخیں کسے کہتے ہیں؟ (ج) چونکہ برف کی بلوریں اجزا سے یخ بنتی ہے یعنی جب برف کے اجزا آپس میں کسی قوت سے باہم بھیچے جاتے ہیں تو اُسکی اندرونی ہوا نکل جاتی ہے اور وہ ایک یخ کا ٹکڑا بن جاتا ہے۔ پس اس سے سخت برف کے ٹکڑے کو سنگریزہ یخیں کہتے ہیں +

(س) سیل یخ کے اندر پتھر اور خاک وغیرہ کہاں سے آتی ہے؟ (ج) چونکہ سیل یخ منجمد ہونیکے سبب بہت زور آور اور زور بھی بہیئت مجموعی کرتی ہے اس سبب جو چیزیں مثلاً پہاڑ پتھر درخت جھاڑ۔ جھونگٹ اسکی رَو کے سامنے آجاتے ہیں سب کو اُکھاڑ اُکھوڑ اپنے ساتھ شامل کر لیتی ہے اِس سببسے سیل یخ میں پتھر وغیرہ ہوجاتے ہیں +

(س) سیل یخ کے اندر سے جو دریا بہتا ہے اُسکا پانی کیوں گدلا ہوتا ہے؟ (ج) اُوپر کے سوال کے جواب میں بیان ہوا کہ سیل یخ اپنے ہمراہ مٹی کوڑا وغیرہ بہا لیجاتا ہے پس ظاہر ہے کہ اس مکدر برف میں سے جب پانی بن کر بہیگا تو وہ بھی مکدر اور گدلا ہوگا +

(س) بڑے بڑے سیل یخ کہاں ہوتے ہیں؟ (ج) بڑے بڑے سیل یخ سب اضلاع قطبی کے قریب ہوتے ہیں۔ دیکھو گرین لینڈ کا شمالی حصہ حقیقت میں سیل یخ کے نیچے چھپا ہوتا ہے جس نے بہت زمانہ سے وادیوں اور سمندروں کی طرف پھیلا رکھے ہیں +

(س) ایس برگ یا جزیرۂ یخ کے بننے کی کیفیت بتلاؤ؟ (ج) جب سیل یخ کے سمندر میں

ملنے کے وقت اُسکا کوئی حصّہ جدا ہو جاتا ہے تو سمندر میں تیر کر بہنے لگتا ہے۔ اِس کو ایس برگ یا جزیرہ یخ بولتے ہیں +

## بحر و بر کا اجتماع

(س) بحر و بر میں کیا نسبت ہے؟ (ج) اگر کرہ زمین کی خشکی اور تری کو چار حصوں میں تقسیم کریں تو تقریبًا ایک حصّہ تو خشکی نکلے اور باقی تین حصّہ تری۔ پس بحر و بر میں ۳ و ا کی نسبت ہے +

(س) روے زمین پر بحر و بر کی تقسیم کس طرح سے ہوئی؟ (ج) یوں تو خشکی اور تری کو ناپ نہیں سکتے۔ مگر سیاحوں نے جو کل زمین کا دورہ کیا ہے اُسکے بموجب جو حالات معلوم ہوئے۔ کرہ مصنوعی سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ اور اسیطرح کل زمین کو تقسیم کرکے کرہ بنایا گیا ہے۔ کرہ کو محور پر گھما کر دیکھو سب تری ہی تری معلوم ہوگی +

(س) خط اُستوا کے کس جانب خشکی زیادہ ہے؟ (ج) ذرا مصنوعی کرہ زمین کو لاؤ اور غور کرو کہ خط استوا کے شمال میں بہ نسبت جنوب کے خشکی کا بہت بڑا حصّہ واقع ہے۔ اور جنوب کو بہت سا حصہ سمندر کا ہے +

(س) زمین کا کونسا حصہ نصف کرہ بّری کے مرکز میں ہے؟ (ج) کرہ زمین کو اُسکے محور پر گھما کر دیکھو تو معلوم ہو جائیگا کہ خشکی کا وہ حصّہ جس میں شہر لندن واقع ہے سب ملکوں کے درمیان ہے اس سبب سے وہاں کی تجارت چمک رہی ہے +

(س) بر اعظم اور بحر کی تعریف کرو؟ (ج) بحر محیط نے جو خشکی کے بڑے بڑے قطعات بنا دیئے ہیں

انکو براعظم کہتے ہیں اور اُسکے درمیان جو بحر محیط کے حصہ واقع ہوئے ہیں اُنکو بحر بولتے ہیں

## سمندر کی شوریت

(س) دریاؤں وغیرہ اور سمندر کے پانی میں کیا فرق ہے (ج) اگر ہم دریاؤں چشموں کے پانی کو چکھیں تو صاف اور شیریں معلوم ہوتا ہے لیکن جب سمندر کے پانی کو چکھیں تو شور۔ نمکین۔ کڑوا معلوم ہوتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ سمندر کا پانی شور اور نمکین ہے +

(س) اگر شیشہ پر سمندر کے پانی کو بخارات بنا کر اُڑائیں تو کیا نتیجہ ہوگا (ج) اگر سمندر کے پانی کو شیشہ کے ٹکڑے پر رکھ کر بخار بنائیں تو پانی تو اُڑ جائیگا لیکن ایک چھوٹا سا نقطہ سفید باقی رہجاتا ہے اور جب اس نقطہ کو خوردبین سے دیکھتے ہیں تو وہ نمک کے سے اجزا معلوم ہوتے ہیں پس یہی کیفیت سب سمندروں کے پانی کی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسمیں کوئی چیز ملی ہوئی ہے +

(س) سمندروں کے پانی میں معدنیات کے اجزا کہاں سے آئے (ج) سارا نمک وغیرہ کا مواد جو کُل معدنیات کی فرسودگی اور خرابی بربادی سے بذریعہ دریاؤں۔ نالوں کے سمندر میں جا کر پڑتا ہے اسمیں سے وہاں پانی تو بخارات بنکر اُڑتا رہتا ہے۔ لیکن اس نمک وغیرہ کے لئے کوئی جگہ جانے کی نہیں ہے پس یہی سمندر کو شور کر دیتا ہے اور دن بدن زیادہ ہوتا جاتا ہے

(س) بحر مردار (ڈیڈسی) اور بحر اطلانٹک کے پانی کی نمکینی میں کیا نسبت ہے۔ (ج) بحر اطلانٹک میں سب قسم کے نمکوں اور کھاروں کی تعداد فیصدی ساڑھے تین حصہ ہے اور بحر مردار میں البتہ پانی بہت شور ہے چنانچہ اسکے پانی میں فیصدی چوبیس حصہ نمک ہے

# حرکات سمندر

(س) سمندر میں کونسے وقت حرکتیں بہت ظاہر ہوتی ہیں (ج) سمندر کے کنارے کھڑے ہو کر دیکھو تو سطح آب ہر وقت بیتاب اور پر اضطراب نظر آتا ہے۔ کبھی قرار نہیں آتا۔ لہریں دکھائی دیتی ہیں۔ لیکن جسدن ہوا کا طوفان ہو تو پھر تلاطم امواج اسقدر کثرت سے ہوگا کہ خدا بچائے۔ پانی اوپر جھاگ لئے ہوئے اُچھلتا ہے پس سمندر کے حرکات کے لئے کوئی معین وقت نہیں +

(س) جوار بھاٹے کی کیفیت لکھو (ج) اگر سمندر کے کنارے ایک دن رہو تو معلوم ہو جائے کہ تلاطم ہو نہ ہو مگر اسکے کنارے ایک حد کے اندر قایم نہیں رہتے بلکہ دن میں کسی خاص وقت پر سمندر کناروں کے ڈھلان کے بالائی حصوں پر چڑھ آتا ہے۔ پھر چھ گھنٹے کے بعد ڈھلان کے نیچے کے حصوں پر چلا جاتا ہے یہ اُتار چڑھاؤ ہمیشہ باقاعدہ ہوتا رہتا ہے اسکو ہندی میں جوار بھاٹا اور عربی میں مدوجزر بولتے ہیں +

(س) سمندر کے تموج کی سمت کسی مثال سے بتاؤ (ج) اگر ایک بوتل کاک سے بند کر کے سمندر میں چھوڑ دو تو تیر کر بہتے بہتے کنارہ کی طرف چلنے لگے گی یہانتک کہ سیکڑوں کوس کے بعد آخر کار کنارہ سمندر پر آ پہونچیگی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سمندر کی سطح کا پانی حرکت کرتا ہے اور اسکی حرکت کا رخ اکثر اس طرف کو ہوتا ہے کہ جس طرف ہوا کی حرکت کا رخ ہوتا ہے +

(س) سمندر کی رَوں کا حال بتلاؤ اور وہ کیونکر ظاہر ہوجاتی ہیں ؟

(ج) سمندر میں جو رَوئیں پیدا ہوتی ہیں وہ سب ان چار طریقوں سے ہوتی ہیں۔

اول سطح بحری پرسکون نہیں ہمیشہ تموّج ہلکا بھاری ہوتا رہتا ہے۔ دوم جُوار بھاٹے کی رَوئیں سوم بادِ تند کی بہت رَوئیں۔ چہارم سطح آب کے نیچے والی رَوئیں۔ اِن سب قسموں کی روؤں سے سمندر میں ہمیشہ ہل چل پڑی رہتی ہے یعنی انکے ظہور کی مختلف صورتیں ہیں بعض دفعہ آواز اکثر بنانے سے معلوم ہوتی ہیں +

(س) تجربہ سے تلاطم سمندر کی توضیح کرو؟ (ج) ایک برتن کو پانی سے بھر لو اور اُسکے کنارہ پر منہ سے پُھونکو تو اول سطح آب میں تموّج پیدا ہو گا۔ جہاں پُھونک لگائی تھی وہاں سے موجیں اُٹھتی اور آگے بڑھتی رہینگی اور کنارہ پر جاکر تمام ہو جائینگی۔ بعینہٖ یہی مثال سطح بحری کے تموّج کی ہے جس طرح پُھونک سے برتن کے پانی پر خلل ہوا تھا اسیطرح ہوا سے سطح بحری پر تزلزل ہوتا ہے یعنی ہوا لگتی ہے وہاں سے تموّج شروع ہوتا ہے اور متواتر ہوا کے لگنے سے موج پر موج پیدا ہوتی رہتی ہے انہیں سے لہریں بنجاتی ہیں +

(س) ہوا کی حرکات اور سمندر کے امواج میں کیا علاقہ ہے؟ (ج) چونکہ سطح سمندر پر جو یہ اضطراب کی حرکتیں نمودار ہوتی ہیں وہ ہوا کی اضطراری حرکتوں کا ایک پرتو ہے۔ اسلئے تیز و سُست چلنا سطح بحر پر موج اور لہریں پیدا کر کے ناہمواریاں ڈالدیتا ہے۔ جب ہوا ٹھیرتی ہے سمندر بھی آرام لیتا ہے۔ جب ہوا طوفان مچا کر آسمان کو تاریک کر دیتی ہے سمندر کی لہریں بھی اوج موج میں آکر زور شور سے کنارہ پر ٹکراتی ہیں پس اکثر صورتوں میں سمندر کی حرکات ہوا کے تابع ہیں +

(س) تلاطم کا اثر اپنے متصلہ کنارے خشکی پر کیا ہوتا ہے؟ (ج) سمندر کے تلاطم آبادی کا

ستیاناس کرتے ہیں۔ بستیاں اُجاڑتے ہیں۔ سمندروں کے بندروں کے پیوند توڑتے ہیں ساحل کو نیواں ناس کرتے ہیں۔ جہازوں کے ٹکڑے کر ڈالتے ہیں اور اُنکو خشکی پر ڈالتے ہیں۔ پس یہ سب اثر سمندر کے تلاطم سے پیدا ہوتے ہیں +

(س) سمندر کے ساحل پر جس طرح کی بجری ریت وغیرہ پس جاتے ہیں اُنکو بیان کرو؟ (ج) جب لہریں متواتر آگے پیچھے اِدھر اُدھر سے آتی ہیں تو جو اجزا کتل معدنیات کے پانی میں کٹ کر آگئے ہیں وہ انکی دھکا لگنے سے پس پسا کر چھوٹے پتھر ہو جاتے ہیں یہانتک کہ آخر کو بجری ریت وغیرہ بن کر سمندر کی تہ میں بیٹھ جاتی ہے۔ ایسا ہی جو کتل معدنیات سمندر کے اندر ہیں ان کا حال ہوتا ہے +

## سمندر کی تہ

(س) روے زمین کو سمندر کی تہ سے مقابلہ کرو؟ (ج) جو روے زمین کا حال ہے وہی تہ سمندر کی سطح کا حال ہے یعنی جیساکہ روے زمین پر بلندی پستی۔ کاواک۔ غار۔ وادی پہاڑ وغیرہ ہیں ویسے ہی سمندر کی تہ پر ہیں +

(س) سمندر کی تہ کا حال ہمکو کیونکر معلوم ہو سکتا ہے؟ (ج) ایک لمبی رسّی کے سرے میں وزن دار آلہ باندھکر تہ سمندر کو چھوڑ دیتے ہیں اس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ سمندر کی تہ میں ریت بچھا ہی یا بجری یا کتل معدنیہ یا کیچڑ یا گھونگے۔ غرض اس طرح تہ سمندر کا حال معلوم کرتے ہیں +

(س) جسوقت برٹن اور امریکہ کے درمیان تار لگایا گیا ہے تو بحر اطلانٹک کا عمق کسقدر معلوم ہوا تھا (ج) تار برقی لگائے جانے سے پہلے بحر اطلانٹک کی تھاہ کا عمق پونے تین میل تک

دریافت ہوا تھا - لیکن برٹن کلاں اور امریکہ کے درمیان جب تار لگایا گیا تو جزیرہ ازور زادر
برمیوڈاش کے درمیان ساڑھے سات میل تک گہرائی دریافت ہوئی ہے یعنی اگر ہمالہ پہاڑ
کو اسمیں رکھیں تو وہ سطح سمندر سے دو میل گہراؤ ڈوبے یعنے اسکی چوٹی پر دو میل پانی چڑھ جائے
(س) سمندر کے بڑے حصوں کا عمق کیا ہے (ج) سمندروں کے بڑے حصوں کا عمق
ایک یا دو میل گہرا ہونا چاہیئے مگر ایسا نہیں ہوتا کیونکہ وسط سمندر میں بعض حصۂ زمین سے
سطح سمندر تک اونچی ہوتی ہیں اور ٹاپو بنجاتے ہیں - برعکس اسکے سمندر کے قطعات جو ساحل
کے قریب ہوتے ہیں کم عمق ہوتے ہیں اور جتنے دور ہوتے ہیں اُتنے ہی عمیق اور گہرے زیادہ
ہوتے ہیں - اس لئے جو سمندر کے حصہ جزائر اور راسوں کے درمیان ہیں وہ کم عمیق ہیں
چنانچہ راس کماری اور لنکا کے درمیان سمندر بہت کم گہرا ہے +

(س) سمندر کا کونسا حصہ بہت گہرا ہوتا ہے اور کونسا کم (ج) اوپر کے جواب سے
معلوم ہوا کہ جسقدر سمندر وسیع خشکی سے دور ہوگا اسیقدر زیادہ گہرا ہوگا - پس چونکہ برٹن
کلاں کے مغرب میں بحر اطلانٹک بہت وسیع ہے اسواسطہ گہرا ہے اور اسکے مشرق نور تھ سے
کم وسیع ہے اس لئے کم گہرا ہے - چنانچہ برٹن کلاں کے مشرق میں کہیں سمندر چار سو فٹ
سے گہرا نہ ہوگا +

(س) ورپیج یا مرجاس کی تعریف کرو (ج) مرجاس ایک آلہ ہوتا ہے کہ اسمیں ایک
رسّی باندھ کر سمندر میں چھوڑ دیتے ہیں وہ وزنی ہونے کے سبب تقریبًا عموداً سمندر میں
چلا جاتا ہے اور چونکہ اُسکی ساخت ایک خاص قسم کی ہوتی ہے اسواسطے جب تہ سمندر

پر پہنچتا ہے تو اُسکا منھ کھلجاتا ہے اور اسمیں تہ سمندر کی چیزیں مثلاً کیچڑ۔ کیڑے۔ گھاس مرجان وغیرہ جو کچھ ہو بھر جاتے ہیں۔ اور جب اُسکو اُٹھاتے ہیں تو منھ بند ہو جاتا ہے اور سب چیزوں کو لیکر سطح آب پر آجاتا ہے۔ پس اس طرح سے اس آلہ سے کام لیا جاتا ہے۔

(س) تہ سمندر کی نسبت مرجاس سے کیا دریافت ہوتا ہے (ج) اس آلہ کے ذریعہ سے معلوم ہوا کہ تہ سمندر پر حیوان کثرت سے رہتے ہیں۔ گھونگھے۔ مرجان۔ ستارہ ماہی کے قسم کے جانور ہیں۔ نیز نباتات وغیرہ بھی موجود ہیں +

(س) روے زمین اور تہ سمندر کی فرسودگی میں جو بڑا فرق ہے اُسکو تبلاؤ (ج) بیان ہو چکا ہے کہ دریا سطح بری کے سب مواد فاسد کو جدا کر کے سمندر میں پہنچاتا ہے اور جب سے پہاڑ۔ وادی وغیرہ کے اطراف سے مواد جدا ہو کر پانی میں تحلیل ہوتا ہے اُسیوقت سے وہ پانی کی طرح نشیب کی جستجو میں رہتا ہے۔ اسی طرح سمندر کے کسی غار میں جا چھپتا ہے۔ غرض جسقدر دریا سے آتا رہتا ہے تہ سمندر میں جمع ہوتا رہتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ روے زمین اور تہ سمندر کی فرسودگی میں یہ بڑا فرق ہے کہ اول تو جسقدر فرسودہ کرتی ہے اپنے حجم کو گھٹاتی ہے اور دوسرے اپنے بجری وغیرہ مواد کو بڑھاتی جاتی ہے۔ یعنی وہی کیچڑ مٹی۔ بجری۔ ریت وغیرہ جو زمین کی فرسودگی سے دریاؤں کی راہ سے آتی ہے سمندر میں جمع ہو جاتی ہے

(س) تلاطم کا غارت گر اثر سمندر کے کس طرف محدود ہوتا ہے؟

(ج) پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ سطح سمندر پر لہریں باد تند سے پیدا ہوتی ہیں اور وہ سطح بری پر بربادی اور تباہی پیدا کرتے ہیں مگر ان لہروں کا اثر فقط سطح سمندر پر ہی ہوتا ہے

بحر عمق کے فرش پر نہیں پہنچتا۔ یس معلوم ہوا کہ بہت قسم کی بربادیاں سطح بری پر اثر کرتی ہیں۔ مگر فرش بحری پر انکا کچھ اثر نہیں ہوتا۔ اسلئے فرش بحری محفوظ رہتا ہے

(س) روے زمین کی فرسودگی سے جو کیچڑ خاک۔ ریت۔ بجری سمندر میں پہنچ جاتی ہے وہ فرش بحری پر جمع ہوتی ہے۔ خشکی سے بہت دور نہیں جاتی۔ چنانچہ کم گہرے سمندر میں خشکی کے قریب بہت سے ٹیلے اور پشتے ریت کے نظر آتے ہیں جن کا سمندر کے وسط میں نام تک نہیں یہ کہیں بجری کہیں ریت مٹی وغیرہ ترتیب وار اپنا مقام بناتے ہیں لیکن ساحل سے بہت دور نہیں ہیں +

(س) تہ سمندر پر گھونگے وغیرہ کے مُردہ جسموں کا کیا ہوتا ہے؟ (ج) جس طرح روے زمین پر مینہ برستا رہتا ہے اسی کثرت سے مُردہ جانوروں کے انجر پنجر تہ سمندر پر رہتے ہیں اور علاوہ ریت مٹی وغیرہ کے جو ساحل کے قریب جمع ہوتی ہے سمندر کے اندر انکی ہڈیوں اور خونوں کے پشتے کے پشتے اکھٹے ہو جاتے ہیں پس تہ سمندر کے اندر چیزیں بہت جمع رہتی ہیں +

(س) ساحل ناقوسی سے کیا مراد ہے؟ (ج) تہ سمندر میں جو مُردہ جانوروں کے استخوان گھونگے۔ سیپیاں۔ مرجان۔ انجر پنجر اکھٹے ہو کر پشتے کے پشتے لگ جاتے ہیں۔ اسکو انگریزی میں شیل نیکس یا پشتہ ناقوسی کہتے ہیں +

(س) جزائر میں مرجان کس طرح پیدا ہوتے ہیں؟ (ج) بحر پیسفک و بحر ہند میں ایک چھوٹا سا جانور ہوتا ہے جسکے بہت سے بازو ہوتے ہیں۔ انکے گچھے کے گچھے سمندر کی تہ پر جمع ہوتے ہیں اور اپنے نیچے لمبا چوڑا یا درخت کی شکل کا جسم لمبی بناتے ہیں۔ اور ہاتھ پاؤں

ہلاکر اپنا طعمہ حاصل کرکے ہر وقت اپنے جسم کو بڑھاتے رہتے ہیں۔ یہانتک کہ وہ مرجاتے ہیں تو انکے جسم مثل پتھر کے رہجاتے ہیں۔ پھر اسیطور متواتر ایک دوسرے پر گھر بناتے بناتے ایک بڑا پہاڑ بن کر سطح سمندر سے اونچا ہو جاتا ہے۔ اسپر جب خشکی کے جانور بیٹھتے ہیں تو نباتات وغیرہ اُگ آتی ہے پس اس طرح جو جزیرہ بنجاتے ہیں انہیں جزائر مرجان کہتے ہیں۔ کیونکہ اس جانور کا نام مرجان ہے +

(س) مرجان کی کوئی لمبی دیوار بتاؤ؟ (ج) مرجان کی ایک لمبی دیوار آسٹریلیا میں مشرقی ساحل نیو سوتھ ویلز سے جزیرہ نیو گنی تک قریب بارہ سو میل کے چلی گئی ہے۔ اور اُسکی چوڑائی دو سو بیس گز سے لیکر ایک میل تک ہے +

(س) بحر اطلانٹک کی تہ پر جو فراش ہے اُسکی کیا خاصیت ہے؟ (ج) بحر اطلانٹک کے فرش پر جو رہتے مٹی کی پتلی سی کیچڑ جمی ہوئی ہے۔ اسکے امتحان کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی ایک قسم کے بہت چھوٹے جانوروں کی مٹی ہے +

## اندرون زمین

(س) پہاڑوں کی سب سے بلند چوٹی اور سمندر کی نہایت گہری تہ کے درمیان جو فاصلہ ہے اسکو کرۂ ارض کے قطر سے کیا نسبت ہے؟ (ج) پہاڑوں کی چوٹیوں سے سمندر کے نہایت گہری تہ تک جو فاصلہ ہے وہ بمقابلہ کرۂ زمین اسقدر بھی نہیں جسقدر مصنوعی کرہ زمین پر روغن چڑھا ہوا ہے۔ پس جان لو کہ کرۂ ارض سے اِس فاصلہ کو کیا نسبت ہوئی +

(س) آتش فشاں پہاڑ کسکو کہتے ہیں؟ (ج) زمین کی اندرونی حرارت کے سبب جب کل معدنیات کا مادہ مائع بنکر چیلا گلا ہوا زمین سے جوش مارتا ہوا جس کوہ مخروطی پر نکلتا ہے اسکو کوہ آتش فشاں کہتے ہیں اور اسکے مواد گداختہ کو لاوہ کہا جاتا ہے +

(س) آتش فشاں پہاڑوں کی آتش فشانی سے کیا کیا مواد زمین سے نکلتے ہیں؟ (ج)

آتش فشاں کی آتش فشانی سے زمین میں سے گداختہ کُشل معدنیات جس میں مختلف قسم کے جمادات وغیرہ ہوتے ہیں نکلتے ہیں اور پھر ٹھنڈے ہوکر مثل پتھر کے ہوجاتے ہیں۔ بعض دفعہ کوہ آتش فشاں کے دہن سے بخارات نکلتے ہیں اور اُسکے ساتھ وہ مادہ نکلتا ہے جسکو لاوہ یا حجرالمشتعلہ کہتے ہیں۔ اور جو ٹی پہاڑوں پر مثل انگاروں یا خاکستر کے پڑا رہتا ہے +

(س) کسی آتش فشاں پہاڑ کی آتش فشانی بیان کرو؟ (ج) ملک اٹلی کے صوبہ نیپلز میں ایک فراخ دہانہ والا کوہ آتش فشاں تھا۔ چونکہ مدت سے اُس نے آتش افشانی نہیں کی تھی اِسلئے جھاڑ اور سبزہ اُگنے کی وجہ سے لوگ اُسکو آتش فشاں نہیں جانتے تھے۔ آب وہوا اچھا ہونے کی وجہ سے رومیوں نے اس پر بڑی بڑی عمارتیں بنا کر آبادی کرکے ایک عمدہ شہر بنالیا تھا یکایک پہاڑ کا اُوپر والا حصہ اُڑگیا۔ اور وہ خاکستر کا مینہ برسایا کہ دن کی آدھی رات بن گئی۔ غرض آتش فشانی کا ایک خروج ہوا کہ وہ دو نو جدید شہر پومپی آئی اور ہرکیولی ام کے باشندے جس حال میں تھے دب گئے اب پندرہ سو برس کے بعد اُنکے کھنڈرات کھودے گئے تو ایسی صورت نکلی ہے کہ بے سقف دکانوں بازاروں تماشاگاہوں کے کھنڈرات کو دیکھو اور اسوقت کی ساخت کو غور کرو +

(س) یورپ - امریکہ - ایشیا کے آتش فشاں پہاڑ بتلاؤ؟ (ج) یورپ میں کوہ ہکلا - کوہ وسوویس کوہ اٹنا اور کوہستان اسٹرم بولی اور بہت سے آتش فشاں پہاڑ بحیرۂ روم کے بیسن میں ہیں جن سے آتش فشانی ہوتی ہے۔ امریکہ میں مغربی کنارہ پر جو پہاڑوں کے سلسلہ ہیں اُنکے اندر ایک آتش فشاں پہاڑوں کا سلسلہ ہے۔ اگر نقشہ دیکھو تو معلوم ہوجائے کہ بحر پیسفک کے گرد ایسے پہاڑ بہت ہیں۔ ایشیا میں جاوا اور اُسکے نواح کے جزائر اور جزائر جاپان آتش خیز ہیں +

(س) زمین کے اندرونی حرارت کا ثبوت دو؟ (ج) کوہستان آتش فشاں کی آگ نکلنے اور زمین سے چشموں کا پانی نکلنے سے ثابت ہوتا ہے کہ زمین کے اندر حرارت ہے۔ علاوہ اسکے جسقدر زمین کو کھودتے

ہیں۔ حرارت کا درجہ بڑھتا جاتا ہے۔ یہانتک کہ بہت گہری کانوں میں پانی کھولنے لگتا ہے۔ ان باتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ زمین حرارت کا بڑا مخزن ہے +

(س) زلزلہ کیا ہے اور اکثر زلزلے کہاں آتے رہتے ہیں؟ (ج) زمین کے اندر جب مواد آتشی بہت جمع ہو جاتا ہے تو باہر کو خروج کرنے کی کوشش کرتا ہے پس اس زور سے ساری زمین یا اسکا بہت سا حصہ ہلنے لگتا ہے اسی کو زلزلہ یا بھونچال کہتے ہیں۔ اور یہ اکثر ایسی جگہ ہوتا ہے جہاں کوہ آتش فشاں موجود ہوں یا پیدا ہونیوالے ہوں +

(س) کچھ تاریخی واقعات ایسے بتلاؤ جنسے زمین کے قطعات کی تغیر و تبدل کا حال معلوم ہو جائے؟ (ج) ۱۶ جون ۱۸۱۹ء کو ایک زلزلہ ہندوستان میں آیا تھا جس کا اثر کاٹھمانڈو۔ کلکتہ۔ پونڈیچری وغیرہ چند مقامات میں نمایاں ہوا لیکن سب سے بڑا زور ملک کچھ میں ہوا جس سے دریا سندھ کے کنارے پر جو قلعہ سندری تھا وہ بالکل غرقاب ہو گیا۔ اور ایک ضلع رن اسقدر پست ہو گیا کہ سمندر دریائے سندھ کے غار میں گھس گیا۔ اور ایک کھاری تالاب بن گیا۔ اور برخلاف اسکے ضلع رن کے قریب ایک قطعہ زمین ایسا بلند ہو گیا جسکا نام اللہ بند رکھا گیا۔ اور ایسے ہی بہت سی مثالیں ہیں۔ مثلاً ڈارون صاحب تحریر کرتے ہیں کہ ۱۸۳۹ء میں مجمع الجزائر جونوس میں جزیرہ نمورش تو ایک زلزلہ کے سبب آٹھ فٹ اونچا ہو گیا اور اسی سال میں جزیرہ سنٹیاری آٹھ فٹ نیچا ہو گیا۔ ان واقعات سے زمین کا تغیر و تبدل ثابت ہے

# مڈل سکولوں کے اِمتحانی سوالات لغایت سنہ ۱۸۹۴

## (جغرافیہ طبیعی)

سنہ ۱۸۶۹ء (۱) خط استوا۔ نصف کرہ۔ دوائر متوازیہ اور عرض بلد کی تعریف کرو؟

سنہ ۱۸۷۰ء (۲) شیخ سعدی فرماتے ہیں کہ خدا (بیت) ز مشرق بمغرب مہ و آفتاب +
رواں کرد و گسترد گیتی بر آب + اِس بیت کا مطلب بتاؤ؟

تنبیہ۔ سنہ ۱۸۷۱ و ۷۲ میں کوئی سوال جغرافیۂ طبیعی کا نہیں آیا +

سنہ ۱۸۷۳ء (۱) دوائر طول و عرض جو کرۂ ارضی پر کھینچے جاتے ہیں اُنکے فوائد بیان کرو

سنہ ۱۸۷۴ء اِس سال جغرافیۂ طبیعی کا کوئی سوال نہیں آیا +

سنہ ۱۸۷۵ء (۱) خط استوا۔ نصف النہار۔ عرض شمالی۔ طول مشرقی۔ منطقہ حارہ۔ اِنمیں سے ہر ایک کی تعریف بتاؤ؟

سنہ ۱۸۷۶ و ۷۷ء میں اسکے سوال نہیں آئے +

سنہ ۱۸۷۸ء (۱) خطوط عرض و طول کا کیا مطلب ہے۔ منطقہ محرقہ کی کیا خاصیت ہے؟

(۲) جب لاہور میں بارہ بجتے ہیں تو بتاؤ راس اُمید میں تقریباً کیا وقت ہوتا ہے۔ اُس میں اور تسمانیہ میں کون کونسے مہینوں میں سردی زیادہ ہوتی ہے اور اسکا سبب کیا ہے؟

سنہ ۱۸۷۹ء (۱) ہلال اور بدر کا حال بیان کرو؟

(۲) کرۂ زمین کے محیط اور محور کی لمبائی میں کتنا فرق ہے؟

(۳) جزائر مفصلۂ ذیل کس کس منطقہ میں واقع ہیں۔ سائپرس یا قبرس۔ سمیاترا۔ لنکا۔ آئیلنڈ۔ نیوزیلینڈ

(۴) جب لاہور میں دوپہر کا وقت ہوتا ہے تو کلکتہ میں کے بجتے ہیں اور لندن میں کے؟

(۵) مقام لندن پر طول بلد کے درجہ کی لمبائی ۴۳ میل ہوتی ہے اور خط استوا پر ½۶۹ میل اس فرق کا کیا سبب ہے؟

**سنہ ۱۸۸۰ء** (۱) قطعات زمین کی حرارت کا حال بذات ذیل بیان کرو۔ اور ہر ایک کے جواب میں کسی جگہ کی مثال دو؟ (۱) خط استوار سے قریب یا دور ہونا (۲) بحر کی سطح سے بلندی پر ہونا (۳) سطح زمین کی خشکی اور تری (۴) جنوب یا شمال کی طرف کا نشیب (۵) بحر کی رو

**سنہ ۱۸۸۱ء** اس سال کوئی سوال نہیں آیا+

**سنہ ۱۸۸۲ء** (۱) اُفق۔ دائرہ عظیمہ۔ منطقہ۔ خط نصف النہار۔ ارض بلد۔ طول بلد۔ ان کی تعریف بیان کرو؟

(۲) طول بلد کے درجے مختلف ارض بلد میں مختلف ہوتے ہیں۔ اسکی وجہ بیان کرو؟

(۳) موسموں کے تغیر و تبدل کا سبب بیان کرو اور شکل کھینچکر بتاؤ کہ زمین جو آفتاب کے گرد پھرتی ہے اُسکا محور مدار ارضی پر کس طرح واقع ہے؟

**سنہ ۱۸۸۳ء** (۱) کرہ پر جو فرضی خط کھنچے ہوتے ہیں اُن سب کی تعریف بیان کرو؟

(۲) مفصلہ ذیل کن کن منطقوں میں ہیں۔ ہندوستان۔ آسٹریلیا کے نیو سوتھ ویلز۔ کیپ کالونی۔ گرین لینڈ۔ مدغاسکر۔ فلارڈیا۔

**سنہ ۱۸۸۴ء** (۱) عرض بلد۔ طول بلد۔ خط استوا۔ مقام انقلاب۔ منطقہ۔ قطب کی تعریف کرو

(۲) منطقہ باردہ میں کون کون سے ملک ہیں؟

**سنہ ۱۸۸۵ء** اس سال کوئی سوال نہیں آیا+

سنہ ۱۸۸۶ع (۱) عرض بلد۔ طول بلد اور خط استوا کی تعریف لکھو۔ کیا سبب ہے کہ کل براعظموں میں سے افریقہ سب سے گرم ہے۔ کونسے اور ملک ہیں جو اُس منطقہ میں واقع ہیں جسمیں کہ افریقہ واقع ہے۔ ہندوستان کس منطقہ میں واقع ہے؟

سنین ۸۷، ۸۸ و ۸۹ میں جغرافیہ طبیعی کا کوئی سوال نہیں آیا +

سنہ ۱۸۹۰ع (۱) خط استوا کی تعریف کرو (۲) زمین کے گول ہونے کا ثبوت بیان کرو؟ (۳) بیان کرو کہ مینہ۔ برف۔ اولے کس طرح بنتے ہیں۔ زمین پر جو مینہ کا پانی گرتا ہے اُسکا کیا ہوتا ہے؟ (۴) ہوائیں کس طرح چلتی ہیں۔ تجارتی ہوائیں کیا ہوتی ہیں۔ موسمی ہواؤں سے کیا مراد ہے اور وہ کس طرح پیدا ہوتی ہیں؟

سنہ ۱۸۹۱ع (۱) قطب شمالی اور خط استوا کی تعریف کرو۔ اور منطقہ محرقہ کے خواص بیان کرو

(۲) جھیلوں اور دریاؤں میں پانی کہاں سے آتا ہے؟

(۳) یہ یقین کیا جاتا ہے کہ سطح کی نسبت زمین کے اندر بہت زیادہ گرمی ہے اسکی کیا وجہ ہے؟

سنہ ۱۸۹۲ع (۱) چشمہ کسے کہتے ہیں؟

سنہ ۱۸۹۳ع (۱) ہوائیں کیونکر پیدا ہوتی ہیں۔ تجارتی ہوائیں (ٹریڈ ونڈز) سموم اور برد کیا ہیں (۲) شکل کھینچکر سمجھاؤ کہ لاہور میں طلوع آفتاب اور دوپہر اور غروب آفتاب کس طرح ظہور میں آتے ہیں

سنہ ۱۸۹۴ع (۱) وہ بڑے بڑے اسباب بیان کرو جن سے ہوا خراب ہو جاتی ہے۔ قدرت ہوا کو کس طرح صاف کرتی ہے؟ (۲) مکان میں ہوا کے آنے جانے کے انتظام سے کیا مراد ہے صحت دار مکان میں کیا کیا وصف ہونے چاہئیں؟ (۳) ہندوستان کے قصبات اور دیہات میں کوؤں کا پانی کس طرح گندا ہو جاتا ہے اور یہ خرابی کیونکر رُک سکتی ہے؟ (۴) ہر روز نہانے کی ضرورت کیوں ہے ٹھنڈے پانی سے نہانا اچھا ہے یا گرم پانی سے +

تمت

# اشتہار

## مساحت آموز

مشتاقان علم مساحت کو مژدہ ہو کہ جناب بھولا ناتھ صاحب سکینڈ ماسٹر مڈل سکول قصبۂ ملبب گڈھ نے باستمداد جناب مولوی محمد مرتضیٰ بیگ صاحب ہیڈ ماسٹر مڈل سکول ملبب گڈھ کے مساحت مؤلفۂ منشی امیر چند صاحب کا جسکی بابت سرکلر نمبر ۶۹ سلسلہ نمبر ۱۹۹۲ مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۸۹۲ء منجانب محکمہ عالیہ جناب ڈائرکٹر صاحب بہادر سررشتہ تعلیم پنجاب تمام مدارس پنجاب کے مڈل سکولوں کی تعلیم کے واسطے شائع ہو چکا ہے حل موسومۂ مساحت آموز تیار کیا ہے۔ اس حل میں کوئی سوال بغیر حل کے نہیں چھوڑا گیا۔ سوال وجواب میں کہیں غلطی پائی تو درست کر کے اُس کا حل اس طور سے کیا گیا ہے کہ طالب علم کو اُلجھاؤ نہ ہو۔ ہر عمل کو صاف صاف لکھا ہے اسکے علاوہ تمام کتاب میں جو قاعدے جس جس فصل سے متعلق ہیں اُن سب کو ایک جگہ اس طور سے لکھا ہے کہ ہر شخص اُنکو دیکھکر اُنہیں دل نشین کر سکتا ہے۔ بڑی بات اِس حل میں یہ ہے کہ پیمایش عملی کا خلاصہ بھی ایسے ڈھنگ سے جو نہایت مختصر اور حاوی کل مضمون ہے کیا گیا ہے۔ کوئی امر قابل بیان قلم انداز نہیں کیا گیا۔ زیادہ لکھنا فضول ہے۔ دیکھنے والے خود انصاف سے کہدینگے کہ یہ حل کسقدر مفید ہے۔ قیمت ۱۲/۔ ۳

## خلاصۂ جر ثقیل

یعنی قواعد آلیہ متعلقہ علم طبعی صفحہ ۱۶۵ لغایت ۱۸۰ کا خلاصہ بطور سوال وجواب مصنفہ جناب مولوی محمد مرتضیٰ بیگ صاحب ہیڈ ماسٹر میونسپل بورڈ سکول بلب گڈھ ولایتی کاغذ پر چھپا ہے۔ یہ کتاب امیدواران امتحان مڈل کو مضمون علم طبعی کے لئے ازحد مفید ہے قیمت صرف ۳ پائی +

المشتہر نراین داس جنگی لال تاجر کتب دہلی دریبہ کلاں کٹڑہ مشروع +

# اشتہار گنجینہ سوالاتِ مڈل ہر دو جلد

اب تک مڈل کے امتحان میں جو سوالات ۱۸۶۹ء لغایت ۱۸۹۴ء تک پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے آئے ہیں انکا پورا مجموعہ یعنی کل سوالات مڈل دو جلدیں چھپکر تیار ہو گیا ہے **جلد اول** میں انگریزی سے اردو اور اردو سے انگریزی اور گرامر مع حل کے درج ہیں قیمت ۸ر + **جلد دوم** میں۔ کل مضامین یعنی سوالات حساب۔ تاریخ۔ جغرافیہ مساحت قواعد اردو۔ اقلیدس۔ جبر مقابلہ۔ اردو سے فارسی۔ فارسی سے اردو۔ انشا پردازی حفظ صحت وغیرہ جملہ مضامین درج ہیں قیمت ۱۰ر +

یہ بات آپکو بخوبی معلوم رہے کہ اس مجموعہ کے خریدنے سے تمکو امتحان کے موقع پر پوری پوری مدد ملیگی۔ اگر تم تھوڑے سے وقت میں صرف اسی مجموعہ پر نظر ڈال لوگے تو کبھی امتحان میں فیل نہوگے۔ کیونکہ ہمیشہ یہ بات دیکھی گئی ہے کہ دو تین سال بعد وہی سوال کسیقدر الٹ پلٹ کرکے پھر آجاتے ہیں۔ یہ مجموعہ آپ کو ۲۶ سال کا ملتا ہے۔ ممکن ہے کہ کل سوالات آپ کو پورے پورے طور سے اس مجموعہ میں ملجائینگے۔ اگر یہ مجموعہ آپکو اچھی طرح یاد ہوگا تو بخوبی سوالوں کے جواب لکھدوگے اسلئے تمکو ضرور ضرور خریدکرنا چاہیئے۔ دس جلد کے خریدار کو ایک جلد بلا قیمت دی جائیگی +

**تنبیہ** اسکے علاوہ اور سب قسم کی کتابیں مفید مدارس سررشتہ تعلیم پنجاب و ممالک مغربی و شمالی اور سب خلاصے و فرہنگیں وغیرہ صرف پوسٹ کارڈ آنے پر بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ ہو سکتی ہیں + المشتہر

لالہ ... اس جنگلی مل تاجر کتب دہلی دریبہ کلاں

## فہرست کتب موجودہ دکان نراین داس جنگلی مل تاجر کتب دہلی بڑا دریبہ

| کتاب | قیمت |
|---|---|
| واسوخت تلق | ار |
| واسوخت امانت | ار |
| کلیات انشاء اللہ خاں | عصر |
| کلیات رنج | |
| کلیات صہبائی مطبوعہ نظامی | عمر ۸ ر |
| کلیات سودا | عصر ۸ ر |
| کلیات میر تقی | عمر ۴ ر |
| دیوان ذوق | ۴ ر |
| دیوان ذوق کلاں مطبوعہ لاہور | عمر ۶ ر |
| مثنوی طراز عشق | ۴ ر |
| مخمسات سعدی | ۴ ر |
| ضیاء نور | ۵ ر |
| کلیات نظام | ۱۲ ر |
| کلیات ناسخ | عہ ۸ ر |
| دیوان گویا | ۴ ر |
| کلیات فقیر در مدح بشیر و نذیر | عمر |
| دلکش کلام | عصر |
| دیوان شہیدی | ۴ ر |
| دیوان غنی کشمیری | ۵ ر |
| کلیات نظیر | ۵ ر |
| دیوان کرن سنگھ | ۰ ر |
| دیوان منظر | ۵ ر |

| کتاب | قیمت |
|---|---|
| مجموعہ قصاید و دیوان فنی مثنوی افشاء معیند زباندانی | ۱۰ ر |
| دیوان ضمیر فارسی | ۴ ر |
| دیوان رفعت | ۸ ر |
| دیوان محالی | ۶ ر |
| دیوان مشتری مصنفہ شاعرہ نازک خیال بی بی تو محاں | ۱۲ ر |
| دیوان شیفتہ | ۴ ر |
| دیوان شعری | عصر ۸ ر |
| نغمۂ دلربا | ۲ ر |
| نغمۂ دلفریب | ۳ ر |
| گلدستہ فریاد | |
| مجموعہ بارہ ماسہ ٹھمری وغیرہ | ۳ ر |
| نغمۂ عندلیب | ۲ ر |
| نغمۂ دلفریب المعروف بہ گلزار شوخ | ۴ ر |
| تواریخ جاتکاد | ۳ ر |
| بوستان ہدایت | ۲ ر |
| گلستان شہادت | ۱۰ ر |
| گلشن نبوت | ۱ ر |
| گلدستہ حفیظ اللہ خاں | ۱۲ ر |
| دیوان وسطی | ۱ ر |

| کتاب | قیمت |
|---|---|
| دیوان نجتاور | ۴ ر |
| دیوان عاشق | ۲ ر |
| دیوان درد | ۶ ر |
| **تذکرے** | |
| گلشن بے خار | ۱۰ ر |
| گلستان بے خزاں بجواب گلشن بے خار | ۱۰ ر |
| خزانہ عامرہ تذکرہ شعرائے فارسی | ۱۴ ر |
| تذکرہ حسینی | ۱۲ ر |
| تذکرہ صبح گلشن | عمار |
| روز روشن | عمار |
| بحر مواج | ۸ ر |
| سراپا سخن | ۱۴ ر |
| سخن شعرا | ۱۵ ر |
| تذکرۂ آثار الشعرا ہنود شاعروں کے ذکر میں | ۸ ر |
| تذکرۃ النساء نادری | ۹ ر |
| گلستان سخن تذکرہ شعرائے دہلی و ذخیرہ علوم و فنون | عمار |
| شمیم سخن | ۴ ر |
| فیض [illegible] | ۴ ر |

# فہرست کتب موجودہ دکان نرائن داس جنگلی مل تاجر کتب دہلی دریبہ کلاں کٹڑہ مشرو

## ناٹک مصنفہ وی پی طالب وکٹوریا کمپنی بمبئی

- اندر سبھا عرف گلفام و سبز پری ۔ ۴ر
- فریب فتنہ عرف چاہت زر ۔ ۳ر
- نگاہ غفلت عرف بھول میں بھول کانٹوں میں پھول ۔ ۵ر
- فرخ سبھا عرف قمر الزمان و بزم آرا ۔ ۲ر
- ظلم اظلم عرف جیسا بو و لیسا لو ۔ ۴ر
- خزانۂ غیب عرف چور دروازہ یعنی چور کے گھر مور علی بابا چالیس چور ۔ ۳ر
- ناٹک الہ دین عرف عجیب و غریب چراغ + ۔ ۴ر
- پریوں کی ہوائی مجلس عرف قمر الزمان ماہ لقا ۔ ۲ر
- بے نظیر بدر منیر عرف منظر نظارہ ۔ ۲ر
- شکنتلا عرف کھویا ہوا چھلا ۔ ۳ر
- غرور عدشاد عرف چندراور خورشید نور + ۔ ۴ر

- اندر سراب عرف سنگین بکاولی ۔ ۲ر
- کالکا بھوگ عرف گھڑی کی گھڑیاں ۔ ۵ر
- نقل نور الدین حسن افروز عرف پرہیزگاری نام کی یا کام کی ۔ ۴ر

## ناٹک مصنفہ حافظ محمد عبداللہ پروپرائیٹر انڈین امپیریل تھیٹریکل کمپنی

- معرکہ لنکا یعنے رام لیلا ناٹک ۔ ۶ر
- تماشا پرندنیت وزیب عشق بلبل بیمار و دلفریب ۔ ۴ر
- شکنتلا ناٹک ۔ ۶ر
- ستم ہامان وفریب شیطان ۔ ۳ر
- نونہال چمن معروف بہ عشق راجہ نل ورانی دمن حصہ اول ۔ ۳ر
- ایضاً حصہ دوم ۔ ۳ر
- تا آل غرور عرف چندراور خورشید نور ۔ ۲ر
- تحفہ سیز دہم حصہ ہی یعنی فریب فتنہ نتیجۂ بدی ۔ ۴ر
- یوسف ناٹک ۔ ۵ر

- عطائے سلطنت فی سبیل اللہ معروف بہ سخاوت خدادوست بادشاہ + ۔ ۵ر
- طلسم عمران مردود معروف بہ عدل سلطان محمود ۔ ۴ر
- دلپسند عالم معروف بہ فتنۂ عالم ۔ ۴ر
- گنجینہ محبت معروف طلسم الفت حصہ ۔ ۶ر
- ایضاً حصہ دوم ۔ ۶ر
- تنور خورشید ۔ ۴ر
- عشق گلبدن و بین شہزادی جدید ۔ ۳ر
- مرقع جہانگیر و قباد نقش سلیمان وبہشت شداد ۔ ۴ر
- ہوائی مجلس ہفت نیرنگ طلسم یعنے عجائبات پرستان ہر قسم ۔ ۳ر
- صنوبر شمشاد یعنے عشق پری و آدم زاد ۔ ۳ر
- بزم فرخ یعنے فرخ سبھا حافظ ۔ ۳ر
- انجام نیک وبد انسان یعنی سیف سلیمان ۔ ۴ر
- پورن بھگت ۔ ۳ر

# خلاصہ تواریخ انگلستان

جسکو

منشی بنارسی داس صاحب اے ایف خلعت

منشی چندو لال صاحب سابق پوسٹماسٹر جنرل

ریاست گوالیار نے

مختلف انگریزی تواریخوں سے اُردو بامحاورہ

ترجمہ کرکے طلبا انٹرنس کے افادہ کے لئے

درمیان سنہ ۱۸۹۳ء

مطبع افتخار دہلی میں منشی محمد ابراہیم کے

اہتمام سے چھپوایا

قیمت ۳/ — رجسٹری شدہ — بار اول

| | |
|---|---|
| [illegible] | شعرائے نازک خیال و مرثیہ گویان عدیم الامثال کے مراثی کا مجموعہ محب حسین خریدین اور ایک ایک مصرعہ گرامی پر وہ لاشک نثار کریں - مونس - انیس - دبیر - اوج وغیرہ سب کے مرثیے اس میں جمع ہیں قیمت صرف ۹ر مقرر ہے - اسمیں خوبی یہ ہے کہ پیدائش آنحضرت صلعم سے لیکر اہل بیت کی واپسی مدینہ منورہ تک کا بیان مراثی میں ترتیب وار چھانٹ دیا گیا ہے اور ہر ایک استاد کے ایک مضمون کے مرثیے ایک جگہ کر دیئے گئے ہیں ؎ |
| [illegible] | میر انیس کی مرثیہ گوئی کا جھنڈا عرصۂ سخن میں ایسا نصب ہوا ہے کہ تا حال کسی باد مخالف سے اُسے ضرر نہیں پہنچا - یوں تو اُنکا ہر مرثیہ قابل داد ہے مگر مذکور الصدر جو ایک معرکہ کی مجلس میں پڑھا گیا تھا اپنا نظیر نہیں رکھتا - بلندی معانی - شوکت الفاظ - درستی زبان ایسی خوب ہے کہ اس نے مخالفین تک کے موںھ سے واہ واہ کہوالی - حضرت عون و محمد رضی اللہ عنہما کی برش شمشیر کی تعریف میں جو بند لکھے گئے ہیں وہ اس قابل ہیں کہ مصنف کو جواہر گرانبہا میں تول دے بسبب کثرت خواہش خریداران علیحدہ چھاپ دیا گیا ہے جو ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہا ہے قیمت صرف ار |
| مجموعۂ مرثیہ | یہ وہ نادر اور نایاب مجموعہ ہے جس کی عرصہ سے ایک عالم کو تمنا تھی - اسکا ہر مرثیہ دل پر نشتر زن ہے - بڑی تلاش سے اساتذہ کاملین کے مراثی کو فراہم کیا ہے - گویا سعادت ازلی کو مول لیا ہے قیمت ۴ر اسکا ہر ایک حصہ بھی مل سکتا ہے ؎ |
| [illegible]<br>(پتہ کتب کے ملنے کا) | اسمیں واقعات قیامت نما یعنی ماجرائے وفات حضرت خیر الانام صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم و جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا و حضرت صدیق اکبر و شہادت خلفائے مصطفےٰ اور لخت جگر علی مرتضیٰ قوت بازوئے حسن مجتبےٰ - راکب دوش رسول زیب آغوش بتول سلطان دارین مولی الثقلین سیدنا و مولانا ابو عبد اللہ الحسین و حضرت قاسم و علی اکبر و حضرت عباس اور بیان شہادت جملہ شہدائے کربلا علیہم السلام احادیث صحیحہ اور روایات معتبرہ سے اخذ کرکے درج کیا ہے - اس کی تعریف میں یہی لکھنا کافی ہے کہ یہ وہی کتاب ہے جسکو شیعہ و سنی دونوں نے مان لیا اور بجان و دل اُسکی قدردانی فرمائی باوجود اس خوبی کے قیمت صرف ۹ر مقرر ہے ؎<br>نراین داس و جنگلی مل تاجر کتب دہلی دریبہ کلاں کٹرہ مشرو ع ؎ |

# جزایر برطانیہ

براعظم یورپ کے شمال مغرب کی جانب واقع ہے اسکو پہلے البین Albion اور برٹینیہ Britannia کہتے تھے اسمیں تین ملک شامل ہیں انگلینڈ - ویلز - سکوٹلینڈ - برٹن کے قدیمی باشندے کیلٹس Celts نسل تھی جنکی کہ اولاد آجکل Isles of man, Wales, Cornwell اور آئرلینڈ کے جنوب مغرب میں پائی جاتی ہے حال کے باشندے Gothic نسل سے ہیں قدیم زمانہ میں ٹین کے واسطے Phinisions آئی اور بحیرہ روم کے کنارے کے آدمیوں سے ملے جزیرہ سلی کا نام Casiterides رکھا ارسطو جسکو کہ انگریز Aristotle کے نام سے نامزد کرتے ہیں اُس نے برٹن نام جزیرہ برطانیہ کا رکھا قدیمی باشندے سوائے جنوبی باشندوں کے بالکل وحشی تھے - جھونپڑیوں میں رہتے تھے جانوروں کی کھال پہنتے تھے اور گوشت کھاتے تھے انکا مذہب Druidism تھا جسکے اصول یہ تھے خدا - سورج - چاند - آگ - سانپ اور اوک کے درخت کی پرستش کرو اور کل بنی نوع انسان کے ساتھ نیکی کرو سب سے

خراب بات یہ تھی کہ آدمیوں کی قربانی کرتے تھے۔ Druids علاوہ مذاہبی باتوں کے قانون اور فیصلہ کرنیکے طریقہ سکھلاتے تھے یہ ہر ایک سال چار دعوتیں کرتے اول جبکہ اناج بوتے تھے دوسرے جبکہ اناج پک جاتا تھا تیسرے جبکہ کاٹتے تھے چوتھے لورور کو جو کہ ۱۰- مارچ کو ہوتا تھا Draidesm کی بڑی مقدس جگہہ جزیرہ مونا تھی Druids نے بودہ مذہب کی طرح مختلف مقامات میں کُتبے اور یادگاریں چھوڑیں ہیں- اہل برطانیہ چھوٹے چھوٹے گروہوں میں منقسم تھے ہر ایک گروہ پر ایک ایک سردار حکومت کرتا تھا لیکن بڑے خطرہ کے وقت یہ سب گروہ جمع ہوتے تھے۔

## فصل دوئم روم والوں کا زمانہ Period, Romans ۵۵ قبل مسیح تا ۴۱۱ء

شہر گال کو فتح کرکے رومن کے بڑے افسر Julius Ceasure. نے معہ بارہ ہزار فوج کے ۵۵ قبل مسیح میں برطانیہ پر حملہ کیا مگر طوفان آگیا اس سبب سے اُنکو واپس جانا پڑا پھر دوسرا حملہ ۵۴ قبل مسیح میں کیا برطانیہ والوں نے Cassivelonus کو اپنا سردار مقرر کیا۔ Julius ceasure. نے دریائے ٹیمز کو عبور کرکر Verulamuim کو فتح کرلیا اور پھر ایک عہدنامہ قرار پایا اور بعد ازاں Julius واپس چلا گیا بادشاہ Clowdius. کے

زمانہ میں رومن جنرل Plawlious نے ہمراہ بادشاہ کے دریائے ٹیمز کا جنوبی
ملک سنہ ۴۳ء میں فتح کرلیا Camalodanum ایک بستی بسائی پھر بادشاہ
Clowdins تو روم کو واپس چلا گیا مگر لڑائی برابر ہوتی رہی۔
Platious کی جگہہ مقرر ہوا تھا جو Kla Ostorias scopula نے
Siluress اور Severn تک سلطنت بڑہائی باوجودیکہ Avern.
نے Caructucus کے ماتحت بہتیری کوشش کی مگر ایک پیش نہ گئی اور شہر
آدہ سلیوز بطور قیدی کے روم میں بھجا گیا لیکن اُسکو اُسکی سوتیلی ماں
Cartismandui نے آزاد کردیا Bodica queen of icin
نے رومن سے بڑی تکلیف اُٹھائیں اس لئے Camalodunum
اور لنڈن کو برباد کردیا مگر Suetonius polinus نے سنہ ۶۱ء میں
اسکو شکست فاش دی ملکہ زہر کھاکر مرگئی Julius Agricala
نے اہل برطانیہ کو مہذب بنادیا اور Caledonians کو جو Galgacas
کا سردار تھا سنہ ۸۴ء میں Mons Grumpions پر شکست دی اور سوری
فرتھ تک سلطنت بڑہائی سنہ ۷۹ و سنہ ۸۱ء میں دو قلعہ تعمیر کرائے ایک تو ٹائن سے
سولوے فرتھ تک دوسرا فرتھ آف فورتھ سے فرتھ آف کلائیڈ تک ایڈرین نے
سنہ ۱۲۰ء میں اور Lolious urbicus نے سنہ ۱۴۰ء قلعے بنائے رومن نے

برطانیہ کو ۹ حصوں میں منقسم کیا تھا اور وہ حصے مفصل ذیل ہیں -

Britania prima, Scando, Elavia, ceasurangs Valentia

caledonica

Maxinia, Ceasmanas, Vespationa, Walentia,

ہر سب حصے ایک گورنر کے ماتحت ہوتے تھے جسکو کہ بادشاہ مقرر کرتا ہے -

سنہ ۴۱۰ء میں جبکہ بادشاہ Honorius, نے برطانیہ کے باشندوں کو

بہت دق کیا تو وہ سرکشی کر کر آزاد ہو گئے عیسائی مذہب برطانیہ میں اول

صدی کے اختتام میں جاری ہوا تھا عیسائیوں نے Diocletion,

کے زمانہ میں بہت تکلیف اُٹھائیں Constantine the great

نے عیسائی مذہب پسند کیا سینٹ البن پہلا ہی عیسائی تھا جو کہ برطانیہ

میں قتل ہوا -

زمانہ سیکسن سنہ ۴۱۰ء سے سنہ ۱۰۶۶ء تک Saxon period,

برطانیہ کو آزاد ہوئے ابھی کچھ عرصہ نہ ہونے پایا تھا کہ Scots, اور Picts

نے جنوبی برطانیہ پر حملہ کیا کہتے ہیں کہ برطانیہ والوں نے اپنے میں اُن کے مقابلہ

کی طاب نہ دیکھکر Tewtonic tribis سے مدد مانگی جو کہ سمندر کے کنارے

لوٹ مار کرتے پھرتے تھے اور یہ بڑی خوشی سے آئے سنہ ۴۴۹ء میں Tewtonic

قوم کے دو سردار دن مسمی Hengist اور Horsa نے Picto

اور Scots کو بھگا دیا اور آپ Kent مقام پر قابض ہو گئے Tatonic
قوم کی تین شاخیں ہیں یعنے Jutes, Angles, Suxons
اب ان تینوں شاخوں نے ایک صدی کے اندر سات سلطنتیں قائم کیں
اور یہ کل سلطنتیں Haptarchy کے نام سے نامزد کی گئیں اور وہ سلطنتیں یہ ہیں
نام سلطنت بانی سنہ بنیاد سیکسنی کی بنیاد ایلا نے سنہ ۴۹۰ء میں Wessex
کی کرڈک نے سنہ ۵۱۹ء میں Essex کی ارکیون نے سنہ ۵۲۷ء میں Hengut
سنہ ۵۵۲ء نورتھمبریا کی ایگلیز نے سنہ ۵۴۷ء میں ایسٹ انگلیا کی اوفا نے سنہ ۵۷۵ء میں
اور مرشیا کی کریڈا نے سنہ ۵۸۶ء میں بنیادیں ڈالیں تھیں ان سلطنتوں کے بادشاہ
آپسمیں ہمیشہ لڑتے رہتے تھے شاہزادہ آرتھر نے انکو بارہ شکستیں دیں وہ بادشاہ
جو کہ سب سے زیادہ ملک پر قابض ہوتا تھا Bretwalda کے لقب سے
ممتاز ہوتا تھا سنہ ۵۹۷ء میں پوپ Gragry نے Augustine کو برطانیہ
میں عیسائی مذہب کی ترقی دینے کے واسطے روانہ کیا۔

Ethelhert of Kent, Sebert of Essex,
Eduin of northumbreh

نے معہ اپنے بہت سے ساتھیوں کے عیسائی مذہب کو قبول کیا اب ان
سات سلطنتوں کی تین سلطنتیں رہ گئی تھیں جبکہ بادشاہ Offa مر گیا
تو Bhritric بادشاہ بنا اسنے Offa کی بیٹی سے شادی کی مگر دختر

یعنی اُسکی بیوی نے اپنے خاوند کو زہر دیکر مار Adburga سمی Offa.
ڈالا اور آپ فرانس کو بھاگ گئی اسکے بعد Egbert تخت نشین ہوا
اس نے Cornwell, Devon کو فتح کر لیا اور Burnwaly
کو Ellandune. پر شکست دی Egbert ایگبرٹ بادشاہ
برطانیہ ۸۲۷ء تا ۸۳۶ء شاہ ڈنمارک نے ۸۳۲ء میں Teignmouth
پر حملہ کیا مگر اس بادشاہ نے ۸۳۳ء میں مقام Charmouth. پر
اور پھر ۸۳۵ء میں Hengsdown hill پر شکستیں دیں اور پھر مر گیا۔

(۲) Ethelwolf ایتھل ولف ۸۳۶ء تا ۸۵۷ء

یہ بادشاہ بزدل تھا روم میں زیارت کرنیکے واسطے معہ اپنے چھوٹے بیٹے الفریڈ
کے گیا اُسکے زمانہ میں روم میں انگریزی کالج مقرر کرنے کے واسطے ایک ٹیکس
جاری کیا پوپ نے اسکی پہلی بیوی کا نام Osburga تھا اس سے چار
لڑکے پیدا ہوئے جو کہ ایک دوسرے کے بعد تخت نشین ہوئے دوسری
بیوی کا نام Judith تھا جسکی عمر شادی کے وقت بارہ سال کی تھی۔
شادی کے تھوڑے ہی دن بعد بادشاہ مر گیا

(۳) Ethelbold ایتھل بالڈ ۸۵۷ء تا ۸۶۰ء

اس نے اپنی سوتیلی ماں Judith سے شادی کی مگر ونچسٹر کے پادری کے کہنے
سے اُسکو طلاق دینی پڑی پھر وہ فرانس کو چلی گئی اُسکے باپ نے اُسکو قید کر لیا

مگر وہ بھاگ گئی اور Baldwin بلجیم سے شادی کرلی

(۴) Ethelbert. اتیھل برٹ ۸۶۰ء تا ۸۶۶ء

اسکے عہد میں شاہ ڈنمارک نے Thanet پر حملہ کیا۔

(۵) Ethelred I اتیھل رید اول ۸۶۶ء تا ۸۷۱ء

اسکو ڈنمارک والوں نے بہت دق کیا بہت سی لڑائیاں لڑیں جنمیں۔ کہ Aston اور merton بڑی ہیں آخر لڑائی میں وہ بہت سخت زخمی ہوگیا

سخت قحط سالی ہوئی Edmund شاہزادہ East englia

کو ڈنمارک والوں نے اُس قصبہ میں جسکو کہ Bury St, Edmuds کہتے ہیں قتل کرڈالا

Alfred the great

الفریڈ اعظم ۸۷۱ء تا ۹۰۱ء

یہ ۸۴۹ء میں پیدا ہوا علم کا بہت شوقین تھا تخت نشینی کے بعد ۷ سال تک یہ ڈنمارک والوں سے مقابلہ کرتا رہا۔ Wilton پر ایک شکست کھائی پھر یہ مقام Athelney میں فقیر کا بھیس بدل کر چلا گیا وہاں ایک گڈریے کے ہاں رہا اسکے کچھ دن بعد اُسنے اپنے دوستوں کو Selwood forest میں جمع کیا اور شاہ ڈنمارک کو مقام Athendune پر شکست دی ۸۷۸ء میں ڈنمارک والوں کے سردار گوتھرم کو معہ اپنے بہت سے ساتھیوں کے عیسائی ہونا پڑا ۸۹۳ء میں انگلینڈ میں پھر ڈنمارک والوں نے فساد برپا کیا مگر جلد رفع ہوگیا

یہ بادشاہ کل بادشاہان سیکشن میں نہایت زبردست ہوا ہے - اس نے
Militia, Navy, Salutary, Laws.
بنائے Oxford میں مدرسہ جاری کیا۔
Esopsefables, Wenerable Bede, Beotheus,
کے سیکشن زبانمیں ترجمہ کیا اُسکے عہدمیں یہ مشہور ہوگیا تھا کہ سونا ہاتھ میں اچھالتے چلے جاؤ اور کوئی نہیں لیتا۔

ایڈورڈ ۹۰۱ء تا ۹۲۵ء Edward the Elder.

یہ پہلا ہی بادشاہ تھا جسنے کہ اپنا لقب بادشاہ انگلستان رکھا اسنے اپنے چچازاد بھائی Ethelwold. کو جسنے کہ تخت پر قابض ہونیکی کوشش کی تھی۔ شکست دی اور قتل کیا یونیورسٹی کیمبرج مقرر کی۔

ایتھلسٹن ۹۲۵ء تا ۹۴۱ء Athelestan.

اسکے عہدمیں سکوٹلینڈ اور ڈینمارک والوں نے Burnanburg جو کہ Lincolinshire. میں واقع ہے ۹۳۷ء میں حملہ کیا! ایک ایک انجیل ترجمہ کراکر ہر ایک گرجاگھر میں بھیجی تجارت کو بھی خوب ترقی دی یہ حکم دیکر کہ جو سوداگر تین سفر اپنے جہاز میں بیٹھکر کرائیگا اُسکو Thane. کا خطاب دیا جائیگا پھر Glocester میں مرگیا

ایڈمنڈ اول ۹۴۱ء تا ۹۴۶ء Edmund Ist

ڈنمارک والونکو شکست دی اور انکو Derly lecester, nottingbam اور Lincolin سے نکالدیا اس بادشاہ کو Stamford۔
Seoly نامی ایک چور نے جو ۶ سال پیشتر کسی قصور کے باعث جلاوطن کردیا گیا تھا قتل کرڈالا۔

## Edred ایڈریڈ ۹۴۶ء تا ۹۵۵ء

اسکو ایک مہلک بیماری تھی اس سبب سے وہ اسقدر کمزور ہوگیا تہا کہ سلطنت کا کام کرنے کی بالکل ناقابل تہا اُسکے بڑے مصاحب Dunstan, Turketuel سلطنت کا کام کرتے تھے مقام Winchester, میں بادشاہ نے وفات پائی۔

## Edwy the fair ایڈوی ۹۵۵ء تا ۹۵۹ء

چونکہ یہ ظلم بہت کرتا تہا اس سبب سے ڈنسٹین نے اُسکو منع کیا ڈنسٹین جلاوطن کردیا گیا ممرشیا اور نورتھمبرلینڈ والوں نے سرکشی کی اور بادشاہ کے بھائی کو بادشاہ بنادیا اُسکے کچھ دن بعد بادشاہ اپنی سلطنت کے جاتے رہنے کے غم میں مرگیا

## Edgar the peaceall ایڈگر ۹۵۹ء تا ۹۷۵ء

اس نے Dunstan کو بلاکر آرک بشپ بنادیا اس بادشاہ کے زمانہ میں کوئی مشہور واقع نہیں ہوا اسنے شہزادہ ویلز کو حکم دیا کہ بابت خراج کے بجائے روپیہ کے ۳۰۰ بھیڑیوں کے سر دیا کرے اسطرح یہ کل جانور انگلستان میں

غارت ہوگئے اسکے دو بیٹے تھے ایک Elfleda کو Edward
تھا اور Elfrida جو کہ Ethelred سے تھا۔

Edward the moryter اتھلریڈ ثانی ۹۷۸ء تا ۱۰۱۶ء
چونکہ نہایت قحط سالی ہوئی اس سبب سے ایک ٹیکس دینجلد لگایا گیا اسمیر
ڈنمارک والے نہایت غصہ ہوئے پہر بادشاہ نے بہت سے ڈنمارک والوں کو
قتل کروایا اسپر Swyen بادشاہ ڈنمارک نے انگلستان پر حملہ کیا ۱۰۱۳ء
میں اوکسفورڈ اور لنڈن کو فتح کرلیا اور آپ بادشاہ بنگیا مگر تھوڑے ہی دن کے بعد
مرگیا۔ Edmund the ironside.

ایڈمنڈ آئرن سائیڈ ۱۰۱۶ء تا ۱۰۱۶ء
اس نے ڈنمارک والوں کا بڑی بہادری سے مقابلہ کیا آخر یہ عہدنامہ ہوا کہ کینوٹ
تو دریاے ٹیمز کے شمال میں اور ایڈمنڈ جنوب میں حکومت کیا کرے مگر ایڈمنڈ
ایک مہینہ کے مرگیا پس کل ملک کا مالک کینوٹ ہوگیا۔

خاندان ڈنمارک ۱۰۱۷ء تا ۱۰۴۲ء

کینوٹ اعظم ۱۰۱۷ء سے تا ۱۰۳۵ء Canute the Great
یہ ڈنمارک۔ نوروے۔ سویڈن۔ انگلینڈ کا بادشاہ تہا Edway کو جو کہ
Ethelred کا بیٹا تہا مارڈالا۔ ایڈورڈ۔ الفریڈ نورمنڈی کو چلے گئے کینوٹ
نے انکے ما Emma سے شادی کی اپنے ڈنمارک کے سپاہیوں کو انعام دیکر

نوکری سے برطرف کر دیا اور پیکش سپاہی نوکر رکہے اسنے ڈنمارک میں عیسائی مذہب جاری کیا سنہ ۱۰۳۵ع میں مر گیا اسکے تین بیٹے تہے Elgiva سے Hardicant Emma سے اور Swyen Harold

ہیرلڈ ہیر فٹ سنہ ۱۰۳۶ع تا سنہ ۱۰۳۹ع Harold the harefoot

اگرچہ انگلینڈ اور Hardicanat کو دیا گیا تہا مگر ہیرلیڈ نے آکر قبضہ کر لیا ایڈورڈ نے تخت پر قبضہ کرنیکے کوشش کی مگر ناکامیاب ہوا اُسکا بہائی الفریڈ لڑائی میں مارا گیا۔

ہارڈی کینوٹ سنہ ۱۰۳۹ع تا سنہ ۱۰۴۱ع Hardicanate

یہ بادشاہ حیات ہیرلڈ میں ڈنمارک میں رہتا تہا مگر ہیرلڈ کی وفات کے بعد انگلینڈ میں آیا اور بادشاہ بنگیا اسنے ڈینجلد موقوف کر دیا۔ Godwin سے بادشاہ ناراض ہوا کیونکہ اسکو یہ شبہہ ہوا کہ میرے بہائی کے قتل میں یہ بھی شریک تہا مگر بہت سے گواہوں کے بعد بادشاہ کا غصہ رفع ہو گیا یہ بادشاہ مقام Lembeth میں فوت ہو گیا جبکہ ایک امیر کی شادی میں مصروف تہا۔

سیکسن خاندان بحال ہو گیا سنہ ۱۰۴۱ع تا سنہ ۱۰۶۶ع

ایڈورڈ سویم سنہ ۱۰۴۱ع تا سنہ ۱۰۶۶ع تک Edward the Confesson

اُسکو Godwin نے بادشاہ بنا دیا اور اپنی بیٹی ایڈلتہ سے اُسکی شادی کر دی یہ انگلینڈ کے امیروں سے مغرب کرتا تہا اور اسنے بڑے بڑے عہدے نورمین

امیروں کو دیئے پھر گوڈوں سرکش ہو گیا مگر تھوڑے دن کے بعد بادشاہ
کی اطاعت قبول کرلی پھر Godwin مر گیا اسکے بیٹے کا نام ہیرلڈ
تھا یہ بادشاہ بہت رحم دل تھا اس نے ڈینجلڈ موقوف کر دیا سنہ ۱۰۵۶ء
میں عیسائی مذہب سکوٹلینڈ میں جاری ہوا۔

**Harold son of Godwin. ہیرلڈ سنہ ۱۰۶۶ء تا سنہ ۱۰۶۶ء**

ایڈورڈ کی وفات کے بعد Witans نے ہیرلڈ کو بادشاہ بنایا اوس وقت
نوروے کے بادشاہ Haulrada اور Tostig نے جو کہ ہیرلڈ کا
بھائی تھا انگلنڈ پر حملہ کیا یورک پر قبضہ کر لیا لیکن سنہ ۱۰۶۶ء میں —
Stamford, bridge. پر شکست کھا کر ہارے گئے اسکے بعد ولیم
نورمنڈی کے بادشاہ نے ۱۴۔ اکتوبر کو مقام Hastings پر بادشاہی فوج
کو شکست فاش دی اور انگلنڈ پر قابض ہو گیا۔

قوم کے سردار کو بادشاہ کہتے تھے اُسکی بیوی کو ملکہ کہتے تھے اور بعد میں لیڈی
کہنے لگے اینگلو سیکشن کی آبادی ۶ حصوں میں منقسم تھی (۱) Nobles
(۲) Earls، (۳) Thanes، (۴) Ceorls (۵) Burgurs
(۶) Slaves سکشنوں کو لڑائی اور شکار کھیلنے کا بہت شوق تھا۔
جب انہوں نے برطانیہ کو فتح کیا تو یہ چاند۔ سورج۔ شکر۔ سنیچر کی پرستش کرتے
تھے Witanagemote ایک جماعت تھی جسمیں کہ بڑے بڑے

امیر اور پادری داخل تھے یہ جبکو پسند کرتی تھین وہی بادشاہ بنتا تھا یہ جماعت ایک سال میں تین دفعہ جمع ہوتی تھی قانون بنانے کے واسطے بڑے بڑے مقدمے فیصلہ کرنیکے واسطے۔ ٹیکس جاری کرنیکے واسطے۔ درخت کبھی ضرورت ہو بادشاہ مقرر کرنیکے واسطے اُس زمانہ میں بڑے جرم چوری اور قتل سمجھے جاتے تھے اگر کوئی آدمی کسیکو مار ڈالتا تھا تو قاتل اُسکی بیوی یا اُسکے رشتہ داروں کو اس کی حیثیت کے بموجب روپیہ دیتا تھا اگر وہ روپیہ نہ دیتا تو بادشاہ اُسکو آپ نہیں مارتا تھا مگر وہ out law کر دیا جاتا تھا یعنی اگر کوئی اُسکو مار ڈالے تو اُسکا روپیہ نہیں دیا جاویگا stanes اگر کسیکو مار ڈالتے تھے تو اُنکے کوڑے لگتے تھے قید ہوتے تھے مگر فری میں اس سزا کے مستحق نہیں تھے چوری اس زمانہ میں حد کے درجہ کو پہونچ گئی تھی یہانتک کہ اُسکی سزا موت رکھی گئی تھی۔

ملزم اپنے آپ کو اسطرح بری کر سکتا تھا کہ اپنے بیگناہ ہونیکی قسم کھائے اور بہت سے آدمیوں سے گواہی دلوائے کہ یہ بیگناہ ہے یا Ordeals سے وہ یہ تھا کہ گرجا گھر کے پادری اُسکی ہتھیلی پر گرم لوہا رکھہ دیتا تھا ملزم اُسکو لیکر ۳ قدم چلتا تھا پھر یہ ہنکد بتا تھا پھر اسکے ہاتھ پر ایک پٹی لپیٹکر مہر لگا دیتے تھے تین دن کے بعد پٹی کھولی جاتی تھی اگر زخم اچھا ہو جاتا تھا تو وہ بیگناہ سمجھا جاتا تھا ورنہ پھر

سزا ملتی تھی ؛

## خاندان نورمن ۱۰۶۶ء تا ۱۱۵۴ء

### William the Conqueror ولیم اول ۱۰۶۶ء تا ۱۰۸۷ء

ہسٹنگز کی فتح کے بعد ولیم دوور کو چلا گیا پھر لندن گیا اس عرصہ میں Witan نے Edgar Atheling کو بادشاہ بنا دیا ارل ایڈون ۔ مورکر ۔ سٹیگنڈ اسکے بڑے صلاح کار تھے لیکن جونہیں انہوں نے ولیم کے آنیکی خبر سنی اسوقت ولیم سے جا ملے جسنے کہ ویسٹ منسٹر میں تاج پہنا تاج پہننے کے دن جبکہ Aldred آرک بشپ اوف یورک نے سیکشن سے پوچھا کہ تم ولیم کا بادشاہ ہونا چاہتے ہو تو وہ خوشی سے چلائے نورمن سپاہی جو کہ باہر تھے جب انہوں نے غل وشور سنا تو انہوں نے جانا کہ کچھ جھگڑا ہو گیا ہے اسلئے باشندوں کے گھروں میں آگ لگادی اور لوٹنا شروع کر دیا ولیم نے سیکشن قانون جاری رکھے اور Edgar پر نہایت مہربانی کرنے لگا لیکن یہ مہربانی کچھ بہت دنوں تک نہیں رہی اسنے بڑے بڑے عہدے نورمن امیروں کو دیئے اور جاگیریں بھی دیں کئی قلعے بنائے انکی حفاظت پر نورمن سپاہی چھوڑے چھ مہینے کے بعد وہ نورمنڈی کو چلا گیا Tityasbem اور Odo کو اپنا نائب مقرر کیا ولیم کی غیر حاضری کے زمانہ میں سیکشن نے بغاوت کی ولیم کے آنے پر بغاوت رفع ہو گئی اب تمام انگلینڈ

نورمن کے قبضہ میں آگیا تھا سیکشن نکالکہ جنگلوں کی طرف بھگا دیئے گئے انمیں سے
Hereword نے ایک قلعہ بنایا جزیرہ Ethy میں اور کچھہ عرصہ
تک نورمن کا مقابلہ کرتا رہا Stigand آرک بشپ اوف یورک کی جگہہ
Lanfrsuc مقرر ہوا بعضے نورمن نے سرکشی کی مگر آخر مغلوب ہو گئے
روبرٹ کرس ہوس نے باپ سے سرکشی کی پانچ سال کے بعد ولیم نے جے بورائی
کے قلعہ پر حملہ کیا ۱۰۷۸ء میں یہاں بیٹے نے باپ کا ہاتھ زخمی کردیا چونکہ شاہ فرانس
ولیم کے موٹا ہونے پر ہنسا اس سبب سے ولیم بہت ناراض ہوا اور جا کر mun
کا محاصرہ کرلیا لیکن گھوڑے پر سے گر کر مر گیا ۱۰۸۷ء مین روئیں میں دفن ہوا ولیم
نے ایک کتاب Domsdaybook بنائی جس سے ایک منٹ میں کل انگلستان
کی زمین کا حال معلوم ہو سکتا تھا ؛ Cirfew bell ایک گھنٹہ تھا جو کہ
شام کے ۸ بجے بجتا تھا اسواسطے کہ کل لیمپ اور چراغ اور آگ وغیرہ بجھا دی
جائیں اور Forest laws بنائی وہ یہ تھی کہ جو کوئی آدمی اس جنگل کے جانور
کو مارے اسکی آنکھہ نکال لو اس بادشاہ نے Dangeld جاری کیا۔ یہ
شکار کا بہت شوقین تھا۔

## ولیم دویم William Refus ۱۰۸۷ء تا ۱۱۰۰ء

ولیم دویم نے ولسٹ منسٹر میں تاج پہنا اسکا بھائی روبرٹ ڈیوک اوف نورمنڈی

مقرر ہوا ایک تجویز Odo نے کی کہ روبرٹ کو بادشاہ بنادے لیکن بادشاہ
نے انگریزوں سے مدد لیکر روچیسٹر کا محاصرہ کرلیا اور باغیوں کو سزا دی۔
پھر اُسنے نورمنڈی کو فتح کرنا چاہا لیکن بھائی سے صلح ہوگئی نورمنڈی سے آکر
سکوٹلینڈ کی طرف کوچ کیا لیکن ۱۰۹۲ء میں اُس سے عہد نامہ ہوگیا سکوٹلینڈ کے
بادشاہ نے اگلے سال نورتھمبرلینڈ پر حملہ کیا اور قلعہ Alnwik کے پاس مرگیا
پھر بادشاہ نے Wales پر حملہ کیا مگر کچھ نہیں کامیابی ہوئی روبرٹ نے -
۱۰۹۵ء میں سرکشی کی ولیم نے قلعہ Bamborong پر حملہ کیا اور روبرٹ
کو عمر بھر کے واسطے قید کرلیا چونکہ Anselm سے ارک بشپ اوف
کینٹ بننے کے واسطے کہا گیا تھا مگر اُسنے منظور نہ کیا اس سبب سے اُسکو انگلینڈ
چھوڑ دینا پڑا پھر وا Waltertyre نے ایک جانور کے مارا تھا لگ کر مرگیا
یہ بیرحم بادشاہ تھا اسنے دریائے ٹیمز پر ایک پل بنایا اور ویسٹ منسٹر میں ایک
ہال بنایا اور Tower کے گرد ایک دیوار بنائی

ہنیری اوّل ۱۱۰۰ء تا ۱۱۳۵ء Henry I Bowcleric,

اسنے ایک چارٹر بنایا اور ڈینجلد اور Curfew موقوف کردینے کا اقرار کیا۔ اور
نیکی کرنے کا اقرار کیا Matilda کی بیٹی Maleom of Scolland
سے شادی کی اس شادی سے نورمن اور سیکشن خاندان ملگئے فلیمنڈ قید کیا گیا رابرٹ

مقام Palestine سے چلکر معہ ایک فوج کے انگلینڈ میں آیا کہ تخت پر
اپنا حق جماوے لیکن ہنری نے اُسکا حق تسلیم کرلیا اور تین ہزار مرک سالانہ بطور
پنشن کے مقرر کر دیئے تھوڑے سے ہی دن کے بعد دونوں بھائیوں میں لڑائی ہوئیں
اس لڑائی کا نتیجہ یہ ہوا کہ روبرٹ کو شکست ہوئی اور تیس سال تک کارڈف قلعہ
میں قید رہا یہ لڑائی ۱۱۰۶ء میں مقام Tenchibrai پر ہوئی تھی اب تو
نورمنڈی ہنری کے قبضہ میں آگئے اب بادشاہ اور Anselm کے درمیان
تکرار ہوئی اس سبب سے Anselm انگلینڈ سے جلاوطن کیا گیا لیکن بعد میں
بادشاہ نے اُسکو بلا لیا روبرٹ کے بیٹے ولیم نے ارل ڈم اوف فلینڈرز حاصل
کی اور برطانیہ کے تخت پر قبضہ کرنیکی کوشش کی لیکن مقام Alost پر باعث
ایک زخم لگنے کے وہ مر گیا یہ بادشاہ ۱۱۳۵ء میں مر گیا اُسکی ایک بیٹی Maud
تھی جسکی شادی پہلے ہنری پنجم شاہ جرمنی سے ہوئی تہی پہر دوسری Geofrey
سے ہوئی بادشاہ کا ولیم پہلے ۱۱۲۰ء میں ڈوب کر مر گیا تہا یہ بادشاہ بیرحم فاضل تہا
اُسکے زمانہ میں چاندی کے سکے جاری ہو گئے تہے - اُن کی صنعت انگلینڈ میں
جاری ہو گئی تہی ؛

## سٹیفن Stephen ۱۱۳۵ء تا ۱۱۵۴ء

ہنری کی وفات کے بعد سٹیفن بادشاہ ہوا اگر اُسنے ڈینجلد کے موقوف کرنیکا اقرار
کیا مگر پہر بھی رعایا کے واسطے بری مصیبت کا زمانہ ہو شاہ David, I

سکوٹلینڈ نے نورتھمبرلینڈ پر ۱۱۳۸ء میں تین حملے کئے کیونکہ یہ Mawd کا ماموں تھا تیسرے حملے میں شاہ سکوٹلینڈ کو شکست فاش ہوئی نورتھ ایلبرٹن پر اگلے سال ایک عہد نامہ ہو گیا ۱۱۳۹ء میں Mawd معہ ۱۴۰ ناٹیوں کے برسٹل میں آئے آکر اسنے اپنے سوتیلے بھائی روبرٹ سے ملاقات کی ۱۱۴۱ء میں لنکولن کی لڑائی میں Stephen قید کیا گیا۔ Mawd ملکہ بن گئی اور حکومت کرنے لگے اسکے زمانہ میں Kent کے آدمیوں نے سرکشی کی اور مجبوراً Mawd کو اوکسفورڈ بھاگ جانا پڑا اُسکا بھائی روبرٹ قید کیا گیا لیکن سٹیفن کی آزادی کے وقت اسکو رہا کر دیا Stephen تخت نشین ہو گیا اور Oxford کا محاصرہ کر لیا Mawd مقام ولنیگفورڈ کو بھاگ گئی اور اپنے بھائی کے مرجانے پر نورمنڈی چلی گئی اپنے خاوند کے مرنے کے بعد اسنے اپنے بیٹے ہنیری کو نورمنڈی کا حاکم بنا دیا ۱۱۵۶ء میں انگلینڈ پر حملہ کیا Stephen کا بیٹا Eustace یکایک مر گیا لڑائی بند ہو گئی اور اُسمیں عہد نامہ ہو گیا اور یہ قرار پایا کہ بادشاہ کی وفات کے بعد Henry تخت نشین ہو جیسر۔ بادشاہ ۱۱۵۴ء میں مر گیا یہ بہادر لایق آدمی تھا +

فیوڈل سسٹم نورمن بادشاہوں نے جاری کیا وہ یہ تھا کہ جاگیرین یا زمین جو کہ آدمی لیتے تھے اُنکو کچھ ٹکس نہیں دینا پڑتا تھا صرف یہ تھا کہ لڑائی کے وقت بادشاہ کو فوج کی مدد دینی پڑتی تھی بادشاہ سلطنت میں کل ملک کا مالک ہوتا تھا بادشاہ

تو جاگیر Nobles کو دیتا تھا Nobles رہن Thanes کو دیتے تھے
وہ Vassels کو دیتے تھے ہر ایک اونچے رتبہ والا اپنے ماتحتوں سے لڑائی کے
وقت مدد مانگتا تھا ۔

## خاندان پلیجنٹ
## ۱۱۵۴ء تا ۱۲۸۷ء
## ہنری دویم ۱۱۵۴ء تا ۱۱۸۹ء

یہ بادشاہ ۱۱۵۴ء میں بادشاہ ہوا اسکا جھگڑا Tamasa, Becket سے ہوا یہ انگریز Gilbert a Backet کا بیٹا تھا اسکو ایک Saeren lady کی سفارش سے Chancellor کا عہدہ ملگیا جبکہ اٹلی میں اسنے پوپ سے اجازت لی کہ سٹیفن کا بیٹا Eastace تخت نشین ہووے تو بادشاہ اسکی یہ بات سُنکر بہت خوش ہوا اور اسکو کینٹربری کا ارک بشپ بنادیا۔ مگر جبکہ گرجا سلطنت سے الگ ہوگیا تو مذہبی مجرم عموماً بغیر سزا پانی کے چھوٹنے لگے بادشاہ نے حکم دیا کہ انکا مقدمہ اوروں کی طرح Cecular Court میں ہونا چاہیئے مگر Becked نے منظور نہ کیا اس سبب سے بادشاہ اور اسکے درمیان رنجش ہوگئی اس مقدمہ کے فیصلہ کے واسطے Clarenden میں ایک کونسل ہوئی اس کونسل نے بادشاہ کی مرضی کے موافق فیصلہ کیا مگر Beeket نے اپنی بات پر ضد کی اس سبب سے اسکو فرانس میں بھاگنا پڑا چھ سال کے بعد

Luis of France اور Pope Alexander III

نے بادشاہ سے ملاپ کرادیا انگلینڈ میں واپس آنے پر چار بیرنوں نے کینٹربری کی
خانقاہ میں بیرحمی سے مارڈالا مگر یہ قتل کچھ بادشاہ کے اشارے سے نہیں ہو تھا اب آیرلینڈ
بھی فتح ہوگیا بادشاہ انگلستان خود ۱۱۷۱ء میں جزیرہ آیرلینڈ میں تشریف لے گئے
آیرلینڈ کے کل سرداروں نے سوائے شہزادہ Ulster کی تابعداری تسلیم
کی آیرلینڈ سلطنت انگریزی میں شامل ہوگیا شاہ سکوٹلینڈ نے انگلینڈ پر کئی حملے
کئے لیکن آخر حملہ میں مقام Alnwick پر شکست کھائیں یہ واقعہ ۱۱۷۴ء
میں ہوا اسکے بعد بادشاہ معہ شاہ سکوٹلینڈ کے Be Ket کی قبر پر زیارت کے
واسطے گیا شاہ سکوٹلینڈ نے مجبوراً ہنری کی اطاعت قبول کی اور دو قلعہ
Roxborg اور Burwick بادشاہ کو دیئے اپنی آخیر عمر میں بادشاہ کو بڑا
رنج ہوا کیونکہ اُسکے بیٹے تخت کیواسطے آپس میں ایک دوسرے سے لڑتے جھگڑتے تھے آخر اسی
رنج میں بیمار ہوکر Chinon میں مرگیا بھائیوں میں سے اب دو بیٹے Richard
اور John زندہ تھے یہ بادشاہ بہت مغرور - حریص - منصف - فاضل تھا - لنڈن
دار الخلافہ بنایا گیا - تجارت کو بھی خوب ترقی کی ✣

Richard I Ceurdelion رچرڈ اول ۱۱۸۹ء تا ۱۱۹۹ء

اس بادشاہ نے تخت نشین ہونیکے تھوڑے ہی دن بعد Palestine
کی لڑائی کے واسطے روپیہ جمع کرنا شروع کیا Roxbarg اور Berwick

سکوٹلینڈ کے بادشاہ کے ہاتھ فروخت کر دیئے اور دس ہزار مرک لیکر اُسکو اپنی
تابعداری سے رہا کر دیا تخت نشینی کے دن یہودیوں کے غارت کرنیکا حکم دیا جو کہ
اُس زمانہ میں بڑے دولتمند ساہوکار۔ سودخوار۔ کوٹھی وال تھے بہت سے آدمی
اس بدقسمت قوم کے قتل ہوئے۔ یہودیوں نے قلعہ یورک میں اکثر پہلے اپنے
بال بچوں کو مار ڈالا اور اپنے سب نقد و جنس کو جلا دیا اور پھر آپ مر گئے اب بادشاہ
رچرڈ اور فلپ اوگسٹس شاہ فرانس مقدس مقامات کو بڑی فوج کے ساتھ
گئے میں پہونچے یہاں پہنچکر رچرڈ نے Tancred سے اپنی بہن کا جہیز
مانگا پھر جزیرہ قبرس کو فتح کر لیا اور ایکر کو بھی فتح کر لیا اور سلطان سلاح الدین
کو اشرف پر شکست دی رچرڈ آگے نہیں جا سکا کیونکہ عیسائی سرداروں
میں نفاق پیدا ہو گیا اسلیئے اسنے سلطان سے صلح کر لی اور اپنے ملک کی طرف روانہ
ہوا راستہ میں اُسکا جہاز Adriatic sea میں ٹوٹ گیا اب وہ بھیس
بدلکر چلا مگر Venice میں اُسکو پہچان لیا اور اسٹریا کے نواب لیوبولڈ نے
اُسکو قید کر لیا وہاں کچھ عرصہ قید رہا پھر ایک لاکھ مرک دیکر آزاد ہو گیا اُسکے اثناء
قید میں اُسکے بھائی اور جون شاہ فرانس نے انگلینڈ پر قبضہ کرنیکی کوشش کی
قید سے رہا ہونے پر اُسکے بھائی نے معافی مانگی اور شاہ فرانس سے لڑائی ہوئی
ایک لڑائی میں جبکہ وہ اپنے ایک ولیل سے لڑ رہا تھا چالنز کے قلعہ میں
اُسکے ایک سخت زخم لگ گیا جو کہ اُسکی ہلاکت کا باعث ہوا یہ بادشاہ حریص

لڑاکا ر - گانا سننے کا بہت شوق تھا اُسکے مزاج میں بیرحمی اور تلون مزاجی بہت تھی مشہور چور Robin hood, اُسی کے زمانہ میں ہوا تھا +

جوہن John sanster, ۱۱۹۹ء تا ۱۲۱۶ء

یہ موجودگی آرتھر میں تخت نشین ہوگیا - آرتھر بہ نسبت جوہن کے زیادہ حقدار تہا آرتھر بارہ سال کی عمر کا تہا شاہ فرانس آرتھر کا دوست تہا جوہن نے اپنے بھتیجے آرتھر اور اسکی بہن الینیر کو قید کردیا اس سبب سے شاہ فرانس جوہن کا دشمن ہوگیا اور اس سبب سے نورمنڈی میں - آنجو چھین لئے جوہن کی Pope Innocent III, سے تکرار ہوئی اس سبب سے کہ اُسنے سٹیفن - لیگٹین کو کنیٹربری کا آرک ابشپ مقرر کردیا تہا پوپ نے شاہ فرانس سے انگلینڈ پر حملہ کرنیکو کہا اس سے جوہن نہایت خوف زدہ ہوگیا اور پوپ کی اطاعت تسلیم کرا کر پوپ کو خراج دینے لگا اسکے بعد بادشاہ نے بے خوف ہوکر رعیت پر بہت سے ٹیکس لگانے شروع کردیئے اور بہت بیرحمی کرنے لگا اور سلطنت کے بڑے بڑے عہدے غیرملکوں کے آدمیوں کو دیئے اس سبب سے بیرن بہت ناراض ہوئے اور ایک چارٹر بنایا اس چارٹر پر بادشاہ نے ۱۲۱۵ء میں مقام Rannimead پر دستخط کردیئے اور یہ منظور ہوگیا اس نے منظور تو کرلیا - لیکن یہ اثر دیر قایم نرہا ایک فوج لیکر پھر رعایا کو ستانے لگا اسپر بیرنوں نے شاہ فرانس کے بیٹے کو انگلینڈ پر قبضہ کرنیکے لئے بلایا وہ بہت خوشی سے فوج لیکر آیا

مگر جبکہ بادشاہ انگلینڈ اُسکے مقابلہ کے واسطے چلا تو راستہ میں سمندر میں اُسکا بہت سا روپیہ اور اسباب ڈوب گیا اس سبب سے اُسکو بخار چڑھ آیا اور مر گیا

## ہنری سویم سنہ ۱۲۱۶ء سے تا سنہ ۱۲۷۲ء

دس سال کی عمر میں تخت نشین ہو گیا اُسکا حامی پیمبرک کا ل مقرر ہوا - اسکا پہلا کام چارٹر کا مضبوط کرنا تھا ٹومس نے سنہ ۱۲۱۷ء میں لنکولن پر شکست پانے کے بعد انگلینڈ کو چھوڑا اُسکے گروہوں کو Hubert deburg, نے غارت کر دیا Pembrouk سنہ ۱۲۱۹ء میں مر گیا اب نابالغ شہزادہ کا حامی Peterde, roches Hubert مقرر ہوا جب ہنری بالغ ہو گیا تو Hubert تو بادشاہ کا بڑا عزیز ہو گیا اور پیٹر ڈی روچیر مقدس مقامات کو چلا گیا اس بادشاہ نے پھر Luis, سے سنہ ۱۲۲۵ء میں لڑائی شروع کر دی - مگر اس سے کچھ فائدہ نہوا - سنہ ۱۲۴۲ میں شاہ انگلینڈ نے Countofmarch کی مدد کی جسنے کہ Luis کی مرضی کے خلاف اُسکی ماں سے شادی کر لی تھی دو بڑی سخت لڑائیاں مقام Tuilliburg اور Saints پر ہوئی سنہ ۱۲۴۲ء میں ایک عہد نامہ ہوا بادشاہ انگلستان نے تو شاہ فرانس کو Poita, Normandy, Main, Anja, دیئے اور شاہ فرانس نے شاہ انگلینڈ کو Limson, Prigared, Querci ,

دیے۔ Mad Parliment قایم ہوئی اور ایک لڑائی مقام Lewes پر Serons سے ہوئی ۱۲۶۴ء میں بادشاہ نے شکست کھائی اور قید ہوگیا اور ایک عہد نامہ ہوا جو کہ Mise of lewes کے نام سے مشہور ہے یہ بادشاہ ۱۲۷۲ء میں مرگیا یہ کم ہمت آدمی تھا اسکے زمانہ میں سونے کے سکے ایجاد ہوئے +

Edward I, Longshunks ایڈورڈ اول ۱۲۷۲ء تا ۱۳۰۷ء

اس بادشاہ نے سسلی میں اپنے باپ کی وفات کے خبر سُنی وہ مقام گئی میں - ٹورنمینٹ میں Count of Chalons کے ساتھ مشغول تھا جسمیں کہ ایڈورڈ کے نائٹ جیتی تخت نشینی کے تھوڑے دن بعد ایڈورڈ کی شاہ ویلز سے جسنے کہ اطاعت سے انحراف کیا تھا لڑائی ہوئی بادشاہ انگلستان نے Anglesia فتح کرلیا اور ۱۲۷۷ء میں مجبوراً شاہ ویلز کو اطاعت قبول کرنی پڑی جبکہ ویلز میں شاہ انگلستان نے انگریزی قانون جاری کیے تو وہ اس سے بہت ناراض ہوئے اور لڑنے کو مستعد ہوگئے Lewlyn جبکہ Wye کے راستہ سے جارہا تھا مارا گیا ۱۲۸۲ء میں اُسکا بھائی David بادشاہ کے حکم سے مارا گیا اُسوقت میں قلعہ کرنارون میں ایڈورڈ کا جانشین پیدا ہوا اسکو شاہزادہ ویلز کہنے لگے اور ویلز والوں نے اُسکی اطاعت قبول کی اب بادشاہ کی توجہ سکوٹلینڈ کی طرف راغب ہوئی اس ملک کے بادشاہ سکندر

سویم کی وفات کے بعد Margret تخت نشین ہوئے اسکے مرنے کے
بعد تخت نشینی واسطے ۱۳ شخصوں نے دعوت کی جنمیں سے Baliol
اور Robert bruce کا دعوے نہایت قوی تھا ایڈورڈ نے اس
جھگڑے کا فیصلہ کیا اور Baliol کو تخت نشین کر دیا جبکہ Buliol نے
ایڈورڈ کی اطاعت تسلیم نہ کی تو پھر لڑائی ہوئی تو Warrenne
Earl of surry نے جسکے ماتحت انگریزی فوج تھی - مقام
Danbar پر ۱۲۹۶ء میں Scots کو شکست دی ادھر Baliol
نے آکر انگلینڈ کا محاصرہ کر لیا ایڈورڈ بغیر کسی روک ٹوک کے سکوٹلینڈ میں چلا گیا
اور Warren صاحب کو محافظ اور Hughdecressingham
کو خزانچی اور Williamormesbury کو منصف مقرر کرکے انگلینڈ کو
واپس چلا آیا سکوٹلینڈ کی فتح کے بعد ایڈورڈ گنی کی فتح کے واسطے گیا جس پر کہ
شاہ فرانس نے قبضہ کر لیا تھا Scots ماتحت کے William wulliac
کے پھر ۱۲۹۷ء میں لڑنے لگے اور مقام Sterling پر Warrene
اور Cressingham کو شکست دی ایڈورڈ اسیوقت سکوٹلینڈ کی
طرف روانہ ہوا ۱۲۹۸ء میں مقام Falkirk پر Waluce کو
شکست دی سکوٹلینڈ کے سردار جنگلوں کو بھاگ گئے لیکن بعد ازاں بےرحمی
سے مارے گئے ۱۳۰۶ء میں سکوٹلینڈ والوں نے ماتحت روبرٹ بروس کے

سرکشی کی ایڈورڈ نے ارادہ کیا کہ پھر جا کر اُنکی سرکوبی کرے لیکن نیجہ موت نے اُسکو
آنکر دبالیا ۱۳۰۷ء میں فوت ہوا یہ بادشاہ بہت عقلمند بہادر - حریص - بیرحم تھا اس نے
اپنے زمانہ میں یہ حکم دیا کہ کوئی ٹیکس بغیر رضامندی کونسل کے نہ لگایا جاوے Jews
۱۲۰۹ء میں پہلے ہی اس ملک سے نکالدئے گئے تھے +

ایڈورڈ دوئم Edward II, Carnarvon ۱۳۰۷ء تا ۱۳۲۷ء

اس بادشاہ نے اپنی سلطنت کے ساتویں سال سکوٹلنڈ پر حملہ کیا اور ایک لاکھ کی
جمعیت کے ساتھ انگلینڈ کی سرحد سے کوچ کیا کہ کبھی کسی بادشاہ نے بھی نہ کیا تھا
اُسکا مقام Bannockburn پر Bruse نے ۱۳۱۴ء میں مقابلہ کیا
اور شاہ سکوٹلنڈ نے اپنی ۳۰ ہزار جمعیت سے شکست دی اس سے سکوٹلینڈ والے
آزاد ہوگئے ایڈورڈ نے بھی ہنری سوئم کی طرح غیر ملک کے امیروں کی طرفداری کی
اس سبب سے بیرن اُس سے ناراض ہوگئے اُسکی بیوی Asabella نے جو کہ ایک
بڑی بدمعاش شریر عورت تھی ایک نالایق کم رتبہ والے آدمی Mortimer
کی مددگار ہوکر بادشاہ کو بہت تکلیفیں دیں بادشاہ اور ملکہ دونوں میں ظاہرا تکرار ہوگئی
ملکہ فرانس کو چلی گئی اور وہاں سے فوج لیکر انگلینڈ میں واپس آئی بیرن اُسکے طرفدار
ہوگئے اور بادشاہ کو مجبوراً بھاگنا پڑا بادشاہ ویلز میں قید کر لیا گیا اور اُسکا بیٹا اُسکی
جگہہ بادشاہ مقرر کیا گیا اور ایک قید خانہ سے دوسرے قید خانہ میں بھیجا گیا آخر کار
وہ Berkeley کے قلعہ میں قید کیا گیا اور ایک اندھیری رات کو اُسی قید خانہ

میں اس بیچارے بادشاہ کو قتل کر ڈالا ٭

## ایڈورڈ سویم ۱۳۲۷ء تا ۱۳۷۷ء Edward III.

ایڈورڈ سویم ۱۵ سال کی عمر میں تخت نشین ہوا زمانہ نابالغی میں سلطنت کا کل کام ملکہ اور Martimer کے قبضہ میں تہا لیکن جبکہ ایڈورڈ بالغ ہو گیا تو اُس نے Martimer کو پکڑ کر قید کر دیا اور پھر مقام Tyburn میں لیجا کر پھانسی دیدی ملکہ بھی قلعہ Nothinghim میں اپنی باقی زندگی کے واسطے قید کی گئی۔ ایڈورڈ نے اب سکوٹلینڈ کی طرف کوچ کیا تاکہ Edward, babol کا تخت پر حق جاوے اور جا کر مقام Halidon hill پر ۱۳۳۳ء میں ایک شکست فاش دی سکوٹلینڈ والوں کو لیکن چونکہ اسکا دلی منشا یہ تھا کہ انگلینڈ اور فرانس دونوں ملکوں پر حکومت کرے اور چونکہ اِن دنوں میں تخت کے واسطے جھگڑا ہو رہا تھا اس سبب سے جتنا روپیہ اُس سے ہو سکا جمع کیا اور لڑائی کی طیاری کی ۱۳۴۶ء میں کئی لڑائیاں فتح کرنے کے بعد وہ مقام Crecy پر پہونچا جہانکہ ایک سخت لڑائی ہوئی۔ جسمیں انگریز فتحیاب ہوئے جبکہ بادشاہ انگلستان شاہ فرانس کا مقابلہ کر رہا تھا اُن دنوں میں شاہ سکوٹلینڈ David 2nd نے انگلینڈ پر حملہ کیا لیکن ملکہ Philippa بادشاہ بیگم نے بہادری سے کچھ انگریزی فوج کے ساتھ مقابلہ کیا اور افواج سکوٹلینڈ کو مقام Nevils cross پر شکست دیکر قید کر لیا ایڈورڈ نے کریسی کی لڑائی کے بعد Calais کا محاصرہ کیا اس چھوٹے سے بہادر شہر نے تقریباً ایک سال تک۔

بادشاہ کا مقابلہ کیا لیکن جبکہ انکے پاس سامان رسد ہو چکا تو باشندوں کو مجبوراً اطاعت کرنی پڑی اسکے بعد ۱۳۴۹ء میں انگلینڈ میں ایک وبا آئی جس سے کہ پچاس ہزار ضایع ہو گئے۔

۱۳۵۶ء میں پھر شاہزادہ Black prince نے فرانس سے لڑائی شروع کی جو کہ Poicteirs کی لڑائی کہلاتی ہے اس میں ایک چھوٹی سی انگریزی فوج نے فرانسیسی سات گنی فوج کو شکست دی اب شاہ فرانس اور اُسکا بیٹا قید کر کر انگلینڈ میں لائے گئے پس اب انگلینڈ میں دو بادشاہ قید ہو گئے تھے ایک تو شاہ سکوٹلینڈ دوسرا شاہ فرانس ۱۳۷۶ء میں بہادر شہزادہ Black مر گیا بادشاہ کو بہت رنج ہوا اسکے اگلے سال بادشاہ بھی جان بحق ہوا یہ بادشاہ بہت عقلمند اور رحم دل تھا Black prince ڈیوک اوف کورنوال مقرر ہوا تھا چنانچہ یہ خطاب اب تک ہر ایک Prince of wales کو دیا جاتا ہے۔

## رچرڈ دوئم ۱۳۷۷ء سے ۱۳۹۹ء تک

یہ بادشاہ گیارہ سال کی عمر میں تخت نشین ہوا۔ زمانہ نابالغی میں سلطنت کا بندوبست بارہ امیروں کی کونسل کے سپرد ہو گیا۔ اُسکے زمانہ کا پہلا واقعہ یہ تھا کہ عام آدمیوں نے ماتحت Wat Tyler کی سرکشی کی اسکا سبب یہ تھا کہ ایک ٹیکس ہر ایک آدمی کے اوپر جو کہ پندرہ سال کی عمر سے زیادہ ہو لگایا تھا اور یہ ٹیکس امیر اور غریب سبکو برابر دینا پڑتا تھا اس سبب سے آدمیوں نے سرکشی کی اور لندن

میں پہونچکر امیروں کو غارت کرنے لگے دوسرے دن بادشاہ ان سے مقام
Smith field پر ملا جبکہ ٹائلر بادشاہ سے ذرا گستاخی سے بولا - تو
سر ولیم وال ورتھ صاحب نے اسکو مار ڈالا مفسدوں نے اُسکا بدلہ لینے کا
ارادہ کیا لیکن بادشاہ نے خود کھڑے ہوکر کہا کہ ٹائلر کے مارے جانے پر کچھ
افسوس نہ کرو اب میں خود تمہارا سردار ہوگیا اور تمہاری کل تکلیفیں دور کر دونگا
اس طرح سے مفسد اپنے گھروں کو چلے گئے مگر بادشاہ اپنے اقرار پر قایم نہ رہا اور
سینکڑوں مفسد پھانسی دیئے گئے جب رچرڈ بالغ ہوگیا تو معلوم ہوا کہ یہ بالکل
کمزور بیوقوف - بالکل سلطنت کے ناقابل ہے اس سبب سے رعیت اُس سے
بہت ناراض ہوگئی اور آخر کار ایک واقعہ ایسا ہوا کہ اُسکی بادشاہت اور جان دونو
لیکن Norfolk اور Duke of Hereford کے درمیان
کچھ جھگڑا ہوگیا تو بادشاہ نے حکم دیا کہ لڑکر اوس سے فیصلہ کرلو لیکن جبکہ وہ میدان
میں آئے تو اس نے انکو لڑنے کی اجازت نہ دی بلکہ دونوں کو جلاوطن - کر دیا
Norfolk کو دس سال کے واسطے اور Hereford کو عمر بھر کے واسطے
تھوڑے ہی دن کے بعد Hereford کا باپ Duke of lancaster
مر گیا اور بادشاہ نے اُسکی جاگیر پر قبضہ کر لیا جبکہ Hereford نے یہ حال سنا
تو وہ ایسا غصہ میں آیا کہ بادشاہ کے غارت کرنیکی تجویز سوچی وہ مقام -
Ravenspur میں چند ساتھیوں کے ساتھ آیا اور اپنی طرف بہت

امیروں کو دیکھکر اُسنے ساٹھ ہزار آدمیوں کی جمعیت کرلی اور لندن میں پہونچا رچرڈ آیرلینڈ میں تھا اور جبکہ وہ وہاں سے لوٹا تو اُسنے دیکھا کہ بات بگڑگئی وہ جوکہ انگلینڈ کا بادشاہ تھا اب Herefered کا قیدی بنگیا وہ لندن میں بھیجا گیا جہاں کہ اُس سے تاج لیلیا گیا اور بعد ازاں قلعہ Pontefraet میں قید کیا گیا اور ۳۴ سال کی عمر میں قتل کیا گیا اُسکے زمانہ میں ایک بڑا فاضل John wiclif تھا اسنے انجیل کا انگریزی میں ترجمہ کیا اسکے ساتھیوں کو Lallards کہتے تھے +

## خاندان لینکاسٹیرن ۱۳۹۹ء سے ۱۴۶۱ء تک

### ہنری چہارم ۱۳۹۹ء تا ۱۴۱۳ء

ہنری نے بادشاہ ہوتے ہی Edmundearl of march کو جو تخت کا وارث تھا اور اسکے چھوٹے بھائی کو قید کردیا چونکہ سکوٹلینڈ کے بادشاہ نے اطاعت سے انحراف کیا اس سبب سے ہنری نے سکوٹلینڈ پر حملہ کیا اور ۱۴۰۲ء میں مقام Nesbet moor پر سخت شکست دی) اسکے زمانہ میں بڑی سرکشی Hotspur, اور اُسکے بیٹے Earl of Northumberland نے کی انکو سکوٹلینڈ کے بادشاہ نے مدد دی اور ویلزوالوں نے بھی دی - جوکہ مقام Homildan hill پر ۱۴۰۲ء میں قید کیا گیا مقام Shrewsbury پر سخت لڑائی ہوئی اسمیں مفسدوں کو شکست فاش دی اور ہوٹسپر قتل کیا گیا

اِس بادشاہ کو آخر زمانہ میں بڑے بیٹے کے بدچلن ہونے سے نہایت رنج ہوا
یہ جوان مسمی Madcap harry اگرچہ بہت بہادر اور فیاض آدمی
تھا مگر کمینوں کی صحبت میں رہتا تھا اور یہ اُس سے خراب کام کراتے تھے اور
خود انھوں نے شارہ عام پر ایک روز چوری کری اُسکے بہت سے دوست پکڑکر
سامنے لائے گئے شہزادہ نے دربار میں جاکر جج صاحب سے کہا کہ اسکو چھوڑدو
مگر جبکہ جج نے انکار کیا تو اُسنے جج کے ایک مُکّا لگایا جج صاحب نے اُسیوقت
شہزادہ کو قید کرنیکا حکم دیا اور شہزادہ خود سوچکر نادم ہوا اور قیدخانہ میں چلا گیا جبکہ
بادشاہ نے سُنا تو یہ کہا کہ وہ بادشاہ نہایت خوش نصیب ہے کہ جسکے ہاں ایسا
جج ہو جو کہ قانون کی پابندی کرتا ہو اور جسکے ہاں ایسا بیٹا ہو جو کہ اسطرح قانون کی
اطاعت کرتا ہو۔
یہ بادشاہ مرگی کی بیماری میں مرگیا اسکے زمانہ میں Lallards قتل کئے گئے
اور بہت سے زندہ جلائے گئے ۱۴۰۵ء میں جیمس اوّل جبکہ فرانس کو جارہا تھا۔
انگلینڈ میں قید کیا گیا اور ۱۹ سال تک انگلینڈ میں رہا +

## ہنری پنجم ۱۴۱۳ء تا ۱۴۲۲ء

جبکہ ہنری بادشاہ ہوا تو اُسنے اول تو اپنے دوستوں کو بلایا اور اُنکو سمجھایا کہ مینے اپنے -
سب پہلے اطوار چھوڑدیے ہیں تمکو چاہیے کہ تم بھی ایسا ہی کرو اور اُس جج صاحب
کو جسنے کہ اسکو قید کیا تھا بلاکر اپنا مصاحب بنایا اِسنے Lallards کو قتل

نیا اُسکی دلی خواہش یہ تھی کہ فرانس پر قبضہ کرلے اسلئے اپنے معہ تیس ہزار فوج
کے حملہ کیا راستہ میں اُسکی فوج بیماری کے سبب سے بہت سے ضائع
ہوگئے اپنے مقام Calais کی ٹہیکہ مقام Againcourt
پر فرانسیسی فوج کا جو کہ Duke of Orleans کے ماتحت تھے اور
تعداد میں ایک لاکھ تھے سنہ ۱۴۱۵ء میں مقابلہ کیا حالانکہ انگریزی فوج کل بارہ ہزار
تھی مگر پھر بھی انگریزوں نے فرانسیسی فوج کو شکست فاش دی اس معرکہ عظیم میں
فرانسیسیوں کے دس ہزار آدمی اور انگریزوں کے صرف سولہ سو آدمی کام آئے
اس فتح عظیم کے بعد بادشاہ انگلینڈ کو چلا بہت سے آدمیوں نے اُسکو مبارکباد
دی اور اُس کے استقبال کے واسطے گئے - دو سال کے بعد ہنری نے - پھر
فرانس کی طرف کوچ کیا اور کچھ لڑائیاں فتح کرنے کے بعد وہ فرانس کا
Regent بنایا گیا اور شاہ فرانس کی بیٹی سے اسکی شادی سنہ ۱۴۲۰ء میں
ہوگئی مگر یہ بادشاہ تھوڑے ہی دن کے بعد بیمار ہوکر مرگیا یہ بادشاہ بہادر جنگجو اور
عقلمند منتظم تھا اُسکی بیوہ Catharina نے Owen Tuder
سے شادی کی اور اُس سے خاندان Tuder کا ہنری ہفتم پیدا ہوا اُسکے زمانہ
میں یہ حکم جاری ہوا کہ جبتک تمام آدمی کسی قانون کو پسند نہ کریں جاری نہ کیا
جاوے اور ہر ایک مکان کے دروازہ کے آگے ایک ایک لالٹین روشنی کے واسطے
لگانی چاہئیے ہر ایک لندن کے باشندوں کو ٭

## ہنری ششم سنہ ۱۴۲۲ء تا سنہ ۱۴۶۱ء

ہنری ششم ابھی بچہ ہی تھا جبکہ اسکا باپ اُسکے سر سے گذر گیا سلطنت کے انتظام کے واسطے ۲۰-۱ آدمیوں کی ایک کونسل مقرر ہوئی اسکا سردار گلوسسٹر کا نواب مقرر ہوا اور Duke of Bedford فرانس میں انگریزی بادشاہ کا قایم مقام مقرر ہو کر گیا چند لڑائیاں ہوئیں جنمیں کہ انگریزوں نے فتح پائی پھر مقام Orleans کا محاصرہ کیا گیا اور یہ اُمید تھی کہ یہ بھی انگریزوں ہی کے ہاتھ میں رہیگا لیکن یکایک کچھ ایسا تبدیل ہوا جتنا کہ ملک فتح ہوا تھا سب کا سب جاتا رہا فرانس کے چھوٹے سے گانو میں ایک لڑکی مسمی Joan of arc تھی اُسنے بادشاہ سے آکر کہا کہ مجکو خدا تعالےٰ نے حکم دیا ہے کہ اپنے ملک کو انگریزوں کے ہاتھ سے بچاوے اس بات کو بادشاہ نے سنکر تھوڑی سی اُسکو دی یہ تھوڑی سی فوج بہت بہادری سے لڑی سنہ ۱۴۲۹ء میں انگریزوں کو کئی شکستیں دیں ان فتوحات کے سبب سے سب اُسکو Maid of Orleans کہنے لگے دو برس بعد انگریزوں نے Joan of arc کو قید کر لیا اور مقام Rouen میں جلادیا Joan کی سعی سے فرانسیسیوں نے جو کہ کھوتا تھا سب حاصل کر لیا - سنہ ۱۴۵۱ء میں انگریزوں کے قبضہ سے سارے فرانسیسی بستان نکل گئے سوائے Calais کے اب چونکہ Duke of Glocester اور

Cardinal. Bewfort جوکہ خاندان لیکاسٹر کے نہایت
حامی تھے مر گئے تھے اور تخت کے واسطے ایک بڑا دشمن مسمی رچرڈ یورک کا
نواب کھڑا ہو گیا اس سبب سے بڑی سخت لڑائیاں ہوئیں جوکہ Wars of
roses کے نام سے مشہور ہیں یہ لڑائیاں برابر ۲۰ سال تک ہوتی رہیں وہ
جوکہ یورک کے طرفدار تھے White rose اور لیکاسٹر کے طرفدار —
Red rose کہلائے جاتے تھے پہلی لڑائی مقام St. Albans
پر ۱۴۵۵ء میں اسمیں لیکاسٹرین کو شکست دی بادشاہ قید کر لیا گیا مگر پھر
رہا کر دیا گیا اور اسمیں صلح ہو گئی ۴ سال کے بعد پھر لڑائی شروع ہوئی ۱۴۶۰ء
میں بادشاہ ہنری قید کیا گیا ۱۴۶۰ء میں پارلیمنٹ نے یہ بندوبست کیا کہ تا
حیات اپنے ہنری انگلینڈ پر حکومت کرتا رہے بعد میں York تخت نشین
ملکہ Margret نے جوکہ اپنے خاوند کی نسبت زیادہ عقلمند تھی یہ سوچکر
کہ میرا بیٹا تخت سے محروم رہ جائیگا اور اس بات کو خیال کر کر تمام لیکاسٹرین
سرداروں کو جمع کیا اور مقام Wake field پر یورک کو شکست
دیکر قتل کیا مقتول نواب کے بیٹے ایڈورڈ نے مقام Mortimer Cross
پر ۱۴۶۱ء میں شکست دی اور لندن کی طرف کوچ کر کر ایڈورڈ چہارم کے
خطاب سے بادشاہ ہوا۔

## خاندان یورک

## ایڈورڈ چہارم سنہ ۱۴۶۱ء تا سنہ ۱۴۸۳ء

اگرچہ ایڈورڈ بادشاہ ہو گیا مگر یہ تخت نشینی کا لطف نہ اُٹھا سکا کیونکہ اس ملک کا شمالی حصہ ہنری کا طرفدار تھا کئی لڑائیاں ہوئیں جنمیں کہ ہنری کو شکست ہوئی آخرکار Tower میں ہنری قید کیا گیا۔ Earl of warwick جو کہ اس ملک میں نہایت طاقتور امیر اور بادشاہ گر کے نام سے نامزد تھا Edward سے ناراض ہو کر بمدد برادر ایڈورڈ جو کہ ڈیوک آف کلیرنس تھا اور ملکہ ہنری کی اُسنے بڑی فوج طیار کی ایڈورڈ مجبوراً انگلینڈ سے بھاگ گیا اور ہنری قیدخانہ سے نکالکر پھر تخت نشین کیا گیا ایڈورڈ نے مقام Holand سے جہاںکہ اُسنے پناہ لی تھی بڑی فوج کے ساتھ کوچ کیا اور سنہ ۱۴۷۱ء میں مقام Barnet پر ایک بہت خونریز لڑائی ہوئی۔ جسمیں کہ لیکاسٹرین کو شکست ہوئی اور وارک قتل کیا گیا ہنری پھر قید کیا گیا مگر Margret نے اپنے خاوند کے واسطے مقام Tewkesbury پر سنہ ۱۴۷۱ء میں حملہ کیا مگر شکست کھا کر معہ اپنے بیٹے کے قید کی گئی کہتے ہیں کہ گلوسٹر کے نواب نے Tower میں جا کر بدقسمت بادشاہ ہنری کو قتل کردیا ایڈورڈ کے زمانہ میں بہت سے آدمی جو کہ خاندان لیکاسٹر کے طرفدار تھے مارے گئے اور بادشاہ کے بھائی Clarance بھی Tower میں مارا گیا یہ بادشاہ سنہ ۱۴۸۳ء میں فوت ہوا اس زمانہ میں چھاپہ ولیم لیکسٹن

نے فرانس سے لاکر انگلینڈ میں جاری کیا۔ انگلینڈ میں جو کہ پہلی کتاب چھپی
اسکا نام The game play of the Chess

ایڈورڈ پنجم ۱۴۸۳ء اپریل سے جون تک

یہ نوجوان شہزادہ ۱۲ سال کی عمر کا تھا جبکہ اسکا باپ اِسکے سر سے گذر گیا
اگرچہ یہ بادشاہ مشہور کیا گیا مگر اِسنے تاج بھی نہ پہنا کیونکہ اسکا چچا رچرڈ ۔
ڈیوک اوف گلوسٹر اسکا حامی قرار دیا گیا اور یہ خود بادشاہ بننا چاہتا تھا۔
اس لئے اس نے شہزادہ اور اُسکے چھوٹے بھائی کو Tower میں قید
کر دیا گیا دوسرا کام رچرڈ نے یہ کیا کہ اُن تمام امیروں کو جو کہ شاہزادہ کے
طرفدار تھے قتل کیا چنانچہ Lord river اور Gray قتل کئے
گئے اِسکے بعد اُس نے یہ مشہور کیا کہ نوجوان شہزادہ تخت کا حقیقی۔
وارث نہیں ہے پھر چند امیروں نے جو کہ رچرڈ کے حامی تھے اُس سے
بادشاہ بننے کے واسطے کہا مگر ظاہر کچھ دن تک انکار کرتا رہا اور کچھ دن
کے بعد تخت نشین ہو گیا ÷

رچرڈ سویم ۱۴۸۳ء تا ۱۴۸۵ء

اس بادشاہ نے تخت نشینی کے تھوڑے دن بعد دو آدمیوں کو Tower
میں ایڈورڈ پنجم اور اُسکے چھوٹے بھائی کے قتل کرنیکے واسطے بھیجا اُن دونوں
نے بموجب حکم کے جا کر دونوں شہزادوں کو قتل کر کر اُنکی لاشوں کو زینے کے

ایک پتھر کے نیچے دفن کر دیا دو سو برس کے بعد Tower میں سے دو لڑکوں کی ہڈیاں لیکن جو کہ اُن ہی بدقسمت شہزادوں کی معلوم ہوتی تھی اُسیوقت ہڈیاں West minster abbey میں بھیجدے گئی اس بادشاہ نے اگرچہ نہایت دہوکے اور بے وفائی کے ساتھ تخت حاصل کیا زیادہ مدت تک بادشاہ نرہا اسکے برخلاف بہت سے آدمی ہوگئے اور یہ تجویز ہوئی کہ ہنری ٹیوڈر ارل اوف رچمنڈ جو کہ خاندان لیکاسٹرین سے ہے بادشاہ بنایا جاوے رچمنڈ معہ ۲ ہزار آدمیوں کے نورمنڈی سے چلکر ویلز میں آیا آتے ہی اُسکی فوج ۶ ہزار ہوگئی بادشاہ انگلستان نے مقام Bosworth پر ۱۴۸۵ء میں مقابلہ کیا مگر شکست فاش کھائی ہنری فتح مند ہوگیا اس زمانہ میں سلطنت کا انتظام بالکل ایسا ہی تھا جیسا کہ آجکل ہے بادشاہ بغیر پارلیمنٹ کے منظوری کے نہ تو کوئی قانون جاری کرسکتا تھا نہ کوئی انکم ٹیکس لگا سکتا تھا۔

## خاندان ٹیوڈر ۱۴۸۵ء تا ۱۶۰۳ء

### ہنری ہفتم ۱۴۸۵ء تا ۱۵۰۹ء

یہ بادشاہ ایڈمنڈ ٹیوڈر کا بیٹا تھا اُنے سب سے اول یہ کام کیا۔ کہ نوجوان Earl of warwick کو جو کہ خاندان یورک میں سے تھا اور تخت نشینی کا حقدار تھا Tower میں قید کردیا عرصہ ۱۵ سال تک

قید رکھکر قتل کرڈالا اس نے میبتہ سے جو کہ خاندان یورک کے ایڈورڈ چہارم
کی بیٹی تھی شادی کرلی اس شادی سے لیکاسٹر اور یورک دونوں خاندان
ملگئے ان ہی دنوں میں ایک شخص مسمی Lambert Simnel
نے جو کہ ایک نان بائی کا لڑکا تھا یہ مشہور کردیا کہ میں ہی نوجوان ارل
اوف وارک ہوں پس آیرلینڈ کے بہت سے آدمی اسکے طرفدار ہوگئے
اور اسکو ایڈورڈ ششم کے خطاب سے بادشاہ بنا دیا باوجودیکہ اصلی
ارل اوف وارک قید تھا بادشاہ نے اسیوقت ارل اوف وارک کو
قید سے نکالکر آدمیوں کو دکھایا کہ دیکھو ارل اوف وارک یہ موجود ہے
مگر پھر بھی Simnel نے انگلینڈ پر حملہ کیا مگر ۱۴۸۷ء میں بادشاہ
نے اسکو شکست دیکر قید کرلیا دوسری سرکشی Perkin Warbeck
نے کی اس نے مشہور کیا کہ میں اصل میں ڈیوک اوف یورک ہوں جسکی نسبت
کہ لوگ کہتے ہیں کہ وہ اپنے بھائی ایڈورڈ پنجم کے ساتھ قتل کیا گیا مگر میں زندہ
ہوں اور چونکہ وہ ایڈورڈ پنجم اور ایڈورڈ چہارم سے بہت مشابہت رکھتا
تھا اس سبب سے لوگوں کو یقین آگیا کہ اصل میں ڈیوک اوف یورک ہے۔
شاہ سکوٹلینڈ اسکا طرفدار ہوگیا اور اس نے ارٹ ہنٹلی کی بیٹی سے اسکی شادی
کردی چونکہ بادشاہ انگلینڈ کو اسکا حال معلوم ہوگیا تھا اس لئے بہت سے
امیروں کو جو کہ اسکے طرفدار تھے پھانسی دیدی اور Warbeck خود بھی

دو حملوں کے بعد پکڑ کر پھانسی دیا گیا اب بادشاہ کو خزانہ کی زیادتی فکر ہوئی اس سبب سے Dudly اور Edmand نے جو کہ بادشاہ کے مصاحب تھے رعیت پر زیادہ زیادہ انکم ٹیکس لگا دیا یہانتک کہ بادشاہی خزانہ میں ۱۲ ملین سٹرلنگ ہو گئے یہ بادشاہ ۱۵۰۹ء میں فوت ہوا اسکے زمانہ میں کولمبس نے ۱۴۹۲ء میں نئی دنیا دریافت کی ۵ سال کے بعد Cabut نے شمالی امریکہ دریافت کیا واسکوڈی گاما نے راس امید کے راستہ سے ہندوستان کا بحری رستہ دریافت کیا۔

## ہنری ہشتم ۱۵۰۹ء تا ۱۵۴۷ء

یہ بادشاہ ۱۸ سال کی عمر میں تخت نشین ہوا اسنے ملکہ Cathrina سے جو کہ اسکے بڑے بھائی آرتھر کی بیوہ تھی شادی کی اس نے اپنے باپ کے جمع کی ہوئی تمام دولت کو فضول خرچوں میں صرف کر دیا ۱۵۱۳ء میں فرانس پر حملہ کیا اور Spurs کی لڑائی فتح کر لی جبکہ یہ فرانس میں تھا انہی دنوں میں جیمس چہارم شاہ سکوٹلینڈ نے انگلینڈ پر حملہ کیا لیکن ارل اوف سرا اسنے مقام Flodden field پر اسکو شکست دیکر قتل کیا اسکے شروع زمانہ میں ٹومس وولزی اسکا بڑا مصاحب تھا یہ اصل میں کچھ خاندانی آدمی نہ تھا بچپن میں اسکو کتابوں کے مطالعہ کا بہت شوق تھا ۱۴ سال کی عمر میں اوکسفورڈ میں اسنے B. A. پاس کر لیا ہنری نے

خیال کیا کہ Wolsey مجکو بہت مدد دیگا اس سبب سے اُسکو مصاحب بنا لیا اور چونکہ پوپ کو اُسکی خاطر منظور تھی اس سبب سے پوپ نے اُسکو یورک کا ارک بشپ بنا دیا ۱۵۱۴ء میں۔ لیکن Wolsey کی شان و شوکت بہت عرصہ تک نہ رہی چونکہ یہ یہ جانتا تھا کہ میں دونوں آقاؤں کی فرمانبرداری بجالاؤں لیکن یہ نہ ہو سکا اس سبب سے اس نے دونوں کی مہربانی کھو دی ہنری نے ۱۸ سال کے بعد Anne Boleyn کی محبت میں گرفتار ہو کر Catherine کو طلاق دینے کا ارادہ کیا اور وولزی سے کہا کہ چونکہ میری شادی اپنے بڑے بھائی کی بیوہ سے ناجائز ہے اس سبب سے طلاق دیتا ہوں چونکہ ڈولزی نے اس بات سے انکار کر دیا اس سبب سے بادشاہ ناراض ہو گیا اور چونکہ اس بات کی اس نے پوپ کو شکایت نہ لکھی اس سبب سے پوپ ناراض ہو گیا +

اب ہنری ۱۵۳۹ء میں اپنی دوسری بیوی Anne Boleyn سے بھی بہک گیا اور خوبصورت Jane Symor کی محبت میں پڑا اس سبب سے اپنے ملکہ Anne boleyn پر یہ الزام لگایا کہ یہ بے وفا ہے اور اُسکو قتل کر دیا اُسی دن Jain Symor سے شادی کی لیکن وہ ایک سال میں ہی ایڈورڈ ششم کی پیدائش کے بعد فوت ہو گئی اس سبب سے ہنری نے Aune of cleeves سے

شادی کی لیکن پسند نہ آنے پر ۳ ہزار پونڈ سالانہ پنشن دیکر الگ کر دیا - پھر
Catharina Howard سے شادی کی لیکن ایک سال بعد
یہ بھی قتل کی گئی اس علت میں کہ شادی سے پیشتر اس کا چال چلن خراب تھا
پھر Catharina parr سے شادی کی اپنی عمر کے آخر حصہ میں
وہ بہت موٹا ہو گیا اُسکی ٹانگوں میں ہو گئے تھے جسکے سبب سے کہ وہ
چلنے سے عاری ہو گیا تھا جس شخص نے کہ بادشاہ کی مرضی کے خلاف کام کیا
وہ مارا گیا کہتے ہیں کہ اُسکے زمانہ میں ۲۷ ہزار آدمی مختلف جرموں کے سبب مارے
گئے اسکے ۳ بچے تھے ایک تو ایڈورڈ اور میری اور الینر بتیہ
اسکے زمانہ میں انجیل چھاپہ کے سبب سے بہت سستی ہو گئی تھی لوتھر کے -
برخلاف لکھنے سے پوپ نے ہنری کو Defender of faith
کا خطاب عطا کیا +

## ایڈورڈ ششم ۱۵۴۷ء تا ۱۵۵۳ء

یہ شہزادہ دس سال کی عمر کا تھا جبکہ اسکا باپ مر گیا اس سبب سے اُس کا
حامی Duke of somerset مقرر ہوا یہ پروٹسٹینٹ تھا اس شہزادے
کے باپ کی دلی منشا یہ تھی کہ شہزادہ کی شادی Mary ewingscot
کے ساتھ کیجاوے مگر اب سکوٹلینڈ والوں نے یہ منظور نہ کیا اس سبب سے
سمرسیٹ سکوٹلینڈ میں معہ ایک فوج کے گیا Pinkie کی لڑائی -

۱۵۴۷ء میں فتح کر لی مگر سکولینڈ والوں نے Mary کو فرانس بھیجدیا اور
اُسنے شہزادہ فرانس سے شادی کر لی اِسکے کچھ دن بعد سمرسیٹ بہت
طاقتور سردار بنگیا اس سبب سے رعایا اُس سے ناراض ہو گئی اور ارل
اوف سمرسیٹ کو مارکر ارل اوف نورتھمبرلینڈ کو اُسکی جگہہ مقرر کر دیا اب شہزادہ
ایڈورڈ کی تندرستی میں فرق پڑنے لگا اور سخت بیمار ہو گیا اس لئے اب ارل
اوف نورتھمبرلینڈ نے شہزادہ کو بہلا پہسلا کر اُس سے یہ لکھوا لیا کہ مَیں
جانتا ہوں کہ میرے بعد تخت پر Lady jangrey جو کہ ارل
اوف نورتھمبرلینڈ کے بیٹے کی بہو ہے بیٹھے شہزادہ کا حال دن بدن خراب
ہوتا جاتا تھا یہانتک کہ وہ ۱۵۵۳ء میں فوت ہو گیا۔

## میری اول ۱۵۵۳ء تا ۱۵۵۸ء

ایڈورڈ کی وفات بعد لیڈی جین ملکہ انگلستان اپنے خسر کے حکم سے کی گئی
مگر اُسکی منشا رد نہ تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ جبتک ہنری ہشتم کی اولاد میں
ایک بھی باقی ہے تب تک تخت پر میرا حق نہیں ہے ہنری ہشتم کی بیٹی
Mary نے تخت کا دعوے کیا اور چونکہ بہت سے آدمی اُسکے طرفدار
ہو گئے اس سبب سے لیڈی جین نے خوشی سے تاج اُسکے حوالہ کیا ملکہ میری
نے حکم دیا کہ نورتھمبرلینڈ۔ لیڈی جین اور اُسکا خاوند Lord dudly
قید کئے جاویں نورتھمبرلینڈ تو اسی وقت مارا گیا باقی معہ ۶۰ رشتہ داروں کے

سال آئندہ میں مارے گئے ملکہ میری نے پہلے تو اقرار کیا کہ میں مذہبی قانون وہی جاری رکھوں گی جو کہ ایڈورڈ ششم کے زمانہ میں تھی مگر چونکہ یہ وفادار رومن Catholic تھی اس سبب سے اپنے اقرار پر قایم نہ رہی +

Latimar, Cranmer, Ridley قید کر لئے گئے اور بعد کچھ دن کے اس سبب سے زندہ جلا دیئے گئے کیونکہ یہ سردار پروٹسٹینٹ مذہب کے پیرو تھے آخر ۳ سال میں ملکہ میری کے زمانہ میں ۲۸۸ مرد عورت بچے کفر کے جرم میں زندہ جلا دیئے گئے اس ملکہ نے سپین کے بادشاہ فلپ دوئم سے شادی کی تھی مگر چونکہ دونوں کی باہم کچھ تکرار رہتی تھی اسکے رنج کے سبب سے اور کچھ رعایا کے ناراضگی کے سبب سے اور کچھ اس سبب سے کہ ایک شہر Calais اسکے قبضہ سے نکل گیا جو کہ انگریزوں کے قبضہ میں ۲۰۰ سال سے تھا اسی رنج میں وہ مرگئی +

ملکہ الیزبیتھ ۱۵۵۸ء تا ۱۶۰۳ء

یہ ملکہ ہنری ہشتم کی بیٹی تھی جبکہ یہ تخت نشین ہوئی تو آدمی بہت خوش ہوئے - پروٹسٹینٹ مذہب ۱۵۵۹ء میں پھر بحال ہوگیا میری ملکہ سکوٹلینڈ نے جس نے کہ شہزادہ فرانس سے شادی کی تھی تخت انگلستان کا دعوے کیا مگر اسکا خاوند مرگیا اور یہ ۱۹ سال کی عمر میں بیوہ ہوگئی تھی کسی نے اُسکے دعوے کو تسلیم نہیں کیا اسکو سکوٹلینڈ والوں نے بھی ناپسند کیا کیونکہ یہ مذہب کیتھولک

کے پیرو تھے اور ۲ سال کے بعد تخت سے اتار دیئے گئے یہ بھاگ کر ملکہ
الیزبیتھ کے پاس انگلینڈ میں آئی ملکہ انگلینڈ نے بجائے اُسکے ساتھ سلوک
کرنیکے اسکو قید کر دیا اور ۱۸ سال تک قید رکھا اُسکے زمانہ میں میری کے دوستوں
نے اُس کے آزاد کرنے کے واسطے کئی دفعہ سرکشی کیں آخر کار ایک سرکشی
Autony Bobington, نے کی جسکا منشا یہ تھا کہ الزبیتھ
کو قتل کر کر اسکی جگہہ میری کو ملکہ بنا دے ۱۴ باغی مارے گئے ملکہ میری بھی ۱۵۸۷ء
میں قلعہ Tothringay میں ماری گئی اس بات کا ملکہ الیزبیتھہ کے نام
پر ایک بڑا دھبہ ہے اسکے کچھ دن بعد سپین کے بادشاہ فلپ نے جسنے کہ
میری اول سے شادی کی تھی اور پھر اُسکے مرنے کے بعد الیزبیتھہ سے شادی
کرنیکے واسطے درخواست کی تھی لیکن انکار کرنے پر اُس نے بڑی بھاری فوج سے
انگلینڈ پر حملہ کیا تاکہ ملکہ سے اسکا بدلہ لے اور انگلینڈ میں رومن کیتھولک مذہب
جاری کرے اپنے اپنے بیڑے کا نام Invincibl armadá
رکھا جسمیں کہ ۱۳۰ بڑے جہاز تھے اور ۳۰ ہزار فوج کے ساتھ کوچ کیا انگریزوں
کی تمام قوم نے ۱۵۸۸ء میں Plymouth, پر مقابلہ کیا اسمیں
انگریزوں کو فتح کامل نصیب ہوئی ملکہ الیزبیتھ نے کسی سے شادی نہیں کی
آخیر عمر میں ملکہ Earl of essex سے نہایت محبت کرتی تھی یہ
جوان بہت بہادر اشراف آدمی تھا ایک دفعہ آیرلینڈ والوں نے سرکشی

کی اور یہ اُس سرکشی کے رفع کرنیکیواسطے بہیجا گیا تہا مگر چونکہ اسنے اُن سے صلح کرلی اس سبب سے ملکہ ناراض ہوگئی اس سبب سے وہ نوکری سے برطرف کیا گیا اور قید کردیا گیا لیکن پھیر ملکہ نے اُسکا قصور معاف کردیا اب خود۔ اس نے ہی ملکہ کے برخلاف سرکشی کی اس سبب سے یہ قید کیا گیا اور موت کا فتوے لگایا گیا ایک موقع پر ملکہ نے اُسکو ایک انگوٹھی دی تھی۔ اور یہ کہدیا تھا کہ جسوقت تجھپر کوئی مصیبت آنکر پڑے تو میرے پاس اس انگوٹھی کو بہونچا دیجو میں تجکو بچالونگی اس سبب سے Essex کو اب انگوٹھی کا خیال آیا جبکہ وہ قید خانہ میں تھا چنانچہ اُسنے وہ انگوٹھی ملکہ نوٹنگم کو دی کہ اسکو ملکہ انگلینڈ کے پاس بہونچا دے مگر چونکہ Essex اور نوٹنگم کی کچھہ دوستی نہیں تھی اس سبب سے اُس نے وہ انگوٹھی ملکہ کے پاس نہ بہونچائی ملکہ کو قوی اُمید تھی کہ انگوٹھی میرے پاآویگی مگر انگوٹھی نہیں آئی Earl of Essex, Tower, میں قتل کیا گیا دو برس کے بعد جبکہ ملکہ نوٹنگم بہت سخت بیمار ہوکر قریب المرگ ہوگئی تو اسنے ملکہ الزبیتھہ سے اپنا قصور معاف کرانیکے واسطے کہا ملکہ الیزبیتھہ یہ سنکر بہت خفا ہوئی کہ کہا کہ خداوند کریم تجکو معاف کردیگا لیکن میں معاف نہیں کرونگی اس بات کا ملکہ کے دلپر ایسا اثر ہوا کہ دس روز تک ملکہ نے کچھہ نہ کھایا پیا اور دلشکستہ ہوکر ستروین سال کی عمر میں اس جہان فانی سے کوچ کیگر +

## خاندان سٹوارٹ سنہ ۱۶۰۳ء تا سنہ ۱۷۱۴ء

### جیمس اول سنہ ۱۶۰۳ء تا سنہ ۱۶۲۵ء

جیمس ششم شاہ سکوٹلینڈ ملک انگلستان پر سنہ ۱۶۰۳ء میں جیمس اول کے
خطاب سے تخت نشین ہوا اپنے Anne of Denmark سے شادی
کی اس بادشاہ نے ارادہ کیا کہ برطانیہ کے گرجاؤں کا انتظام بشپ کے
متعلق کر دے اس پر رومن کیتھلک بہت نا اُمید ہو گئے کیونکہ انہوں نے
خیال کیا کہ بادشاہ ہمارے برخلاف ہے اس سبب سے چند آدمیوں نے
ارادہ کیا کہ بادشاہ اور دی Lords اور دی Commons کو ایک دفعہ
ہی غارت کر دیں اس سبب سے ایک سرکشی، Defby اور Catesly
اور اور آدمیوں نے کی اسکا نام دی Ganpowder plot رکھا گیا
تھا پارلیمنٹ کے مکان کے نیچے ایک تہ خانہ تھا باروت کے ۳۶ تھیلے پوشیدہ
طور سے وہاں لیجا کر رکھے گئے ایک شخص مسمی دی Gay fawkes آگ
لگانیکے واسطے مقرر کیا گیا جبکہ شاہی کنبہ اور دی Lords و Commons
پارلیمنٹ میں موجود تھے مگر ان باغیوں میں سے ایک نے ایک خط اپنے
دوست کے پاس بھیجا جو کہ اُسکی جان بچانا چاہتا تھا یہ خط بادشاہ کو دکھایا
گیا جس نے کہ حکم دیا کہ اسی وقت تہ خانہ کو جا کر دیکھو آدمیوں نے دیکھا کہ
دی Gay fawkes لالٹین اور دیا سلائی لئے ہوئے آگ لگانے

کے واسطے طیار رہے کچھ باغی تو اوسی وقت مارے گئے اور کچھ جو کہ Stafford کو بھاگ گئے تھے وہاں مارے گئے اور باقی کچھ معاف بھی ہو گئے - پھر واسطے Catholics کے نہایت سخت قانون جاری کیے گئے یہ نہ تو ڈاکٹر نہ وکیل بن سکتے تھے نہ انکو لندن میں رہنے کا حکم تھا اور ہر ایک شخص کو اجازت دی گئی تھی کہ ان کے گھروں کو غارت کردے اس کے زمانہ میں سب سے بڑا کام یہ ہوا کہ انجیل کا ترجمہ سنہ ۱۶۰۵ء میں ہو گیا اور سنہ ۱۶۱۱ء میں چھپ گیا Lord Cecil کی وفات کے بعد بادشاہ اور پارلیمنٹ کے درمیان تکرار رہنے لگی بادشاہ نے یہ چاہا کہ مطلق العنان بادشاہ ہو جاوے مگر یہ امر منظور نہ ہوا اور پارلیمنٹ نے بادشاہ کے واسطے روپیہ نامنظور کیا اس سبب سے جیمس نے رعایا پر جرمانے کرنے شروع کر دیئے پھر جیمس سنہ ۱۶۲۵ء میں فوت ہو گیا۔

## چارلس اول سنہ ۱۶۲۵ء تا سنہ ۱۶۴۹ء

اس نے شاہ فرانس کی بیٹی سے Henerella سے شادی کی اسکے اور پارلیمنٹ کے درمیان تنازعہ رہا اس تنازع کے سبب سے اسکا تاج اور جان جاتی رہی اس کے زمانہ کا پہلا واقعہ یہ تھا کہ سنہ ۱۶۲۷ء میں Duke Buckingham نے مقام Rochella کا محاصرہ کیا محاصرین کا سردار کارڈینل رچلیو تھا اس محاصرہ میں انگریزوں کا بہت نقصان ہوا اور جبکہ پھر Duke

Boikinghlan نے ایک اور کوشش کرنیکا ارادہ کیا - تو قتل کیا گیا سنہ ۱۶۲۸ء میں شاہ چارلس نے Petition of righgt پر نا راضی سے دستخط کیئے اسمیں یہ لکھا ہوا تھا کہ بادشاہ کوئی انکم ٹیکس بغیر پارلیمنٹ کی منظوری کے نہ لگاوے نہ کسیکو بغیر Trial کے قید کرے اور نہ کسی کے مکان پر سپاہیوں کو بھیجے لیکن چارلس نے جلدی ہی اس قاعدہ کو توڑ ڈالا اور جبکہ Commons نے شکایت کی تو وہ پارلیمنٹ میں گیا - مگر پارلیمنٹ نے مکان کے دروازہ بند کر لیئے تھے بادشاہ کے ساتھ میں ایک لہار تھا جسنے کہ دروازے توڑ ڈالے اور بادشاہ نے ۹ ممبروں کو پکڑ کر قیدخانہ میں بھیجدیا گیارہ سال تک یعنی سنہ ۱۶۲۹ء سے سنہ ۱۶۴۰ء تک اسنے پارلیمنٹ نہ بلائے اور ملک میں بطور خود مختار بادشاہ کے حکومت کرنے لگا سلطنت کے کاموں پر Earl of strafford اور مذہبی کاموں پر Laud لیئے گئے تھے یہ دونوں بادشاہ کے طرفدار رہتے جو کوئی بادشا کی مرضی کے خلاف کام کرتا تھا وہ Court of starchamber سے سزایاب ہوتا تھا یا Court of high cowmon سے سزایاب ہوتے تھے اس نے ایک رعایا میں ایک انکم ٹیکس Ship money کر لگا دیا سنہ ۱۶۳۷ء مین John hamdon نے اُسکے ادا کرنے سے انکار کیا لیکن منصفوں نے اُس کے برخلاف فیصلہ کیا Longparli-ment

سنہ ۱۶۴۲ء میں جمع ہوئے اور اُس کے جمع ہوتے ہی Earl of straff-ord کو قتل کر ڈالا
ہم سال بعد سنہ ۱۶۴۵ء میں Lawd کو بھی قتل کیا آیرلینڈ کے آدمیوں نے جو کہ
Cathalic تھے سرکشی کی اور Protistants کو قتل کیا کہتے ہیں کہ قریب
چالیس ہزار مرد و عورت بچے مارے گئے اب رعایا کے دو فریق ہو گئے تھے ایک تو
Cavaliors تھا جو کہ بادشاہ کے طرفدار تھے اور دوسرے فریق کا نام ـ
Rownd heads تھا جو کہ بادشاہ کے برخلاف تھے اور پارلیمینٹ کے
طرفدار تھے بادشاہ نے حکم دیا کہ پانچ ممبر قید کیے جاویں مگر Commons نے نامنظور
کیا اس سبب سے بادشاہ خود معہ چند مصلح سپاہیوں کے اُنکے پکڑنیکے واسطے گیا مگر وہ بادشاہ کو
نہ ملے لندن کے تمام باشندے چارلس کے خلاف تھے اس سبب سے بادشاہ خوف کے مارے
York کو بھاگ گیا ہوا اب سنہ ۱۶۴۲ء میں بادشاہ اور پارلیمینٹ کے درمیان لڑائی
شروع ہوئی بہت سے امیر اور پادری بادشاہ کے طرفدار تھے اور بادشاہ دس ہزار فوج کیساتھ
نوٹنگھم کو چلا لندن کے باشندے بہت سے سوداگر اور دوکاندار پارلیمینٹ کی طرف تھے اور انہوں نے
ایک فوج کیساتھ Earl of essex کے ماتحت ہو کر بادشاہ کا مقابلہ کیا اس لڑائی
میں جو کہ سنہ ۱۶۴۲ء سے سنہ ۱۶۵۲ء تک جاری رہی کبھی کوئی فتحمند ہو جاتا تھا کبھی کوئی اول اول
بادشاہ فتحمند ہو گیا پھر مارسٹین مور پر سنہ ۱۶۴۴ء میں بادشاہ کو شکست ہوئی پھر مقام ـ
Nesby پر سنہ ۱۶۴۵ء میں شاہی فوج فتحیاب ہوئی پھر پارلیمینٹ میں دو فریق ہو گئے ایک تو
Inderendents تھا اور دوسرا Presbyterians

Presly terians تو یہ چاہتے تھے کہ بادشاہ تو قایم رہے
مگر مطلق العنان نہ ہو اور Independents جنکا سردار Cromwel تھا
یہ چاہتے تھے کہ بادشاہ قایم نہ رہے اور ہم خود مختار ہو جاویں آخر کچھ حیلوں
سے Cromwel نے بادشاہ کو پکڑ لیا اور بادشاہ مجرم دیکر سات روز
کے بعد مار ڈالا گیا ۔

Common weath 1649 to 1660

Oliver cromwel protector, 1648 to 1658,

پہلا کام House of lords نے یہ کیا کہ Commons کو
غارت کر کے آپ ملک پر حکومت کرنے لگے نوجوان چارلس کو جو کہ شاہ متوفی
کا بیٹا تھا Scots نے بادشاہ تسلیم کر لیا اگرچہ یہ پہلے اس کے باپ کے
خلاف تھے مگر ان کی خواہش یہ نہیں تھی کہ بادشاہ کو غارت کر دیں اس
سبب سے چارلس نے سکوٹلینڈ میں جا کر مقام Scone پر تاج پہنا ۔
سنہ ۱۶۵۰ء میں سکوٹلنڈ والوں نے ماتحت David leslie کے
Cromwel سے مقام Dunbar پر شکست کھائی چارلس اپنی فوج
کے ساتھ انگلینڈ کی طرف چلا گیا Cromwell نے مقام Worcester
پر سنہ ۱۶۵۱ء میں شکست دی اس سبب سے مجبوراً اب چارلس کو بھاگنا پڑا
اور ایک مہینہ تک بھاگتا رہا کہتے ہیں کہ ایک موقعہ پر جبکہ اسنے Cromwell

کے سپاہیوں کو دیکھا کہ وہ میری تلاش میں چلے آتے ہیں تو وہ بلوط کے
درخت پر چڑھ گیا اُس درخت کے کئی گھنٹے تک چھپا رہا جبکہ سپاہی چلے
گئے تو وہ اترا اور اُسنے Penderell family میں پناہ لی اور
کسانوں کے بھیس میں ہو کر جنگل میں سے لکڑیاں کاٹنے لگا چند روز کے بعد
وہ سمندر کے کنارے پہونچا اور جہاز میں سوار ہو کر فرانس کو چلا گیا ۱۶۵۲ء
سے ۱۶۵۴ء تک ڈنمارک والوں اور انگریزوں کے درمیان بحری لڑائی
ہوئی جسمیں کہ انگریزی بیری نے ڈنمارک والوں کے بیڑوں کو غارت
کر دیا اب Cromwell اور پارلیمنٹ کے درمیان ۱۶۵۳ء میں تکرار
ہو گئی اب ۱۶۵۳ء میں Cromwell نے اپنے تئیں بادشاہ -
انگلستان مشہور کیا اور بہت دانائی کے ساتھ ملک پر حکومت کرنے لگا -
اس نے ارادہ کیا کہ ایک نیا House of lords بنائے اس
سبب سے ممبر Commons اُسکے برخلاف ہو گئے انکو کرومویل نے
موقوف کر دیا اور بطور ایک مطلق العنان بادشاہ کے حکومت کرنے لگا اب
ہر کسی پر سرکشی اُس کے برخلاف ہونے لگیں اور ایک کتاب جسکے
Killing No murder مرتب ہوئی جسمیں کہ یہ مندرج تھا کہ Cromwell
کو مار ڈالنا چاہیئے اس کتاب کو پڑھکر وہ بہت خوف زدہ ہو گیا اب وہ ہمیشہ
اپنے ساتھ Pistol رکھنے لگا اور کپڑوں کے نیچے زرہ بکتر پہننے لگا آخرکار

سنہ ۱۶۵۸ء میں فوت ہوگیا رچرڈ کرومویل اپنے باپ کی مرضی کے موافق —
Protector, بنا مگر پانچ ماہ کے بعد وہ یہ عہدہ چھوڑ کر مقام
Cheshunt کو چلا گیا وہاں جا کر دیہاتی امیروں کی طرح رہنے لگا اب فوج
بڑی طاقتور تھی اور ہر ایک آدمی فوج کے سردار ہونے سے ڈرتا تھا لیکن جنرل مونک نے
معہ سات ہزار فوج کے سکوٹلینڈ سے انگلینڈ کی طرف کوچ کیا اور ایک نئی پارلیمنٹ
جمع ہوئی سنہ ۱۶۶۰ء میں جسنے کہ شاہزادہ چارلس کو بادشاہ بننے کیواسطے طلب کیا
شاہزادہ بڑی خوشی سے انگلینڈ میں آیا ؂

## چارلس دویم سنہ ۱۶۶۰ء تا سنہ ۱۶۸۵ء

چارلس دویم کے بادشاہ انگلینڈ ہونے پر آدمی نہایت خوش ہوئے سنہ ۱۶۶۵ء میں لندن میں
ایک وبا آئی جس سے ایک لاکھ جانیں تلف ہوگئیں امیر آدمی خوف کے مارے شہر چھوڑ کر
بھاگ گئے تجارت بند ہوگئی بہت سے گڑھے کھودے گئے جنمیں کہ مردونکی لاشیں ڈھیر کے
ڈھیر گرائے جاتے تھے اگلے سال سنہ ۱۶۶۶ء میں ۲ ستمبر اتوار کی رات کو لندن میں آگ لگی ہوا
بہت زور سے چل رہی تھی آگ جلدی سے لکڑی کے مکانوں میں لگ گئی چار روز برابر
آگ لگی رہی اور تمام شہر جلکر خاکستر ہوگیا چار سو گلیاں ۱۳ ہزار مکان اور ۸۹ گرجا گھر معہ
St. Paul's کے غارت ہوگئے یہ تعجب کی بات ہے کہ صرف ۷ یا ۸ آدمیونکی جانیں
تلف ہوئیں بہت سے Dissenters قید کئے گئے انمیں سے جان بنیان ۱۲ سال تک
قید رہا اور اسنے قید کے زمانہ میں Pilgrims progress لکھی ان لوگوں

پر بہت سخت جرمانے کیے گئے جنہوں نے کہ انگلستان کے گرجا کی پرستش سے انکار کیا
حالانکہ بادشاہ نے پہلے اقرار کر لیا تھا کہ ہم کسیکی مذہبی بات میں دخل نہ دینگے ہر ایک
شخص کو اختیار ہے جس مذہب کا چاہے معتقد ہو ۱۶۶۵ء میں انگلینڈ اور ڈنمارک کے
درمیان سمندری لڑائی ہوئی جسمیں کہ انگلینڈ والے فتحمند ایک پادری مسمی
Titus oats نے بادشاہ کے پاس خبر بھیجی کہ Catholics نے
ایک تجویز بادشاہ کے مارنے اور لنڈن کے غارت کرنے اور پروٹسٹنٹ کے قتل کرنیکے
واسطے کی ہے ۱۶۷۸ء میں اس سبب سے بہت سے کیتھالک مارے گئے دو ہزار قید کیے گئے
۳۰ ہزار لنڈن سے نکال دیئے گئے Titus oats کی تنخواہ بارہ سو پونڈ سالانہ زیادہ ہو گئی
۱۶۷۹ء میں ایک قانون Habeas corpus جاری ہوا جسمیں یہ
قاعدہ تھا کہ کوئی آدمی بغیر Trial کے قید نہ کیا جاوے ۱۶۸۳ء میں Ryehouse plot
ہوئے انکی تجویز یہ تھی کہ بادشاہ چارلس کو قتل کر کے اسکی جگہہ نوجوان Duke of
Monmouth کو بادشاہ بنا دیں اسکے واسطے یہ تجویز ٹھیری کہ بادشاہی بگی کو
راستہ میں روک کر بادشاہ کے گولی ماری جاوے اسواسطے ایک چھکڑا بیچمیں لا کر کھڑا کیا گیا لیکن
یہ تمام تجویزیں بادشاہ کو معلوم ہو گئیں اور باغی آدمی یا تو مارے گئے یا پھانسی دیے گئے ۱۶۸۵ء
میں یہ بادشاہ فوت ہو گیا آخر زمانہ میں یہ رومن کیتھلک ہو گیا ۱۶۶۷ء گرینچ تعمیر ہوا
سینٹ پال ۱۶۷۵ء سے ۱۷۱۰ء تک تیار ہوا

## جیمس دوئم ۱۶۸۵ء تا ۱۶۸۸ء

شاہ چارلس سویم کے بعد اس کا بھائی جیمس دوم بادشاہ ہوا چونکہ یہ Cathlic تھا
اس سبب سے آدمی اُسکے طرفدار نہ ہوئے اور اسکو بادشاہ بنانا نہ چاہا لیکن جبکہ اس نے
یہ اقرار کر لیا کہ میں پروٹسٹینٹ مذہب کو ترقی دونگا تو بہت سے آدمی اسکے طرفدار ہو گئے
اور اسکو بادشاہ بنا دیا مگر جب اسنے تھوڑے ہی روز کے بعد یہ کہدیا کہ میں تو Catholic
مذہب کو ترقی دونگا تو بہت آدمیوں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ James کو
تخت سے اُتار کر اسکی جگہ اُس کے بھتیجے Duke of Moumouth کو بادشاہ بناویں
Argyle اس مجمع کا سردار تھا لیکن چونکہ بادشاہ کو یہ تجویز معلوم ہو گئی اس سبب سے
اسنے Argyle کو پکڑ کر قتل کر ڈالا جبکہ Mou mouth مقام
Lyme میں آیا تو اُسکے ساتھ صرف سو آدمیوں کی جمعیت تھی لیکن چونکہ Common
اُسکے طرفدار تھے اس سبب سے اُسکی جمعیت چھ ہزار کے قریب ہو گئی اسنے شاہ انگلینڈ کا
مقام Sedgemour پر مقابلہ کیا مگر شکست کھا کر گھوڑے پر سوار ہو کر بھاگا دو
روز تک آوارہ پھرنیکے بعد اسکو بادشاہی سپاہیوں نے پکڑ لیا یہ سپاہی اسکو بادشاہ
کے پاس لائے اُسنے بادشاہ سے اپنی جان کی امان مانگی مگر James نے ذرا
بھی رحم نہ کیا اور اُسکو مار ڈالا اُسکے ساتھی جو کہ لڑائی میں پکڑے گئے تھے بہت
بیرحمی سے بادشاہی حکم کے بموجب مارے گئے یہ واقعہ ۱۶۸۵ء میں ہوا۔ جیمس نے چاہا کہ تمام
انگلینڈ میں کیتھلک مذہب جاری کر دے تاکہ Declaration of indulgence
لکھیں ۔

اور حکم دیا کہ یہ تمام گرجاوں میں پڑہی جاویں لیکن لنڈن کے پادری نے اُسکے پڑہنے
سے انکار کیا اور ایک دعا Declaration کے برخلاف لکھی یہ دُعا سات بشپ
اور ایک آرک بشپ نے سنہ ۱۶۸۶ء میں لکھی تھی اس بات سے بادشاہ نے ناراض ہو کر ان
سبکو Tower میں ایک ہفتہ تک قید رکھا اور پھر اسکا مقدمہ ہوا لیکن جبکہ بادشاہ
نے لنڈن کے بازاروں میں خوشی کے غل و شور سے یہ معلوم کیا کہ Jury نے بشپ
کو مجرم قرار نہیں دیا تو بادشاہ بہت غصہ ہوا اور اسنے ارادہ کیا کہ تلوار کے زور سے
آدمیوں سے اپنی تابعداری قبول کرائے اس سبب سے بادشاہ آیرلنڈ میں گیا چونکہ
وہاں کے باشندے Catholic تھے اس سبب سے انھوں نے اُسکو مدد دی لیکن
چونکہ انگلینڈ کے باشندے اس سے بہت ناراض ہو گئے تھے اس سبب سے انہوں نے
William شہزادہ اورنج کو تخت پر بٹھانیکے واسطے بلایا ولیم بلاتے ہی ۵
نومبر سنہ ۱۶۸۸ء میں مقام Torbay میں معہ پندرہ ہزار فوج کی جمعیت کے آیا
تمام انگلینڈ والے اسکے طرفدار ہو گئے جیمس نے اول تو اپنی بیوی اور بچوں کو فرانس
میں بھیجدیا اور آپ ایک رات کو مقام Sheerness کو چلا جہاں ایک کشتی
اُسکے واسطے طیار تھی مگر کشتی میں سوار ہوتے ہی وہ پکڑ کر لنڈن میں واپس لایا گیا مگر
ایک اور کوشش اسکے واسطے کی گئی اور فرانس کے بادشاہ نے اسکی بہت خاطرداری کی
اور سینٹ جرمن کے پاس ایک مکان رہنے کو عنایت کیا تھا مگر وہ ۱۲ سال تک
اس سے رہکر سنہ ۱۷۰۱ء میں مر گیا ۔

## ولیم سوئم اور میری دوئم ۱۶۸۹ء سے تا ۱۷۰۲ء
## میری ۱۶۸۹ء سے تا ۱۶۹۴ء

ولیم کو تخت نشین ہوئے کچھ بہت عرصہ ہوا تھا کہ جیمس نے شاہ فرانس کی مدد سے پھر انگلینڈ
پر قبضہ کرنیکی غرض سے معہ ایک چھوٹی سی فوج کے حملہ کیا جیمس اول اول آیرلینڈ
میں آیا چونکہ آیرلینڈ کے باشندے کیتھلک تھے اس سبب سے انھوں نے اُسکے طرفدار
ہوکر اُسکو بہت مدد دی ۱۶۹۰ء میں مقام Londonderry کے محاصرہ میں
ناکامیاب ہوئے اور Boyne میں ایک شکست پانیکے سبب سے وہ اُلٹا فرانس کو
بھاگ گیا ولیم کی دلی خواہش یہ تھی کہ فرانس کو بھی اپنے زیر حکم کر لے اس سبب سے
روپیہ بہت خرچ ہوگیا اور اُسکے آخر زمانہ میں قومی قرضہ ایک کروڑ دس لاکھ پونڈ ہوگیا
جوکہ آجتک ادا نہیں ہوا برعکس اسکے شاہ فرانس یہ چاہتا تھا کہ انگلینڈ کے تخت
پر پھر جیمس کو بٹھا دے اس سبب سے اُسنے ۱۶۹۲ء میں ایک بیڑا بھیجا Capelohog
پر ولیم نے اس بیڑے کو شکست دی آخرکار ۱۶۹۷ء میں Treaty of Ryswick سے
سے آپسمیں صلح ہوگئی ۱۷۰۱ء میں Act of Settlement جاری ہوا
جسمیں کہ یہ لکھا گیا تھا کہ آئندہ انگلستان میں پروٹسٹنٹ کے سوا کوئی بادشاہ نہوگا
ولیم اور Anne کے بعد شہزادی Sophia of Hanover کے جانشین
انگلینڈ کے فرمانروا مقرر ہوں اگلے سال بادشاہ گھوڑے پر سے گر پڑا اور اُسکی گردن
کی ہڈی ٹوٹ گئی چند روز تک بیمار رہکر ۱۷۰۲ء میں مر گیا میری اسکے ۸ سال پیشتر

## Anne، سنہ ۱۷۰۲ع تا سنہ ۱۷۱۴ع

اسکے تمام عہد سلطنت میں فرانس سے لڑائی جاری رہی اور بہت سی لڑائیاں انگریزوں نے ماتحت Duke of marlborough کے فتح کیں جسکو کہ ان خدمات کے عوض میں ایک شاندار محل اور اوکسفورڈ میں کچھ جاگیر انعام میں ملی اس نے سنہ ۱۷۰۴ع میں مقام Blen hiem، پر فرانسیسی فوج کو شکست دی تھی سنہ ۱۷۰۴ع میں قلعہ جبرالٹر کو انگریزوں نے فتح کر لیا سنہ ۱۷۰۷ع میں انگلینڈ اور سکوٹلینڈ ملگئے سنہ ۱۷۱۳ع میں فرانس سے لڑائی ختم ہوگئی کیونکہ ایک عہدنامہ Treaty of utricht ہوگیا جس سے کہ انگریزوں کو Hudson nay, Newfoundland, Nova, scotia ملگئے اور سپین سے Minarea اور Gabralter، فتح کرلیا ڈیک اوف مارلبرا ایک یہودی سے رسوت لینے پر نہایت رسوا کیا گیا اور اوسی جرم میں وہ فوج کی حکومت سے موقوف کیا گیا یہ ملکہ بہت نیک تھی اوس کا خطاب "Good Queen aune" تھا اُسکے ۱۹ بال بچے تھے مگر یہ سب بچپن ہی میں مرگئے یہ ملکہ سنہ ۱۷۱۴ع میں فوت ہوگئی +

## خاندان برنسوک سنہ ۱۷۱۴ع تا زمانہ حال

### جورج اول سنہ ۱۷۱۴ع تا سنہ ۱۷۲۷ع

Sophia of اپنے چچا کی بیٹی
چودہ سال کی عمر میں بادشاہ ہوا اسنے

Burn wick سے شادی کی مگر اسکے ساتھ بہت بری طرح سے
سلوک کیا اور چالیس سال تک ہوزن کے قلعہ میں قید رکھا اسکا پہلا کام یہ
تھا کہ اسنے Lord oxford, Bolinghrook,
Ormound, کو جو کہ بادشاہ کے خلاف تھے اور Pretender جیمس
دوئم کے بیٹے کو بادشاہ بنانا چاہتے تھے سزا دے اوکسفورڈ کو دو سال تک
قید رکھا اور اورمنڈ اور بولنگ بروک بھاگ گئے اس سبب سے بادشاہ
نے انکی جاگیر پر قبضہ کر لیا ۱۷۱۵ء میں Earl of mar, نے سکاٹلینڈ
میں سرکشی کی اور دس ہزار آدمیوں کی جمعیت جمع کر کے Pretender,
کو بادشاہ مشہور کر دیا مقام Sherrifmour پر ڈیوک اوف ارگائل نے جو کہ
شاہی فوج کا سردار تھا باغی فوج کو شکست دی اور اسی روز مقام Preston,
پر باغی فوج کو جسکا سردار Earl of Derwent تھا شکست ہوئی۔
Earl of mar بہمراہ Pretender, کے فرانس کو بھاگ گیا
Derwent doater, مع اپنے بہت سے ساتھیوں کے قتل کیا گیا اور ایک ہزار
آدمی سے زیادہ امریکہ کو جلاوطن کئے گئے اسکے زمانہ کا سب سے بڑا واقعہ۔
South sea buble, تھا اس بادشاہ نے اگرچہ ۱۳ سال انگلینڈ
میں حکومت کی مگر یہ نہ تو انگریزی زبان سمجھ سکتا تھا نہ بول سکتا تھا نہ لکھ سکتا تھا
۱۷۱۵ء میں Riot act جاری ہوا۔

## جورج دویم ۱۷۲۷ء تا ۱۷۶۰ء

جورج دویم شاہ متوفی کا بیٹا تھا اسنے Caroline of anspach سے شادی کی تھی اسکا بڑا بیٹا فریڈرک ہوا سے باکرشاہزادہ ویلز بنادیا گیا اس بادشاہ صلاح کار Sir Robert Welpale تھا ۱۷۳۹ء میں شاہ سپین سے ایک لڑائی ہوئی اس لڑائی میں انگریزوں نے سپین والوں سے Portoie ells ایک قصبہ جو کہ خاکنائے پانامہ کے پاس واقعہ ہے فتح کرلیا اور جرنیل انسن نے چلی کا ایک شہر Piatia فتح کرلیا پھر انگریزوں نے ایک حملہ مقام Carthegna پر جو کہ جنوبی امریکہ کے شمال میں واقع ہے ۱۷۴۱ء میں کیا اس حملہ میں ناکامیاب ہوئے بہت سے انگریز قتل ہوئے اور بہت سے بیمار ہوکر مر گئے ۱۷۴۳ء میں بادشاہ نے بذات خود Dittengen کی لڑائی فتح کی اسکا ارادہ یہ تھا کہ ملکہ میریا تھیریسا کو اپنی سلطنت پر بحال کردی جسکی سلطنت پر کہ شاہ مرشیا شاہ فرانس اور Eleeter of Bavaria نے قبضہ کرلیا تھا جورج دویم بڑی بہادری سے حملہ کرکے فرانسیسی فوج کو بھگا دیا میریا تھیریسا نے بھی تاج پہنا ۱۷۴۵ء میں Pretender کے بیٹے Charlse Edward نے انگلینڈ کا تاج حاصل کرنیکی کوشش کی اور چند افسروں کے ساتھ سکوٹلینڈ میں آیا اڈن برگ کے باشندوں نے اسکے واسطے دروازے کھول دیئے بہت سے آدمی اُسکے پاس جمع ہوگئے اور

جبکہ Sir john cope شاہی فوج کے ساتھ مقام اڈن برگ
میں گیا تو نوجوان Pretender نے دو ہزار سکوٹلینڈ کے آدمیوں کے ساتھ اسکا
مقابلہ کیا مقام Prestonpans پر ۱۷۴۵ء بہت سخت لڑائی ہوئی
جسمیں کہ Charlse Edward Pretender نے فتح پائی اگر
لندن کی طرف اسی وقت کوچ کرتا تو شاید بخت حاصل کرلیا لیکن وہ اڈن
برگ میں ۶ ہفتہ تک ٹھیرا رہا اور پھر پانچ ہزار کی جمعیت سے آگے بڑھا -
Carlish کو فتح کرکے مانچسٹر کی طرف بڑھا اور پھر Derby تک
چلا گیا چونکہ اسکے سرداروں نے آگے بڑھنے سے انکار کیا اس سبب سے
اسکو سکوٹلینڈ کی طرف واپس لوٹنا پڑا آخری لڑائی مقام Culloden
پر ۱۷۴۶ء میں ہوئی جسمیں کہ انگریزوں نے ایک گھنٹہ میں شکست فاش
دی وہ پھر پہاڑوں میں بھاگ گیا بادشاہ نے حکم دیا تھا کہ جو کوئی -
Charlse Edward کو پکڑ کر لاوے گا اسکو ۳۰ ہزار پونڈ انعام
ملے گا مگر یہ پکڑا نہ گیا اس کے بہت سے ساتھی مار ڈالے گئے پھر Charlse
Edward مقام روم میں ۱۷۸۸ء میں مرگیا ۱۷۴۸ء میں عہدنامہ
Axila chapelle سے فرانس سے لڑائی ختم ہوئی ۱۷۵۶ء میں
پھر فرانس والوں سے بڑی اور بحری لڑائیاں دنیا کے تمام حصوں میں ہونے
لگیں لیکن اکثر لڑائیاں ہندوستان اور شمالی امریکہ میں ہوئیں Seven year

کے نام سے مشہور ہیں فرانسیسیوں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ ہم انگریزوں کو -
ہندوستان اور شمالی امریکہ سے غارت کر دیں گے مگر Lord Cline
کی بہادری اور عقلمندی کے سبب سے اُن کی ایک تدبیر پیش نہ گئی اور
اس نے فرانسیسی بستاں جو کہ ہندوستان میں تھے سب فتح کر لیں اور پلاسی
کی لڑائی سے ۱۷۵۷ء میں بنگالہ کا زرریز علاقہ فتح کر لیا اس سے کچھ روز پہلے
نواب بنگالہ نے ۱۲۳ - انگریزوں کو ایک سنگ وتار کوٹھڑی میں ایک رات
قید رکھا اس حادثہ کو بلیک ہول کہتے ہیں شمالی امریکہ میں مقام Quebic
۱۷۵۹ء میں انگریزوں نے فتح کر لیا اسی سال مقام Minden پر
انگریزوں نے فرانسیسیوں کو شکست فاش دی یہ بادشاہ ۱۷۶۰ء میں
فوت ہو گیا اسکا بیٹا فریڈرک گیند کے لگنے سے مر گیا تھا -

## جورج سویم ۱۷۶۰ء تا ۱۸۲۰ء

جورج سویم ۲۲ سال کی عمر میں تخت نشین ہوا Seven years war
میں انگلینڈ پرشیا کا مددگار تھا اور یہ لڑائی روس - آسٹریا - فرانس سے
ہوئی تھی ۱۷۶۳ء میں ۲۵ جزیرہ ۹ شہر ۱۲ کروڑ روپیہ انگریزوں کو ملا
ملک سپین ۱۷۶۲ء میں انگلینڈ کا دشمن بن گیا لیکن اگلے سال Paris
کے عہدنامہ سے صلح ہو گئی ۱۷۶۵ء میں امریکہ کی بستیوں سے جھگڑا ہوا کبھی -
لنسیے انگریز زیر ہو جاتے تھے کبھی امریکہ والے ۱۷۷۶ء میں امریکہ کی ۱۳ بستان

یعنی United States خود سر ہو گئیں کئی لڑائیاں ہوئیں جنمیں
امریکہ والوں نے فتح پائی آخر کار ۱۷۸۳ء میں ایک عہدنامہ ہو گیا۔
جس سے کہ انگریزوں نے United States کو خود مختار تسلیم
کیا۔
فرانس میں ۱۷۸۹ء میں انقلاب سلطنت اس سبب سے ہوا کہ بادشاہ
نے امیر آدمیوں پر بڑے جرمانے اور ٹیکس لگا دیئے۔
انگلستان اور فرانس میں لڑائی ۱۷۹۳ء میں ہوئی۔
دریائے نیل پر لڑائی پہلی اگست ۱۷۹۸ء میں ہوئی۔
۱۸۰۳ء میں فرانس سے لڑائی ہوئی۔
۱۸۰۵ء میں مقام ٹریفالگر پر لڑائی ہوئی۔
پٹ صاحب ۲۳ جنوری ۱۸۰۶ء کو انتقال ہوا
Peninsular war ۱۸۰۸ء سے ۱۸۱۴ء تک رہے۔
۱۸۱۵ء میں واٹرلو کی لڑائی ہوئی۔
جورج چہارم ۱۸۲۰ء تا ۱۸۳۰ء

اسکے زمانہ میں کئی مفسد آدمیوں نے جمع ہو کر ایک تجویز Cabinet
کے minsters کے قتل کرنے اور لندن میں آگ لگانے کے واسطے کی

لیکن یہ تجویز معلوم ہو گئی اور مفسد Thistlewood معہ اپنے کئی
باغی ہمراہیوں کے مارا گیا اس بادشاہ نے ۲۰ سال کی عمر میں -
Caroline of Brunswick سے شادی کی مگر اُس کے
ساتھ بڑی بیرحمی سے سلوک کیا جبکہ جارج چہارم تخت نشین ہوا تو یہ
انگلینڈ میں آ گئے مگر بادشاہ نے خراب چال چلن ہونے کا الزام لگا دیا
چند روز کے بعد یہ دلشکستہ ہو کر رنج میں مر گئی اُسکی قبر پر اُسکی مرضی کے موافق
یہ لفظ لکھے گئے تھے۔ "Here lies

Caroline of Brunswick, the injured queen
of England," سنہ ۱۸۲۴ء میں شاہ برہما سے لڑائی ہوئی جس نے
کہ کئی انگریزوں کو قتل کر ڈالا تھا اسمیں انگریز فتحیاب ہوئے اور ارکان اور
تناسرم انگریزی عملداری میں شامل کئے گئے یونان کے باشندے پہلے ترکوں
کی رعیت تھے لیکن جبکہ ترک ان پر ظلم کرنے لگے تو انھوں نے سرکشی اختیار
کر کر ترکوں کا بہت بہادری سے حملہ کیا اور برٹش فرانس اور روس والوں
نے بھی ان کو آزادی حاصل کرنیکے لئے مدد دی ایک بیڑا ماتحت امیر البحر
Codrington, کے بھیجا گیا جسنے کہ چند گھنٹوں میں ترکوں کو
بندرگاہ Nivarino پر شکست دی یونان کا بادشاہ Otho,
سنہ ۱۸۳۲ء میں مقرر کیا گیا شاہ جورج چہارم سنہ ۱۸۳۰ء میں ۶۸ سال کی عمر

میں فوت ہوگیا اُس کے کوئی بیٹا نہیں تھا اس سبب سے اُسکا بھائی
ولیم اسکے بعد تخت نشین ہوا +

ولیم چہارم ۱۸۳۰ء سے ۱۸۳۷ء

اس نے ملکہ Adelaid of Saxmeiningen سے شادی
کی اس کے زمانہ میں دو بڑے واقعہ ہوئے ایک تو Reform bill
تھا جو کہ ۱۸۳۲ء میں جاری ہوا دوسرا Emancipation of
the Slaves تھا ۱۸۳۳ء میں انگریزی بستیوں کے تمام غلام آزاد
کردیئے گئے بیس ملین سٹرلنگ اُن کے مالکوں کے دینے کے واسطے منظور
کئے گئے اب آٹھ سو غلام آزاد کیئے گئے یہ بادشاہ ۷۲ سال کی عمر میں
فوت ہوگیا اس کے کوئی اولاد نہ تھی اس بادشاہ کو ملک کا باپ کہتے
تھے ۱۸۳۰ء میں اول ہی اول ریل مانچسٹر اور لورپول میں جاری ہوئے

ملکہ معظمہ وکٹوریہ

۱۸۳۷ء

حضور ملکہ معظمہ ۲۰ جون ۱۸۳۷ء کو ۱۹ سال کی عمر میں تخت نشین ہوئیں
یہ ملکہ جورج سویم کی چوتھے بیٹے ڈیوک اوف کینٹ کی بیٹی ہے یہ ۲۴ مئی
۱۸۱۹ء کو Kingston palace میں پیدا ہوئی اور ویسٹ منسٹر

باشندوں کو تجارت کرنیکی اجازت ملگئی مہاراجہ رنجیت سنگھ کی
وفات کے بعد سکھوں سے لڑائی شروع ہوئی سکھوں کو کئی شکستیں
ہوئیں آخر کار ایک لڑائی مقام گجرات پر ۱۸۴۹ء میں ہوئی جسمیں کہ انگریز
فتحیاب ہوئے اور پنجاب انگریزی عملداری میں شامل کیا گیا ۱۸۴۶ء
میں دوبارہ Corn laws جاری ہوئے اس سال روبرٹ پیل
موقوف ہوا اور اُسکی جگہہ Lord John russel, مقرر
ہوا ۱۸۴۸ء تمام براعظم یورپ کے واسطے ایک طوفان تھا فرانس
میں تیسری دفعہ انقلاب سلطنت واقع ہوا شاہ Lauis
philip, بھاگ کر انگلینڈ میں آیا اور فرانس پھر بطور جمہوری سلطنت
کے ہوگیا لوئیس نیپولیں پریسیڈنٹ مقرر ہوا اور تھوڑے دن بعد۔
بادشاہ بنگیا ۱۸۷۰ء تک حکومت کرتا رہا انگلینڈ میں بھی بہت سے
جھگڑے اوٹھے مگر یہ جلدی ہی رفع ہوگئے جھگڑا کرنے والوں کے واسطے
پہلے تو مارے جانے کا حکم ہوا تھا۔ مگر بعد میں جلاوطن کرنے کا حکم ہوگیا
۱۸۵۴ء میں انگلستان اور فرانس نے روس کا مقابلہ کیا اس سبب سے
کہ کچھ روسی فوج نے سلطان روم کی سلطنت کے تھوڑے سے حصہ
پر اپنا قبضہ کرلیا تھا۔ اور پانچ ہزار ترک روسیوں نے مار ڈالے تھے
اس سبب سے انگریزی اور فرانسیسی بیڑوں نے بحیرہ اسود میں۔

۱۳ جنگی جہازوں کو جوکہ روسیوں کے تھے گھیر لیا روسیوں نے مقام
(Silistria) کا محاصرہ کرلیا لیکن اُس سے کچھ فائدہ نہوا اور ۳۰ ہزار
آدمی روسیوں کے اس کوشش میں ضایع ہوگئے - اب انگریزوں اور
فرانسیسیوں نے کریمیا پر حملہ کیا اور دریاے ایلما کے کنارے پر ایک بڑی
لڑائی ہوئی جسمیں کہ روسیوں کو شکست ہوئی پھر انھوں نے سبسٹرپول
کا محاصرہ کرلیا پھر مقام (Balak lava) پر ۱۸۵۴ء میں اور پھر مقام
(Inkermann) پر انگریزوں اور فرانسیسیوں کو فتح کامل نصیب
ہوئی اور روسیوں کو شکست ہوئی ۱۸۵۷ء بغاوت سپاہیان ہندوستانی
ہوئی جسکو کہ غدر کہتے ہیں باغی فوج دہلی میں جمع تھی مقام کانپور میں باغی
فوج نے بہت سے انگریزوں اور میموں اور اُنکے بچوں کو بہت بیرحمی کے
ساتھ مارڈالا - مگر تھوڑے عرصہ میں یہ بغاوت Henry hanolo کے
اور (Sir Colin cambel) کی بہادری کے سبب رفع ہوگئی -

۱۸۵۷ء میں ملکہ معظمہ نے عنان حکومت ہندوستان خود اپنے دست
مبارک میں لے لی اور کمپنی کا زمانہ ختم ہوا ۱۸۶۱ء میں شہزادہ کانسرٹ
ملقب Albert the good نے جہان فانی سے عالم جاودانی کو
کوچ کیا اُسکی موت کا ہر خاص و عام کو نہایت رنج ہوا -
۱۸۶۷ء ایک فوج حبش میں روانہ کی گئی اسواسطے کہ چند انگریزی قیدیوں

سے عالم جاودانی کو کوچ کیا اسکی موت کا ہر خاص وعام کو نہایت
رنج ہوا سنہ ۱۸۶۷ع ایک فوج حبش میں روانہ کی گئی اسواسطے کہ چند انگریزی
قیدیوں کو Theodore شاہ حبش سے رہائی دلائی جس نے کہ
اُنکی رہائی سے انکار کیا تھا ۱۳- اپریل سنہ ۱۸۶۸ع میں مقام میگڈالا فتح کیا
اور انگریزی قیدی رہا کر دیئے گئے بادشاہ حبش نے خودکشی کر لی یہ
معرکہ سر رابرٹ نیپیر نے فتح کیا تھا اس سبب سے اُسکو خطاب Lord
Napier of Magdala کا عطا ہوا سنہ ۱۸۶۰ع میں فرانس
اور انگلستان میں تجارت کے واسطے ایک عہدنامہ ہو گیا سنہ ۱۸۶۳ع میں شہزادہ
ویلز کی شادی شہزادی ڈنمارک سے Alexandra of Denmark
سے ہوئی سنہ ۱۸۸۶ع میں Upper Burmah انگریزی سلطنت میں
شامل کیا گیا ۲۱- جون سنہ ۱۸۸۷ع کو بڑی شان وشوکت سے تمام ملک مقبوضہ
انگریزی میں Jubilee of Queen Victoria کی ہوئی اور
جوبلی اُسوقت ہوتی ہے کہ جب کسی بادشاہ کو ۵۰ سال تخت نشین ہوئے
ہو جاتے ہیں +

تمت تمام شد

# فہرست کتب موجودہ دکان نرائن داس جنگلی مل تاجر کتب دہلی بڑا دریبہ

| کتاب | قیمت | کتاب | قیمت | کتاب | قیمت |
|---|---|---|---|---|---|
| واسوخت قلق | ا ر | مجموعہ قصاید و دیوان و مثنوی انشاء مفید زباندانی | ا ر | دیوان بختاور | ۳ ر |
| واسوخت امانت | ا ر | | | دیوان عاشق | ۲ ر |
| کلیات انشاء اللہ خاں | عصہ | دیوان ضمیر فارسی | ۴ ر | دیوان درد | ۲ ر |
| کلیات رنج | | دیوان رفعت | ۸ ر | **تذکرے** | |
| کلیات صہبائی مطبوعہ نظامی | عصہ ۸ ر | دیوان عالی | ۶ ر | گلشن بیخار | ۱۰ ر |
| کلیات سودا | عصہ ۸ ر | دیوان مثنوی مصنفہ شاعرہ نازک خیال بی [illegible] | ۱۲ ر | گلستان بے خزاں بجواب گلشن بیخار | ۱۰ ر |
| کلیات میر تقی | صہ ۴ ر | | | | |
| دیوان ذوق | ۴ ر | دیوان شیفتہ | ۴ ر | خزانہ عامرہ تذکرہ شعرائے فارسی | ۱۴ ر |
| دیوان ذوق کلاں مطبوعہ لاہور | عصہ ۶ ر | دیوان شعری | عہ ۸ ر | | |
| مثنوی طراز عشق | ۳ ر | نغمۂ دلربا | ۳ ر | تذکرہ حسینی | ۱۲ ر |
| مخمسات سعدی | ۳ ر | نغمۂ دلفریب | ۳ ر | تذکرہ صبح گلشن | عہ |
| ضیائے نور | ۵ ر | گلدستہ فریاد | | روز روشن | عہ |
| کلیات نظام | ۱۲ ر | مجموعہ بارہ ماسہ ٹھمری وغیرہ | ۳ ر | بحر مواج | ۸ ر |
| کلیات نساخ | عہ ۸ ر | نغمۂ عندلیب | ۲ ر | سراپا سخن | ۳ ر |
| دیوان گویا | ۴ ر | نغمۂ دلفریب المعروف بہ گلزار شوخ | ۴ ر | سخن شعرا | ۱۵ ر |
| کلیات فقیر در مدح بشیر و نذیر | عصہ | | | تذکرہ آثار الشعرا ہنود و شاعروں کے ذکر میں | ۸ ر |
| دلکش کلام | عصہ | تواریخ جانگاہ | ۳ ر | | |
| دیوان شہیدی | ۳ ر | بوستان ہدایت | ۲ ر | تذکرۃ النساء نادری | ۹ ر |
| دیوان غنی کشمیری | ۵ ر | گلستان شہادت | ۱۰ ر | گلستان سخن تذکرہ شعرائے دہلی و ذخیرہ علوم و فنون | عصہ |
| کلیات نظیر | ۵ ر | گلشن نبوت | ا ر | | |
| دیوان کرن سنگھ | ۰ ر | گلدستہ حفیظ اللہ خاں | ۱۲ ر | نسیم سخن | ۴ ر |
| دیوان منظر | ۵ ر | دیوان واسطی | ۱۰ ر | فریاد داغ | ۳ ر |

# فہرست کتب موجودہ دکان نرائن داس وجنگلی مل تاجر کتب دہلی دریبہ کلاں کٹرہ شروع

## کتب حکمت قابل دید

- ذخیرہ خوارزم شاہی اُردو کامل دس جلد — عـ۵
- تریاق خورجہ — ۱۰ر
- تریاق استمنا — ۴ر
- مخزن الادویہ انگریزی مع ترجمہ اُردو — ۶ر
- طب احسانی اُردو — ۳ر
- معالجات احسانی — ۵ر
- مقالات احسانی — ۷ر
- تالیف احسانی — ۳ر
- مجربات بوعلی سینا فارسی — ۶ر
- زبدۃ الحکمت — ۲ر
- رسالہ چیچک — ۲ر
- میزان الادویہ اُردو — [illegible]
- رسالہ علاج الہمہ بخار کے علاج میں — ار
- مرکبات احسانی — ۶ر
- شرح رباعیات یوسفی — ۱۲ر
- نیر اعظم — ۲ر
- رکن اعظم فارسی — ۲ر

- ضیاء الابصار فی حد الباہ مصنفہ حکیم محمود خاں صاحب — ۶ر
- مطب علوی خاں صاحب — ۴ر
- مخازن التعلیم یعنی زاد غریب فارسی کلاں مصنفہ جناب حکیم شریف خاں صاحب — ۱۲ر
- کشت زار — ۷ر
- مجربات رضاعی — ۳ر
- مجربات دیربی فارسی — ۸ر
- ایضاً ترجمہ اُردو — ۱۲ر
- زاد غریب — ۴ر
- تحفۃ الاطبار — ۲ر
- رسالہ مفید — ۲ر
- رموز الحکمت — ۲ر
- طب نبوی — ۲ر
- طب شہابی مع دفتر حکمت ہندی — ۲ر
- زینت الخیل — ۸ر
- فرسنامہ رنگین — ار
- فرسنامہ جدید مع تصویر جس میں گھوڑوں کی جان پہچان امراض کی روک اور —

- انکا دفعیہ وغیرہ کامل درج ہے اور تعویزات ونسخہ جات وغیرہ مجرب لکھے گئے ہیں — عـ۵
- تریاق اربعہ — ۲ر
- مظہر العلاج — ۸ر
- مجمع البحرین حاوی طب یونانی وڈاکٹری — ۳ـ
- ہدایت نامہ دائیان — عـ۴
- گربھ رکھشا یعنی ہدایت نامہ دائیان بحروف ناگری قابل دید عورتوں کی حفاظت حمل اول تا ایام پرورش بچوں کے کل علاج درج ہیں — عـ۳
- موجز عربی — ۷ر
- ترجمہ موجز بزبان اُردو — ۱۲ر
- معدن الشفا عرف سکندری — عـا
- تشریح الاسباب مع نقشہ بروج فلکی — ۱۰ر
- رسالہ زبدۃ المفردات — ۳ر
- قانون عشرت — ۲ر
- تریاق ہضمہ — ۱ر

# جغرافیۂ دنیا

صاحب ڈائرکٹر بہادر سررشتۂ تعلیم پنجاب کے حکم سے
سنٹرل ٹریننگ کالج کے مترجموں نے
ابتدائی مدارس کی پانچویں جماعت کے واسطے
تالیف کیا

۱۸۹۶ء

منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز گورنمنٹ پبلشر سررشتۂ تعلیم
پنجاب نے اپنے مطبع مفید عام لاہور میں چھاپا

# فہرست مضامین

# جغرافیۂ طبعی

## پہلا سبق - نظام شمسی

رات کا وقت ہے - مطلع صاف ہے - ذرا آسمان کی طرف دیکھنا - تارے کیسے جگمگ جگمگ کر رہے ہیں - آہا! کیا روشن تارے ہیں +

تم یہ نہ سمجھنا - کہ جتنے تارے تمہیں دکھائی دیتے ہیں - اتنے ہی ہونگے - نہیں لاکھوں تارے اور ہیں - جو نظر نہیں آتے - ان میں سے بعض اپنی جگہ قائم ہیں اور بعض اور تاروں کے گرد حرکت کرتے ہیں - جو تارے اپنی جگہ قائم ہیں - اُن کو ثوابت یا ستارے کہتے ہیں اور جو حرکت کرتے ہیں - اُن کو سیّارے - حقیقت میں یہ بہت بڑے اور شاندار ہیں - ان میں سے سورج بھی ایک ستارہ ہے - جو اپنی جگہ پر قائم ہے - یہ ستاروں سے اس لئے بڑا معلوم ہوتا ہے - کہ اوروں کی نسبت زمین سے قریب ہے - یہ ہم کو گرمی اور روشنی پہنچاتا ہے - اس کے گرد بہت سے چھوٹے چھوٹے سیارے گردش کرتے ہیں - چنانچہ زمین جس پر ہم رہتے ہیں - آفتاب کے گرد گردش کرتی ہے - اور زمین کے گرد بھی ایک سیّارہ گردش کرتا ہے - وہ سیّارہ چاند ہے - اس کی ہلکی ہلکی روشنی کیا بھلی معلوم ہوتی ہے - سورج
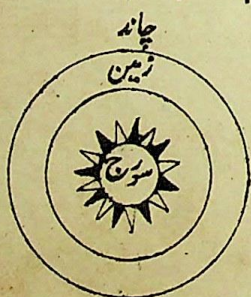
اور سورج کے گرد پھرنے والے سیارے اور سیاروں کے گرد پھرنے والے چاند۔ اس سارے سلسلے کو نظام شمسی کہتے ہیں +

## خلاصہ

۱۔ جو اجرام فلکیہ حرکت نہیں کرتے ہیں۔ ان کو ستارے یا ثوابت کہتے ہیں +

۲۔ جو اجرام فلکی حرکت کرتے ہیں۔ اُن کو سیارے کہتے ہیں +

۳۔ آفتاب کے گرد زمین۔ چاند اور بہت سے سیارے گردش کرتے ہیں اور اس سلسلے کو نظام شمسی کہتے ہیں +

## دوسرا سبق۔ زمین کی شکل

پہلے سبق میں تم کو بتایا گیا ہے کہ زمین ایک سیارہ ہے۔ جو آفتاب کے گرد پھرتا ہے۔ کسی زمانے میں یہ بھی آفتاب کی طرح کرۂ نار تھا۔ لیکن اب اس کے اوپر کی سطح تو سرد ہو گئی ہے۔ پر اندرونی حصہ گرم ہے۔ جیسے بھاڑ کا بھنا ہوا مارو بیگن ہوتا ہے۔ اول بھاڑ میں سے نکلے۔ تو آگ کا انگارا۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد اوپر کا چھلکا تو ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ مگر گودا گرم رہتا ہے +

زمین کی شکل میز کی طرح سپاٹ اور ہموار نظر آتی ہے۔ مگر یہ نظر کا دھوکا ہے۔ حقیقت میں زمین گیند کی طرح گول ہے +

جب میدان میں کھڑے ہو کر دور کے درخت دیکھتے ہو۔ تو اول اُن کی چوٹیاں دکھلائی دیتی ہیں۔ اور جوں جوں نزدیک جاتے ہو۔ تنہ اور نیچے کا حصہ یعنی پورا درخت نظر آجاتا ہے۔ اگر زمین میز کی طرح سپاٹ ہوتی۔ تو یہ صورت نہ ہوتی۔ دیکھو یہ میز سپاٹ ہے۔ اس پر دو نکھیاں آ

اور ب بیٹھی ہیں - ان میں سے ہر ایک مکھی دوسری مکھی کو سر سے پاؤں تک بے تکلف دیکھتی ہے - اگر زمین بھی ایسی ہموار اور سپاٹ ہوتی - تو درخت کا تنہ اور جڑ ہماری نگاہ سے اوجھل نہ ہوتا +

ب ا
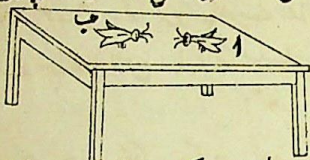
اب ان مکھیوں کو پہلے گیند نمبر ۱ پر بٹھاؤ - دیکھو دونو میں سے کوئی ایک دوسرے کو نہیں دیکھ سکتی - کیا وجہ ہے؟ گیند کا ابھار نگاہ کی سدِّ راہ ہے - پھر گیند نمبر ۲ پر بٹھاؤ - اب ابھار کم ہو گیا -

نمبر ۱   نمبر ۲   نمبر ۳
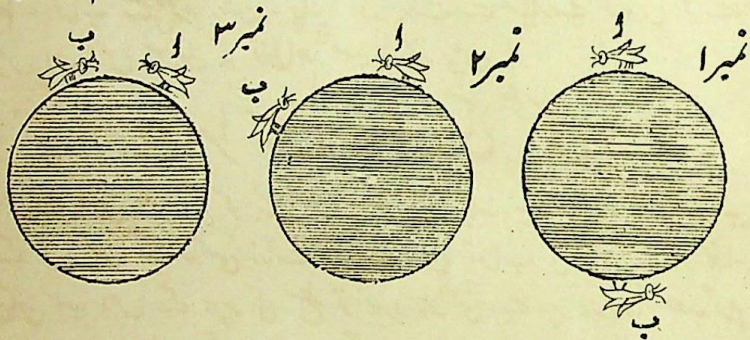
اِس لئے ایک کو دوسرے کا سر تو دکھائی دیتا ہے - پر دونو میں سے کسی کو دھڑ اپنے دوست کا نظر نہیں آتا +

اب نمبر ۳ پر دیکھو کہ دونو کو ایک دوسرے کا سر اور دھڑ بخوبی نظر آتا ہے - اس سے ثابت ہؤا - زمین گیند کی طرح گول ہے +

## تیسرا سبق - وسعت اور کشش زمین

وسعت زمین

اگر کوئی ریل گاڑی تیس میل فی گھنٹہ کی رفتار سے زمین کے گرد چلے اور راستے میں ایک منٹ بھی نہ ٹھیرے - تو وہ ۸۲۹ گھنٹے میں

پورا چکّر کریگی۔ اس سے ظاہر ہے کہ زمین بہت بڑا ستارہ ہے۔ اس کا محیط ۲۴۸۷۰ میل اور قطر ۷۹۱۶ میل ہے ٭

شاید تم یہ سوال کرو۔ کہ جب زمین گول ہے تو اس کے نیچے کا رُخ بھی آباد ہے یا نہیں اور اگر ہے تو وہاں کے رہنے والے گر کیوں نہیں پڑتے۔ اس میں تو کلام نہیں کہ زمین کا دوسرا رُخ بھی آباد ہے اور وہ دوسرا رخ ہمارے ملک کے اعتبار سے امریکہ کے اضلاع متحدہ ہیں۔ وہاں کے باشندے بھی ہماری طرح زمین کو اپنے پاؤں تلے اور آسمان کو سر کے اوپر ہی پاتے ہیں۔ اور ہماری طرح زمین پر قائم ہیں۔ اگر امریکہ میں کوئی شخص آسمان کی طرف گیند اچھالے تو وہاں بھی جیسا کہ یہاں ہوتا ہے۔ وہ الٹ کر زمین ہی پر آ جائیگی۔ اول اول یہ بات شاید آسانی سے تمہاری سمجھ میں نہ آئے۔ لیکن جب اس باب میں خوب غور کروگے۔ کہ گیند کے اچھالنے اور گرنے میں اوپر اور نیچے کے لفظ کس اعتبار سے بولے جاتے ہیں۔ تو کچھ دقّت نہ رہیگی۔ بات یہ ہے۔ کہ در حقیقت اوپر اور نیچے کے الفاظ ہم اپنے جسم کی اُس حالت کے لحاظ سے بولتے ہیں۔ جو کھڑے ہونے کے وقت ہوتی ہے۔ یعنی سر کی جانب کو اوپر اور پاؤں کی سمت کو نیچے کہتے ہیں ٭

جب اوپر کا مضمون سمجھ لیا۔ تو اب یہ بیان کرنا باقی رہا۔ کہ گیند ہمیشہ زمین ہی کی طرف کیوں آتی ہے۔ اور جس صورت میں امریکہ والوں کے سروں کا رُخ ہمارے سروں کے رُخ سے مخالف ہے تو پھر وہ کس طرح زمین پر مضبوطی سے قائم رہتے ہیں۔ بات یہ ہے۔ کہ زمین جس پر ہم رہتے ہیں۔ ہر ایک شے کو اپنی طرف کھینچتی

ہے۔اور یہ کچھ زمین ہی کا خاصہ نہیں ہے۔ بلکہ ہر ایک چیز جو وزن رکھتی ہے۔ اس کا یہی عمل ہوتا ہے۔گیند زمین کو اور زمین گیند کو کھینچتی ہے۔ مگر ہر ایک کی کشش کا زور اُس کے جسم پر موقوف ہے۔اور زمین پر انسان کے مضبوطی سے قائم رہنے کا بھی یہی باعث ہے۔کہ وہ ہم کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔اور جب ہم زمین سے اچھلتے ہیں۔ تو گویا اس کی کشش کے خلاف جد و جہد کرتے ہیں۔ مگر یہ ہم پر غالب آکر ہم کو فوراً الٹا لے آتی ہے۔کشش کا یہ اثر لاہور اور کلکتہ پر موقوف نہیں۔ بلکہ زمین پر ہر جگہ تقریباً یکساں ہوتا ہے۔اور اسی کا نام کشش زمین ہے +

خلاصہ

۱۔زمین کا محیط ۲۴۸۷۰ میل ہے +

۲۔زمین کا قطر ۷۹۱۶ میل ہے +

۳۔زمین ہر ایک شے کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ اس کشش کو کشش زمین کہتے ہیں +

## چوتھا سبق۔زمین کی محوری حرکت اور دن رات

دن رات

تم دیکھتے ہو۔کہ ہر روز صبح کے وقت مشرق میں آفتاب نکلتا ہے۔ جوں جوں وقت گذرتا ہے۔آفتاب آسمان میں بلند ہوتا ہے۔ دوپہر کے وقت سر پر آتا ہے۔ پھر نیچا ہونا شروع ہوتا ہے۔اور ڈھلتے ڈھلتے شام کے وقت مغرب میں غروب ہو جاتا ہے +

سورج کے نکلنے سے لے کر چھپنے تک دن ہے۔ اس کے

بعد اندھیرا ہوتا ہے - چاند اور تارے دکھائی دیتے ہیں - اور یہ بھی سورج کی طرح مشرق کی طرف سے نکل کر مغرب کی طرف چھپ جاتے ہیں - تاروں کے نکلنے سے لیکر اُن کے چھپنے تک رات ہے ✦

دن رات کی کمی بیشی

جب تک آفتاب ہمارے روبرو رہتا ہے - ہمارے ہاں دن ہوتا ہے - اور جتنی دیر غائب رہتا ہے - ہمارے ہاں رات ہوتی ہے - جن دنوں میں وہ بارہ گھنٹے ہمارے سامنے رہتا ہے - اور بارہ گھنٹے ہمارے سامنے سے ہٹا رہتا ہے - تو دن رات برابر ہوتے ہیں - جب آفتاب ۱۲ گھنٹے سے زیادہ نکلا رہتا ہے - تو دن بڑے اور راتیں چھوٹی ہوتی ہیں - جب آفتاب ۱۲ گھنٹے سے زیادہ غائب رہتا ہے - تو راتیں بڑی - دن چھوٹے ہوتے ہیں - جب ہم آفتاب کو نکلتے اور چھپتے دیکھتے ہیں - تو بادی النظر میں یہ معلوم ہوتا ہے - کہ وہ ہمارے سامنے سے گذرتا اور حرکت کرتا ہے - اور ہم اور ہماری زمین ایک جگہ قائم ہے - مگر آفتاب کی یہ حرکت ظاہری ہے اصلی نہیں - جس طرح ہمیں ریل میں بیٹھے ہوئے درخت چلتے معلوم ہُوا کرتے ہیں - لیکن حقیقت میں ریل چلتی ہے - درخت نہیں چلتے بلکہ وہ اپنی جگہ قائم ہوتے ہیں - اسی طرح ستاروں کو دیکھکر ہیئت دانوں نے ثابت کر دیا ہے - کہ زمین حرکت کرتی ہے - اور آفتاب قائم ہے - پس آفتاب کی حرکت مشرق سے مغرب کی طرف ظاہری ہے ⁘

یہ بھی تم جانتے ہو - کہ جس سمت کو ریل چلتی ہے - اُس کی مخالف سمت کو درخت چلتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں - اس وجہ سے یہ امر بھی مسلم ہو گیا ہے - کہ زمین مغرب سے مشرق کو حرکت کرتی ہے ✦

اب تم پوچھوگے کہ دن رات کس طرح پیدا ہوتے ہیں -

اس کے سمجھنے کے لئے رات کے وقت ایک کمرے میں ایک لمپ روشن کرو- اس کے سامنے ایک لٹو پھراؤ- اب تم دیکھتے ہو کہ آدھے لٹو پر روشنی رہتی ہے- اور آدھے پر اندھیرا- اور لٹو کا ہر ایک مقام اپنی باری پر روشنی اور اندھیرے میں آتا جاتا رہتا ہے +
اس کی شکل نقشۂ ذیل میں درج ہے
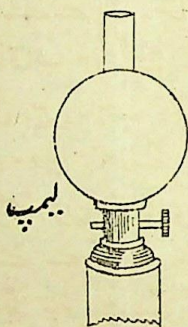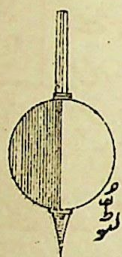
اسی طرح زمین بھی مثل لٹو کے آفتاب کے سامنے گردش کرتی ہے- اور زمین کا بھی ہر ایک مقام اپنی باری پر روشنی اور اندھیرے میں آتا جاتا ہے- جو نصف حصہ زمین کا آفتاب کے مقابل ہوتا ہے- اس میں دن رہتا ہے- اور دوسری طرف کے نصف حصے پر آفتاب دکھائی نہیں دیتا- وہاں رات ہوتی ہے- اگر تم نے اس بیان کو سمجھ لیا- تو جاننا چاہیئے- کہ زمین مثل لٹو کے گردش کرتی ہے- لٹو کی کیلی اور ڈنڈی صاف صاف نظر آتی ہے- مگر زمین کے اندر ایک وہمی خط خیال کیا جاتا ہے- جسے محور کہتے ہیں- محور کے خیالی سروں کو قطب کہتے ہیں- شمالی سرا قطب شمالی اور جنوبی سرا قطب جنوبی کہلاتا ہے- زمین کے گرد دونو قطبوں کے بیچ میں جو دائرہ کھینچا جائے- اس کو خط استوا کہتے ہیں +

خلاصہ

زمین اپنے محور کے گرد ۲۴ گھنٹے میں مغرب سے مشرق کو آکاش

میں گردش کرتی ہے۔ اس گردش کو محوری حرکت یا روزانہ حرکت کہتے ہیں۔ زمین ایک خط خیالی کے گرد جو اس کے مرکز میں سے گزرتا ہے۔ پھرتی ہے۔ اس خط کو محور کہتے ہیں۔ زمین کے گرد دونو قطبوں کے بیچ میں جو دائرہ کھینچا جائے۔ اُس کو خط استوا کہتے ہیں۔ یہ خط زمین کو دو برابر حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔ شمالی حصے کو نصف کرہ شمالی۔ جنوبی کو نصف کرہ جنوبی کہتے ہیں +

## پانچواں سبق زمین کی سالانہ گردش

پہلے تجربے میں تم نے دیکھا تھا۔ کہ لٹو ڈنڈی اور کیلی کے گرد پھرتے پھرتے بعض اوقات لمپ کے گرد بھی چکر لگاتا تھا۔ اسی طرح زمین روزانہ حرکت کے ساتھ ہی آفتاب کے گرد بھی گردش کرتی ہے۔ اس حرکت کو سالانہ گردش کہتے ہیں۔ زمین آفتاب کے گرد ۳۶۵ دن ۶ گھنٹے میں گردش کرتی ہے۔ وہ دائرہ جو زمین آفتاب کے گرد گردش سے بناتی ہے۔ مدار ارضی کہلاتا ہے۔ دیکھو زمین کی حرکت روزانہ سے تو دن رات پیدا ہوتے ہیں اور سالانہ گردش سے سال و ماہ اور موسموں کا تغیر و تبدل۔ یوں تو سال ۳۶۵ دن کا ہوتا ہے۔ اور تین سال تک ۶ گھنٹے محسوب نہیں ہوتے۔ پر چوتھے سال ایک دن بڑھا دیا جاتا ہے۔ اور چوتھا سال ۳۶۶ دن کا ہوتا ہے۔ اس کو لیپ کا سال کہتے ہیں۔ ایک سال کے ۱۲ مہینے ہوتے ہیں + جنوری۔ فروری۔ مارچ۔ اپریل۔ مئی۔ جون۔ جولائی۔ اگست۔ ستمبر۔ اکتوبر۔ نومبر۔ دسمبر۔ ان میں سے چار مہینوں کے یعنی اپریل۔ جون۔ ستمبر۔ نومبر کے ۳۰ دن ہوتے ہیں اور سوائے فروری کے

باقیوں کے ۳۱- فروری کے تین سال تو ۲۸ دن- پر چوتھے سال یعنی لیپ کے سال میں ۲۹ دن ہوتے ہیں- ۲۱ مارچ سے موسم گرما شروع ہوتا ہے- اور چھ ماہ کے بعد ۲۱ ستمبر سے موسم سرما- موسم گرما میں بارش عموماً جولائی اور اگست میں ہوتی ہے اور موسم سرما میں دسمبر اور جنوری میں +

پس زمین کیا ہے- تقسیم اوقات کا ایک آلہ ہے +

## خلاصہ

۱- زمین آفتاب کے گرد ¼ ۳۶۵ دن میں گردش کرتی ہے- اس حرکت کو سالانہ گردش کہتے ہیں +

۲- وہ دائرہ جو زمین آفتاب کے گرد پھرنے سے بناتی ہے- مدار ارضی کہلاتا ہے +

## چھٹا سبق- دن رات اور موسموں کا تغیر و تبدل

تم اپنے دل میں سوچتے ہوگے- کہ کیا وجہ ہے- کہ کبھی دن بڑے اور کبھی راتیں- یہ بات بھی لٹو کے تجربے سے سمجھ میں آ سکتی ہے + دیکھو لٹو کبھی تو چراغ کے سامنے عمود وار ہوتا ہے اور کبھی پھرتے پھرتے ایک طرف کو جھک جاتا ہے اور کبھی دوسری طرف کو- یعنی کبھی کیلی چراغ کی طرف اور پھننگ پیچھے ہٹ جاتی ہے- اور کبھی اس کے بر عکس +

۱- اسی طرح محور زمین آفتاب کے سامنے عمود وار ہوتا ہے- تو دن رات برابر ہوتے ہیں- جیسا کہ شکل اول میں دکھایا گیا ہے یہ حالت ۲۱ مارچ اور ۲۱ ستمبر کو واقع ہوتی ہے +

شکل اول

شمال
خط سرطان
خط استوا
خط جدی
زمین
سورج
جنوب
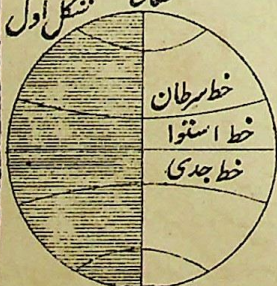
۲- جب قطب شمالی کا جھکاؤ آفتاب کی طرف زیادہ ہوتا ہے۔ تو نصف کرۂ شمالی میں دن بڑے اور راتیں چھوٹی ہوتی ہیں اور اس صورت میں ظاہر ہے۔ کہ حرارت آفتاب زیادہ دیر تک رہیگی۔ اس کو موسم گرما کہتے ہیں۔ اور نصف کرۂ جنوبی میں اس کے برعکس۔ جیسا کہ شکل نمبر ۲ میں دکھایا گیا ہے ✣
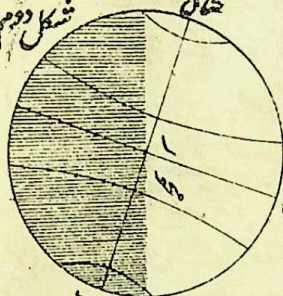


۳- جب قطب جنوبی کا جھکاؤ آفتاب کی طرف زیادہ ہوتا ہے۔ تو نصف کرۂ جنوبی میں دن بڑے اور راتیں چھوٹی ہوتی ہیں۔ اور چونکہ نصف کرۂ شمالی میں دن چھوٹے ہوتے ہیں۔ اس لئے موسم سرما شروع ہوتا ہے ✣
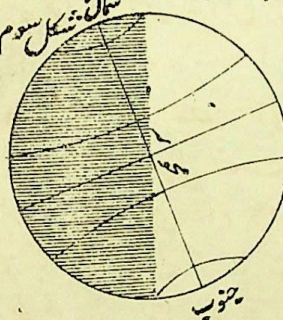


## خلاصہ

۱- موسم چار ہیں۔ جن میں حسب ذیل تین تین مہینے ہوتے ہیں ✣

| نمبر شمار | موسم | ماہ |
|---|---|---|
| ۱ | بہار | مارچ - اپریل - مئی |
| ۲ | گرما | جون - جولائی - اگست |
| ۳ | خزاں | ستمبر - اکتوبر نومبر |
| ۴ | سرما | دسمبر - جنوری - فروری |

۲-۲۱ مارچ کو آفتاب خط استوا پر عمود ہوتا ہے۔جس سے تاریخ مذکور کو دن رات برابر ہوتے ہیں ÷

۳-۲۱ مارچ کے بعد آفتاب نصف کرۂ شمالی کی طرف جاتا ہے۔ تو دن بڑے راتیں چھوٹی ہوتی جاتی ہیں۔۲۱ جون کو آفتاب خط سرطان پر پہنچتا ہے۔تو نصف کرۂ شمالی میں دن بڑے سے بڑا ہوتا ہے اور نصف کرۂ جنوبی میں چھوٹے سے چھوٹا ÷

۴-۲۱ جون کے بعد نصف کرۂ شمالی میں دن گھٹنے اور نصف کرۂ جنوبی میں بڑھنے لگتے ہیں اور ۲۱ ستمبر کو دن رات برابر ہو جاتے ہیں۔اس تاریخ کو آفتاب پھر واپس خط استوا پر آ جاتا ہے ÷

۵-۲۲ ستمبر سے جنوبی نصف کرے میں دن بڑے اور راتیں چھوٹی اور شمالی نصف کرے میں دن چھوٹے اور راتیں بڑی ہوتی جاتی ہیں۔۲۱ دسمبر کو جب آفتاب خط جدی پر پہنچتا ہے۔ تو جنوبی نصف کرے میں سب سے بڑا دن اور شمالی میں سب سے چھوٹا دن ہوتا ہے ÷

## ساتواں سبق۔منطقے

تم سے کوئی پوچھے۔کہ کہاں دنیا میں سب سے زیادہ گرمی پڑتی ہے۔اور کہاں سب سے زیادہ سردی اور کہاں نہ گرمی زیادہ ہوتی ہے۔نہ سردی زیادہ۔تو اس کا جواب یہ دینا چاہیئے۔کہ سطح زمین کے پانچ حصے ہیں۔جن کو منطقہ کہتے ہیں۔اب پانچوں کے نام سنو۔

ایک منطقۂ حارہ - دو معتدلے - اور دو باردے - جو شکل ذیل سے ظاہر ہیں +
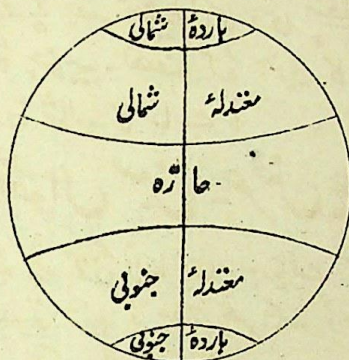
اول منطقۂ حارہ - یہ خط استوا سے ۱۶۰۰ میل شمال اور ۱۶۰۰ میل جانب جنوب پھیلا ہوُا ہے - اس کی شمالی حد خط سرطان اور جنوبی خط جدی ہے - یہاں گرمی کی بہت شدّت ہوتی ہے - افریقہ اور جنوبی امریکہ کا اکثر حصہ اسی منطقے میں ہے - یہاں رات دن عموماً برابر ہوتے ہیں +

دوم منطقۂ معتدلۂ شمالیہ - منطقۂ حارہ سے تین ہزار میل شمال کی طرف پھیلا ہوُا ہے - اس کی شمالی حد دائرۂ قطب شمالی - جنوبی خط سرطان ہے +

یہاں گرمی منطقۂ حارہ سے کم ہوتی ہے - تقریباً تمام یورپ - ایشیا کا ⅔ حصہ اور شمالی امریکہ کا ⅔ حصہ اسی منطقے میں واقع ہے +

سوم منطقۂ باردۂ شمالیہ - دائرۂ قطب شمالی سے قطب شمالی تک ۱۶۰۰ میل میں پھیلتا ہے - یہاں سردی بہت پڑتی ہے +

چہارم منطقۂ معتدلۂ جنوبیہ - منطقۂ حارہ سے تین ہزار میل جنوب تک پھیلا ہوُا ہے - یعنی خط جدی سے دائرۂ قطب جنوبی تک پھیلتا

ہے - یہاں کی آب و ہوا مثل شمالی منطقۂ معتدلہ کے ہے - ۱/۴ حصہ افریقہ - ۱/۵ جنوبی امریکہ - ۳/۵ حصہ آسٹریلیا کا اسی منطقے میں واقع ہے + پنجم منطقۂ باردۂ جنوبیہ - نصف کرۂ جنوبی کا باقی حصہ - اس کا حال بھی منطقۂ باردۂ شمالیہ کا سا ہے +

## آٹھواں سبق - عرض بلد

اگر تم سے نقشے پر کوئی ایسا مقام دریافت کیا جاوے - جس کو تم نہیں جانتے ہو - تو شاید تم ہفتہ بھر تک ڈھونڈتے رہو - اور پھر بھی پتہ نہ لگے - لیکن اگر تم کو یہ معلوم ہو جائے - کہ وہ مقام خط استوا پر ہے - تو تم خط استوا پر شروع سے وہاں تک بغور دیکھوگے - جہاں وہ مقام ہے - پس جو مقامات خط استوا پر ہوتے ہیں - وہ تو کسی قدر وقت سے مل جائینگے - پر جو خطِ استوا سے اوپر یا نیچے یعنی شمالی نصف کرہ یا جنوبی نصف کرہ میں ہونگے - ان کے دریافت کرنے میں بڑی دشواری ہوگی - اس تکلیف کے رفع کرنے کے لئے خط استوا سے دونو قطبوں تک متوازی خط کھینچے گئے ہیں - یہ خطوط شمار میں ۱۸۰ ہیں - یعنی ۹۰ خط استوا کے شمال
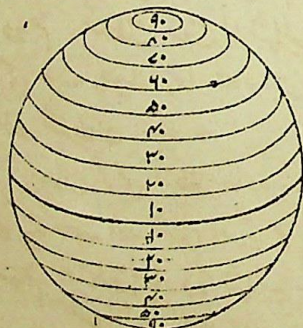
میں اور ۹۰ خط استوا کے جنوب میں - خط استوا کا نمبر صفر ہے - اس سے شمال کو پہلا خط ایک درجے پر - دوسرا دو درجے پر اور

تیسرا تین درجے پر۔ علیٰ ہذا القیاس آخر کا خط ۹۰ درجے پر اور اس مقام کو **قطب شمالی** کہا گیا ہے۔ اسی طرح جنوب کی طرف پہلا خط ایک درجے پر۔ دوسرا ۲ درجے پر اور آخر کا خط ۹۰ درجے پر۔ اور اس کو **قطب جنوبی** کہا گیا ہے÷

خط استوا کے شمال اور جنوب کی طرف نقشے پر اگر پورے نوّے نوّے خط کھینچے جائیں۔ تو بہت جگہ درکار ہوگی۔ اس لئے صرف دس دس درجے پر خط کھینچے گئے ہیں۔ ان فرضی دائروں کا نام **درجات العرض** ہے÷

خط استوا سے کسی مقام کا فاصلہ شمال یا جنوب کی طرف اس مقام کا **عرض بلد** کہلاتا ہے÷

عرض بلد کا ایک درجہ ۶۹ معمولی میل کے برابر ہوتا ہے۔ یا ۶۰ جغرافیہ کے میل۔ اگر کسی مقام کا فاصلہ خط استوا سے ۹۰ جغرافیہ کے میل کے برابر ہو۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ وہ مقام خطِ استوا سے ۱½ درجہ کے فاصلے پر ہوگا۔ اس لئے گھنٹہ کی طرح ایک درجہ کے بھی ۶۰ منٹ ہوتے ہیں۔ اور ایک منٹ کے ۶۰ سیکنڈ۔ مثلاً **لاہور** کا عرض بلد ۳۱ درجے ۳۰ منٹ شمالی ہے۔ درجہ۔ منٹ۔ سیکنڈ کے مختصر لکھنے کا طریق یہ ہے ۲۵° ۳۰' ۸"

## خلاصہ

۱۔ خط استوا کے متوازی شمال اور جنوب کی طرف جتنے فرضی دوائر کھینچے گئے ہیں۔ ان کو **خطوط درجات العرض** کہتے ہیں۔ اور یہ دوائر صغیرہ کہلاتے ہیں۔ کیونکہ یہ کرے کو برابر حصوں میں نہیں کاٹتے÷

۲۔ خط استوا سے شمال یا جنوب کی طرف کسی مقام کا فاصلہ اس

مقام کا عرض بلد کہلاتا ہے +

۳-خط استوا سے ۹۰ درجے شمال کی طرف اور ۹۰ درجے جنوب کی طرف خطوط درجات العرض دس دس درجوں پر نقشوں میں کھینچے جاتے ہیں +

۴-ایک درجہ = ۶۹ معمولی میل

ایک درجہ = ۶۰ میل جغرافیہ

ایک درجہ = ۶۰ منٹ

ایک منٹ = ۶۰ سیکنڈ

درجے کی علامت °

منٹ کی علامت ′

سیکنڈ کی علامت ″

## نواں سبق-طول بلد

تم نقشے یا کرے پر بہت سے خطوط شمال سے جنوب کو کھچے ہوئے دیکھتے ہو-جو خط استوا پر سے ہو کر گزرتے ہیں-یہ خطوط کرے کو ۳۶۰ درجوں میں تقسیم کرتے ہیں-ان خطوں سے یہ معلوم ہو سکتا ہے-کہ ایک مقام دوسرے سے کس قدر مشرق یا مغرب کو ہے-ان وہمی دوائر کو **نصف النہار** بولتے ہیں +

بھلا یہ بتاؤ-کہ دوائر نصف النہار اور خطوط درجات العرض میں کیا فرق ہے +

فرق-اول تو یہ کہ دوائر نصف النہار خطوط درجات العرض کی طرح متوازی نہیں ہیں-بلکہ پہیے کے آڑے ڈنڈوں کی طرح ہوتے ہیں-یا جیسے چھتری کی تیلیاں +

دوم - یہ کہ یہ سب باہم برابر ہوتے ہیں - اور وہ چھوٹے بڑے +
خطوط درجات العرض میں تو ہر مقام کا فاصلہ خط استوا سے
شمار کرتے ہیں - کیونکہ یہ خط کرے کو دو برابر حصّوں میں تقسیم کرتا
ہے اور سب سے بڑا ہے + اب تم پوچھو گے - کہ مقامات کا فاصلہ
مشرقی یا مغربی کس نصف النہار سے شروع کریں - کیونکہ نصف النہار
تو سب برابر ہیں - اور ہر ایک کرۂ ارض کو دو برابر حصّوں میں
تقسیم کرتا ہے - جاننا چاہیئے - کہ ہر ملک کے لوگ یہ فاصلہ اس نصف النہار
سے شمار کرتے ہیں - جو اُن کے دار الخلافہ
سے گزرتا ہے - جیسے فرانس والے پیرس
سے اور ہماری سرکار انگریزی مقام گرینچ
سے - یہ مقام لنڈن کے قریب ہے - اور یہاں
رصد گاہ یعنی جنتر منتر بنا ہوا ہے -
اور اسی جگہ سے مقامات کا طول بلد
شمار کیا جاتا ہے +
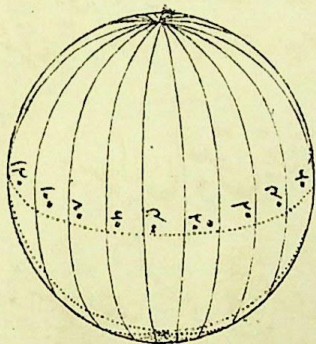
اس سے لازم آیا - کہ جو مقام گرینچ سے مشرق میں ہے - وہاں
دوپہر پہلے ہوگی - اور جو مغرب میں ہے - وہاں پیچھے - کیونکہ زمین مغرب
سے مشرق کی طرف گردش کرتی ہے +

قدیم زمانے میں لوگ زمین کو سپاٹ - ہموار اور چوکور جانتے تھے - اور
اُن کا خیال تھا - کہ زمین کا طول عرض کی نسبت بڑا ہے - اسلئے وہ
اصطلاحات عرض بلد اور طول بلد اب تک رائج ہیں +

جب تم کو کسی مقام کا عرض بلد اور طول بلد بتلا دیا جائے - تو
پھر تم اس مقام کو فوراً بلا دقت نقشے یا کرے پر دکھا سکتے ہو +

خلاصہ

۱- نصف النہار وہ وہمی دائرے ہوتے ہیں - جو ایک قطب سے دوسرے قطب تک کھینچے جائیں اور یہ دائرے خط استوا پر عمود ہوتے ہیں +

۲- ہر ایک نصف النہار کرے کو دو برابر حصوں میں تقسیم کرتا ہے اور سرکار انگریزی نے گرنیچ خاص نصف النہار مقرر کیا ہے +

۳- کسی خاص نصف النہار (گرینچ) سے کسی مقام کا فاصلہ مشرق یا مغرب کی طرف اس مقام کا طول بلد کہلاتا ہے +

# دسواں سبق خشکی اور تری کی تقسیم

سطح زمین خشکی اور تری پر منقسم ہے - کرۂ زمین کا رقبہ تخمیناً اُنیس کروڑ ساٹھ لاکھ مربع میل ہے - اس میں سے پانچ کروڑ پندرہ لاکھ مربع میل خشکی ہے اور چودہ کروڑ پچپن لاکھ مربع میل تری - یعنی ایک چوتھائی سے کچھ زیادہ خشکی ہے اور تین چوتھائی سے کچھ کم تری - اگر سطح زمین ہزار حصوں میں منقسم ہو - تو ان میں سے ۲۶۶ حصے خشکی اور ۷۳۴ حصے تری ہے +

## خشکی

مندرجۂ ذیل اصطلاحات خشکی کے مختلف حصوں کے لئے مستعمل ہوتی ہیں +

۱- براعظم خشکی کے بہت ہی بڑے بڑے حصوں کو براعظم کہتے

ہیں - ہر بر اعظم میں کئی کئی ملک ہوتے ہیں - بر اعظم چھ ہیں۔ ایشیا - یورپ - افریقہ - شمالی امریکہ - جنوبی امریکہ - اوشینیا - ان میں سے ایشیا - یورپ - افریقہ کو پرانی دنیا کہتے ہیں اور امریکہ کو نئی دنیا ÷

۲- جزیرہ وہ قطعہ زمین ہے جو چاروں طرف سے پانی سے گھرا ہوا ہو - مثلاً جزیرۂ لنکا جو ہندوستان کے جنوب میں ہے ÷

۳- جزیرہ نما وہ قطعہ زمین ہے جو تقریباً چاروں طرف سے پانی سے گھرا ہوا ہو - مثلاً ہندوستان و عرب وغیرہ ÷

۴- خاکنائے وہ تنگ قطعہ زمین ہے جو دو بڑے قطعات خشکی کو وصل کرے - جیسے خاکنائے ڈیری این جو شمالی اور جنوبی امریکہ کو ملاتی ہے ÷

۵- ساحل اس خشکی کو کہتے ہیں جو ایک بڑے قطعہ آب کے متصل واقع ہو - مثلاً ساحل کورومنڈل ÷

۶- راس وہ قطعہ زمین ہے جو کچھ دور تک سمندر میں چلا جائے۔ مثلاً راس کماری ÷

۷- میدان وہ قطعہ زمین ہے جو تقریباً ہموار ہو - مثلاً میدان سائبیریا ÷

۸- سطح مرتفع وہ قطعہ زمین ہے جو ایک بلند وسیع میدان ہو۔ مثلاً تبت ÷

۹- پہاڑ خشکی کا وہ سنگین بلند قطعہ ہے جو سطح زمین سے بہت اونچا ہو ÷

۱۰- پہاڑی - ایسا ہی قطعہ جو ذرا کم اونچا ہو - پہاڑی کہلاتا ہے ÷

۱۱- جب کئی پہاڑ برابر برابر ایک قطار میں دور تک پھیلے ہوئے چلے جائیں۔ تو اُن کو سلسلۂ کوہ کہتے ہیں۔ مثلاً ہمالیہ +

۱۲- درہ۔ دو متصل کے پہاڑوں کے درمیان جو تنگ راستہ سا ہوتا ہے۔ اُسے درہ کہتے ہیں۔ مثلاً درۂ بولان +

۱۳- کوہ آتش فشاں یا جوالا مکھی۔ وہ پہاڑ ہوتا ہے جس میں سے آگ اور دھواں یا رقیق مادہ نکلتا ہو۔ جیسے کوہ اٹنا +

۱۴- گھاٹی۔ پست زمین کا ایک قطعہ جو پہاڑوں یا پہاڑیوں کے درمیان واقع ہو۔ گھاٹی کہلاتا ہے +

۱۵- صحرا ملک کا وہ قطعہ ہے جس میں اتنی زراعت نہیں ہو سکتی کہ آدمیوں کی بستیاں وہاں بس سکیں۔ جیسے صحرائے گوبی۔ صحرائے راجپوتانہ

۱۶- نخلستان وہ سرسبز قطعۂ زمین ہے جو صحرا میں واقع ہو +

۱۷- دوآبہ۔ وہ قطعہ زمین ہے۔ جو دو دریاؤں کے درمیان واقع ہو۔ مثلاً دوآبہ چج جو چناب اور جہلم کے درمیان واقع ہے +

## گیارھواں سبق۔ تری

مندرجۂ ذیل اصطلاحات تری کے مختلف حصوں کے لئے مستعمل ہوتی ہیں +

۱- بحر۔ کھاری پانی کے سب سے بڑے حصے کو بحر یا سمندر کہتے ہیں۔ حقیقت میں تمام کرۂ زمین پر صرف ایک بحر ہے۔ پر آسانی کے لئے کل تری کو پانچ حصوں میں منقسم کیا ہے۔ بحر الکاہل۔ بحر اوقیانوس۔ بحر ہند۔ بحر شمالی۔ بحر جنوبی۔ اِن میں بحر الکاہل بہت بڑا ہے +

۲- بحیرہ - کھاری پانی کا وہ قطعہ جو بحر سے چھوٹا ہو اور خشکی کے متصل واقع ہو۔ بحیرہ کہلاتا ہے - مثلاً بحیرۂ عرب +

۳- بحر الجزائر یا مجمع الجزائر - جس بحیرے میں بہت سے جزیرے واقع ہوں - اُسے مجمع الجزائر کہتے ہیں +

۴ - کھاڑی - سمندر کا چھوٹا سا حصہ جو خشکی میں تھوڑی دور تک چلا جائے - کھاڑی کہلاتا ہے - مثلاً کھاڑی بنگال +

۵ - خلیج - سمندر کا لمبا سا حصہ جو دور تک خشکی میں چلا جائے - خلیج کہلاتا ہے - مثلاً خلیج فارس +

۶ - بندر - سمندر کا خاصہ گہرا اور محفوظ قطعہ جس میں جہاز آرام سے رہ سکیں اور اسباب لا لے جا سکیں - بندر کہلاتا ہے +

۷ - آبنائے - جو تنگ قطعہ آب دو بڑے قطعات آب کو وصل کرتا ہے - آبنائے کہلاتا ہے - مثلاً آبنائے باب المندب جو بحیرۂ قلزم کو بحر ہند سے ملاتی ہے +

۸ - رود بار - سمندر کا اسی طرح کا حصہ جو آبنائے سے چوڑا ہو - رود بار کہلاتا ہے +

۹ - جوار بھاٹا - سمندر میں پانی کے جو اتار چڑھاؤ مقررہ وقتوں میں ہوتے رہتے ہیں - انہیں جوار بھاٹا کہتے ہیں +

۱۰ - بحری رو - سمندر میں پانی کی روئیں جو خاص خاص سمتوں میں بہتی ہوں - بحری روئیں کہلاتی ہیں +

۱۱ - جھیل - پانی کا وہ قطعہ ہے جو چاروں طرف سے خشکی سے گھرا ہوا ہو - جیسے جھیل ولر کشمیر میں +

بڑی بڑی جھیلیں بعض مرتبہ بحیرہ کہلاتی ہیں - جیسے بحیرۂ کیسپین +

۱۲- دریا- میٹھے پانی کی دھار جو عموماً پہاڑ سے نکلتی ہے اور میدان پر بہکر سمندر میں جا گرتی ہے - دریا کہلاتی ہے ÷

(ا) جہاں سے دریا نکلتا ہے- اس مقام کو منبع کہتے ہیں ÷

(ب) جہاں دریا سمندر میں گرتا ہے- اس کو دہانہ بولتے ہیں ÷

(ج) جس گہری جگہ پر دریا بہتا ہے- گذرگاہ دریا کہلاتا ہے ÷

(د) دریا کا معاون وہ چھوٹی ندیاں کہلاتی ہیں- جو دریا میں مل کر اپنا نام کھو بیٹھتی ہیں ÷

(ر) دریا کے طاس وہ تمام قطعہ ملک ہے جو دریا اور اس کے معاونوں سے سیراب ہو ÷

(س) دریا کا مقام اتصال وہ جگہ ہے جہاں دو دریا ملیں ÷

(ص) دریا کے کسی کراڑے سے گرنے کو آبشار کہتے ہیں ÷

(ق) جب دریا کا دہانہ بہت چوڑا ہوتا ہے- تو اسے اسچواری کہتے ہیں ÷

(ک) دریا کا ڈلٹا- وہ قطعہ زمین ہے جو اس کے دو دہانوں کے درمیان واقع ہو ÷

(گ) نہر- مصنوعی ندی ہوتی ہے جو زمین کو سیراب کرنے کے لئے یا کشتیوں میں مال لے جانے کے لئے بنائی جاتی ہے ÷

(ل) فاصل آب- خشکی کا وہ قطعہ ہے جو دریاؤں کے طاسوں کو جدا کرے یہ عموماً پہاڑ یا پہاڑیوں کے سلسلے سے بنتا ہے ÷

## بارھواں سبق- چاند

پہلے سبق میں تم یہ تو پڑھ چکے ہو کہ چاند ہماری زمین سے

گرد پھرتا ہے اور رات کو اپنی ٹھنڈی روشنی سے سب کا جی خوش کرتا ہے +

ایسا کون شخص ہے جس نے چاند کو گھٹتے بڑھتے نہ دیکھا ہو۔ پہلی رات کو پتلا پھانک سا نظر آتا ہے۔ اُسے ہلال کہتے ہیں۔ پھر ایک ہفتے میں بڑھتے بڑھتے آدھا ہو جاتا ہے ۔ پھر دوسرے ہفتے میں چاند پورا روشن نظر آتا ہے ۔ اسے بدر کہتے ہیں۔ پھر گھٹنے لگتا ہے۔ ایک ہفتے میں گھٹتے گھٹتے آدھا رہ جاتا ہے اور پھر آخر کار گھٹتے گھٹتے ایک دن دکھائی بھی نہیں دیتا۔ جیسے اوپر کی شکل سے ظاہر ہے +
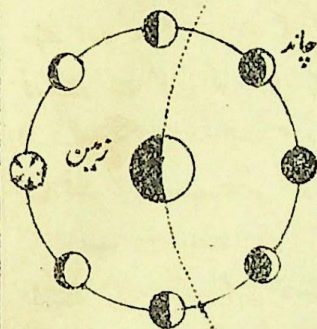
چاند بذات خود روشن نہیں ۔ اس کا وہی رُخ روشن نظر آتا ہے۔ جو آفتاب کے مقابل ہوتا ہے۔ چونکہ چاند زمین کے گرد گردش کرتا ہے اس واسطے اس کا روشن رُخ کم و بیش دکھائی دیتا ہے۔ اوپر کی شکل کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہلال کی حالت میں آفتاب۔ چاند اور زمین ایک سمت میں اس طرح واقع ہوتے ہیں کہ چاند زمین کے آگے آ جاتا ہے اور اس کا روشن رُخ ہماری طرف سے پھرا ہوا ہوتا ہے ۔ بدر کی صورت میں آفتاب ۔ زمین اور چاند اس طور سے ایک سمت میں واقع ہوتے ہیں کہ چاند زمین کے پیچھے رہتا ہے اور اس کا روشن رُخ ہماری طرف ہوتا ہے +

بھلا نیا چاند کدھر کو دیکھیں کہ نظر آئے۔ مغرب کی طرف۔ جہاں سورج ابھی ڈوبا ہے۔ اس کے پاس ہی دیکھو۔ کیوں یہاں کیوں دیکھیں۔ بات یہ ہے کہ نیا چاند صبح مشرق میں نکلتا اور دن بھر مغرب کی طرف چلتا ہے۔ کبھی دن میں دکھائی بھی دے جاتا ہے اور عموماً سورج کی تیز روشنی میں دبا رہتا ہے۔ مگر دوربین کے ذریعے سے دن کو بھی جب چاہو دیکھ سکتے ہو۔ آگے آگے سورج اور پیچھے پیچھے چاند۔ جب سورج چھپ جاتا ہے۔ یہ چاند پتلی پھانک سا نظر آتا ہے اور تھوڑی ہی دیر میں چھپ جاتا ہے +

اب دوسرے دن صبح کو کوئی پون گھنٹہ بعد نکلیگا اور اسی واسطے شام تک اتنا رستہ طے نہیں کریگا۔ جتنا کل کیا تھا۔ اسی واسطے کل جہاں دکھائی دیتا تھا۔ آج وہاں سے کچھ اونچا نظر آئیگا اور چونکہ ابھی راستہ زیادہ طے کرنا ہے۔ اس لیے کل کی نسبت آج ذرا دیر میں غروب ہوگا۔ دوسرے یہ بھی فرق ہوگا کہ آج کی پھانک کل سے بڑی ہوگی۔ اب چاند روز بروز دیر کرکے نکلا کریگا اور شام کو زیادہ ہی اونچا معلوم ہوگا۔ یہاں تک کہ ایک ہفتے کے بعد مشرق اور مغرب کے بیچوں بیچ میں سر پر دکھائی دیگا۔ جہاں ٹھیک دوپہر کو آفتاب ہوا کرتا ہے۔ اس وقت چاند آدھا دکھائی دیگا اور آدھی رات گذرے چھپیگا۔ پھر ایک اور ہفتے کے بعد ادھر سورج مغرب میں ڈوبا۔ ادھر چاند مشرق سے نکلا۔ اس روز پورا چاند ہوگا اور ساری رات دکھائی دیگا۔ اس کے بعد گھٹنا شروع ہوگا +

پہلے تو چاند صبح کو دیر کرکے نکلتا تھا اب شام کو روز بروز

دیر کرکے نکلیگا اور ہر روز گھٹتا جائیگا۔ایک ہفتے میں آدھا رہ جائیگا۔ اور آدھی رات کے قریب نکلیگا۔ اور گھٹتے گھٹتے ایسا ہو جائیگا۔کہ ایک دن سورج نکلنے سے پہلے ایک پتلی سی پھانک مشرق سے نکلی ہوئی دکھائی دیگی اور سورج کے نکلنے سے غائب ہو جائیگی۔پھر گھٹتے گھٹتے یہ پھانک بہت باریک ہو جائیگی۔آخر دکھائی بھی نہیں دیگی۔ اب چاند کئی رات نظر نہ آئیگا اور لوگ نہایت شوق سے نیا چاند دیکھنے کے منتظر رہینگے +

زمین کی طرح چاند میں بھی دو حرکتیں ہیں۔ایک زمین کے گرد۔ دوسری محور پر۔اور چاند کی یہ دونو حرکتیں ½ ۲۹ دن میں پوری ہوتی ہیں۔یعنی چاند جتنے عرصے میں زمین کے گرد پھرتا ہے۔اتنے ہی عرصے میں اپنے محور پر بھی پوری گردش کرتا ہے۔جب چاند حرکت کرتا ہوا سورج اور زمین کے عین درمیان آجاتا ہے۔تو وہ سورج کو ڈھانپ لیتا ہے۔اور لوگ اس کو سورج گہن کہتے ہیں۔ اور یہ سورج گرہن عموماً حالت ہلال میں ہوتا ہے اور حالتِ بدر میں زمین آفتاب کو چاند سے چھپا لیتی ہے۔اس کو چاند گہن کہتے ہیں۔حالت ہلال اور بدر میں سورج گہن اور چاند گہن ہمیشہ واقع ہوا کرتے۔اگر چاند اور زمین دونو کے مدار ایک ہی سطح میں ہوتے۔ مگر یہ بات نہیں ہے۔اس لئے سال میں کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ سات گہن ہوتے ہیں +

چاند گیند کی طرح گول ہے اور زمین سے ۲۴۰۰۰۰ میل کے فاصلے پر ہے۔جتنا نظر آتا ہے۔حقیقت میں اس سے بہت بڑا ہے۔یعنی چھ ہزار میل کے قریب اس کا گھیرا ہے۔اس کا قطر

۲۱۵۴ میل ہے اور زمین کا $\frac{۱}{۴۹}$ حصہ ہے +

# تیرھواں سبق - جوار بھاٹا

کسی سمندر کے کنارے کھڑے ہوکر دیکھو - تو معلوم ہوگا - کہ اوّل سمندر کا پانی کبھی ساکن نہیں رہتا - آہستہ آہستہ لہریں اُٹھتی رہتی ہیں - دوسرے چھ گھنٹے تک پانی بتدریج چڑھتا رہتا ہے اور پھر چھ گھنٹے تک اُترتا رہتا ہے - یہ چڑھاؤ اور اُتار ایسے باقاعدہ اور دائمی ہوتے رہتے ہیں - کہ ہم آسانی سے بتا سکتے ہیں - کہ کس وقت چڑھاؤ ہوگا - اور کس وقت اُتار - پانی کے اس چڑھاؤ کو مد یا جوار کہتے ہیں اور اُتار کو جزر یا بھاٹا - تقریباً ۲۵ گھنٹے میں دو دفعہ چڑھاؤ ہوتا ہے اور دو دفعہ اُتار +

## شکل اول
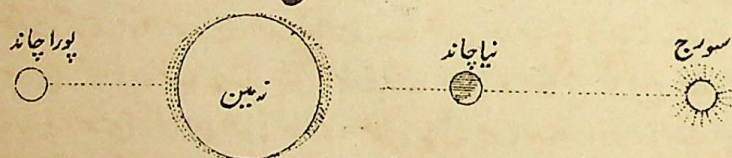


## شکل دوم
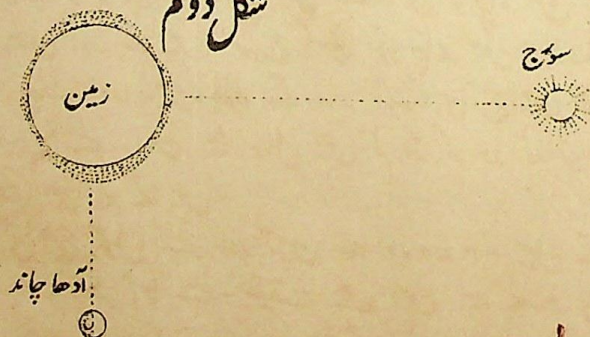
معمولی چڑھاؤ اور اُتار تو روز ہوتے رہتے ہیں۔ پر مہینے میں دو دفعہ ایسا چڑھاؤ ہوتا ہے۔ جو سارے مہینے کے چڑھاؤں سے بہت بڑا ہوتا ہے اور علےٰ ہذا القیاس دو دفعہ چھوٹے سے چھوٹا اُتار ہوتا ہے۔ بڑے سے بڑے چڑھاؤ کو مد و جزر اکبر کہتے ہیں۔ اور چھوٹے سے چھوٹے اُتار مد و جزر اصغر۔ مد و جزر اکبر نئے چاند اور پورے چاند کے موقعوں پر ہوا کرتے ہیں۔ دیکھو شکل اوّل۔ اور مد و جزر اصغر جب چاند بڑھتے بڑھتے آدھا ہو جاتا ہے اور جب گھٹتے گھٹتے آدھا رہ جاتا ہے۔ جیسے شکل دوم سے ظاہر ہے +

## چودھواں سبق۔ کرہ ہوائی کا بیان

ہوا نظر تو نہیں آتی۔ پر اس کو سب جانتے ہیں۔ جہاں جاؤ۔ موجود ہے۔ کبھی ٹھنڈی ٹھنڈی پیاری پیاری معلوم ہوتی ہے۔ کبھی لو چل کر جھلس بھی دیتی ہے۔ ذرا نہ چلے۔ تو دم گھٹنے لگتا ہے۔ اس کے بغیر کوئی جاندار زندہ نہیں رہ سکتا ہے۔ پر جب کبھی زور شور سے آندھی آتی ہے۔ تو درخت کو بھی جڑ سے اُکھاڑ دیتی ہے۔ مکانات کو مسمار کر دیتی ہے۔ یہ ہماری زمین کو ایسی گھیرے ہوئے ہے۔ کہ گویا زمین پر اس کا خول چڑھا ہوا ہے +

ہوا میں بوجھ ہوتا ہے۔ یوں سمجھو کہ ہر ایک مربع انچ سطح پر جو اونچائی میں سطح بحر کی برابر ہو۔ ہوا کا دباؤ پندرہ پونڈ ہوتا ہے +

نارنگی کا ٹوکرا دیکھو۔ اوپر کے سنگترے تر و تازہ نیچے کے مرجھائے

ہوئے اور پژمردہ ہوتے ہیں۔کیا سبب ہے۔اوپر کے سنگتروں کا دباؤ نیچے کے سنگتروں کو پژمردہ کر دیتا ہے +

اسی طرح ہوا دب سکتی ہے۔اوپر کی ہلکی یا لطیف ہوتی ہے۔ اور نیچے کی بھاری اور کثیف۔کیونکہ اوپر کی تہوں کا دباؤ نیچے کی تہوں پر پڑتا ہے۔اس سے ظاہر ہے۔کہ جس قدر سطح سمندر سے اوپر پہاڑوں پر چڑھتے جاؤگے۔ہوا لطیف ہوتی جائیگی۔ یہاں تک کہ ہمالیہ کی چوٹی پر ہوا کی کمی سے دم لینا مشکل ہوگا۔یہ کرۂ ہوائی کوئی پچاس میل بلندی تک پھیلا ہؤا ہے۔ دیکھو زمین پر اس طرح کرۂ ہوائی کا خول چڑھا ہؤا ہے۔جیسے کہ شکل میں دیا گیا ہے۔سیاہ دائرہ زمین کا سمجھو۔ اور اُس کے اوپر سفید کرۂ ہوائی +

## خلاصہ

۱۔کرۂ ہوا ایک سیّال شے ہے۔یہ زمین کو ایسی گھیرے ہوئے ہے۔کہ زمین پر اس کا خول چڑھا ہؤا معلوم ہوتا ہے +

۲۔ہوا میں وزن ہوتا ہے۔سطح سمندر پر ہوا کا دباؤ پندرہ پونڈ فی مربع انچ ہوتا ہے +

۳۔کرۂ ہوائی کی اونچائی ۵۰ میل سے زیادہ نہیں ہے۔یہ اپنا سارا بوجھ نیچے کے ہوائی طبقے پر ڈالے ہوئے ہے۔پس نیچے کی ہوا کثیف (بھاری) اور اوپر کی لطیف (ہلکی) ہوتی ہے +

# پندرھواں سبق۔کرہ ہوائی کے اجزا کا بیان

پانی کی طرح ہوا سیال ہے۔اور یہ دو گاسوں کے ایک خاص

نسبت کے ساتھ ملنے سے بنتی ہے۔ اول آکسیجن۔ دوسری نیٹروجن۔ ان کے علاوہ اس میں کاربانک ایسڈ گاس اور پانی کے بخارات بھی موجود ہوتے ہیں۔ پہلے دونو جزو مستقل اور اصلی ہیں اور پچھلے دونو جزوں کی مقدار مقرر نہیں۔ پر کم و بیش مخلوط رہتے ہیں۔ پہلی دونو مستقل گاسوں کا حال تو تم رسالۂ علم کیمیا میں مفصل پڑھوگے۔ یہاں کچھ حال کاربانک ایسڈ گاس اور پانی کے بخارات کا تم کو بتاتے ہیں +

کاربانک ایسڈ گاس کی مقدار ہوا میں بہت کم ہوتی ہے۔ عموماً ہوا کے دس ہزار حصوں میں چار حصے ہوتے ہیں۔ یہ گاس بھی دکھائی نہیں دیتی۔ جیسا کہ اس کے دونو اصلی جزو نہیں دکھائی دیتے ہیں۔ پر یہ پیدا عجیب طرح پر ہوتی ہے۔ اول تو انسان اور حیوان کے سانس کی راہ سے باہر جاتی ہے + دوسرے نباتاتی اور حیوانی مادوں کے سڑنے بسنے سے پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے اس گاس کے حصے ہوا میں اگر چار کی نسبت سے بڑھیں۔ تو انسان کی صحت کے لئے مضر ہوتی ہے۔ شہر کی تنگ و تاریک گلیوں کی آب و ہوا کیوں بری ہوتی ہے اور باہر کھلے قصبوں کی کیوں اچھی ہوتی ہے؟ اس کا سبب یہ ہے۔ شہروں کی ہوا میں یہ زیادہ مخلوط ہوتی ہے اور باہر قصبوں کی ہوا میں کم۔ اب تم کہوگے۔ کہ اس مالک کل نے ایسی چیز کیوں بنائی جو ہمارے لئے مضر ہے۔ لیکن اس کی عظمت و وقعت ہم کو اس وقت معلوم ہوگی۔ جبکہ تم جان لوگے کہ تمام اناج۔ پھل۔ ترکاریاں اور اَور نباتات سب اسی کی بدولت نشو و نما پاتی ہیں۔ اور نباتات تم جانتے

ہو کہ حیوانات کی خوراک ہیں۔ تو یہ کہنا بیجا نہ ہوگا۔ کہ کاربانک ایسڈ گاس کل حیوانات کا مائی باپ ہؤا +

## خلاصہ

۱۔ پانی کی طرح ہوا سیال ہے +
۲۔ آکسیجن اور نیٹروجن اس کے اصلی اجزا ہیں +
۳۔ کاربانک ایسڈ گاس اور پانی کے بخارات بھی کم و بیش ہوا میں ملے ہوئے ہیں +
۴۔ شہروں کی ہوا میں کاربانک ایسڈ گاس زیادہ ہوتی ہے۔ اور باہر کھلے قصبوں کی ہوا میں کم۔ اس لئے قصبوں کی کھلی ہوا مفید صحت ہے اور شہروں کی کم و بیش مضر صحت +
۵۔ کاربانک ایسڈ گاس سے نباتات کی نشو و نما ہوتی ہے +

## سولھواں سبق۔ پانی کے بخارات

یہ تو تم کو پچھلے سبق میں معلوم ہو گیا۔ کہ ہوا میں پانی کے بخارات بھی ہوتے ہیں۔ ان کی مقدار مقرر نہیں۔ کبھی زیادہ کبھی تھوڑے ہوتے ہیں۔ تمہاری گیلی دھوتی جلدی کب سوکھتی ہے؟ اور دیر میں کب؟ تم جواب دوگے۔ کہ جب دھوپ تیز ہوتی ہے۔ تو جلدی اور دھیمی ہوتی ہے۔ تو دیر میں + دھوپ کیا ہے؟ آفتاب کی حرارت کا نام ہے۔ پس جب آفتاب کی حرارت زیادہ ہوتی ہے۔ اُن دنوں میں ہوا میں بخارات بھی زیادہ ہوتے ہیں۔ اگر ہوا میں بخارات آبی نہ ہوں۔ تو کیسی خشک ہوا چلے۔ کہ جینا محال ہو جائے۔ یہ بخارات بھی ہوا کے اَور اجزا کی

طرح نظر نہیں آتے - مگر سمندر دریا - جھیل وغیرہ کا پانی حرارت آفتاب سے خشک ہوکر بخارات کی صورت میں تبدیل ہوتا رہتا ہے - اس عمل کو تبخیر کہتے ہیں - جب ہوا میں کافی بخارات جمع ہو جائیں - تو اس وقت ہوا کو لبریز از بخارات کہتے ہیں - اور اگر پھر بھی حرارت ہو - اور زیادہ تر بخارات ہوا میں آملیں - تو یہ ایزاد شدہ بخارات فوراً نظر آنے لگتے ہیں - کبھی کہر بادل کی شکل میں نظر آتے ہیں - کبھی اوس - پالا - مینہ - برف بن کر دکھائی دیتے ہیں +

جیسے حرارت سے پانی بخارات بن کر اڑ جاتا ہے - اسی طرح سردی سے بخارات پھر پانی بن جاتے ہیں - دیکھو یہ بات یوں سمجھ میں آسکتی ہے - ایک پیتل یا ٹین کا گلاس باہر اندر سے خوب صاف کر لو - پھر برف کا ٹکڑا لیکر اور اُس گلاس میں ایسی احتیاط سے بھرو - کہ باہر گلاس کی سطح پر نہ گرنے پائے - ایک منٹ تو گلاس باہر کی طرف سے خشک رہیگا - پر اُس کے بعد باہر کی سطح جو خوب چمک رہی تھی - ماند پڑ جائیگی - اور اگر اُس پر اُنگلی پھیروگے - تو تر ہو جائیگی - اب سوال یہ ہے - کہ یہ پانی کہاں سے آیا - شاید تم کہوگے - کہ گلاس کے اندر سے رس کر آگیا ہے - مگر گلاس مٹی کا نہیں تھا - بلکہ پیتل کا تھا - جس میں بالکل مسام نہیں ہوتے - تو کیا ثابت ہوا - کہ گلاس کی ٹھنڈی سطح کے باعث بخارات جو ہوا میں ملے ہوئے تھے - کثیف ہوکر پانی بن گئے +

غرض یہ دورہ بخارات کا زمین اور ہوا کے درمیان ہمیشہ چلا

جاتا ہے۔ جیسے خون کے دورے سے اِنسان کا جسم پاک ہوتا ہے۔ اسی طرح بخارات کے دورے سے سارا عالم نجاستوں سے پاک ہوتا ہے +

### خلاصہ

۱۔ حرارت سے پانی اڑ کر بخار بن جاتا ہے۔ اس عمل کو تبخیر کہتے ہیں +

۲۔ یہ بخار ہوا میں جمع ہوتے جاتے ہیں۔ پر دکھائی نہیں دیتے ہیں۔ جب ہوا میں اس قدر بخارات جمع ہو جائیں۔ کہ اور زیادہ نہ سما سکیں۔ تو ہوا کو لبریز از بخارات کہتے ہیں +

۳۔ سردی سے بخارات پھر پانی بن جاتے ہیں۔ اس عمل کو تکاثف کہتے ہیں +

۴۔ بخارات کی مختلف صورتیں جو نظر آتی ہیں۔ یہ ہیں۔ کُہر۔ بادل۔ اوس۔ پالا۔ مینہ۔ اولے اور برف +

۵۔ ہوا سرد سطح سے چھو کر سرد ہو جاتی ہے۔ اور گرم سے چھو کر گرم +

## سترھواں سبق۔ کُہر۔ بادل۔ مینہ۔ اولے۔ برف۔ شبنم۔ پالا

جاڑوں میں تم نے شام کے وقت دیکھا ہوگا۔ کہ جب ہوا میں خنکی آتی جاتی ہے۔ تو اُس کے بخارات کثیف ہونے لگتے ہیں اور ایسے چھوٹے چھوٹے قطرے بن جاتے ہیں۔ کہ کچھ دیر تک وہ ہوا میں اڑتے رہتے ہیں اور ایک دوسرے سے جدا نہیں معلوم ہوتے۔ دور سے دھواں سا نظر آتا ہے۔ لیکن اگر ایک خشک

طرح نظر نہیں آتے - مگر سمندر دریا - جھیل وغیرہ کا پانی حرارت آفتاب سے خشک ہوکر بخارات کی صورت میں تبدیل ہوتا رہتا ہے - اس عمل کو تبخیر کہتے ہیں - جب ہوا میں کافی بخارات جمع ہو جائیں - تو اس وقت ہوا کو لبریز از بخارات کہتے ہیں - اور اگر پھر بھی حرارت ہو - اور زیادہ تر بخارات ہوا میں آملیں - تو یہ ایزاد شدہ بخارات فوراً نظر آنے لگتے ہیں - کبھی کُہر بادل کی شکل میں نظر آتے ہیں - کبھی اوس - پالا - مینہ - برف بن کر دکھائی دیتے ہیں ÷

جیسے حرارت سے پانی بخارات بن کر اڑ جاتا ہے - اسی طرح سردی سے بخارات پھر پانی بن جاتے ہیں - دیکھو یہ بات یوں سمجھ میں آ سکتی ہے - ایک پیتل یا ٹین کا گلاس باہر اندر سے خوب صاف کر لو - پھر برف کا ٹکڑا لے لو اور اُس گلاس میں ایسی احتیاط سے بھرو - کہ باہر گلاس کی سطح پر نہ گرنے پائے - ایک منٹ تو گلاس باہر کی طرف سے خشک رہیگا - پر اُس کے بعد باہر کی سطح جو خوب چمک رہی تھی - ماند پڑ جائیگی - اور اگر اُس پر اُنگلی پھیروگے - تو تر ہو جائیگی - اب سوال یہ ہے - کہ یہ پانی کہاں سے آیا - شاید تم کہوگے - کہ گلاس کے اندر سے رس کر آ گیا ہے - مگر گلاس مٹی کا نہیں تھا - بلکہ پیتل کا تھا - جس میں بالکل مسام نہیں ہوتے - تو کیا ثابت ہوا - کہ گلاس کی ٹھنڈی سطح کے باعث بخارات جو ہوا میں ملے ہوئے تھے - کثیف ہوکر پانی بن گئے ÷

غرض یہ دورہ بخارات کا زمین اور ہوا کے درمیان ہمیشہ چلا

جاتا ہے۔ جیسے خون کے دورے سے اِنسان کا جسم پاک ہوتا ہے۔ اسی طرح بخارات کے دورے سے سارا عالم نجاستوں سے پاک ہوتا ہے ✤

## خلاصہ

۱۔ حرارت سے پانی اڑ کر بخار بن جاتا ہے۔ اس عمل کو تبخیر کہتے ہیں ✤

۲۔ یہ بخار ہوا میں جمع ہوتے جاتے ہیں۔ پر دکھائی نہیں دیتے ہیں۔ جب ہوا میں اس قدر بخارات جمع ہو جائیں۔ کہ اور زیادہ نہ سما سکیں۔ تو ہوا کو **لبریز از بخارات** کہتے ہیں ✤

۳۔ سردی سے بخارات پھر پانی بن جاتے ہیں۔ اس عمل کو **تکاثف** کہتے ہیں ✤

۴۔ بخارات کی مختلف صورتیں جو نظر آتی ہیں۔ یہ ہیں۔ کُہر۔ بادل۔ اوس۔ پالا۔ مینہ۔ اولے اور برف ✤

۵۔ ہوا سرد سطح سے چھو کر سرد ہو جاتی ہے۔ اور گرم سے چھو کر گرم ✤

## سترھواں سبق۔ کُہر۔ بادل۔ مینہ۔ اولے۔ برف۔ شبنم۔ پالا

جاڑوں میں تم نے شام کے وقت دیکھا ہوگا۔ کہ جب ہوا میں خنکی آتی جاتی ہے۔ تو اُس کے بخارات کثیف ہونے لگتے ہیں اور ایسے چھوٹے چھوٹے قطرے بن جاتے ہیں۔ کہ کچھ دیر تک وہ ہوا میں اڑتے رہتے ہیں اور ایک دوسرے سے جدا نہیں معلوم ہوتے۔ دور سے دھواں سا نظر آتا ہے۔ لیکن اگر ایک خشک

کپڑا لے کر اس پر پھیلایا جائے۔ تو وہ تھوڑی ہی دیر میں تر ہو جائیگا۔ یہ کُہر ہے جو سطح زمین کے متصل ہوا کے سرد ہو جانے سے پیدا ہؤا کرتی ہے +

ابر یا **بادل** بھی کُہر ہی کی مانند ہوتا ہے اور حقیقت میں یہ دونو ایک ہی چیز ہیں۔ مگر اتنا فرق ہے۔ کہ کُہر زمین کے متصل اور بادل بلندی پر بنتا ہے +

ہم نے ابھی بیان کیا ہے۔ کہ کُہر اور بادل دونو در حقیقت پانی کی بہت چھوٹی چھوٹی بوندوں سے مرکب ہوتے ہیں۔ پس جب بادل کی یہ چھوٹی چھوٹی بوندیں بڑی بڑی ہو جاتی ہیں۔ تو ہوا میں تھم نہیں سکتیں۔ بلکہ زمین پر گر پڑتی ہیں۔ بخاراتِ ہوا کے منجمد ہونے سے پانی کے جو ایسے قطرے بن کر زمین پر گرتے ہیں۔ انہیں مینہ کہتے ہیں۔ جب مینہ کی بوندیں کبھی بہت ہی ٹھنڈی ہوا میں سے گزریں۔ تو بعض وقت جم جاتی ہیں۔ اور ان کو اولے کہتے ہیں۔ چونکہ یہ سخت ہوتے ہیں۔ اور بلندی سے گرتے ہیں۔ تو کھیتوں کا ستیاناس کر دیتے ہیں۔ بعض اوقات آدمی اور مویشی بھی ہلاک ہو جاتے ہیں +

جب بخارات اونچے پہاڑوں پر پہنچتے ہیں۔ تو چونکہ وہاں سخت سردی ہوتی ہے۔ فوراً جم جاتے ہیں۔ اور اُن کی برف بن جاتی ہے۔ بخارات کے کثیف ہونے سے ایک اور شے بھی بنتی ہے یعنی اوس جس کو سب جانتے ہیں۔ جاڑے کے موسم میں جس رات کو کہ آسمان خوب صاف ہو۔ اکثر صبح کے وقت گھاس اور درختوں کے پتے تر نظر آتے ہیں۔ اور موٹے موٹے قطرے ان پر پڑے ہوتے ہیں۔ اُس کو شبنم بھی کہتے ہیں۔ اور یہ وہ

ہوائی بخارات ہیں - جو پتوں کی سرد سطح پر جم گئے ہیں
اگر رات کو گھاس پر کوئی کپڑا پھیلا دیں - تو وہ بھی ایسا
ہو جاتا ہے - جیسے پانی میں ڈبو کر نکالا ہے +

اگر خنکی اس قدر ہو - کہ ادھر شبنم بنے - ادھر جم جائے - تو اُس
پالا کہتے ہیں - ہند کے شمالی اضلاع میں جو دامنِ کوہ میں واقع ہیں
اور نیل گری پربت پر دسمبر اور جنوری کی نہایت خنک اور صاف
راتوں کے بعد اکثر پالا پڑا کرتا ہے +

## خلاصہ

۱- کُہر سطح زمین کے متصل کی ہوا کے سرد ہو جانے سے پیدا ہو
کرتی ہے +

۲- بادل وہ کُہر ہے - جو سطح زمین سے بلند بنے +

۳- بادل کثیف ہو کر پانی بن جاتا ہے - اور ان پانی کے قطروں
کے گرنے کو مینہ کہتے ہیں +

۴- جب مینہ کی بوندیں ٹھنڈی ہوا میں سے گزر کر فوراً جم جائیں
اور گریں - تو اُن کو اولے کہتے ہیں +

۵- ہوا میں ملے ہوئے بخارات جو سرد اجسام کے ساتھ مس
کرنے سے چھوٹے چھوٹے قطرے بن کر اُن پر پڑے ہوئے
نظر آتے ہیں - شبنم کہلاتے ہیں +

۶- اگر سردی سخت ہو - کہ ادھر شبنم بنے - اُدھر جم جائے - تو
اُس کو پالا کہتے ہیں +

# اٹھارھواں سبق - حرارت اور آب و ہوا

سطح زمین کی حرارت کی کمی بیشی آفتاب کی حرارت پر منحصر ہے - جب دن رات برابر ہوتے ہیں - تو جس قدر حرارت زمین کو سورج سے دن بھر میں پہنچتی ہے - رات کو اُسی قدر نکل جاتی ہے - اس عمل کو یعنی گرمی کے نکل جانے کو اشاعِ حرارت کہتے ہیں - جب دن بڑے ہوتے ہیں اور راتیں چھوٹی - تو گویا زمین کو حرارت زیادہ پہنچتی ہے اور نکلتی کم ہے - ایسے دنوں میں موسم گرما ہوتا ہے - جب دن چھوٹے ہوتے ہیں اور راتیں بڑی - تو زمین کو حرارت کم پہنچتی ہے اور نکلتی زیادہ ہے - ایسے دنوں میں موسم سرما ہوتا ہے - پس حرارت کی کمی بیشی سے موسم میں تغیر و تبدل ہوتا ہے اور کسی ملک کی آب و ہوا سے یہ مراد ہوتی ہے کہ وہاں موسم اکثر کیسا رہتا ہے - آب و ہوا کا دار مدار کئی چیزوں پر ہے - مثلاً وہ مقام خط استوا سے نزدیک ہے یا دور - جس قدر کوئی مقام خط استوا سے نزدیک ہوگا - زیادہ گرم - جس قدر دور - اُسی قدر زیادہ سرد - اگر دو مقام خط استوا سے برابر فاصلے پر ہوں یا یوں کہو - کہ ایک ہی عرض بلد میں ہوں - مگر ایک تو سمندر کے نزدیک اور دوسرا اُس سے دور - تو سمندر کے نزدیک کے مقام پر نہ زیادہ گرمی ہوگی نہ سردی - لیکن جو سمندر سے فاصلے پر ہے - وہاں گرمی میں گرمی زیادہ اور سردی میں سردی زیادہ ہوگی - کلکتہ سمندر کے نزدیک ہے - وہاں گرمی میں زیادہ گرمی اور سردی میں

زیادہ سردی نہیں ہوتی ہے۔گویا موسم معتدل رہتا ہے۔لاہور جو سمندر سے زیادہ فاصلے پر ہے۔گرمی میں سخت گرم اور جاڑے میں سخت سرد ہوتا ہے +

## خلاصہ

۱۔ آب و ہوا۔کسی ملک کی آب و ہوا سے یہ مراد ہے کہ وہاں موسم اکثر کیسا رہتا ہے۔یعنی آفتاب کی حرارت کم ہے یا زیادہ +
۲۔کسی خاص مقام پر گرمی و سردی کا اثر مفصلۂ ذیل باتوں پر موقوف ہے +
اول خط استوا سے اس مقام کا فاصلہ +
دوم وہ مقام سمندر سے نزدیک ہے یا دور +

## انیسواں سبق۔ہوا کے اقسام

یہ تو تم جانتے ہو کہ ہوا کبھی سست چلتی ہے۔کبھی تیز۔غرض ہوا شاذ و نادر ہی ساکن ہوتی ہے - گرمی ہوا کو زیادہ لطیف کرتی ہے اور حجم میں بڑھاتی ہے اور سردی برعکس اس کے ہوا کو کثیف کرتی ہے اور حجم میں گھٹاتی ہے - اگر چمڑے کی ایک مشک کو کسی قدر ہوا سے بھر کر اس کا منہ بند کرکے جلتی آگ کے پاس رکھ دیں۔تو مشک پھولنے لگیگی اور اگر زیادہ دیر تک رکھیں۔تو وہ پھولتے پھولتے پھٹ جائیگی۔اس تجربے سے ثابت ہوا کہ ہوا گرمی پہنچنے سے پھیلتی ہے۔ہوا کی حرکت کا سبب سورج کی گرمی ہے اور گرمی سے ہلکی ہوکر اوپر چڑھتی ہے۔اگر ہم آگ روشن کریں اور سوکھی لکڑیاں پتے۔پھوس وغیرہ اس میں جلائیں۔

اور اُس وقت ہوا بند ہو۔ تو دھواں سیدھا اوپر کی طرف جائیگا اور اگر پتے یا لکڑیاں ایک طرف کو ذرا الگ ہی جل رہی ہونگی۔ تو اس کا دھواں اور شعلے اوپر کو نہیں اُٹھینگے۔ بلکہ اس جلتے ڈھیر کی طرف جائینگے۔ اس سے یہ معلوم ہؤا کہ جہاں بڑا الاؤ جل رہا ہے۔ وہاں چاروں طرف کی ہوا کھچ کر آتی ہے۔ پھر گرم ہوکر وہاں سے اوپر کو چڑھتی ہے اور دھواں راکھ وغیرہ ہلکی چیزیں اپنے ساتھ لے جاتی ہے۔ چنانچہ دھواں جب ٹھنڈا ہوکر ہلکا نہیں رہتا۔ تو اوپر نہیں چڑھتا۔ جس کا جی چاہے۔ جاڑے میں دیکھ لے۔ شام کے وقت گاؤں کی آگ کا دھواں مکانوں ہی کے چاروں طرف گھُٹا رہتا اور آخر آہستہ آہستہ زمین پر اتر آتا ہے۔ جس طرح آگ کی حرارت سے ہوا میں حرکت پیدا ہوئی۔ اسی طرح سے سورج کی حرارت سے ہوا میں حرکت پیدا ہوتی ہے۔ جو ہوا سمندر سے ٹھنڈی ٹھنڈی زمین کی طرف آتی ہے۔ اس کو بحری ہوا کہتے ہیں اور زمین کی ہوا جو سمندر کی طرف دھیمی دھیمی چلتی ہے۔ اُس کو برّی ہوا کہتے ہیں۔ علاوہ اس کے متحرک ہوا کی تین قسمیں ہیں +

اول۔ ہوائے متغیرہ۔ دوم ہوائے موسمی۔ سوم دائمی یا غیر متغیرہ +

۱۔ جو ہوا نہ تو کسی خاص موسم میں چلتی ہے۔ نہ اُس کا کوئی خاص رُخ ہوتا ہے۔ اُسے ہوائے متغیرہ بولتے ہیں۔ جیسے آندھی۔ طوفان۔ باد بگولے۔ ہوائے گرداب +

۲۔ جو ہوا خاص موسم میں چلا کرتی ہے۔ اسے ہوائے موسمی کہتے ہیں۔ جیسے مون سون +

۳۔ جو ہوائیں ہمیشہ ایک ہی رُخ چلتی رہتی ہیں۔ اُن کو غیر متغیرہ

یا دائمی کہتے ہیں۔ جیسے ہوائے تجارت ✤

## خلاصہ

۱۔ گرمی ہوا کو لطیف کرتی ہے اور حجم میں بڑھاتی ہے ✤
۲۔ سردی ہوا کو کثیف کرتی ہے اور حجم میں گھٹاتی ہے ✤
۳۔ ہوا گرم ہوکر اوپر چڑھتی ہے اور آس پاس کی سرد ہوا اُس کی جگہ لینے کو آتی ہے ✤
۴۔ جو ہوا سمندر سے ٹھنڈی زمین کی طرف آتی ہے۔ اُسے بحری ہوا کہتے ہیں ✤
۵۔ زمین کی ہوا جو سمندر کی طرف دھیمی دھیمی چلتی ہے۔اُس کو برّی ہوا کہتے ہیں ✤
۶۔ متحرک ہوا کے تین اقسام ہیں۔ہوائے متغیرہ۔موسمی۔دائمی یا غیر متغیرہ ✤

## بیسواں سبق۔ہوائے تجارت و مون سون

وہ ہوائیں جو منطقۂ حارہ میں تمام سال ایک ہی رخ چلتی رہتی ہیں تجارتی ہوائیں کہلاتی ہیں۔ نصف کرۂ شمالی میں ان کا رخ شمال مشرقی ہوتا ہے اور نصف کرۂ جنوبی میں جنوب مشرقی۔ ان ہواؤں سے وسط بحر اوقیانوس۔ بحر الکاہل اور بحر ہند میں جہاز رانوں کو بڑی آسانی ہوتی ہے اور تجارت میں بڑے فائدے ہوتے ہیں۔اس لئے ان کو تجارتی ہواؤں کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے ✤

ان کے چلنے کا سبب یہ ہے کہ خط استوا کے مقامات کی ہوا گرمی کی شدت سے تمام سال لطیف ہوکر اوپر چڑھتی رہتی ہے اور

قطبین کی سرد ہوا اس خالی جگہ کو روکنے کے لئے خط استوا کی طرف آتی رہتی ہے +

## مون سون

موسمی ہوا کو مون سون کہتے ہیں +

ہمارے صوبے کے اکثر اضلاع میں مئی اور جون میں کیسی سخت گرمی پڑتی ہے۔ اس لئے گرم ہوا ہلکی ہو کر چڑھتی ہے اور اُس کی جگہ بحر ہند سے بخارات کی بھری ہوئی ہوا آتی ہے اور چونکہ بحری ہوا لبریز از بخارات آتے آتے کچھ دیر بعد ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔ اس لئے کثیف ہو کر گہری گھٹا چھا جاتی ہے اور جولائی۔ اگست میں بارشوں کی یہی وجہ ہے۔ اب تم نے سمجھ لیا کہ ہندوستان کی سخت گرمی کے باعث بحر ہند سے ہوائیں آتی اور اپنے ساتھ بخارات لاتی ہیں۔ ان بخارات کے کثیف ہونے سے مینہ برستا ہے اور ان ہواؤں کو موسمی ہوائیں کہتے ہیں +

### خلاصہ

۱۔ وہ ہوائیں جو منطقۂ حارہ میں تمام سال ایک ہی رخ کو چلتی رہتی ہیں تجارتی ہوائیں کہلاتی ہیں۔ نصف کرۂ شمالی میں ان کا رخ شمال مشرقی اور نصف کرۂ جنوبی میں جنوب مشرقی ہوتا ہے +

۲۔ بحر ہند میں اپریل سے اکتوبر تک جنوب مغربی ہوا چلا کرتی ہے اور اکتوبر سے اپریل تک شمال مشرقی۔ یہ موسمی ہوائیں کہلاتی ہیں +

۳۔ جنوب مغربی مون سون بحر ہند کی طرف سے آتی ہے اور سمندر کے بخارات آبی سے پر ہونے کے باعث گرم تر ہوتی ہے اور جون سے ستمبر تک مینہ برساتی ہے +

## نصف کرۂ مشرقی و نصف کرۂ مغربی

جب ہم کُرے پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو ہم کو صرف وہی حصّہ نظر آتا ہے۔ جو ہمارے سامنے ہوتا ہے۔ اسی لئے زمین کا نقشہ کھینچنے میں کُرے کا آدھا حصّہ ایک جانب دکھایا جاتا ہے۔ اور دوسرا آدھا دوسری جانب۔ جو حصّہ دائیں ہاتھ نظر آتا ہے۔ اُس کو نصف کرۂ مشرقی کہتے ہیں۔ اور اُس کے مقابل کے حصّے کو نصف کرۂ مغربی۔ ان دونو کُرّوں کا مقابلہ کرنے سے ایک ظاہر فرق یہ نظر آتا ہے۔ کہ نصف کرۂ مشرقی میں تو خشکی زیادہ تر ہے۔ اور نصف کرۂ مغربی میں تری۔ حقیقت میں سطح زمین پر تری کی مقدار خشکی سے تگنی ہے ۔ یعنی کل سطح کی چوتھائی تو خشکی ہے۔ اور باقی تین چوتھائی پانی۔ خطِ استوا کے شمال کی طرف خشکی کی مقدار زیادہ ہوتی جاتی ہے اور جنوب کی طرف کم۔ اسی طرح تری کی مقدار جنوب

کی طرف زیادہ ہے اور شمال کی طرف کم۔ چنانچہ قطب شمالی کے گرد
خشکی کے مختلف حصے ایک دوسرے کے بالکل قریب ہو گئے ہیں۔
اور قطب جنوبی کے گرد قریباً بالکل پانی ہی پانی ہے ؂

## برِّاعظم و جزائر

نصف کرۂ مشرقی میں خشکی کے دو بڑے حصے واقع ہیں۔
ایک کا نام یوریشیا ہے۔ دوسرے کا نام افریقہ۔ یوریشیا
کے مشرقی حصے کو ایشیا کہتے ہیں اور مغربی کو یورپ۔ دونو
حصّوں کے درمیان کوہ یورال حد فاصل ہے۔ یہ تینوں حصے قدیم
زمانے سے لوگوں کو معلوم ہیں۔ اور اس لئے ان کو پُرانی دُنیا
کہتے ہیں۔ نصف کرۂ مغربی کا حال پندرھویں صدی کے اخیر
تک مطلق معلوم نہیں تھا۔ یورپ کے ایک مشہور سیّاح کولمبس نامی
نے اس کا کچھ حصّہ ۱۴۹۲ء میں دریافت کیا۔ اس کے بعد
اور سیّاحوں کو ٹوہ لگ گئی۔ اور انہوں نے رفتہ رفتہ مغربی نصف
کرّے کی ساری سرزمین دریافت کر لی۔ جس کا نام امریکہ پڑ گیا۔
اور چونکہ یہ سرزمین پیچھے دریافت ہوئی۔ اس لئے اس کو
نئی دُنیا کہنے لگ گئے ؂

امریکہ کے دو حصے ہیں۔ ایک کو شمالی امریکہ
کہتے ہیں۔ اور دوسرے کو جنوبی امریکہ ؂
خشکی کے ان بڑے پانچ حصوں کے علاوہ سمندر میں صدہا
جزیرے واقع ہیں۔ جو یا تو ان حصوں کے کنارے کے پاس یا
پیچھے دور یا نزدیک سمندر کے بیچ میں [illegible] تمام

جزیروں کو ملا کر اوشنی ایشیا کہتے ہیں۔ ان میں سب سے بڑا جزیرہ آسٹریلیا ہے۔ برّ اعظموں میں ایشیا سب سے بڑا ہے۔ اور یورپ سب سے چھوٹا۔ افریقہ یورپ سے تگنا ہے۔ اور ایشیا چوگنا۔ تھوڑا عرصہ ہوا ہے۔ کہ افریقہ ایشیا سے ملک روم کے پاس ایک تنگ خاکنائے سے ملا ہوا تھا۔ جو ۷۲ میل لمبی تھی۔ ان ۷۲ میلوں کی بدولت یورپ سے جو جہاز ہندوستان کو آتے تھے۔ اُن کو سارے افریقہ کے گرد گھوم کر آنا پڑتا تھا۔ مگر اب ۱۸۶۹ء سے اس تنگ قطعے کو کاٹ کر ایک نہر نکال دی گئی ہے۔ جس سے یورپ کے جہاز بآسانی ایشیا کے سمندروں میں آ جا سکتے ہیں۔ اس نہر کے کنارے کنارے ایک ریل گاڑی بھی چلتی ہے۔ نہر سو میل لمبی ہے۔ اس کا نام نہر سویز ہے۔ اس سے آمد و رفت کے علاوہ تجارت کو بہت رونق ہوئی ہے۔

شمالی اور جنوبی امریکہ جو مغربی نصف کرے میں ہیں۔ اس قدر وسیع ہیں۔ کہ روئے زمین کی کل خشکی کی تہائی ان میں شامل ہے۔ یہ برّ اعظم خط استوائے اِدھر اُدھر شمالاً جنوباً چار منطقوں میں واقع ہے۔ اِس کا شمالی کنارہ یہاں تک دُور چلا گیا ہے۔ کہ بحر منجمد شمالی کے برف کے پہاڑوں سے ٹکرانے لگتا ہے۔ جنوبی سرا جنوب کے دھوآں دھار سمندروں میں غائب ہو جاتا ہے۔ ان دونو برّ اعظموں کی زمین جنوب کو نکیلی ہوتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ جہاں شمالی امریکہ جنوبی امریکہ سے ملتا ہے۔ وہاں اس کی چوڑائی صرف پچاس میل رہ گئی ہے۔ اِدھر اُدھر بڑے سمندر واقع

ہیں۔ اس موقع پر بھی ایک ریل گاڑی چلتی ہے۔ جو بحر ظلمات کے جہازی مسافروں کو بحر الکاہل کے کنارے دو گھنٹے میں پہنچا دیتی ہے۔ اب یہ تجویز بھی درپیش ہے۔ کہ اس موقع پر نہر کاٹ کر دونو سمندروں کو ملا دیا جائے۔ اس تنگ قطعۂ زمین کا نام پاناما ہے*

## سمندر

سطح زمین پر خشکی کے اُن حصّوں کے علاوہ جو اوپر بیان کئے گئے ہیں۔ کل پانی ہی پانی ہے۔ اور اس کی مقدار جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے۔ خشکی سے تگنی ہے۔ اور خشکی کے چاروں طرف واقع ہے۔ نصف کرۂ مشرقی میں تو تینوں برّ اعظموں ایشیا۔ یورپ اور افریقہ کو سمندر نے گھیر کر گویا ایک بہت بڑا جزیرہ بنا دیا ہے۔ اور یہی حالت نصف کرۂ مغربی میں شمالی اور جنوبی امریکہ کی نظر آتی ہے*

گو سارا پانی ایک ہے۔ مگر مختلف برّ اعظموں کے درمیان یا اِدھر اُدھر واقع ہونے سے مختلف نام ہوئے ہیں۔ چنانچہ ایشیا کے جنوب میں جو سمندر واقع ہے۔ اس کو بحر ہند کہتے ہیں۔ دکھن اس کے شمال کی طرف فانے کی طرح حائل ہے۔ اسی سے اس کے دو حصّے ہو گئے ہیں۔ جو ہندوستان کے اِدھر اُدھر واقع ہیں*

دوسرا سمندر ایشیا کے مشرق میں ہے۔ اس کا دوسرا کنارہ امریکہ سے جا لگتا ہے۔ شکل میں یہ سمندر بیضوی ہے۔ اور اتنا بڑا ہے۔ کہ باقی کل سمندر ملکر اس کے برابر ہوتے ہیں۔

اس کا نام بحر الکاہل ہے۔ سیّاحوں کی رائے ہے۔ کہ اس سمندر کے طوفان ایسے خوفناک نہیں۔ جیسے بحر ہند اور اَور سمندروں کے ٭

تیسرا بڑا سمندر یورپ اور افریقہ کے مغرب اور امریکہ کے مشرق میں واقع ہے۔ یہ لمبا زیادہ اور چوڑا کم ہے۔ اس کی وسعت بحر الکاہل سے نصف ہے۔ باقی تمام سمندروں سے اس میں زیادہ آمد و رفت رہتی ہے۔ اس کا نام بحر ظلمات ہے۔ شمالی قطب کے گرد جو پانی ہے۔ اس کا نام بحر منجمد شمالی ہے۔ یہاں سردی شدّت سے ہے۔ اس لئے اس کے بہت سے حصے میں برف تمام سال جمی رہتی ہے۔ کبھی کبھی ہوا یا بحری رَو کے زور سے برف کے بڑے بڑے تودے ٹوٹ جاتے ہیں۔ اور سمندر میں اِدھر اُدھر تیرتے نظر آتے ہیں۔ یہ آپس میں اس زور سے ٹکراتے ہیں۔ کہ کتنا ہی پختہ سے پختہ جہاز ان کی زد پر آجائے۔ تو پاش پاش ہو جاتا ہے۔ اس سمندر میں جتنی کوششیں جہاز رانی کے لئے کی گئیں۔ اسی وجہ سے غارت گئیں ۔ اسی لئے اس کے حالات ایسی اچھی طرح معلوم نہیں۔ جیسے دیگر سمندروں کے معلوم ہیں۔ قطب جنوبی کے گرد بھی اسی طرح ایک سمندر ہے۔ جس کا نام بحر منجمد جنوبی ہے۔ اس میں بحر منجمد شمالی کی نسبت کئی حصے زیادہ برف ہے ٭

سمندر کا پانی نہایت کھاری ہوتا ہے۔ اس کی رنگت عام طور پر تو معمولی نیلگوں ہے۔ مگر بعض بعض حصوں میں سمندر کی تہ کی رنگت کے بموجب پانی کا رنگ نظر آتا ہے۔ مثلاً عرب کے

مغرب میں جو سمندر ہے۔ اس کا رنگ سُرخ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ سمندر کی تہ میں کہیں تو سُرخ رنگت کے پہاڑ ہیں۔ کہیں سرخ سرخ رنگ کی نباتات ہے۔ سمندر کا زیادہ سے زیادہ گہراؤ جو اب تک معلوم ہؤا ہے۔ سوا پانچ میل کے قریب ہے۔ سمندر میں جہازوں کے ذریعے آمد و رفت ہوتی ہے۔ اور یہ ایسے انتظام اور سہولت سے چلتے ہیں۔ جیسے خشکی پر ریل۔ جس طرح ریل کے اسٹیشن ہوتے ہیں۔ اسی طرح جہازوں کے اسٹیشن ہیں۔ ان کو بندر گاہ کہتے ہیں۔ اور انہیں جگہوں سے جہازوں میں کوئلہ اور اور ذخیرہ بھرتے ہیں۔ اسباب بھی انہیں بندروں پر سے چڑھایا جاتا ہے اور یہاں ہی اُتارا جاتا ہے۔ خبر پہنچانے کے لئے سمندر کے نیچے تار برقی لگائی ہوئی ہے۔ ہندوستان سے انگریزوں کی ولایت ہیں جس کا یہاں سے فاصلہ قریب ۱۴۰۰۰ میل کے ہے۔ دس گھنٹے میں تار کی خبر پہنچ جاتی ہے؎

سفر کے جو وسائل آج کل مہیّا ہیں۔ ان سے کل روے زمین کے گرد ۶۳ دن میں دورہ ہو سکتا ہے۔ مثلاً کلکتے سے اگر کوئی شخص روانہ ہو۔ تو ریل پر الہ آباد ہوتا ہؤا بمبئی پہنچے۔ یہاں سے جہاز میں سوار ہوکر بحیرۂ عرب سے ہوتا ہؤا آبنائے باب المندب سے گزر کر بحیرۂ قلزم سے آبنائے سویز میں آئے۔ اور یہاں سے یورپ کے جنوب میں جو سمندر ہے۔ اس سے گزرتا ہؤا مُلک اطالیہ میں ریل پر سوار ہو۔ اور وہاں سے پیرس دیکھ کر لنڈن پہنچ جائے۔ لنڈن سے لورپول اور یہاں سے پھر جہاز پر سوار ہوکر امریکہ شمالی میں اور وہاں سے پھر ریل کے

سفر سے مغربی کنارے پہنچ کر جہاز کی سواری سے بحر الکاہل کے بیچوں بیچ ہوتا ہُوا ہانگ کانگ میں پہنچے۔ یہاں سے سمندر کی راہ شہر کلکتہ میں آ جاوے +

# ایشیا

اس کے شمال میں بحر منجمد شمالی ہے۔ مشرق میں بحر الکاہل۔ جنوب میں بحر ہند اور مغرب میں بحیرۂ قلزم۔ آبنائے سویز۔ بحیرۂ روم۔ بحیرۂ اسود۔ یورپی روس اور کوہ یورال۔ یہ سب سے بڑا برّ اعظم ہے۔ ۶۷۰۰ میل لمبا اور ۵۳۰۰ میل چوڑا ہے۔ مندرجۂ ذیل ملک اس میں شامل ہیں۔ ایشیائی روم - عرب۔ فارس۔ افغانستان۔ بلوچستان۔ ترکستان۔ ایشیائی روس۔ جاپان۔ سلطنتِ چین۔ جزیرہ نمائے ہند چینی۔ ہندوستان +

سطح۔ ایشیا کے شمالی حصے تو ایک وسیع میدان ہیں۔ درمیانی حصّوں میں پہاڑ اور سطح مرتفع کثرت سے ہیں۔ جنوبی حصّوں میں جزیرہ نما ہیں۔ روئے زمین پر اونچی سے اونچی اور نیچی سے نیچی سرزمین ایشیا میں ہے۔ کوہ ہمالیہ دُنیا میں سب پہاڑوں سے اونچا ہے۔ ہندوستان کے شمال میں سطح مرتفع پامیر سے شروع ہو کر مشرق کی جانب دریائے برہمپتر کی گہرائی تک ۱۵۰۰ میل میں گھوڑے کے سم کی طرح پھیلا چلا گیا ہے۔ اس پہاڑ کی سب سے اونچی چوٹی کا نام ماؤنٹ ایورسٹ ہے جو [illegible] فٹ بلند

ہے۔ کوہ بلور تاغ۔ کوہ الطائی۔ کوہ ہندوکش۔ کوہ سلیمان۔ کوہ البرز۔ سلسلۂ کوہ فارس اور مشہور پہاڑ ایشیا میں ہیں ٭

ایشیا کے دریاؤں کا منبع قریباً برّ اعظم کے مرکز کے قریب ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ نئی دُنیا کے برابر اس برّ اعظم کے دریا لمبے نہیں ہیں۔ اوبی۔ ینیسی اور لینا کی رفتار بہت دھیمی ہے۔ لق و دق جنگلوں اور غیر آباد ویرانوں میں بہکر یہ دریا بحر منجمد شمالی میں گرتے ہیں۔ ان کے کنارے ایسے اُجڑے ہوئے ہیں۔ کہ سوائے چند ماہی گیروں کے جو اپنی اپنی کشتیاں لئے پھرتے ہیں۔ اور کسی ذی حیات کا نشان نہیں ملتا۔ ینگسی کیانگ اور ہوانگ ہو چین کے دو بڑے دریا ہیں۔ ان کا منبع ایک دوسرے کے قریب ہے۔ اور بحیرۂ چین میں گرتے ہیں۔ برہم پتر۔ گنگا۔ سندھ۔ نربدا۔ مہا ندی ہندوستان میں۔ دجلہ اور فرات ایشیائی روم میں اور جیحوں۔ سیحوں تاتار میں بڑے بڑے دریا ہیں ٭

جھیلوں میں قابل ذکر مندرجۂ ذیل ہیں۔ کیسپین وسعت میں احاطۂ بنگال سے دُگنی ہے۔ اور دنیا میں کھاری پانی کی جھیلوں میں سب سے بڑی ہے۔ اس کے مشرق میں جھیل آرال ہے۔ جو سیلون کے برابر ہے۔ جھیل بیکال جنوبی سائبیریا میں ایشیا میں میٹھے پانی کی سب سے بڑی جھیل ہے ٭

ایشیا کا جنوبی حصہ قریباً خط استوا تک پہنچ گیا ہے۔ اس کا درمیانی حصہ منطقۂ حارہ اور منطقۂ شمالی میں واقع ہے۔ اور شمالی اطراف منطقۂ باردہ شمالی میں۔ اس لئے جنوبی حصوں کی آب و ہوا گرم ہے۔ درمیانی حصوں میں گرمیوں میں گرمی اور سردیوں میں

سردی رہتی ہے۔ شمالی حصّوں میں ہمیشہ سردی رہتی ہے۔ اور سال کے بعض حصّوں میں یہ اس شدّت کی ہوتی ہے۔ کہ ایشیائی روس کے اکثر بڑے بڑے دریا یخ بستہ ہو جاتے ہیں۔ اور باشندے سردی سے تنگ آکر زمین میں مکان کھود کھود کر رہتے ہیں ✽

یوں تو کل دُنیا کی آبادی کا نصف حصّہ ایشیا میں ہے۔ مگر اس کی وسعت کے لحاظ سے یہ آبادی کچھ بہت نہیں۔ بلکہ کم ہے۔ چنانچہ بحساب اوسط ایک مربّع میل میں ۴۶ آدمی بستے ہیں۔ ایشیا میں کل مذاہب کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ مگر کثرت تین مذہب کے لوگوں کی ہے۔ اوّل بُدھ مذہب والے۔ پھر ہندو اور پھر مسلمان۔ چین اور تبت کے ملکوں میں کانفوشیس کے پیرو بھی بہت ہیں۔ ہندوستان کے سوا باقی تمام ملکوں میں طرز حکومت یہ ہے۔ کہ بادشاہ مطلق العنان ہے ✽

## ہندوستان

ہندوستان ایک بڑا وسیع ملک ہے۔ جو کوہ ہمالیہ سے راس کماری تک ۱۸۰۰ میل میں پھیلا ہوا ہے۔ اس کی شکل ایک تکون کی سی ہے۔ جس کا راس سمندر میں ہے۔ شمال میں کوہ ہمالیہ کے اونچے اونچے پہاڑ ہیں۔ مشرق میں خلیج بنگالہ اور برما۔ جنوب میں بحر ہند۔ مغرب میں افغانستان۔ بلوچستان اور بحیرۂ عرب ✽

ہندوستان کے قدرتی طور پر دو بڑے حصّے ہیں۔ ایک کوہ بندھیاچل کے شمال میں۔ اس کو خاص ہندوستان کہتے ہیں۔ دوسرا اسی پہاڑ کے جنوب میں راس کماری تک پہنچتا ہے۔ اس کے

مشرق میں مشرقی گھاٹ ہے اور مغرب میں مغربی گھاٹ۔ اس حصے کا نام دکن ہے۔ دونو حصّوں کی سطح قریباً یکساں ہے۔ البتہ دکن میں پہاڑی قطعے زیادہ ہیں۔ اور راجپوتانہ اور سندھ جیسے ریتلے میدان جو ہندوستان میں واقع ہیں۔ دکن میں نہیں پائے جاتے +

ہندوستان خاص میں کوہ ہمالیہ شمال کی جانب شمال مغرب سے جنوب مشرق کو چلا گیا ہے۔ یہ پہاڑ دُنیا میں سب سے اونچا ہے +

اَور پہاڑ یہ ہیں۔ مشرقی گھاٹ اور مغربی گھاٹ۔ اراولی پربت۔ بندھیاچل۔ ست پڑا اور نیل گری پربت +

ہندوستان کے کچھ دریا تو خلیج بنگالہ میں گرتے ہیں۔ مثلاً برہم پتر۔ گنگا اور اس کے معاون۔ مہاندی۔ گوداری۔ کرشنا اور کاویری۔ اور کچھ بحیرۂ عرب میں یعنی سندھ اور اس کے معاون اور نربدا اور تاپتی +

آب و ہوا گرم ہے۔ مگر پہاڑی قطعوں میں خشکی زیادہ ہے۔ ہر قسم کا غلہ اور معدنی پیداوار اس ملک میں پائی جاتی ہے۔ لوگوں کا زیادہ تر گزارہ کاشتکاری پر ہے۔ مگر صناعی اور حرفت بھی بہت لوگوں کی وجہ معاش ہے۔ تجارت میں ہندوستانیوں نے کچھ بہت ترقی نہیں کی۔ پھر بھی غیر ملکوں سے اسباب لانا اور وہاں پہنچانا ایک حد تک خاصہ ہے۔ زیادہ تر انگلستان سے مختلف قسم کا اسباب تیار کیا کرایا آتا ہے۔ اور وہاں غلہ۔ چمڑا۔ ہڈی۔ رائی اور چلے بھیجی جاتی ہے +

ہندوستان سلطنت انگلشیہ کے بہت بڑے مقبوضات میں سے ہے۔ یہاں کی حکومت حضرت ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند کی طرف سے ایک نائب السلطنت کے سپرد ہے۔ جس کو وائسرائے و گورنر جنرل کے خطاب سے پکارا جاتا ہے۔ ہر پانچ سال کے بعد انگلستان سے نیا گورنر جنرل مقرر ہوکر آتا ہے۔ اس کے ماتحت گورنر۔ لفٹنٹ گورنر اور چیف کمشنر ہوتے ہیں۔ وائسرائے براہ راست سکرٹری آف سٹیٹ فار انڈیا یعنی وزیر حکومت ہندوستان کے ماتحت ہوتا ہے۔ یہ سکرٹری صاحب انگلستان میں رہتے ہیں۔ ہندوستان کی حکومت کے متعلق کل کار و بار ان کے سپرد ہے٭

ہندوستان کی ملکی تقسیم حسب ذیل ہے۔

(۱) مقبوضات انگریزی٭

(۲) دیسی ریاستیں٭

(۳) مقبوضات غیر٭

مقبوضات انگریزی میں بنگال۔ ممالک مغربی و شمالی۔ پنجاب۔ صوبجات متوسط۔ برما۔ آسام۔ بمبئی اور مدراس کے صوبے شامل ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کئی کئی کمشنریوں اور صوبوں میں منقسم ہے٭

دیسی ریاستوں میں اوّل تو باجگزار ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔ کشمیر۔ سکم۔ تراونکور۔ کوچین۔ کچھ۔ بڑودہ۔ اودے پور۔ جے پور۔ جودھ پور۔ گوالیار۔ بھوپال۔ حیدر آباد۔ میسور۔ اور دوسرے خود مختار جو نیپال اور بھوٹان ہیں٭

مقبوضات غیر میں صرف پرتگیزوں اور فرانسیسیوں کے مقبوضات

شامل ہیں۔ فرانسیسیوں کے قبضے میں پانڈی چری۔ ماہی اور چندر نگر ہیں۔ اور پرتگیزوں کے قبضے میں گوآ۔ دمن اور دیو ✣

## سیلون

ہندو اس کو لنکا کہتے ہیں۔ ہندوستان کے جنوب کی طرف بحر ہند میں واقع ہے۔ اس کی شکل آم کی سی ہے۔ وسعت میں پنجاب کی چوتھائی سے بھی کم ہے۔ بہت سا شمالی حصہ اور کنارے نیچے ہیں۔ جنوب اور وسط میں پہاڑ ہیں۔ کوہ آدم ان میں سے مشہور ہے۔ بڑا دریا مہاولی گنگا ہے۔ آب و ہوا ہندوستان کے پاس کے حصوں کی نسبت زیادہ خوشگوار ہے۔ چاول۔ چائے۔ ناریل۔ کافی۔ دار چینی اور چھالیا کثرت سے پیدا ہوتی ہے۔ جنگلوں میں نہایت مضبوط لکڑی پائی جاتی ہے۔ کانوں سے قیمتی جواہرات نکلتے ہیں۔ باشندے بدھ مذہب کے ہیں۔ مگر عیسائی اور مسلمان بھی پائے جاتے ہیں۔ یہاں انگلستان کی طرف سے ایک گورنر مقرر ہے۔ ملک کے نو حصے کئے ہوئے ہیں۔ دار الخلافہ کولمبو ہے ✣

لنکا کے جنوب مغرب میں جزائر مالدیپ دائرے کی شکل میں واقع ہیں۔ یہاں کے باشندے مسلمان ہیں۔ بادشاہ کچھ سالانہ خراج گورنر سیلون کو ادا کرتا ہے ✣

## جزیرہ نمائے ہند چینی

یہ جزیرہ نما خلیج بنگالہ اور بحیرہ چین کے درمیان واقع ہے۔

وسعت میں ہندوستان سے ایک تہائی کم ہے۔ اندرونی حصّوں کے حالات اچھی طرح معلوم نہیں۔ مگر عموماً پہاڑوں کا سلسلہ شمالاً جنوباً واقع ہے۔ ایراوتی۔ سالون۔ میکیانگ۔ مینم اور کمبوڈیا پانچ دریا اس میں بہتے ہیں۔ آب و ہوا اکثر گرم ہے۔ چاول کثرت سے پیدا ہوتے ہیں۔ جنگل بہت ہیں۔ بانس اور آبنوس یہاں سے اور ملکوں میں لے جاتے ہیں۔ باشندوں کا مذہب بدھ ہے جو بہت قوی اور تندرست ہیں۔ اس جزیرہ نما میں مندرجۂ ذیل ملک شامل ہیں۔ برما مغرب میں۔ ریاستہائے شان اور سیام وسط میں۔ ٹانکین۔ انام اور فرانسیسی کوچین مشرق میں۔ جنوب میں جزیرہ نمائے ملایا۔

## برما

برما کے مغرب میں ہندوستان اور خلیج بنگالہ ہے۔ جنوب میں خلیج بنگال اور سیام۔ مشرق میں سیام اور ریاستہائے شان۔ اور شمال میں چین۔ وسعت میں یہ ملک احاطۂ مدراس اور بمبئی دونو کے برابر ہے۔ اس کے دو حصّے ہیں۔ لوئر برما اور اپر برما۔ دونو ایک چیف کمشنر کے ماتحت ہیں۔ برما کے لوگ ملمع کرنے میں اُستاد گنے جاتے ہیں۔ ان کا پیشہ زیادہ تر کاشتکاری ہے۔ چاول کثرت سے بوتے ہیں۔ روئی اور ریشم کے کپڑے بھی اچھے بناتے ہیں۔ ان کا مذہب بدھ ہے۔

لوئر برما کے تین صوبے ہیں۔ اراکان شمال میں۔ پیگو وسط میں اور تناسرم جنوب میں۔ آکیاب۔ رنگون اور مولمین مشہور شہر ہیں۔

اپر برما لوئر برما سے وسعت میں دوچند ہے۔

## سیام

سیام پیگو کے مشرق اور خلیج سیام کے شمال میں واقع ہے۔ یہاں کا بادشاہ خود مختار ہے۔ لوگوں کا مذہب بُدھ ہے۔ دار الخلافہ بنکاک ہے۔ اس شہر کے نصف سے زیادہ باشندے کشتیوں میں رہتے ہیں ؛

## ٹانکین۔ انام اور کوچین

ٹانکین۔ انام اور کوچین جزیرہ نمائے ہند چینی کے مشرقی کنارے پر واقع ہیں۔ ٹانکین اب فرانسیسیوں کے قبضے میں ہے۔ اور بادشاہ انام بھی فرانسیسیوں کے ماتحت ہے۔ انام کا دار الخلافہ ہیو ہے۔ یہاں کا قلعہ یورپی طرز کا بنا ہوا ہے۔ فرانسیسی کوچین کا دار الخلافہ سیگون ہے ؛

## ریاستہائے شان

ریاستہائے شان جزیرہ نما کے عین وسط میں واقع ہیں۔ ان کو لے اوس بھی کہتے ہیں۔ ان ریاستوں میں سے بعض تو آس پاس کی سلطنتوں کے ماتحت ہیں۔ اور بعض خود مختار ہیں۔ بیل اور ٹٹو یہاں بہت عمدہ ہوتے ہیں۔ اور کثرت سے آور ملکوں میں بھیجے جاتے ہیں۔ یہ وہی ٹٹو ہیں۔ جو ہندوستان میں پیگو کے ٹٹو کہلاتے ہیں ؛

## ملایا

جزیرہ نمائے ملایا میں چھ چھوٹی چھوٹی ریاستیں شامل ہیں۔ ان میں کیبلا۔ پیراک۔ اور جہور مشہور ہیں۔ یہ جزیرہ نما ٹین کی کانوں کے لیئے مشہور ہے۔ باشندے افیون کثرت سے کھاتے ہیں۔

قمار بازی اور مرغ کی لڑائی کے بہت شائق ہیں ؛

## سٹریٹس سٹلمنٹس یا آبنائے کی ریاستیں

اس میں سنگھاپور - پنی ننگ - صوبۂ ولزلی اور ملاکا شامل ہیں - سنگھاپور میں تجارت بہت ہوتی ہے - ان بستیوں کا نظم و نسق ایک لفٹنٹ گورنر کے متعلق ہے - جو انگلستان سے مقرر ہوکر آتا ہے ؛

# سلطنت چین

شہنشاہ چین کی عملداری میں چین خاص - مانچوریا - منگولیا - تبت اور مشرقی ترکستان ہیں ؛

## چین

چین خاص ان سب میں دولتمند اور آباد ملک ہے - اس کے شمال میں منگولیا - مغرب میں تبت - جنوب میں جزیرہ نمائے ہند چینی - بحیرۂ چین - مشرق میں بحیرۂ زرد اور بحر الکاہل ہے - وسعت میں ہندوستان کے برابر ہے - دریاؤں کی سرسبز وادیاں اور ان میں پہاڑوں کے سلسلے ملک کی ایک جانب سے دوسری جانب چلے گئے ہیں - ینگسی کیانگ جو ایشیا میں سب سے بڑا دریا ہے - مشرق کی جانب بہکر بحیرۂ زرد میں جا گرتا ہے - ہوانگ ہو اور پیہو شمال کو بہتے ہیں - اور کانٹن جنوب کو - ایک نہر جو دُنیا میں نہایت لمبی ہے - سات سو میل تک پیکن سے شروع ہوکر ینگسی کیانگ کے جنوب کو چلی گئی ہے - آب و ہوا معتدل ہے - چاول اور چائے بہت پیدا ہوتے ہیں -

تانبہ۔ جست۔ پارہ اور کوئلے کی کانیں پہاڑی حصوں میں ہیں۔ بانس کثرت سے ہوتا ہے۔ اور یہاں بڑا کام دیتا ہے۔ باشندوں کا مذہب بُدھ ہے۔ چاول۔ مچھلی کھاتے ہیں۔ لیکن کتے۔ بلیاں اور مینڈک بھی اگر کبھی مل جائیں۔ تو نہیں چھوڑتے۔ ماں باپ کا بہت ادب کرتے ہیں۔ افیون اور قمار بازی کے شائق ہیں۔ ریشم۔ چینی اور بانس کے کام میں اُستاد ہیں۔

بادشاہ خود مختار ہے۔ اس کا پایۂ تخت پیکن ہے۔ نانکن میں کپڑا عمدہ بنتا ہے۔ کانٹن۔ ہانگو اور سواتو مشہور تجارت گاہیں ہیں۔

فارموسا اور ہینن دو چھوٹے چھوٹے جزیرے چین کے مشرق میں چین کے ماتحت ہیں۔

## مانچوریا

مانچوریا کا بہت سا حصہ اب شاہ روس کے قبضے میں ہے۔ یہاں کا پایۂ تخت کرنولا ہے۔

## منگولیا

صحرائے گوبی سارے کا سارا اس میں شامل ہے۔ یہاں کے باشندے وحشی تاتاری لوگ ہیں۔ جو گائے بھینس چرا کر اپنا گزارا کرتے ہیں۔ ارگا یہاں کا بڑا شہر ہے۔

## تبت

تبت ہندوستان کے شمال اور چین کے مغرب میں ہے۔ ایشیا میں نہایت بلند سطح اسی ملک کی ہے۔ اس میں چند جھیلیں ہیں۔ جن میں پلٹی مشہور ہے۔ ہندوستان کے مشہور دریا سندھ

ستلج اور برہم پتر کے منبع اسی ملک میں ہیں۔ باشندوں کا مذہب بُدھ ہے۔ کھیتی کم ہوتی ہے۔ مگر بھیڑ بکری کثرت سے پالتے ہیں۔ ان کی اُون اور ملکوں میں بھیجی جاتی ہے۔ یہاں کا دار السلطنت لاسا ہے۔ جو لاما گرو کے رہنے کی جگہ ہے÷

## کوریا

کوریا ایک جزیرہ نما ہے جو ملک چین اور جاپان کے درمیان واقع ہے۔ پہلے یہ چین کے ماتحت تھا۔ مگر اب خود مختار ہے÷

## مشرقی ترکستان

مشرقی ترکستان میں یارقند اور کاشغر مشہور شہر ہیں۔ اس ملک میں مسلمانوں کی آبادی زیادہ ہے÷

# جاپان

جاپان کی سلطنت میں جزائر نیفن۔ یوزہ۔ کیوسو۔ شکاکو اور چند اور چھوٹے چھوٹے جزیرے شامل ہیں۔ جو چین کے مشرق کو بحر الکاہل میں واقع ہیں۔ جزائر کیوراٹل شمال مشرق میں اور لوچو جنوب مغرب میں اس کی عملداری میں ہیں۔ یہ جزیرے پہاڑی ہیں۔ کوہ فیوجی جزیرۂ نیفن میں منظر کی خوبصورتی کے لئے بہت مشہور ہے۔ یہاں کوئلہ اور تانبا کثرت سے پیدا ہوتا ہے۔ لوگوں کی خوراک چاول ہیں÷

جاپانی دن بدن زبردست ہوتے جاتے ہیں۔ حال میں چین والوں کو ایک جنگ عظیم میں شکست فاش دی ہے۔ اس لڑائی کا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ کوریا خود مختار ہو گیا۔ جاپانی شائستگی میں

دن بدن بڑھتے جاتے ہیں۔ اور یورپ کا طرز معاشرت ان میں پھیلتا جاتا ہے۔ لوگ بدھ مذہب کے ہیں۔ دار الخلافہ ٹوکیو ہے۔ جو کلکتے سے بھی کئی حصّے بڑا ہے۔ یوکوہاما یہاں کا بندرگاہ ہے۔ اوساکا۔ میاکو۔ ناگاساکی مشہور شہر ہیں ؞

# ایشیائی روس

ایشیائی روس کے مندرجۂ ذیل حصے ہیں۔ سائبیریا شمال میں۔ صوبجات کاکیشیا جنوب مغرب میں۔ روسی ترکستان وسط ایشیا میں ؞

## سائبیریا

سائبیریا شمال کی طرف راس سویرو اور مشرق کی طرف راس مشرقی تک پھیلا ہوا ہے۔ مغرب کی طرف کوہ یورال تک پہنچتا ہے۔ مگر جنوبی حد ٹھیک قائم نہیں ہوئی۔ کیونکہ شہنشاہِ روس ابھی تک جنوب کی طرف اپنے مقبوضات بڑھا رہا ہے ؞

یہ ملک ایک وسیع میدان ہے۔ اس کے جنوب کو کوہ الطائی ہے۔ لینا۔ ینیسے اور اوبے اس ملک کے دریا ہیں۔ جھیل بیکال۔ بالکش اور ارال مشہور جھیلیں ہیں۔ شمالی حصے سردیوں میں نہایت سرد ہوتے ہیں۔ سونا چاندی کثرت سے کانوں سے نکلتا ہے۔ رائی اور جَو بہت بوئے جاتے ہیں۔ لوگ نصف کے قریب یورپ سے آئے ہوئے ہیں ؞

سائبیریا کے دو حصّے ہیں۔ سائبیریا مشرقی اور سائبیریا مغربی۔ مشرقی حصے کا دار الخلافہ ارکٹسک ہے۔ کیاختا۔ یاکٹسک اور اوکٹسک اور مشہور شہر ہیں۔ مغربی سائبیریا میں بڑا شہر

ٹوبالسک ہے۔ جو دریائے ٹوبال پر ہے*

## صوبجات ٹرینس کاکیشیا

یہ ملک بحیرۂ اسود اور کیسپین کے درمیان کوہ کاکسس کے جنوب میں واقع ہے۔ ان کے جنوب میں ایشیائی روم اور فارس ہیں۔ ان صوبوں کا دار الخلافہ ٹفلس ہے۔ اریوان۔ قارص اور باکو اور مشہور شہر ہیں۔ باکو سے مٹی کا تیل کثرت سے اور ملکوں میں جاتا ہے*

## روسی ترکستان

روسی ترکستان بحیرۂ کیسپین اور مشرقی ترکستان کے درمیان واقع ہے۔ جنوب اور مشرقی حصے کچھ کچھ پہاڑی ہیں۔ جیحون سیحون دو دریا اس میں بہتے ہیں۔ باشندے تندخو۔ مکار اور دغاباز ہیں۔ ان کا کام مال مویشی پالنا ہے۔ قوقند۔ تاشقند۔ سمرقند اور مرو مشہور شہر ہیں*

## وسطی ترکستان

پہلے اس ملک کے تین حصے تھے۔ قوقند مشرق میں۔ بخارا وسط میں اور خیوا مغرب میں۔ مگر قوقند تو سارا اور بخارا اور خیوا کا بہت سا حصہ روس نے فتح کر لیا ہے۔ اور بچی کھچی ریاستیں بھی آج کل سب روس کے ماتحت ہی ہیں۔ لوگوں کا مذہب اسلام ہے۔ مشہور شہر بخارا اور خیوا ہیں۔ بخارا اس لئے مشہور ہے۔ کہ مسلمانوں کی مذہبی تعلیم کے بہت سے مدرسے یہاں موجود ہیں*

کوہ ہندوکش کے جنوب کی طرف پشاور سے پرے ایک

چھوٹی سی ریاست چترال ہے۔ اس کو اب انگریزوں نے فتح کر لیا ہے۔ کافرستان جو چترال اور پشاور کے درمیان ہے ہمیشہ سے خود مختار تھا۔ اب امیر کابل نے فتح کر کے اس کو اپنی سلطنت میں ملا لیا ہے۔

## افغانستان

شمال میں روسی ترکستان۔ مشرق میں ہندوستان۔ جنوب میں بلوچستان۔ مغرب میں فارس ٭

وسعت میں یہ ملک احاطۂ بمبئی سے دو چند ہے۔ زمین عموماً ہموار ہے۔ مگر ہندوکش شمال مشرق میں اور کوہ سلیمان مشرقی سرحد پر حائل ہیں۔ جنوب مغرب میں ایک ریتلا جنگل ہے جس کو سیستان کہتے ہیں۔ دو دریا کابل اور ہلمند اس ملک میں بہتے ہیں۔ آب و ہوا صحت بخش ہے۔ غلّہ۔ کپاس اور مختلف قسم کے پھل پیدا ہوتے ہیں۔ لوگوں کا مذہب اسلام ہے۔ ملک کا بادشاہ امیر کہلاتا ہے۔ اس کے ماتحت مختلف خان ہیں۔ دار الخلافہ کابل ہے۔ جلال آباد درۂ خیبر کے سرے پر۔ غزنی اور قندھار کابل سے جنوب مغرب کو اور مشہور شہر ہیں ٭

## بلوچستان

یہ ملک افغانستان اور بحیرۂ عرب کے درمیان واقع ہے۔ وسعت میں افغانستان سے تقریباً آدھا ہے۔ زمین ریتلی اور پہاڑی ہے۔ لوگ مسلمان ہیں اور خان قلات کے ماتحت۔ قلات دار الخلافہ ہے۔ کوئٹہ میں اب انگریزوں کی چھاؤنی ہے۔ اس ملک کا مغربی

حصہ شاہ فارس کی زیر حکومت ہے ٭

## فارس

شمال میں ایشیائی روس اور جھیل کیسپین۔مشرق میں افغانستان اور بلوچستان۔جنوب میں بحیرۂ عرب۔مغرب میں خلیج فارس اور ایشیائی روم ٭

وسعت میں یہ ملک پنجاب سے چھ گنا ہے۔کناروں پر پہاڑ ہیں۔اور اندرونی حصہ میدان ہے۔جس میں نمک اور ریت کے جنگل کثرت سے ہیں۔البتہ شمال مغربی حصے بہت سرسبز ہیں۔ہر قسم کا غلہ۔پوست اور ہینگ کا درخت بہت بویا جاتا ہے۔یہاں کے پھل بہت قابل تعریف ہوتے ہیں۔لوگ شیعہ مذہب کے مسلمان ہیں۔فارسی بولتے ہیں ۔ دری۔قالین اور شال بنانے میں مشاق ہیں۔بادشاہ خود مختار ہے۔دار الخلافہ طہران ہے جو دہلی کے برابر ہے۔تبریز تمام ملک میں بڑا اور تجارت کے لئے مشہور ہے۔اصفہان میں بھی بہت تجارت ہوتی ہے۔یزد اور مشہد کاروانوں کے راستے پر واقع ہے۔شیراز خواجہ حافظ اور شیخ سعدی کا مولد ہے۔بوشہر اور بندر عباس دو بندر ہیں ٭

## عرب

شمال میں ایشیائی روم۔مشرق میں خلیج فارس۔جنوب میں بحیرۂ عرب۔مغرب میں بحیرۂ قلزم ٭

یہ بالکل خشک ملک ہے۔کناروں پر ریت کثرت سے ہے۔ملک کے اندر پہاڑی قطعے ہیں۔کوہ سینا بڑا مشہور پہاڑ شمال

کی طرف بحیرۂ قلزم کے سرے پر واقع ہے۔ درمیانی حصّہ کچھ سرسبز اور شاداب ہے۔ اس ملک میں کوئی دریا نہیں ہے۔ جوار کھجور جو لوگوں کی خوراک ہے۔ بہت پیدا ہوتی ہے۔ عرب کے گھوڑے دُنیا بھر میں مشہور ہیں۔ اونٹ بھی عمدہ قسم کا ہوتا ہے۔ لوگ مسلمان ہیں۔ مذہب اسلام کی ابتدا عرب سے ہی ہوئی۔ عرب سلطان روم کے ماتحت ہے۔ مگر بعض حصّوں کے قبائل خود مختار بھی ہیں۔ مکّہ حضرت محمدؐ صاحب کی جائے ولادت ہے۔ جو بانئے مذہب اسلام ہوئے ہیں۔ مکّے میں مسلمان سال بسال تمام دنیا سے حج کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں۔ مدینہ شمال میں حضرت محمدؐ صاحب کا مدفن ہے۔ صنعا ملک کے اندر کو ریاست یمن کا پایۂ تخت ہے۔ مشرقی کنارے پر مسقط تجارت کی بڑی منڈی ہے۔ عدن آبنائے باب المندب کے سرے پر انگریزوں کے قبضے میں ہے۔ یہاں انگلستان سے آتے جاتے جہاز کوئلے کے لئے ٹھیرتے ہیں ؎

## ایشیائی روم

شمال میں بحیرۂ اسود اور ایشیائی روس۔ مشرق میں فارس۔ جنوب میں عرب اور بحیرۂ روم۔ مغرب میں بحیرۂ روم ؎

یہ ملک وسعت میں ہندوستان سے نصف ہے۔ اور اس کے یہ حصے ہیں۔ ایشیائے کوچک۔ شام آرمینیا۔ کردستان۔ الجزیرہ اور عراق عرب ؎

## ایشیائے کوچک

ایشیائے کوچک بحیرۂ اسود اور بحیرۂ روم کے درمیان واقع ہے۔ اس کے ارد گرد پہاڑ ہیں۔ قزل ارماق اور چند اور چھوٹے چھوٹے دریاؤں سے سیراب ہوتا ہے۔ آب و ہوا خوشگوار ہے۔ چاول۔ باجرہ۔ گیہوں اور اَور غلے پیدا ہوتے ہیں۔ یہاں ایک قسم کی بکری ہوتی ہے۔ جسے انگورا کی بکری کہتے ہیں۔ اس کی پشم ریشم کی سی ملائم ہوتی ہے۔ اس سے شال بنائے جاتے ہیں۔ مسلمان تعداد میں زیادہ ہیں مگر عیسائی۔ یہودی اور پارسی بھی پائے جاتے ہیں۔ یہ ملک شاہ روم کے ماتحت ہے ؀

سمرنا اس ملک میں سب سے بڑا شہر ہے۔ تجارت کی بھاری منڈی ہے۔ انگورا بکریوں کی پشم کے لئے مشہور ہے۔ طرابزون مشہور بندرگاہ ہے ؀

## شام

ملک شام یا سریا دریائے فرات اور بحیرۂ روم کے درمیان واقع ہے۔ اس کے شمال میں کوہ طارس اور جنوب میں عرب ہے۔ حلب اس میں بڑا مشہور شہر ہے۔ یہاں تجارت بہت ہوتی ہے۔ دمشق دُنیا میں نہایت پُرانا شہر ہے۔ شال اور کپڑے کی ساخت کے لئے مشہور ہے۔ بیروت بندرگاہ ہے۔ شام کے جنوب مغربی حصے کو فلسطین کہتے ہیں۔ یہ عیسائیوں کی ارض مقدس ہے۔ یوروشلیم میں جو اس علاقے کا بڑا شہر ہے۔ حضرت عیسےٰ کو پھانسی دیا گیا تھا۔ بیت اللحم۔ یوروشلیم سے چھ میل جنوب کو ہے۔ یہاں حضرت عیسےٰ پیدا ہوئے تھے ؀

## آرمینیا

آرمینیا بحیرۂ اسود سے جنوب مغرب کو واقع ہے۔ یہ علاقہ عموماً پہاڑی ہے۔ بڑی چوٹی کوہ ارارات ہے۔ جس پر تین سلطنتوں یعنی روس۔ روم اور فارس کی حدیں ملتی ہیں۔ یہاں کا دار الخلافہ ارض روم ہے۔ جو وسط میں واقع ہے۔ یہاں کے باشندے بہت فسادی ہیں +

## کردستان

کردستان آرمینیا کے جنوب میں واقع ہے۔ یہاں کے باشندے کرد کہلاتے ہیں۔ بہت وحشی اور خونخوار ہیں۔ نینوا جو قدیم زمانے میں نہایت مشہور شہر تھا۔ اور کئی صدیوں سے تباہ ہو چکا ہے۔ اسی علاقے میں تھا +

## الجزیرہ

الجزیرہ دجلہ اور فرات کے درمیان اور کردستان کے جنوب میں واقع ہے۔ موصل اور دیار بکر اس کے مشہور شہر ہیں +

## عراق عرب

عراق عرب کبھی نہایت سرسبز قطعۂ زمین ہو گزرا ہے۔ دریائے دجلہ اور فرات کے حصص زیریں کے درمیان واقع ہے۔ بغداد دریائے دجلہ پر خلفاء کے زمانے میں نہایت عظیم الشان شہر تھا۔ اب اس میں تاجروں کے بہت قافلے آتے جاتے ہیں۔ بصرہ بھی اس علاقے میں تجارت کی منڈی ہے +

یورپ کے شمال میں بحر منجمد شمالی - مشرق میں کوہ یورال - دریائے یورال اور جھیل کیسپین ہے - جنوب میں سلسلۂ کوہ قاف - بحیرۂ اسود اور بحیرۂ روم - اور مغرب میں بحر ظلمات ؛

یورپ وسعت میں تو سب بر اعظموں سے چھوٹا ہے - مگر شائستگی اور دولت - حکومت اور علم و ہنر کے لحاظ سے آج باقی تمام بر اعظموں پر فائق ہے - دُنیا کی چھ بڑی طاقتوں میں سے پانچ یورپ میں ہیں - دُنیا کا کوئی حصہ نہیں - جہاں یورپ کی کسی نہ کسی طاقت کے مقبوضات نہ ہوں - زمانۂ حال کی ایجادیں مثلاً ریل - تار برقی - دخانی جہاز اور بہت سی کلیں یورپ میں ہی بنی ہیں - ہمارے فرماں رواؤں کا ملک بھی یورپ میں ہی ہے ؛

اس ترقی کے بہت سے باعث ہیں - جن میں سے تین نہایت واضح ہیں - اوّل یورپ کی آب و ہوا نہایت صحت بخش ہے - نہ حد سے زیادہ گرم ہے نہ سرد - دوسرے دریا بہت ہیں اور ایسے کہ اُن میں آسانی سے جہاز رانی ہو سکتی ہے - تیسرے سمندری کنارہ بہت لمبا ہے - اس میں سمندر سے کٹ کٹ کر کثرت سے خلیجیں اور راسیں بن گئی ہیں - یہی وجہ ہے - کہ اس کے کنارے پر عمدہ عمدہ بندرگاہ کثرت سے ہیں ؛

یورپ میں یہ ملک شامل ہیں - برطانیہ کلاں جس میں انگلستان -

ویلز اور سکاٹ لینڈ ہیں - آئر لینڈ - آئس لینڈ - جزیرہ نمائے سکنڈے نیویا - روس - پرشیا - ڈنمارک - ہالینڈ - بلجیم - فرانس - سوٹزر لینڈ - ریاستہائے جرمنی - آسٹریا ہنگری - جزیرہ نمائے آئی بیریا - اٹلی - جزیرہ نمائے بالکن ؂

سطح کے لحاظ سے یورپ کے تین حصے ہو سکتے ہیں - شمالی حصے کی زمین جس میں جزیرہ نمائے سکنڈے نے ویا شامل ہے - اور باقی تمام جزیرہ نما جو جنوب میں ہیں - کل پہاڑی ہیں - ان دونو حصّوں کے درمیان کا علاقہ ایک وسیع میدان ہے - جو شرقاً غرباً رود بار انگلستان اور بحیرۂ جرمن سے شروع ہوکر روس کی عین مشرقی حد تک پھیلا ہؤا ہے - اور کوہ یورال اور بحیرۂ اسود پر ختم ہوتا ہے - سلسلہائے کوہ میں سے الپس - پلے ری نیز - کارپے تھین اور یورال مشہور ہیں - سب سے اونچا پہاڑ سلسلۂ کوہ الپس میں واقع ہے - اس کا نام مونٹ بلانک یعنی سفید پہاڑ ہے - یہ بارہ ہزار فٹ بلند ہے - اور کوہ ہمالیہ کی سب سے اونچی چوٹی سے تیرہ ہزار فٹ کم ہے ؂

یورپ میں کچھ ایسی بڑی جھیلیں نہیں ہیں - چنانچہ سب سے بڑی جھیل لڈوگا جو روس کے شمالی حصے میں ہے - وسعت میں لنکا کی چوتھائی ہے - سوٹزر لینڈ اور اٹلی کے بعض حصوں میں چھوٹی چھوٹی جھیلیں ہیں - جو اپنے منظر کی خوبصورتی کے لئے مشہور ہیں - ان میں جینوا اور کانسٹنس قابل ذکر ہیں ؂

یورپ چونکہ ایک چھوٹا سا براعظم ہے - اس لئے اس کے دریا بھی اتنے لمبے نہیں - جتنے ایشیا یا افریقہ کے ہیں - مگر اور

بر اعظموں کے دریاؤں کی نسبت یہ دریا بہت فائدے کے ہیں۔
وجہ یہ ہے۔کہ اوّل تو ان کی تعداد زیادہ ہے۔اور چونکہ تمام ایسے
ہیں۔کہ ان میں جہاز یا کشتیاں چل سکتی ہیں۔اس لئے تمام ممالک یورپ
میں آمد و رفت آسانی سے ہو سکتی ہے۔پھر بڑے بڑے دریاؤں
کے منبع ایک مشترک مرکز میں واقع ہیں۔ان میں سے دو مرکز
یاد رکھنے کے قابل ہیں۔اوّل مرکز الپس۔یہاں سے رائن۔
رون اور ڈینیوب کے کئی معاون نکلتے ہیں۔دوسرا مرکز عین روس
کے وسط میں واقع ہے۔یہاں سے والگا۔ڈان اور نیپر نکلتے ہیں۔
بڑا فائدہ یہ ہے۔کہ بڑے بڑے دریاؤں میں نہریں کھود کھود کر
ممالک کے مختلف حصے آپس میں ملائے ہوئے ہیں۔ان دریاؤں
میں سے سب سے لمبا والگا ہے۔جو بحیرۂ خزر میں گرتا ہے۔مگر
زیادہ کار آمد دریا ڈینیوب ہے۔جو بحیرۂ اسود میں گرتا ہے۔ڈینیوب
زیادہ کار آمد ہونے کی وجہ سے یورپ کے تمام دریاؤں کا بادشاہ
گنا جاتا ہے۔دریاے رائن زیادہ تر اس لئے مشہور ہے۔کہ اس
کے کناروں پر زمین کے نہایت خوبصورت قطعے واقع ہیں۔بہت سے
سیّاح جو یورپ کی سیر کرنے آتے ہیں۔صرف اس کے کناروں
کی خوبصورتی دیکھنے کے لئے یہاں تک پہنچتے ہیں ؞

یورپ کے ملکوں میں آبادی نہایت کثرت سے ہے۔اور
دن بدن بڑھتی چلی جاتی ہے۔باشندے زیادہ تر عیسائی مذہب کے
ہیں۔مگر کچھ مسلمان اور یہودی بھی پائے جاتے ہیں۔یورپ
کے بر اعظم میں بلحاظ اقتدار سلطنت کل ملکوں کے تین درجے
ہو سکتے ہیں۔پہلے درجے میں تو سلطنت جرمن۔برطانیہ۔فرانس۔

روس۔ آسٹریا اور اٹلی ہیں۔ ہسپانیہ اور روم دوسرے درجے کی سلطنتیں شمار ہوتی ہیں۔ باقی ملک تیسرے درجے کے ہیں۔ ان سب میں بحری طاقت میں برطانیہ کا نمبر اول ہے÷

یورپ میں سلطنت کا طریق ایشیائی ملکوں سے بالکل نرالا ہے۔ ایشیا کے ملکوں میں تو بادشاہ کے اختیارات ایسے وسیع ہیں۔ کہ وہ جو چاہے۔ کر سکتا ہے ۔ اس کو رعایا کے کسی حصے سے صلاح و مشورہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی اور نہ رعایا کو بادشاہ پر کسی قسم کا اختیار ہی ہوتا ہے۔ مگر یورپ میں سوائے روم و روس کے بادشاہ اور رعیت کا کچھ ایسا تعلق ہے۔ کہ بادشاہ کا تمام کار و بار جو سلطنت سے متعلق ہے۔ رعیت کے صلاح و مشورے سے ہوتا ہے۔ اور یہ بات یوں حاصل ہوتی ہے۔ کہ چند مقررہ سالوں کے بعد رعیّت کا ہر ایک حصہ اپنے اپنے وکیل انتخاب کرتا ہے۔ اِن وکیلوں کی ایک مجلس قائم ہوتی ہے۔ جس میں سلطنت کے کل کار و بار پر بڑے زور شور سے بحث ہوتی ہے۔ جو بات اس مجلس میں قرار پاتی ہے۔ اُس پر عمل کیا جاتا ہے۔ بعض ملکوں میں تو اسی مجلس میں سے سب سے زیادہ قابل وکیل اس کا میر مجلس یا پریزیڈنٹ بنا دیا جاتا ہے۔ جیسے فرانس میں ہوتا ہے۔ بعض جگہ اس مجلس کے علاوہ بادشاہ بھی ہیں۔ اور وہاں کی کل کارروائی بادشاہ کی منظوری کی محتاج ہوتی ہے۔ یہ دستور انگلستان اور نیز اور ممالک یورپ میں ہے۔ روس اور روم کی سلطنتیں ایشیائی طریق پر ہیں۔ یعنی وہاں کے بادشاہ خود مختار ہیں۔ اب تھوڑے عرصے سے دونو سلطنتوں میں کچھ

کچھ طریق رعایا سے مشورہ لینے کا شروع کیا گیا ہے۔ جو ابھی ابتدائی حالت میں ہے۔ اور برائے نام سمجھنا چاہیے +

برّ اعظم یورپ دنیا بھر میں مصنوعی چیزیں تیار کرکے اور ملکوں میں بھیجنے کے لئے مشہور ہے۔ اس فوقیت کے تین باعث ہیں۔ (۱) جن کلوں کے ذریعے اعلےٰ درجے کی صنعت اور حرفت کی چیزیں تیار ہوتی ہیں۔ وہ یورپ میں ہی ایجاد ہوئیں۔ (۲) کوئلہ اور لوہا جن کا خرچ ان کارخانوں میں کثرت سے ہوتا ہے۔ نہایت افراط سے پائے جاتے ہیں۔ اور ایسی جگہوں میں ہوتے ہیں۔ جو سمندر کے قریب واقع ہیں۔ اور اس لئے نہایت آسانی سے غیر ملکوں میں جا سکتے ہیں۔ (۳) سمندری کنارہ ایسا واقع ہوا ہے۔ کہ اہل یورپ اَور ملکوں سے کارخانوں میں استعمال کرنے کے لئے مصالح آسانی سے لا سکتے ہیں۔ اور اس سے اسباب تیار کرکے پھر ویسی ہی آسانی سے غیر ملکوں میں پہنچا سکتے ہیں +

# یورپ کا مغربی حصّہ

## جزائر برطانیہ

اس میں برطانیہ کلاں اَور آئرلینڈ اور کئی ایک چھوٹے چھوٹے جزیرے شامل ہیں۔ برطانیہ کلاں مشرق میں اور آئرلینڈ مغرب میں۔ ان دونو کے درمیان بحیرۂ آئرش ہے +

### برطانیہ کلاں

برطانیہ کلاں میں تین ملک ہیں۔ سکاٹ لینڈ شمالی کی طرف۔

انگلستان جنوب میں اور ویلز انگلستان کے مغرب میں۔ انگلستان ہمارے حکمرانوں کا وطن ہے ؛

برطانیۂ کلاں وسعت میں پنجاب کے چار پانچویں کے قریب ہے۔ اس کی سطح مختلف جگہوں میں مختلف قسم کی ہے۔ شمالی حصہ جس میں زیادہ تر سکاٹ لینڈ شامل ہے۔ پہاڑی ہے۔ انگلستان کی سرزمین ہموار ہے۔ مغرب کی طرف ویلز کا ملک بھی پہاڑی ہے۔ سکاٹ لینڈ کے پہاڑی حصّوں میں اکثر خوبصورت جھیلیں بھی ہیں۔ اور ایسا ہی انگلستان کے اُس حصے کا حال ہے۔ جو کوہ پِنی نائن کے مغرب میں ہے۔ ٹیمز انگلستان میں مشہور دریا ہے۔ سکاٹ لینڈ میں بڑا دریا کلائڈ ہے ؛

انگلستان نہایت دولتمند ملک ہے۔ تجارت میں اس کا نمبر دُنیا بھر میں اوّل ہے۔ کارخانوں کی وہ کثرت ہے۔ کہ اَور ملکوں میں کم نظر آتی ہے۔ روئی اور اُون کے کپڑے۔ لوہے کے اوزار اور کلیں۔ ریشمی اسباب۔ چینی اور شیشے کا کام نہایت خوبی سے تیار ہوتا ہے۔ تیار شدہ اسباب کے باہر لے جانے۔ اَور ملکوں سے اسباب لانے کے لئے اس جزیرے کے کنارے بے شمار بندرگاہیں ہیں۔ ہندوستان۔ اضلاع متحد اور آسٹریلیا سے انگلستان کی بڑی تجارت ہے۔ معدنیات میں سے کوئلہ سب سے زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ تانبا۔ لوہا اور چاندی بھی کانوں سے نکلتی ہے۔ مگر کوئلے کی پیداوار اور کلوں کے رواج سے انگلستان ایک ایسا ملک ہوگیا ہے۔ کہ اس کا ثانی صفحۂ دنیا پر بہت کم نظر آتا ہے۔ غلّہ نسبتاً کم پیدا ہوتا ہے۔ اور ضرورت کے لئے اَور ملکوں سے لایا جاتا ہے۔ تعلیم

نہایت ترقی پر ہے۔ چنانچہ جزائر برطانیہ میں گیارہ دار العلوم یعنی یونیورسٹیاں ہیں ٭

یہاں کی حکومت بادشاہ اور پارلیمنٹ سے متعلق ہے۔ بادشاہ مختلف صوبوں میں اپنے عُمّال اور کارکن مقرر کرتا ہے۔ صلح و جنگ کی شرائط بوقت ضرورت دیگر ملکوں سے طے کرتا ہے۔ پارلیمنٹ رعایا پر ٹکس لگاتی ہے۔ آمد و خرچ کا تخمینہ کرتی ہے۔ اور قانون بناتی ہے۔ اس میں لوگوں کے وکیل شامل ہوتے ہیں۔ جو بعد انتخاب پارلیمنٹ کے ممبر مقرر کئے جاتے ہیں ٭

یہ جزیرے نہایت آباد ہیں۔ بحساب اوسط ایک میل میں تین سو آدمی رہتے ہیں۔ سب سے زیادہ آباد انگلستان اور سکاٹ لینڈ کا درمیانی حصہ اور آئر لینڈ کا شمال مشرقی حصہ ہیں۔ سکاٹ لینڈ کا شمال مغربی نصف بہت کم آباد ہے۔ ان جزائر میں مندرجۂ ذیل شہر یاد رکھنے کے قابل ہیں ٭

انگلستان میں لندن دار الخلافہ ہے۔ دس میل لمبا اور سات میل چوڑا دریائے ٹیمز کے اِدھر اُدھر بسا ہوا ہے۔ دریا کے عبور کے لئے پُل بنے ہوئے ہیں۔ ایک سرنگ بھی دریا کے نیچے سے جاتی ہے۔ رات کو گلی کوچوں میں گیس کی روشنی کی جاتی ہے۔ مکانات اکثر دو منزلہ سہ منزلہ ہیں۔ بڑی تجارت کی جگہ ہے ٭

لورپول مغربی کنارے پر بندرگاہ ہے۔ یہاں سے کپاس باہر بھیجی جاتی ہے ٭

پورٹس متھ جنوبی کنارے پر نہایت مضبوط بحری قلعہ ہے۔

مان چسٹر دُنیا میں حرفت کاری کے لئے مشہور ہے۔ انگلستان میں جتنا کپڑا بنتا ہے۔ اس کا ⅘ یہاں بنایا جاتا ہے ۞

برمنگھم میں دھات کا ہر ایک قسم کا کام ہوتا ہے ۞

شفیلڈ چھُری اور چاقو کے لئے مشہور ہے ۞

اکسفورڈ اور کیمبرج مشہور دار العلوم ہیں ۞

سکاٹ لینڈ میں ایڈنبرا دار الخلافہ ہے۔ گلاسگو سکاٹ لینڈ میں سب سے بڑا شہر ہے۔ تجارت اور کارخانوں کے لئے مشہور ہے۔ ڈنڈی مشرقی کنارے پر ہے۔ کپڑے کی تجارت یہاں بہت ہوتی ہے ۞

## آئر لینڈ

یہ جزیرہ برطانیہ کے مغرب میں واقع ہے۔ سیلون سے ایک تہائی زیادہ ہے۔ چاروں کونوں پر پہاڑ ہیں۔ اندرونی سطح ایسی ہموار ہے۔ کہ دریا بھی نہایت دھیمے چلتے ہیں۔ دریائے شینن شمال سے جنوب کو بہتا ہے۔ اور مغرب کو ہوکر بحر ظلمات میں گرتا ہے۔ یہ دریا برطانیۂ کلاں اور آئر لینڈ میں سب سے بڑا ہے۔ تجارت بہت کم ہے۔ زراعت پر گزارا ہے۔ مگر وہ بھی پست حالت میں ہے۔ آئر لینڈ بھی سلطنت انگلشیہ کے ماتحت ہے۔ انگلستان کے پارلیمنٹ میں آئر لینڈ کے ممبر بھی شامل ہیں ۞

ملک چار صوبوں میں منقسم ہے۔ السٹر۔ لنسٹر۔ منسٹر اور کوناٹ۔ دار الخلافے کا نام ڈبلن ہے۔ یہاں سے بہت سی شراب سال بسال اور ملکوں کو بھیجی جاتی ہے ۞

# فرانس

شمال میں بلجیم و رودبار انگلستان۔ مغرب میں خلیج بسکے۔ جنوب میں سلطنت ہسپانیہ اور بحیرۂ روم۔ اور مشرق میں اٹلی و سوٹزرلینڈ ہے۔

وسعت میں یہ ملک پنجاب سے دُگنا ہے۔ یہاں کی زمین قریباً بالکل ہموار ہے۔ اگر کہیں پہاڑی قطعے واقع ہیں۔ تو ایسے ہیں۔ کہ آمد و رفت میں ان سے دِقت نہیں ہوتی۔ جنوبی سرحد پر پے ری نیز اور الپس کے مشہور پہاڑ ہیں۔ پے ری نیز سے دریاے گرون نکل کر شمال کو بہتا ہے۔ اور سین مشرقی حصے سے مغرب کی جانب چلتا ہے۔ دونو بحر ظلمات میں گرتے ہیں۔ فرانس کی زمین زراعت کے لیئے۔ یورپ کے تمام ملکوں کی زمین سے زیادہ موزوں ہے۔ گیہوں اصل پیداوار ہے۔ مگر اس کے علاوہ اور غلے بھی بہت پیدا ہوتے ہیں۔ میووں میں انگور اور شہتوت کثرت سے ہوتے ہیں۔ انگور ایک قسم کی شراب بنانے میں کام آتا ہے۔ جو دنیا بھر میں مشہور ہے۔ بورڈو کے قرب و جوار میں یہ شراب نہایت اچھی بنتی ہے۔ چنانچہ یہاں سے بہت سی شراب جہازوں میں لد کر اور ملکوں میں جاتی ہے۔ فرانس میں کارخانوں کی وہ کثرت نہیں۔ جو انگلستان میں ہے۔ وجہ یہ ہے۔ کہ کل چلانے کے لیئے کوئلا بہت کم ہوتا ہے۔ پھر بھی اُون اور ریشم کے بہت کارخانے ہیں۔ چنانچہ رواں۔ جو پیرس سے نیچے دریاے سین پر واقع ہے۔ کپاس کے کارخانوں کے لیئے مشہور ہے۔ اور لائل

میں ہر قسم کا کپڑا تیار ہوتا ہے۔ یہ اسباب اور فرانس کی شراب کثرت سے دوسرے ملکوں میں بھیجی جاتی ہے۔ اور وہاں سے لکڑی اور کپاس اور زندہ جانور فرانس میں لائے جاتے ہیں۔ اسباب اُتارنے چڑھانے کے لئے فرانس میں اکثر عمدہ عمدہ بندرگاہیں ہیں۔ سب سے مشہور ہیور دریائے سین کے دہانے پر اور بولون اور کیلے شمالی کنارے پر ہیں ٭

فرانس میں بادشاہ کوئی نہیں۔ تمام ملک میں وکیل انتخاب کئے جاتے ہیں۔ ان کی ایک مجلس ہوتی ہے۔ جس کا ایک شخص پریزیڈنٹ یعنی صدر مجلس منتخب ہوتا ہے۔ سلطنت کا کل کاروبار وہ شخص بمشورہ دیگر وکلاء کرتا ہے۔ یہ پریزیڈنٹ سات سال تک رہتا ہے۔ صدر مقام پیرس ہے۔ جو دنیا میں لنڈن سے اُتر کر دوسرے درجے پر ہے ٭

جزیرۂ کورسیکا جو فرانس کے جنوب مشرق میں واقع ہے۔ وہ بھی اسی سلطنت کے متعلق ہے ٭

## بلجیم

اس ملک میں یورپ کے تمام ملکوں سے زیادہ گنجان آبادی ہے۔ وسعت میں تو پنجاب کا دسواں حصہ ہوگا۔ مگر آبادی پنجاب کی ایک تہائی سے کسی طرح کم نہیں۔ اس کے شمال میں ہالینڈ ہے۔ مغرب میں بحیرۂ جرمن۔ جنوب میں فرانس۔ مشرق میں جرمنی۔ سطح زمین فرانس کی سی ہے۔ مشہور دریا سکلٹ ہے۔ جو فرانس سے آتا ہے۔ اور اس ملک سے گزر کر بحیرۂ جرمن میں جا گرتا ہے ٭

جو غلّے فرانس میں پیدا ہوتے ہیں۔ بلجیم میں بھی ہوتے ہیں۔ البتہ شہتوت اور انگور نہیں ہوتے۔ کوئلہ۔ لوہا اور جست کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ ان سے تجارت کے کارخانوں کو بہت مدد ملتی ہے۔ اس لئے بلجیم کارخانوں کے لئے مدت سے مشہور چلا آتا ہے۔ بندوق اور توپ جیسی بلجیم میں تیار ہوتی ہے۔ یورپ کے اور کسی ملک میں نہیں ہوتی۔ اون کے کارخانے بھی جا بجا پائے جاتے ہیں۔ شیشے کا بہت سا اسباب ہر سال بلجیم سے اور ملکوں میں جاتا ہے۔ تجارت کی ترقی سے انٹورپ یورپ میں نہایت عمدہ بندرگاہ ہوگیا ہے ؀

یہاں کا حکمراں ایک بادشاہ ہے۔ مگر قانون بنانے کے لئے رعایا کے منتخب کئے ہوئے وکیل ہیں۔ ان کو معقول تنخواہیں ملتی ہیں۔ یہاں کا دار السلطنت برسلز ہے۔ جو ملک کے وسط میں واقع ہے۔ دری اور لیس کی ساخت کے لئے مشہور ہے ؀

بلجیم میں اس قدر جنگ ہو چکے ہیں۔ کہ اس ملک کا نام یورپ کا جنگی میدان پڑ گیا ہے ؀

## ہالینڈ

اس کے شمال اور مغرب میں بحر شمالی ہے۔ جنوب میں بلجیم اور مشرق میں جرمنی ہے ؀

یہ ملک پنجاب کے نویں حصے سے کچھ زیادہ ہے۔ مگر آبادی پنجاب کے پانچویں حصے کے قریب ہے۔ سطح ہموار ہے۔ دریائے رائن جرمنی سے اور دریائے ماس بلجیم سے آکر اس میں

داخل ہوتے ہیں۔ ان دونو میں نہروں کا ایک جال بُنا ہوُا ہے۔ جس سے زمین کی آبپاشی اور آمد و رفت کی جاتی ہے۔ یورپ کے اور کسی ملک میں نہروں سے اتنا کام نہیں لیا جاتا۔ جتنا ہالینڈ میں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ یہاں کی زمین نہایت سیراب ہے۔ چونکہ گھاس کثرت سے پیدا ہوتی ہے۔ مال مویشی بھی بہت پائے جاتے ہیں۔ دوودھ افراط سے پیدا ہوتا ہے۔ باقی پیداوار بلجیم کی سی ہے۔ کارخانوں کا کچھ ایسا زور نہیں۔ مگر اُونی اور سُوتی کپڑا خاصہ تیار ہوتا ہے ⁂

یہاں بھی بادشاہ کے ساتھ وکلاے ملک کی جماعت شامل رہتی ہے۔ دار الخلافہ ہیگ ہے ⁂

# وسطی یورپ

اس حصّے میں سلطنت جرمنی۔ سوٹزرلینڈ اور آسٹریا شامل ہیں ⁂

## سلطنت جرمنی

سلطنت جرمنی ۲۶ ریاستوں کا مجموعہ ہے۔ ان میں سے چار پرشیا۔ بویریا۔ ورٹمبرگ اور سکسنی تو بڑی ہیں۔ ان کے مالک بادشاہ کہلاتے ہیں۔ باقی ۲۲ ریاستیں مختلف رئیسوں کے ماتحت ہیں ⁂ یہ سلطنت پنجاب سے قریباً دُگنی ہے۔ مگر آبادی میں اس سے ڈھائی گنا ہے ⁂

اس کے شمال میں بحیرۂ بالٹک - ڈنمارک اور بحیرۂ شمالی ہے۔ مغرب میں ہالینڈ - بلجیم اور فرانس - جنوب میں سوئٹزر لینڈ اور آسٹریا - اور مشرق میں آسٹریا اور روس ؎

جنوبی اور مغربی حدود پر پہاڑوں کے چھوٹے چھوٹے سلسلے ہیں - ان میں جہاں کہیں رستہ ملا ہے - ریل بنی ہوئی ہے - یہ علاقہ عموماً پہاڑی ہے - مگر زمین زرخیز اور آب و ہوا خوشگوار ہے۔ پہاڑوں میں کوئلہ - تانبا - جست - چاندی اور لوہا بہت نکلتے ہیں۔ جن سے کارخانوں کے لئے مصالح اور لوگوں کے لئے روزگار بہم پہنچتا ہے - سب قسم کی صنعت اور حرفت کے کارخانے ان مغربی حصوں میں واقع ہیں - یہی وجہ ہے - کہ یہ حصے آبادی میں بھی نہایت گنجان ہیں - غلے کی اجناس مثلاً گیہوں - جوی - باجرہ وغیرہ اور دیگر پیداواریں ان حصوں میں زیادہ ہوتی ہیں - شمال اور مشرقی حصے ایک وسیع میدان میں واقع ہیں - ڈینیوب کے سوا جرمنی کے بڑے بڑے دریا مثلاً رائن - البے - اوڈر اور وسچولا اسی میدان میں بہتے ہیں - ڈینیوب جنوب مشرقی حصے سے ہوتا ہوا ملک آسٹریا میں داخل ہوتا ہے - ان حصوں میں سردی شدت سے پڑتی ہے - زمین کی پیداوار بھی کچھ نہیں - اسی لئے آبادی یہاں کم ہے ؎

یورپ میں جرمنی علم و فضل کا وطن گنا جاتا ہے - تعلیم کا چرچا اس قدر ہے - کہ جرمنی میں شاذ و نادر کوئی ایسا شخص ملتا ہے - جو لکھنا پڑھنا نہ جانتا ہو - زمانۂ حال کے فلسفہ - طبعیات - حکمت اور الٰہیات کے بہت عالم و فاضل جرمنی میں ہوئے ہیں ؎

کل ملک میں اکیس مشہور دار العلوم ہیں۔اور ابتدائی تعلیم کے لئے مدرسوں کا کوئی شمار نہیں۔جو شخص اپنے بال بچوں کو مدرسے میں تعلیم کے لیۓ نہیں بھیجتے۔اُن کو سرکار کی طرف سے سزا ہوتی ہے۔اور جب تک سرکاری ممتحن کسی شخص کی تعلیم دینے کی قابلیت کی تصدیق نہ کر لیں۔اس کو الف بے تے بھی پڑھانے کی اجازت نہیں ہوتی۔مدرسوں میں قواعد سکھائی جاتی ہے۔بیس اور تیئیس برس کے درمیان کے نوجوانوں کو حکماً فوج کی نوکری تین سال کرنی پڑتی ہے۔اس کے بعد سال بھر میں صرف ۱۴ دن کام لیا جاتا ہے۔اور باقی ایام میں ان کو اپنا کار و بار کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔ہاں لڑائی کے وقت ان سب کو میدان جنگ میں لیا جاتا ہے؛

شاہ پرشیا اس ساری سلطنت کا شاہنشاہ تسلیم کیا گیا ہے۔ دار الخلافہ برلن ہے۔ ہے نوور۔ ڈرسڈن۔ ہیمبرگ اور مشہور شہر ہیں؛

## سوٹزرلینڈ

سوٹزرلینڈ ایک نہایت چھوٹا سا ملک ہے۔جو یورپ کے عین درمیان میں واقع ہے۔اس کی وسعت پنجاب کے ساتویں حصے کے برابر ہے۔سطح عموماً پہاڑی ہے۔جو حصے میدان میں واقع ہیں۔ان میں چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں ہیں۔سلسلۂ کوہ الپس مشرق اور جنوب میں واقع ہے۔پہاڑ کے عبور کرنے کے لئے ریل بنی ہوئی ہے۔اس ریل کا ٹنل دنیا میں سب سے لمبا ہے؛

کوہ الپس سے دریا نکل کر ملک میں چاروں طرف بہتے

ہیں۔ ان میں سے رائن اور رون قابل ذکر ہیں۔ سوٹزرلینڈ کی جھیلیں خوبصورتی کے لئے مشہور ہیں۔ لیوسرن پر جو ملک کے وسط میں واقع ہے۔ یورپ اور امریکہ کے سیّاح سیر کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ اس جھیل کے کناروں پر دو پہاڑ ہیں۔ جن کی عین چوٹی تک ریل بنی ہوئی ہے۔ یہاں سے ارد گرد کی سر زمین کی عجیب سیر ہوتی ہے *

تجارت میں بھی سوٹزرلینڈ اور ملکوں سے ہیٹا نہیں۔ گو کوئلا یہاں کم ہوتا ہے۔ مگر کارخانوں کی کلیں چلانے کے لئے پانی کی بڑی افراط ہے۔ کچھ اس وجہ سے اور کچھ اس لئے کہ یہاں مزدوری بہت سستی ہے۔ اور سوٹزرلینڈ یورپ کے نہایت آباد حصوں سے چاروں طرف گھرا ہوا ہے۔ تجارت روز افزوں ترقی پر ہے۔ سرکار کی طرف سے حرفت کاری کے سکول بھی یہاں اسی غرض سے قائم ہوئے ہیں۔ یہاں کے ریشمی اور نقرئی کپڑے۔ گاچ اور چکن اور گھڑیاں بہت مشہور ہیں *

سلطنت جمہوری ہے۔ صدر مقام برن ۔ جنیوا۔ زیورچ اور بیل تجارتی شہر ہیں *

## آسٹریا

شمال میں روس اور سلطنت جرمنی۔ مشرق میں روس اور ریاست رومینیا۔ جنوب میں روم۔ بحیرۂ بالٹک۔ مغرب میں اٹلی۔ سوٹزرلینڈ اور سلطنت جرمنی *

یہ ملک وسعت میں پنجاب کے دُگنے سے کچھ زیادہ ہے ۔ مگر

ویسا آباد نہیں۔ سلسلۂ کوہ الپس یہاں بھی مغربی حصّوں تک پہنچتا ہے۔ یہ علاقہ زمانۂ قدیم میں بہت مشہور تھا۔ وجہ یہ ہے کہ اس میں سے ایک بڑی سڑک گزرتی تھی۔ جس پر سے جرمنی کے بڑے بڑے شہروں سے ایک طرف اور اٹلی کے شہروں سے دوسری طرف آمد و رفت ہوتی تھی۔ اور ہندوستان کے بحری راستہ دریافت ہونے سے پہلے ہندوستان کی پیداوار یورپ کے وسطی ممالک میں اسی راستے لائی جاتی تھی۔ مشرقی حصوں میں کوہ کارپیتھین کا سلسلہ واقع ہے۔ جو شمال سے جنوب کو نصف دائرے کی شکل میں پھیلا ہوا ہے۔ جرمنی سے جو حد ملتی ہے۔ اس پر اکثر پہاڑ واقع ہیں۔ ڈینیوب بڑا دریا ہے۔ دائیں بائیں سے بہت معاون کوہ الپس اور کوہ کارپیتھین سے نکل کر اس میں شامل ہوتے ہیں ؛

زمین زراعت اور معدنی اشیا کی پیداوار کے لئے بہت مناسب ہے۔ صوبۂ ہنگری کے سے گیہوں یورپ کے اَور کسی ملک میں پیدا نہیں ہوتے۔ ان کا آٹا بنا کر اور بوریوں میں بند کرکے تجارت کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ گیہوں اور اَور غلے فیوم سے لدکر باہر بھیجے جاتے ہیں۔ جو اس مطلب کے لئے نہایت اچھا بندرگاہ ہے اور ساحل ایڈریاٹک پر واقع ہے۔ کوئلہ۔ لوہا۔ سونا اور چاندی بھی برآمد ہوتے ہیں۔ کارخانے رونق پر ہیں۔ شیشے کا بیل دار کام زیادہ تر اسی ملک سے بن کر باہر جاتا ہے ؛

اس ملک کے دو بڑے حصے ہیں۔ شمالی حصے کو آسٹریا خاص کہتے ہیں۔ اور جنوبی کا نام ہنگری ہے۔ ان میں سے ہر ایک

ہیں کئی صوبے واقع ہیں۔ دار الخلافہ ویانا ہے۔ یہاں کا طبی دار العلوم نہایت مشہور ہے۔ بوڈا پسٹ صوبۂ ہنگری کا دار الخلافہ ہے۔ ایڈریاٹک کے عین سرے پر ایک اور بندرگاہ ٹریسٹ واقع ہے۔ صنعت و حرفت کی چیزیں جو آسٹریا کے کارخانوں میں بنتی ہیں۔ یہاں سے ہی اور ملکوں میں بھیجی جاتی ہیں۔

# مشرقی یورپ

## روس

شمال میں بحر منجمد شمالی۔ مشرق میں کوہ یورال۔ بحر کیسپین۔ جنوب میں کوہ قاف۔ بحیرۂ اسود۔ رومانیا اور آسٹریا۔ مغرب میں بحیرۂ بالٹک اور جرمنی۔ یہ ملک برّ اعظم یورپ کے نصف سے زیادہ میں پھیلا ہوا ہے۔ اس کا رقبہ ہندوستان سے ڈیڑھ گنا ہے۔ مگر آبادی ہندوستان کی آبادی کا صرف تیسرا حصہ ہے۔

روس ایک بڑا بھاری میدان ہے۔ جس کا وسط ۱۱۰۰ فٹ کے قریب اونچا ہے۔ یہاں سے روس کے بڑے بڑے دریا نکلکر ملک کی مختلف اطراف میں بہتے ہیں۔ والگا ان میں سب سے مشہور ہے۔ ڈان۔ نیپر۔ ڈوینا اور دریا ہیں۔

روس میں سردی گرمی دونو نہایت شدّت سے ہوتی ہیں۔ بارش کی کمی سے اکثر توڑا پڑ جاتا ہے۔ یہاں سب سے بڑی فصل رائی کی ہوتی ہے۔ اس سے اتر کر گیہوں۔ جو بھی ہوتے ہیں۔ غلہ باہر بھیجا جاتا ہے۔ ... میں روس

اور ہندوستان کے زمینداروں کا غلّہ بھیجنے میں مقابلہ ہو رہا ہے۔ جس میں روس والے بہت کم رہے ہیں۔اس لیئے اب کشاورزی کے آلات اور کلیں اور ملکوں سے منگا کر استعمال کرنے لگ گئے ہیں۔اور ریلیں بھی زیادہ کرائی ہیں۔تاکہ اسباب اور غلّے کی آمد برآمد میں سہولیت ہو ؛

روس کا بادشاہ خود مختار ہے۔اور روس خاص کے علاوہ صوبجات فنلینڈ اور پولینڈ بھی اسی کی عملداری میں ہیں۔صدر مقام سینٹ پیٹرز برگ ہے۔جو دریاے نیوا پر واقع ہے۔اور بڑا بندرگاہ ہے۔استرخاں دریاے والگا پر جھیل کیسپین کے پاس بڑی بھاری تجارت گاہ ہے۔یہاں سے سنٹرل ایشیا اور فارس کی کپاس اور باکو سے مٹی کا تیل روس کے باقی حصّوں میں جاتا ہے۔ ماسکو عین وسط میں پرانا دار الخلافہ ہے۔ اب یہاں تجارت بہت ہوتی ہے ؛

# شمالی یورپ

اس حصّے میں جزیرہ نماے سکنڈے نیویا اور ڈنمارک شامل ہیں ؛

## جزیرہ نماے سکنڈے نیویا

جزیرہ نماے سکنڈے نیویا کے شمال میں بحر شمالی۔مغرب میں بحر ظلمات۔جنوب میں بحیرۂ شمالی اور بحیرۂ بالٹک کا کچھ حصہ مشرق میں بحیرۂ بالٹک اور روس ہے

اس جزیرہ نما میں دو ملک شامل ہیں۔ سویڈن مشرق میں اور ناروے مغرب میں۔ دونو ایک بادشاہ کے ماتحت ہیں ٭ ناروے سویڈن کے مقابلے میں زیادہ پہاڑی ہے۔ دونو ملکوں کے کناروں پر اچھے اچھے بندرگاہ ہیں۔ جہاں سے لکڑی۔ شہتیر اور مچھلی اور ملکوں میں بھیجی جاتی ہے۔ ان ملکوں میں مچھلیاں پکڑنے کے بہت گھاٹ ہیں اور نہایت مشہور ہیں۔ لوہا اور فولاد باہر بھیجنے کے لئے کثرت سے تیار ہوتا ہے۔ سویڈن کا دارالسلطنت سٹاک ہولم ہے۔ اور ناروے کا کرسچی آنا ٭

## ڈنمارک

یہ ایک چھوٹا سا ملک ہے۔ اس میں جزیرہ نمائے جٹلینڈ اور چند اور چھوٹے چھوٹے جزیرے شامل ہیں۔ جو بحیرۂ بالٹک میں ہیں۔ ان میں سے زی لینڈ اور فونن مشہور ہیں ٭ اس ملک کے لوگ زیادہ تر مویشی۔ بھیڑ اور گھوڑے پلتے ہیں۔ مکھن تجارت کے لئے اور ملکوں میں کثرت سے جاتا ہے۔ صنعت اور حرفت کی چیزیں۔ اور کوئلہ۔ لکڑی۔ کافی یہاں لائی جاتی ہیں ٭ دارالسلطنت کوپن ہیگن ہے ٭

آئس لینڈ بھی اسی سلطنت کے قبضے میں ہے۔ اس میں ایک بڑا پہاڑ ہے۔ جس سے آگ کے شعلے نکلتے رہتے ہیں۔ اس کا نام ہکلا ہے۔ یہاں کے اُبلتے پانی کے چشمے بھی قابل دید ہیں ٭

# بحیرۂ روم کے جزیرہ نما

## جزیرہ نمائے آئی بیریا

شمال میں کوہ اے پی نائنز اور خلیج بسکے۔ مغرب میں بحر ظلمات جنوب میں بحر ظلمات و بحیرۂ روم۔ مشرق میں بحیرۂ روم ٭

اس میں دو ملک شامل ہیں۔ ہسپانیہ مشرق میں اور پرتگال مغرب میں۔ دونو کی سطح بہت پہاڑی ہے۔ اونچے اونچے پہاڑوں کے سلسلے شرقاً غرباً ملک میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ان میں سے بعض برفانی ہیں۔ چونکہ بارش اکثر حصّوں میں عموماً کم ہوتی ہے۔ آبپاشی کا بہت کام دریاؤں سے لیا جاتا ہے۔ جہازرانی کے لئے یہ دریا کچھ ایسے مفید نہیں۔ کیونکہ جَیپے چپّے پر ان کا راستہ پہاڑوں سے کٹا ہوا ہے ٭

ان ملکوں میں ہر قسم کا غلہ پیدا ہوتا ہے۔ خود رو انگور کے میدانوں کے میدان نظر آتے ہیں۔ اس کی شراب بن کر اَور ملکوں میں جاتی ہے۔ سب سے زیادہ اور قابل پسند میوہ یہاں رنگترہ ہوتا ہے۔ ایک قسم کی گھاس جس سے کاغذ بنتا ہے۔ اور کورک (کاک) یہاں کی خاص پیداوار ہیں۔ معدنیات میں سے لوہا۔ چاندی۔ تانبا وغیرہ بھی پائے جاتے ہیں۔ مگر کوئلہ کم ہوتا ہے ٭

ان ملکوں کی حکومت ایک بادشاہ اور پارلیمنٹ کے متعلق ہے جس میں رعایا کے وکیل شامل ہوتے ہیں۔ ہسپانیہ کا دار الخلافہ

میڈرڈ ہے۔اور پرتگال کے صدر مقام کا نام لزبن ہے؛

# اٹلی

شمال میں آسٹریا کا مغربی حصہ۔ مشرق میں بحیرۂ ایڈریاٹک جنوب میں بحیرۂ روم۔ مغرب میں بحیرۂ روم اور فرانس +

وسعت میں یہ ملک پنجاب کے برابر ہے۔ مگر آبادی پنجاب سے ڈیڑھ گنا ہے۔یورپ کے نہایت آباد ملکوں میں سے ہے۔ شمال اور مغرب میں پہاڑوں کے سلسلے ہیں۔ سلسلۂ کوہ اپی نائنز ملک کے بیچوں بیچ قریباً جنوب تک چلا گیا ہے۔ سب سے زیادہ لمبا دریا ٹائبر ہے۔ بارش کی یہاں کچھ قلّت نہیں۔ مکّی اور گیہوں کثرت سے بوئے جاتے ہیں۔ چاول بھی اکثر ہوتے ہیں۔ انگور۔ زیتون اور اَور پھل بھی پائے جاتے ہیں۔ معدنی چیزوں میں سے گندھک۔ لوہا اور سنگ مرمر بہت ملتا ہے۔ شراب۔ شیشے کا اسباب اور ریشم اَور ملکوں میں بہت بھیجا جاتا ہے +

طرز حکومت جمہوری ہے۔ دار الخلافہ شہر روما دریائے ٹائبر پر واقع ہے۔ یہ شہر زمانۂ قدیم میں نہایت مشہور رہ چکا ہے۔ اُس وقت یہ ایک بڑی سلطنت کا پایۂ تخت تھا جو بحیرۂ روم کے تمام ساحل پر پھیلی ہوئی تھی۔ اور مغربی یورپ کے اکثر ملک یہاں تک کہ برطانیۂ کلاں بھی اس میں شامل تھے۔ بعد ازاں روما دیر تک عیسائی مذہب کے پادریوں کا پایۂ تخت رہا +

نیپلز اٹلی میں نہایت آباد اور خوبصورت شہر ہے۔جنوب مشرق میں بحیرۂ ایڈریاٹک پر برنڈزی بہت مشہور ہے۔بحری مسافر

مغربی یورپ کے ملکوں میں جانے کے لئے یہاں سے ریل کا سفر شروع کرتے ہیں*

جزیرۂ سسلی جو اٹلی کے جنوب میں ہے۔ اور سارڈینیا جو سسلی کے شمال مغرب میں ہے۔ اسی ملک کی عملداری میں ہیں*

## جزیرہ نمائے بالکن

اس میں یورپی روم۔ یونان اور چند اَور چھوٹی چھوٹی ریاستیں مثلاً بلگیریا۔ رومیلیا۔ سرویہ وغیرہ شامل ہیں۔ اس جزیرہ نما کی سرزمین پہاڑی ہے۔ کوہ بالکن جس سے جزیرہ نما کو بھی بالکن کہتے ہیں۔ دریائے ڈینیوب کے جنوب مشرق کو مغرب میں پھیلا ہوا ہے۔ باقی جگہوں میں پہاڑ اور پہاڑیاں بہت ہیں*

### روم

روم اس جزیرہ نما میں سب سے بڑا ملک ہے۔ جزیرۂ کریٹ جو یونان کے جنوب میں ہے۔ وہ بھی اسی ملک کی عملداری میں ہے۔ لوگ زیادہ تر زراعت پیشہ ہیں۔ روئی اور چمڑے کے کارخانے بہت رونق پر ہیں۔ دار السلطنت قسطنطنیہ ہے۔ جو آبنائے باسفورس پر واقع ہے۔ یہ ملک مسلمانوں کا ہے۔ اہل تشیعہ کے سوائے دُنیا کے باقی کل مسلمان شاہِ روم کو اپنا مذہبی سرگروہ مانتے ہیں۔ وجہ یہ ہے۔ کہ مکّہ اور مدینہ جہاں سے اسلام کی ابتدا ہوئی ہے۔ اسی بادشاہ کے زیر حفاظت ہیں*

## یونان

اس کے شمال میں یورپی روم اور باقی اطراف میں سمندر ہے۔ یہ ایک چھوٹی سی سلطنت ہے۔ جو پنجاب کے پانچویں حصے کے برابر ہے۔ یہاں کی آبادی بہت کم ہے۔ اس کے متعلق ارد گرد کے بہت جزیرے ہیں۔ ان میں سب سے بڑا نیگرو پانٹ ہے ۞

یونان کی مشہور پیداوار ایک قسم کا میوہ ہے۔ جو خشک کرکے اور ملکوں میں بھیجا جاتا ہے۔ اسے کرنٹ کہتے ہیں۔ یہاں کا دار السلطنت ایتھنز ہے۔ جو کبھی نہایت مشہور تھا ۞ قدیم زمانے میں یونان علم و حکمت کی کان تھی۔ یہاں کے حکما نہایت مشہور تھے۔ سقراط۔ افلاطون اور ارسطو یہاں ہی پیدا ہوئے تھے۔ اسکندر اعظم بھی یہاں ہی کا رہنے والا تھا ۞

اب ہم اُس برّ اعظم میں داخل ہوتے ہیں۔ جو بحیرۂ روم کے جنوب میں واقع ہے۔ یہ ایشیا سے خاکنائے سویز کے ذریعے ملا ہوا تھا۔ مگر اب خاکنائے کٹ کر نہر سویز بن گئی ہے۔ بحیرۂ قلزم اور بحر ہند جو اس کے مشرق کی طرف واقع ہیں۔ اس کے اور ایشیا کے درمیان حائل ہیں۔ اس کے جنوب میں بحر جنوبی واقع ہے۔ اور مغرب میں وہی بحر اوقیانوس جو یورپ کے مغربی ساحل کو گھیرتے ہوئے ہے

کل برّ اعظموں سے یہ وسعت میں دوسرے درجے پر ہے - یا یوں سمجھو - کہ ایشیا کا ⅔ حصّہ - اس کو عموماً جبش بھی کہتے ہیں - کیونکہ اکثر حبشی قوم کے لوگ ہی اس کے وسط اور جنوب میں آباد ہیں - جن کا رنگ کالا ہوتا ہے - اِس برّ اعظم کا بہت بڑا حصّہ بیابان ہے - اور اس میں بارش کم ہوتی ہے - گرمی سخت پڑتی ہے - لوگوں کی حالت اور طرز حکومت پسندیدہ اور شائستہ نہیں ہے - اِسی سبب سے اس برّ اعظم کی آبادی کم ہے ؛

یہ دُنیا کے کل برّ اعظموں میں سب سے گرم ہے - خاص کر صحرا یا بیابان کلاں کا علاقہ جس میں عموماً نہ تو درخت ہیں نہ پانی - بارش کا نام و نشان نہیں - بڑے بڑے رستوں میں کئی دنوں کے سفر کے بعد پانی کے چشمے ملتے ہیں - اور سوداگر اونٹوں کی مدد سے ایک چشمے سے دوسرے چشمے تک پہنچتے ہیں - صحرا کی سرحد پر اور جھیل چاڈ کے شمال و مشرق میں حبشی کا ملک پہاڑی اور خوب سیراب ہے - جنوب میں کیپ کالونی اور شمال میں ساحل بربر کی آب و ہوا عمدہ ہے - لیکن بارش کی کمی ان میں بھی ہے ؛

بعض جانور اسی برّ اعظم میں نہیں پائے جاتے - اور بعض ایسے ہیں - جو خاص اسی میں پائے جاتے ہیں - مثلاً ریچھ افریقہ میں نہیں ہوتا - اور دریائی گھوڑا اس زمانے میں افریقہ میں ہی ہوتا ہے - شکل اور قد میں یہ گینڈے سے ملتا جلتا ہے - لیکن اس کی چوڑی ناک پر کوئی سینگ نہیں ہوتا - ان کے گلّے کے گلّے جاتے دیکھے گئے ہیں - جب تک اس

پر حملہ نہ کیا جائے۔ یہ کسی کو کچھ نہیں کہتا ؛

یہاں پرندے بھی بہت ہوتے ہیں۔ افریقہ کا خاص پرند شتر مرغ ہے۔ جو چھ فٹ سے آٹھ فٹ تک اونچا ہوتا ہے۔ بدن اس کا بھاری ہوتا ہے۔ لیکن بازو چھوٹے جن سے یہ اُڑ تو نہیں سکتا۔ لیکن ایسا تیز دوڑتا ہے۔ کہ تیز سے تیز قدم گھوڑا پیچھے رہ جاتا ہے۔ اس کے پر زیبائش کے کام آتے ہیں۔ شتر مرغ پیرس میں بچّوں کی ہلکی پھلکی گاڑیوں میں جوتے جاتے ہیں ؛

ساحل گنی پر تاڑ کے درخت سے ایک خاص قسم کا روغن نکلتا ہے۔ جو ریل کی گاڑیوں کو لگانے کے لئے تمام دُنیا میں بھیجا جاتا ہے ؛

بردہ فروشی اگلے زمانے کی نسبت بہت کم ہو گئی ہے۔ لیکن کہیں کہیں اب بھی ہے ؛

وسط کے بہت بڑے بڑے دریاؤں کی ریت میں سونا ملتا ہے۔ جنوبی افریقہ میں الماس اور مشرق میں کافی پیدا ہوتی ہے ؛

اندرونی افریقہ کے بڑے بڑے حصّے ابھی تک معلوم نہیں ہوئے۔ صرف ساحل کا جزوی طور پر حال معلوم ہؤا ہے۔ جس قدر معلوم ہے۔ اُس کے بڑے بڑے حصّے ذیل میں درج ہیں ؛

شمال میں۔ مصر مع نوبہ اور صوبجات بربر جن میں ٹریپولی۔ ٹیونس۔ الجیریا اور مراکو شامل ہیں ؛

وسط میں۔ ایبے سینیا۔ صحرا یا بیابان کلاں اور سوڈان ؛

مغرب میں سنی گیمبیا۔ اپر گنی اور لوئر گنی۔ کانگو کی ریاست ؛

جنوب میں کیپ کالونی یعنی راس اُمید کی بستی -- نٹال - آرنج فری سٹیٹ یعنی دریاے آرنج کی خود مختار ریاست اور ٹرینسوال ❖
مشرق میں موزنبیق بمع سفالا - زنگبار - اجان اور سمالی ❖

## دریا اور جھیلیں

دریاے نیل افریقہ کا نہایت مشہور دریا ہے - یہ اب تحقیق ہوگیا ہے - کہ نیل ابیض (سفید) دو بڑی جھیلوں وکٹوریا نائنزا اور البرٹ نائنزا سے نکلتا ہے - وکٹوریا نائنزا زنگبار سے شمال و مغرب کی طرف ۵۰۰ یا ۶۰۰ میل سے زیادہ فاصلے پر نہیں ❖

خرطوم کے مقام پر جنوبی نوبہ میں ایک اور بڑا دریا جسے نیل ازرق (سیاہ) بولتے ہیں - ایبے سینیا کے جنوب و مشرق سے نکل کر اس میں آملتا ہے - پھر یہ دونو نیل کے نام سے موسوم ہوتے ہیں - جو مصر و نوبہ کی تنگ وادی میں سے گزر کر شمال میں بہتا ہوا بحیرۂ روم میں جا گرتا ہے ❖

وکٹوریا نائنزا سے جنوب و مغرب کی طرف چار سو میل کے فاصلے پر ایک اَور بڑی جھیل ٹانگانیکا واقع ہے - جس میں سے ایک بڑا دریا یسولابا نکلتا ہے - یہی دریا افریقہ کے وسط میں سے گزرتا ہوا مغرب کی طرف چلا جاتا ہے - جہاں یہ کانگو کے نام سے مشہور ہے - یہ لمبائی میں نیل سے دوسرے درجے پر ہے ❖

جھیل ٹانگانیکا سے تھوڑی دُور مغرب اور جنوب مغرب کی

طرف ایک اور بڑے دریا زمبیزی کے چشمے موجود ہیں۔ جو جنوب اور مشرق کی طرف بہتا ہؤا جزیرۂ مدغاسکر کے عین مقابل بحر ہند میں جا گرتا ہے ؛

مغربی افریقہ کا نہایت مشہور دریا نائیجر ہے۔ جو صحرا کے جنوب اور خلیج گنی کے شمال سے گزرتا ہؤا اسی خلیج میں جا گرتا ہے۔ یہ ایسے خم کھاتا ہؤا جاتا ہے۔ کہ مختلف حصّوں میں اس کے علیحدہ علیحدہ نام ہیں۔ چنانچہ وسطی افریقہ میں قصبۂ ٹمبکٹو کے قریب اس کا نام جلیبا ہے۔ لیکن سمندر کے قریب کورا ؛

افریقہ کے نہایت مغربی حصّے میں تین اور بڑے بڑے دریا ہیں۔ یعنی سنی گال۔ گیمبیا۔ ریو گرینڈی۔ یہ دریا ایک زرخیز مُلک (سنی گیمبیا) کو سیراب کرتے ہیں۔ اور بحر اوقیانوس میں گرتے ہیں ؛

دریاے آرنج افریقہ کے جنوب میں بڑا دریا ہے۔ جو مغرب کی طرف بہتا ہؤا بحر اوقیانوس میں جا گرتا ہے۔ اس کے معاون وال کی ریت سے الماس اور اور بعض معاونوں کی ریت سے سونا نکلتا ہے ؛

ایک چھوٹی سی جھیل ایبے سینیا میں واقع ہے۔ جس کا نام ڈیمبیا ہے۔ البرٹ نائنزا سے جنوب مشرق کو جھیل نیاسا ہے۔ اور اس کے قریب جھیل شروا موزمبیق میں ہیں۔ ان جھیلوں میں سے بہت سی تو تھوڑے ہی عرصے سے دریافت ہوئی ہیں۔ چنانچہ پہلے تو بڑی جھیل چاڈ ہی مشہور تھی۔ جو سوڈان کے

مشرق میں واقع ہے ٭

## پہاڑ

(۱) سلسلۂ کوہستان جو نائیجر کے چشموں اور سمندر کے درمیان واقع ہے۔ (۲) کوہ اطلس جو بربر میں واقع ہے۔ (۳) کوہ ابی سینیا جو ابی سینیا میں ہے۔ (۴) کیمرن۔ (۵) کوہستان کانگ اپر گنی میں۔ (۶) نیویلڈ کیپ کالونی میں۔ (۷) کوہ کلیمانڈ جارو جو زنگبار میں ہے۔ اس کی چوٹی تقریباً ۳½ میل اونچی ہے۔ اور افریقہ میں سب سے بلند ہے۔ خطِ استوا سے قریب تر یہی چوٹی ہے جو ہمیشہ برف سے مستور رہتی ہے۔ (۸) کینیا جو اس سے شمال کی طرف ہے۔ بلندی میں دوسرے درجے پر ہے ٭

## جزائر

بحر اوقیانوس میں جزائر مڈیرا۔ کینیری۔ جزائر کیپ ورڈ۔ ایسنشن اور سینٹ ہلینا ہیں ٭ جزائر کینیری اور مڈیرا۔ یورپ کے جزائر ازورز کی طرح بحر اوقیانوس کی سطح کے اوپر اٹھے ہوئے آتش خیز پہاڑوں کی چوٹیاں سی ہیں۔ اور سب کے سب بڑے زرخیز۔ کینیری کے جزائر میں سے سب سے اونچا آتش خیز پہاڑ ٹینرف ہے۔ جسے پام ٹینرف بولتے ہیں۔ یہ جزائر ہسپانیہ کے متعلق ہیں۔ کینیری کے جزیروں میں ایک اور مشہور جزیرہ فیرو ہے۔ جس کو تمام جغرافیہ دانوں نے طول بلد ماپنے کا مقام قرار دیا ہے۔ کیونکہ اس سے تمام پرانی دنیا مشرق میں

ہو جاتی ہے۔ اور تمام نئی دُنیا مغرب میں۔ ٹینرف کا دار الخلافہ سینٹا کروز ہے ؛ مڈیرا جس کا دار الخلافہ فنشل ہے۔ پرتگال سے متعلق ہے۔ یہ کینیری کی نسبت بڑا سرسبز ہے اور عمدہ شراب کے واسطے مشہور ہے ؛ جزائر کیپ ورڈ راس ورڈ کے مغرب کی طرف پرتگال کے متعلق ہیں۔ اِن میں گرمی بہت ہوتی ہے۔ دُخانی جہازوں میں یہیں کوئلے بھرے جاتے ہیں ؛ ایسن شن اور سینٹ ہلینا انگریزوں کے ماتحت ہیں۔ سینٹ ہلینا پر اکثر جہاز ٹھیرا کرتے ہیں۔ شاہ نپولین اس جزیرے میں مقید رہا تھا ؛ بحرِ ہند میں مڈغاسکر۔ بوربون۔ ماریشس اور سقوطرہ ہیں ؛ مڈغاسکر برِّ اعظم کے مشرق میں بہت بڑا جزیرہ فرانسیسوں کے ماتحت ہے۔ زمین بڑی زرخیز ہے اور مویشی بکثرت پائے جاتے ہیں۔ ٹے نے نیریوو وسط میں اس کا دار الخلافہ ہے ؛ ماریشس اور بوربون دو چھوٹے چھوٹے جزیرے مڈغاسکر کے مشرق کی طرف واقع ہیں۔ اِن دونو جزیروں میں چینی بہت پیدا ہوتی ہے۔ ماریشس جس کا دار الخلافہ فورٹ لیوس ہے۔ انگریزوں کے متعلق ہے۔ اور بوربون فرانسیسوں کے۔ ماریشس میں بہت سے قلی کام کے واسطے بنگال سے بھیجے جاتے ہیں۔ سقوطرہ جو تھوڑے عرصے سے انگلستان کی سلطنت میں شامل ہو گیا ہے۔ راس گارڈا فوئی سے مشرق کی طرف واقع ہے اور ایلوے کے واسطے مشہور ہے ؛

## مصر بمع نوبہ

مصر۔ یہ ایک چھوٹا سا ملک افریقہ کے شمال و مشرقی گوشے

میں واقع ہے۔ اس کی حدود اربعہ یہ ہیں۔ شمال میں بحیرۂ روم۔ مشرق میں بحیرۂ قلزم ۔جنوب میں نوبہ ۔ مغرب میں صحرائے لبیا ؛

اس میں دریائے نیل کی وادی کے سوا اور کچھ شامل نہیں ہے۔ اس کے ارد گرد پہاڑ ہیں۔ جو کہیں تو دریا سے گیارہ میل کے فاصلے پر ہیں۔ اور کہیں اس کے کنارے کے پاس تک پہنچتے ہیں۔ نیل کے باعث ہی مصر جیسے ملک میں جہاں بارش نہیں ہوتی۔ چاول پیدا ہو جاتے ہیں۔ مغرب کے پہاڑ مشرق کے پہاڑوں کی نسبت دریا سے زیادہ دور ہیں۔ اسی سبب سے مصر کے اکثر قصبے دریا کے مغربی کنارے پر واقع ہیں ؛

قدیم زمانے میں مصر کی سلطنت بڑی عظیم تھی اور وہاں کے لوگ بڑے شائستہ تھے۔ اس کے مینار دنیا کے بڑے بڑے عجائبات میں شمار ہوتے ہیں ؛

آج کل یہاں خدیو حکمران ہے۔ جو برائے نام سلطان روم کے تابع ہے۔ ۱۸۸۲ء سے جب مصر میں بغاوت ہوئی ۔ اور انگریزوں نے اس کے فرو کرنے میں مدد کی۔ تو انتظام سلطنت میں ان کا دخل ہو گیا ہے ؛

اس میں یہ شہر ہیں۔ قاہرہ مصر کا دار الخلافہ ہے۔ یہاں ایک بڑی مسجد ہے۔ اسی کے قریب مینار بھی موجود ہیں ۔ جن میں سے بڑے سے بڑا ۴۸۰ فٹ اونچا ہے ؛ اسکندریہ بحیرۂ روم کے کنارے پر ایک بندرگاہ ہے۔ یہاں بڑی تجارت ہوتی

ہے۔اس کے مشہور کتب خانے کو عرب کے لوگوں نے برباد کر دیا تھا ÷ سویز اور پورٹ سعید کے بندرگاہ نہر سویز کے جنوب اور شمال میں واقع ہیں۔ انگلستان کے مسافروں کی سہولیت کے واسطے جو ہندوستان سے روانہ ہوتے ہیں۔ایک ریلوے سویز سے براہ راست اسکندریہ تک اور دوسری قاہرہ ہوتی ہوئی اسکندریہ پہنچتی ہے ÷

نوبہ خدیو مصر کے ماتحت ہے۔ اس کی حدود اربعہ یہ ہے۔ شمال میں مصر۔ مشرق میں بحیرۂ قلزم۔ جنوب میں ابی مینیا۔ مغرب میں صحرائے لبیا ÷

سنار اور کردفان کے صوبے نوبہ کے جنوب میں ہیں ÷

خرطوم اس کا بڑا شہر نیلِ ابیض اور ازرق کے اتّصال پر واقع ہے۔ سنار نیل ازرق پر واقع ہے۔ مگر آج کل غیر آباد ہے۔ بحیرۂ قلزم کے کنارے پر مسووآ اٹلی والوں کے تصرف میں ہے ÷

## صوبجات بربر

بربر مصر سے لے کر بحر اوقیانوس تک پھیلا ہؤا ہے۔اور بحیرۂ روم سے صحرائے اعظم تک ÷

اس کی حدود اربعہ یہ ہیں۔ حد شمالی بحیرۂ روم ۔ حدِ غربی بحر اوقیانوس۔ حد جنوبی صحرائے اعظم۔ حد شرقی مصر اور صحرائے لبیا ÷

اس علاقے میں کوئی بڑا دریا نہیں۔ کوہستانِ اطلس اور

صحرا کے درمیان جو ریتلا ملک ہے۔ اُس میں کھجور اس افراط سے پیدا ہوتی ہے۔ کہ اسے بلد الجرید (کھجوروں کا ملک) کہتے ہیں ؞

شہروں میں عموماً مور لوگ آباد ہیں۔ اور پہاڑوں اور میدانوں میں اصلی باشندے اور خانہ بدوش عرب ؞

ٹریپولی جس میں بارکا اور فیضان بھی شامل ہیں۔ بربر کے صوبوں میں سب سے بڑا لیکن کم آباد علاقہ ہے۔ یہ ایک بیگ کے ماتحت سلطنتِ روم کا ایک صوبہ سمجھا جاتا ہے۔ اس میں سفید ریت اس قدر ہے۔ کہ عربی لوگ اس کو بحرِ ابیض بولتے ہیں۔ ٹریپولی اس کا دار الخلافہ ساحل پر واقع ہے۔ یہاں وسط افریقہ سے تاجروں کے قافلے آیا کرتے ہیں ؞ **فیضان** کا دار الخلافہ مرزق ہے۔ اور **بارکا** کا بن غازی ؞

**ٹیونس** بربر کے صوبوں میں سب سے چھوٹا ہے۔ لیکن یہ زرخیز ملک ہے۔ اور اس میں تجارت بہت ہوتی ہے۔ ۱۸۸۱ء سے اس میں فرانسیسوں کی حکومت ہے۔ ٹیونس اس کا دار الخلافہ شمال میں بڑا تجارتی شہر ہے ؞

**الجیریا** ۱۸۳۰ء سے فرانسیسوں کے قبضے میں آگیا ہے۔ اور یہاں اکثر آبادی فرانسیسوں کی ہے۔ اس کا دار الخلافہ الجیرس ساحل پر واقع ہے۔ ایک اور مشہور شہر کانسٹنٹائن اس کے اندرونی حصے میں ہے ؞

**مراکو** ساحلِ اوقیانوس سے کوہستانِ اطلس تک پھیلا ہوا ہے۔ یہ صوبجاتِ بربر میں نہایت زرخیز اور آباد ملک ہے۔ مور

قوم کا بادشاہ یہاں حکمراں ہے۔ مراکو اس کا دار الخلافہ ہے۔ موگاڈور اور ٹنجیر اس کے بندرگاہ ہیں۔ اور شمال و مشرق کی طرف فیض (ایک متبرک شہر) چمڑے کی ساخت کے واسطے مشہور ہے ؞

## ابی سینیا

یہ ایک پہاڑی ملک ہے۔ بد انتظامی کے سبب عمدہ پیداوار نہیں ہوتی۔ ورنہ آب و ہوا اور زمین تو اچھی ہے۔ اور بارش بھی بہت ہوتی ہے۔ باشندے شائستہ نہیں۔ اور کبھی کبھی کچا گوشت بھی کھا لیتے ہیں ؞

گانڈار اس کا دار الخلافہ جھیل ڈیمبیا کے شمال میں واقع ہے۔ مگڈالا پر جو جنوب و مشرق میں ہے۔ انگریزوں کا تصرف ہے ؞

## صحرا یا بیابانِ کلاں

صحرا صوبجاتِ بربر کے جنوب میں واقع ہے۔ یہ بحر اوقیانوس سے مصر تک پھیلا ہؤا ہے۔ اس کا طول تقریباً دو ہزار میل ہے۔ اور عرض تخمیناً چھ سو میل۔ اس کے مشرقی حصے کو اکثر **بیابانِ لبیا** کہتے ہیں ؞

کرۂ زمین پر ایسا گرم بنجر اور ہیبت ناک بیابان کوئی نہیں۔ سخت گرم ہوائیں چلتی ہیں۔ جن سے ریت کے بادل کے بادل اُٹھ کر کبھی کبھی مسافروں کو دبا دیتے ہیں ؞

لاہوری نمک اس کے مغرب میں پایا جاتا ہے - کانٹے دار جھاڑیاں تھوڑے تھوڑے فاصلے پر دکھائی دیتی ہیں - اور چند نخلستان بھی ہیں - جو چشموں سے سیراب ہوتے ہیں ؛

صحرائے کلاں میں عربی - مور لوگ بہت آباد ہیں - جن سے مسافر شیروں اور سانپوں کی نسبت زیادہ ڈرتے ہیں - اس میں کوئی مشہور قصبہ نہیں ؛

# سوڈان یا حبش

سوڈان یا حبش کے شمال میں صحرائے کلاں - مشرق میں وادئے نیل - مغرب میں سنی گیمبیا - جنوب میں اپر گنی اور کانگو کی ریاست - اس کے مغربی حصے کو نائجر سیراب کرتا ہے - اور مشرقی کو جھیل چاڈ ؛

اس میں بہت سی ریاستیں ہیں - مگر ان میں سے مشہور یہ ہیں - بمبارا - گینڈو - سکوٹو - بورنو - بگرمی - وادی جو بالترتیب مغرب سے مشرق کو ایک دوسرے کے متصل واقع ہیں - ٹمبکٹو شمال کو دریائے نائجر کے کنارے ہے ؛ ان ریاستوں کے باشندے جاہل اور وحشی حبشی ہیں ؛

سیگو بمبارا کا دار الخلافہ ہے ؛ ٹمبکٹو نائجر کے قریب پہلا مقام ہے - جہاں قافلے شمال سے آکر ٹھیرا کرتے ہیں ؛ سکوٹو سوڈان میں سب سے بڑا شہر گنا جاتا ہے ؛ کوکا جھیل چاڈ کے قریب بورنو کا دار الخلافہ ہے ؛

# سنی گیمبیا

اس میں وہ ملک شامل ہیں۔ جو دریاے سنی گال اور گیمبیا سے سیراب ہوتے ہیں۔ گوند یہاں سے اور ملکوں کو بھیجا جاتا ہے ؛

گورے راس ورڈ کے قریب اور سینٹ لوئس سنی گال کے دہانے پر فرانسیسوں کی بستیاں ہیں۔ اور باتھرسٹ گیمبیا کے دہانے کے قریب انگریزوں کی بستی ہے ؛

# اپر گنی

اس میں سی ارالیون۔ لائے بیریا۔ گولڈ کوسٹ۔ اشانٹی۔ ڈہومی۔ اور لیگاس کے صوبے شامل ہیں ؛

تاڑ کا تیل اس علاقے سے اور ملکوں کو بھیجا جاتا ہے۔ ہاتھی دانت اور سونے کی خریداری بھی ہوتی ہے ؛

سی ارالیون۔ گولڈ کوسٹ اور لیگاس میں انگریزوں کی بستیاں ہیں۔ سی ارالیون (شیر کی پہاڑی) کی بنیاد جو مغرب میں واقع ہے۔ بردہ فروشی کے فرو کرنے کی غرض سے قائم ہوئی تھی۔ اس کا دار الخلافہ فری ٹاؤن ہے ؛

گولڈ کوسٹ میں انگریزوں کی بستیاں کیپ کوسٹ کاسل اور المینا ہیں۔ ایکرا دار الخلافہ ہے ؛ لیگاس بینن کی کھاڑی پر واقع ہے ؛

لائے بیریا (ریاستِ آزاد) سی ارالیون کے جنوب و مشرق میں

واقع ہے۔ جو حبشی غلام امریکہ سے آزاد ہوئے۔ وہ یہاں اکثر آباد ہیں۔ یہ غلام بڑے تربیت یافتہ ہیں۔ یہاں تک کہ جمہوری سلطنت وہاں قائم ہے۔ اس کا بڑا مقام منرووِیا ہے ❊

اشانٹی کی دیسی ریاست گولڈ کوسٹ کے شمال میں واقع ہے۔ اس کا دار الخلافہ کوماسی ہے ❊

ڈہومی ایک دیسی ریاست اشانٹی کے مشرق میں ہے۔ اس کا دار الخلافہ ابومی ہے ❊

یہ صوبجات بڑی پست حالت میں ہیں۔ ڈہومی کی ریاست اس واسطے مشہور ہے۔ کہ وہاں کے بادشاہ کے پاس کئی ہزار عورتیں بطور باڈی گارڈ ہیں۔ جو لڑائیوں میں بھی شامل ہوتی ہیں ❊

## لوئر گنی

اس علاقے کے بڑے بڑے حصّے لوئینگو۔ انگولا اور بنگولا ہیں۔ جو برائے نام پرتگیزوں کے ماتحت ہیں۔ کانگو کی آزاد ریاست بھی اسی میں شامل ہے۔ اور دریائے کانگو کے نیچے کے گذر پر فرانسیسوں کے بھی کسی قدر علاقے ہیں ❊

کانگو کی آزاد ریاست اندرونی حصۂ ملک میں جھیل ٹانگانیکا تک چلی گئی ہے۔ اس ریاست کی بنیاد شاہِ بلجیم نے قائم کی تھی۔ اس کا صدر مقام بوما ہے ❊

سینٹ پالڈی لوئینڈو انگولا میں تجارت کے لحاظ سے مشہور بندرگاہ ہے ❊

# کیپ کالونی۔نٹال وغیرہ

**کیپ کالونی** میں افریقہ کا جنوبی حصہ شامل ہے۔جو انگریزوں کے تصرف میں ہے ⁂

یہ بڑا خشک ملک ہے۔ علاوہ یورپین کے اس میں حبشی اور ہاٹنٹاٹ لوگ آباد ہیں۔مشرق میں کافر اور زولو لوگ جو جنگی قومیں ہیں۔کیپ کالونی کا دار الخلافہ کیپ ٹاؤن ہے ⁂

یہ علاقہ افریقہ کے جنوبی ساحل سے لیکر دریائے آرنج تک پھیلا ہُوا ہے ⁂

**نٹال** کیپ کالونی کے مشرق کی طرف سمندر کے کنارے کنارے ہے۔پورٹ نٹال اس کا بڑا مقام ہے ⁂

**زولولینڈ** کا چھوٹا سا علاقہ نٹال کے شمال مشرق کو انگریزوں کے متعلق ہے ⁂

**آرنج کی آزاد ریاست** نٹال کے مغرب میں ہے۔اس کا بڑا مقام بلوام فاٹین ہے ⁂

**ٹرینسوال** نٹال اور آرنج کی آزاد ریاست کے شمال میں ہے۔ اس کا صدر مقام جوہینس برگ ہے۔ یہ دونو ڈچ قوم کے نو آباد لوگوں کی جمہوری ریاستیں ہیں ⁂

**مغربی گریکالینڈ** آرنج کی آزاد ریاست کے مغرب اور کیپ کالونی کے شمال میں واقع ہے۔اور تھوڑے عرصے سے انگریزوں کے تصرف میں آگیا ہے۔یہاں الماس کی کانیں ہیں ⁂

دریائے آرنج کے شمال کی طرف ساحل پر چند بستیاں اہل جرمن

کی بھی ہیں۔ جن میں سے مشہور ڈمارا لینڈ ہے ؛

## موزنبیق وغیرہ

یہ ملک سمندر کے کنارے کنارے زولو لینڈ سے آبنائے باب المندب تک چلے گئے ہیں ؛

موزنبیق جزیرۂ مڈغاسکر کے مقابل میں واقع ہے ۔ یہ سفالا سمیت پرتگیزوں کے قبضے میں ہے ؛ موزنبیق اور سفالا کے دار الخلافے انہیں کے نام سے مشہور ہیں ؛

زنگبار موزنبیق کے شمال میں واقع ہے۔ اس کا دار الخلافہ بھی زنگبار ہے۔ اب یہ علٰحدہ ریاست ہے۔ سلطان مسقط کے ماتحت نہیں ؛

ایجن اور سمالی خلیج عدن کے جنوب میں واقع ہیں۔ تھوڑے عرصے سے زنگبار کے شمال کا بہت سا حصّہ سلطنت انگریزی میں اور مغربی علاقہ سلطنت جرمنی کے ماتحت ہوگیا ہے ؛

امریکہ کو آبنائے بیرنگ ایشیا سے علٰحدہ کرتی ہے ۔ اس کے مغرب میں بحر الکاہل۔ مشرق میں بحر اوقیانوس۔ شمال میں بحر منجمد شمالی اور جنوب میں بحر منجمد جنوبی ہے ؛

اس کے بڑے بڑے دو حصے **شمالی امریکہ** اور **جنوبی امریکہ** ہیں۔جنہیں خاکنائے پاناما (یا ڈیرین) باہم ملاتی ہے ÷

ہر ایک حصے کی شکل تکونی ہے۔جس کا راس جنوب کی جانب ہے۔شمالی امریکہ جھیلوں اور جنوبی امریکہ دریاؤں کے سبب مشہور ہے۔برّ اعظم کے دونو حصوں میں ایک بڑا سلسلہ پہاڑوں کا شمالاً جنوباً مغربی ساحل کے پاس پاس چلا گیا ہے۔جس میں آتش فشاں مقامات بھی بہت ہیں۔ اس کے مقابل کی جانب کوئی اونچا پہاڑ نہیں۔اور وسط میں ایک وسیع میدان واقع ہے۔جو بڑے بڑے دریاؤں سے سیراب ہوتا ہے ÷

کہتے ہیں۔کہ جوار۔ مکّا۔ آلو۔ تمباکو۔ انناس۔ سنکونے کا درخت جس سے کونین بنتی ہے۔اور بہت سے اَور پودے پہلے ہی پہل امریکہ سے آئے۔ اور گیہوں۔ چاول۔ نیشکر۔ روئی کی کاشت وہاں اہلِ یورپ نے جاری کی ÷

جب اس برّ اعظم کو کولمبس نے دریافت کیا تھا۔تو وہاں بار برداری کے جانور صرف لاما اور الپاکا ہی تھے (یہ جانور اونٹ کی قسم کے ہوتے ہیں)۔فیل مرغ بھی پہلے پہل امریکہ سے ہی آئے ÷

# شمالی امریکہ

## حدود اربعہ

اس کے شمال میں بحر منجمد شمالی۔ مشرق میں بحر اوقیانوس

اور جنوب میں جنوبی امریکہ اور بحر الکاہل-مغرب میں بحرالکاہل ہے +

## پہاڑ

کوہستان راکی شمال سے خاکنائے پاناما تک مغربی ساحل کے ساتھ ساتھ چلا گیا ہے۔ مکسیکو میں بہت سے آتش فشاں پہاڑ ہیں۔ اضلاع متحد کی مشرقی حد پر بحر اوقیانوس کے ساحل پر کوہستان ایلے گنی کا سلسلہ چلا گیا ہے۔ایلاسکا کے ساحل پر کوہ سینٹ الیاس کی چوٹی بھی آتش فشاں ہے +

## دریا

شمالی امریکہ کا بڑا دریا مس سس سپی ہے۔جو خلیج مکسیکو میں گرتا ہے۔اور دُنیا کے سب دریاؤں سے لمبا ہے۔ اس کے بڑے بڑے معاون یہ ہیں۔ مسوری۔ اوہیو۔آرکیسس + شمالی امریکہ کا دوسرا بڑا دریا سینٹ لارنس ہے۔جو پانچ بڑی بڑی میٹھے پانی کی جھیلوں میں سے ہوتا ہؤا شمال مشرق کی جانب بہکر اسی نام کی خلیج میں جا گرتا ہے۔یہ دور تک اضلاع متحد اور کینڈا کے درمیان حد سی بناتا ہؤا چلا گیا ہے۔ اور کینڈا کے واسطے تجارت کے لحاظ سے قدرتی شاہ راہ ہے۔لیکن جاڑے کے مہینوں میں جم جاتا ہے +کئی اَور بڑے بڑے دریا شمال کی جانب بہتے ہیں۔جن میں سے میکنزی مشہور ہے۔یہ اسی نام کی خلیج میں گرتا ہے۔شمالی امریکہ کے دو اَور مشہور دریا رایو گرینڈے ڈل نارٹی اور رایو کلبریڈو ہیں۔جن میں سے پہلا خلیج مکسیکو میں گرتا ہے۔

اور دوسرا بحر الکاہل کی خلیج کیلے فورنیا ہیں ❖

## جھیلیں

شمالی امریکہ میں صوبجاتِ متحد اور برٹش امریکہ کے درمیان پانچ نامی جھیلیں ہیں۔ سُپیریئر۔ ہیوران ۔ مشیگن ۔ ایری۔ انٹیریو ❖ انگریزی صوبوں میں یہ جھیلیں مشہور ہیں۔گریٹ بیر۔گریٹ سلیو۔ ونی پگ۔ ایتھے باسکا ❖

## جزائر

گرین لینڈ۔ سوتھ ایمپٹن اور میلول وغیرہ شمال میں واقع ہیں۔ نئوفئونڈلینڈ کینڈ کے مشرق میں۔کیپ برٹن اور پرنس اڈورڈ خلیج سینٹ لارنس میں۔ جزائر غرب الہند جن میں بہاماس۔کیوبا اور ہیٹے وغیرہ شامل ہیں۔ شمالی اور جنوبی امریکہ کے درمیان واقع ہیں۔ جزائر وین کوور۔ کوئین شارلاٹ اور پرنس آف ویلز مغرب میں۔ برموڈا اس اضلاعِ متحد کے مشرق میں ❖

## جزیرہ نما

لیبریڈار اور نواسکوشیا مشرق میں واقع ہیں۔ فلوریڈا اور یوکٹن جنوب میں۔ لوئر کیلے فورنیا جنوب و مغرب میں اور ایلاسکا شمال و مغرب میں ❖

# ملکی تقسیم

شمالی امریکہ کی ملکی تقسیم اس طرح پر ہے۔(۱) قلمرو کینڈا۔ (۲) اضلاع متحد مع ایلاسکا۔ (۳) مکسیکو۔ (۴) وسط امریکہ۔ (۵) جزائر غرب الہند ؞

اب ہر ایک حصے کا علیحدہ علیحدہ بیان لکھا جاتا ہے ؞

## قلمرو کینڈا

شمالی امریکہ میں انگریزی صوبے جن کو برٹش امریکہ کہتے ہیں۔ ملکۂ انگلستان کے ماتحت ہیں۔ ان کی حدود اربعہ یہ ہیں۔ شمال میں بحر شمالی اور خلیج بیفن۔ مغرب میں بحر الکاہل۔ جنوب میں صوبجاتِ متحد۔ مشرق میں بحر اوقیانوس ؞

اس ملک میں یہ دو صوبے ہیں۔ قلمرو کینڈا خاص۔ نیوفونڈلینڈ ؞

قلمرو کینڈا میں سات صوبے ہیں۔ ہر صوبے کے حاکم اعلےٰ کو لفٹنٹ گورنر کہتے ہیں ؞

| نمبر | نام صوبہ | دار الخلافہ |
|---|---|---|
| ۱ | کوبیک یا مشرقی کینڈا | کوبیک |
| ۲ | انٹیریو یا مغربی کینڈا | اوٹاوا |
| ۳ | نیو برنزوک | سینٹ جان |
| ۴ | نوا سکوشیا | ہیلیفیکس |
| ۵ | جزیرہ پرنس اڈورڈ | شارلٹ ٹون |

| نمبر | نام صوبہ | دار الخلافہ |
|---|---|---|
| ٦ | مینی ٹوبا | ونی پگ |
| ۷ | برٹش کولمبیا | وکٹوریا |

نئوفنئونڈ لینڈ۔ یہ جزیرہ کاڈ مچھلیوں کے سبب مشہور ہے۔اس کا دار الخلافہ سینٹ جانز جو جنوب و مشرق میں واقع ہے - اور شہروں کی نسبت یورپ سے بہت قریب ہے۔لیبریڈار اور اس کے درمیان ایک آبنائے واقع ہے۔جس کا نام بیلیل ہے ÷

# اضلاع متحد

۱۷۷۵ء تک تو یہ صوبجات سلطنتِ برطانیہ کے ہی متعلق رہے۔ مگر ۱۷۸۳ء میں وہاں کے لوگوں نے اپنا انتظام آپ کر لیا اور خود مختار ہو گئے۔ انتظام حال کے بموجب کُل صوبجات کی عام کارروائی ایک پریزیڈنٹ اور کانگرس سے متعلق ہے۔ یہ کانگرس واشنگٹن میں موجود ہے جو ان صوبوں کا صدر مقام سمجھا جاتا ہے۔ البتہ اندرونی انتظام ہر ایک صوبے کا اپنا اپنا ہے۔ آج کل ۴۴ صوبے ہیں ÷ ان میں خاص کر وہ لوگ آباد ہیں - جو اُن فرقوں کی اولاد میں سے ہیں جو برطانیہ سے آکر یہاں آباد ہوئے۔ انگلینڈ سے دوسرے درجے پر اضلاع متحد کی ریاست سمجھی جاتی ہے۔مس سس سپی کی وادی کے وسطی حصے میں گیہوں کثرت سے پیدا ہوتے ہیں ÷

نیویارک جو ایک جزیرے میں دریائے ہڈسن کے دہانے پر

واقع ہے۔امریکہ میں سب سے بڑا شہر ہے۔ فلیڈلفیا پینسلوینیا میں اس سے دوسرے درجے پر ہے۔ باسٹن مشرقی ساحل پر بڑا تجارت کا مقام ہے۔ بالٹی مور کی شہرت تمباکو اور میدے کے سبب سے ہے۔ سن سینٹی دریائے اوہیو پر ایک اور مشہور مقام ہے۔ شکاگو جھیل مشیگن کی جنوبی حد پر واقع ہے۔ کھانے پینے کی چیزوں کی یہاں بڑی تجارت ہوتی ہے۔ ۱۸۹۳ء میں یہاں بڑا بھاری میلہ ہوُا تھا۔ سان فرانسسکو بحرالکاہل پر ایک عالی شان بندرگاہ ہے اور کیلے فورنیا میں سب شہروں سے بڑا ہے۔ یہاں سے سونا۔ غلّہ۔ پارا اور ملکوں کو بڑی کثرت سے بھیجا جاتا ہے۔ جاپان۔ چین اور ہندوستان کو جہاز یہیں سے روانہ ہوتے ہیں ؛

## مکسیکو

اس علاقے کی زمین بڑی زرخیز ہے۔ یہاں کی کانوں سے صرف سونا اور چاندی ہی نہیں نکلتے۔ بلکہ پارا۔ تانبا اور ٹین بھی۔ مگر بد انتظامی کے باعث ان کانوں پر کام بہت کم ہوتا ہے۔ اس کے بلند حصّے میں کئی آتش خیز مقام ہیں۔ اور یہاں بھونچال بھی بہت آتے ہیں۔ بڑا مشہور آتش خیز پہاڑ پوپوکیٹی پٹیل ہے۔ اس ملک میں ایک قسم کا کیڑا پالا جاتا ہے۔ جس سے نہایت عمدہ سرخ رنگ حاصل ہوتا ہے۔ یہ ملک پہلے شاہ سپین کے ماتحت تھا۔ مگر اب یہاں آزاد جمہوری ریاست ہے ؛

مکسیکو اس کا دار الخلافہ ہے۔ اور ویرا کروز خلیج مکسیکو پر

بڑا بندرگاہ ؎

## وسط امریکہ

وہ تنگ قطعہ زمین جو مکسیکو اور پاناما کے درمیان واقع ہے۔ بنام وسط امریکہ مشہور ہے ؎

اس ملک میں چھ بڑی بڑی ریاستیں ہیں۔ برٹش ہانڈوراس۔ گواٹیمالا۔ ہانڈوراس۔ سان سالویڈور۔ نکراگوا۔ کاسٹاریکا ؎

نیو گواٹیمالا سب سے بڑا شہر ہے۔ اور ٹروہیلیو جو بحیرۂ کریبین پر واقع ہے۔ ہانڈوراس کا ایک بندرگاہ ہے ؎

بیلیز کا علاقہ جسے برٹش ہانڈوراس بھی کہتے ہیں۔ یوکاٹن کے جنوب میں واقع ہے۔ اس کا دار الخلافہ بھی بیلیز کے نام سے مشہور ہے۔ جو بندرگاہ بھی ہے ؎

## جزائر غرب الہند

یہ جزیرے اضلاع متحد اور جنوبی امریکہ کے درمیان واقع ہیں۔ ان کے تین بڑے حصے ہیں ؎

(۱) مجموعۂ بہاماس فلوریڈا کے جنوب و مشرق میں ؎

(۲) آن ٹیل کلاں جس میں کیوبا۔ جمیکا۔ ہیٹے (یا سینٹ ڈومنگو) اور پورٹوریکو شامل ہیں۔ بحیرۂ کریبین کے شمال میں واقع ہے ؎

(۳) آن ٹیل خُرد جس میں جزائر ریبورڈ۔ وِنڈ ورڈ۔ ٹرینیڈاڈ شامل ہیں۔ بحیرۂ کریبین کے مشرق میں واقع ہیں ؎

جزیرۂ سان سالوبڈور واقعہ مجموعۂ بھاماس میں پہلے ہی پہل ۱۲-اکتوبر ۱۴۹۲ء کو کولمبس پہنچا تھا ؛

ان جزائر کی آب و ہوا عموماً گرم ہے۔ البتّہ بلند قطعوں کی آب و ہوا چنداں گرم نہیں۔ آندھیاں کبھی کبھی ایسے زور سے آتی ہیں۔ کہ تباہی پھیلا دیتی ہیں۔ اور عموماً بھونچال بھی آیا کرتے ہیں ؛

جزیرۂ ہیٹے کے سوا جو خود مختار ہو گیا ہے۔ یہ کل جزیرے یورپ کی سلطنتوں کے ماتحت ہیں۔ چنانچہ بھاماس اور اکثر جزائر لیورڈ اور ونڈ ورڈ اور جمیکا اور ٹرینیڈاڈ برطانیہ کے ماتحت ہیں۔ ان میں سب سے بڑا جمیکا ہے۔ جس کا دار الخلافہ سپینش ٹاؤن ہے۔ گو تجارت کے لحاظ سے کنگسٹن مشہور ہے۔ بھاماس میں بڑا شہر نیسا ہے۔ اور لیورڈ میں این ٹیگا۔ جزائر ونڈ ورڈ کا دار الخلافہ برج ٹاؤن ہے۔ جو بار بیڈوز میں واقع ہے۔ وسعت کے لحاظ سے جمیکا سے دوسرے درجہ پر ٹرینیڈاڈ ہے۔ جو دریائے اوری نوکو کے دہانے کے مقابل واقع ہے۔ اس میں ایک عمدہ بندرگاہ پورٹ آف سپین ہے۔ اس جزیرے سے چینی۔ تمباکو۔ ناریل اور اور ملکوں کو بھیجے جاتے ہیں۔ اور بنگال سے قلی منگا کر کام لیا جاتا ہے ؛ ہسپانیہ کے متعلق کیوبا اور پورٹو ریکو ہیں ؛

کیوبا کل جزائر غرب الہند میں بڑا ہے۔ اس کا دار الخلافہ ہوانا ہے جو تجارت کا بڑا مقام ہے۔ خاص کر چرٹوں کے واسطے مشہور ہے ؛

پورٹو ریکو میں بڑا شہر سان جوآن ہے ؛

گاڈالوپ اور مارٹن ایک فرانس کے متعلق ہیں۔ ان میں سینٹ پائر مارٹن ایک کے علاقے میں سب سے بڑا شہر ہے ؛

اہلِ ہالینڈ۔ اہلِ ڈنمارک اور اہلِ سویڈن کے ماتحت چند چھوٹے چھوٹے جزیرے ہیں ؛

ہیٹے کے دو حصّے ہیں۔ مغربی میں اکثر حبشی ہیں۔ اور اس کا دار الخلافہ پورٹ اپرنس ہے۔ مشرقی میں عموماً ہسپانیہ کے لوگ آباد ہیں۔ اس کا دار الخلافہ سینٹ ڈومنگو ہے جو ہسپانیہ والوں کی قدیمی بستی ہے ؛

# جنوبی امریکہ

## حدود اربعہ

جنوبی امریکہ ایک وسیع جزیرہ نما ہے۔ جس کے شمال میں بحیرۂ کریبین ہے۔ مشرق میں بحر اوقیانوس اور مغرب میں بحر الکاہل۔ جنوب میں بحر منجمد جنوبی ؛

## تقسیم

جنوبی امریکہ کے مشہور حصّے یہ ہیں۔ کولمبیا۔ ایکویڈار۔ وینزویلا۔ گی آنا (جس کے تین حصّے برٹش گی آنا یا ڈیمیرارا۔ ڈچ گی آنا یا سرینام اور فرینچ گی آنا یا کےان ہیں) شمال میں واقع ہیں۔ برازیل۔ پیرو۔ بولویا۔ پیراگوے وسط میں۔ اور لاپلاٹا۔ یوروگوے۔ چلی۔

پڑے گویا جنوب ہیں۔ ملک گی آنا کے سوا تمام خود مختار جمہوری ریاستیں ہیں ؛

## پہاڑ

شمالی امریکہ کے کوہستان راکی کی طرح سلسلۂ کوہ اینڈیز خاکنائے پاناما سے راس ہورن تک مغربی ساحل کے متصل چلا گیا ہے۔ اس میں بہت سے آتش فشاں مقام ہیں۔ اور ان کی وجہ سے بھونچال بکثرت آتے ہیں۔ جو کبھی کبھی قصبے کے قصبے غارت کر دیتے ہیں۔ ۱۸۷۵ء میں وینزویلا کے علاقے میں پندرہ ہزار آدمی تباہ ہو گئے۔ کوہ اینڈیز کی بلندی پندرہ ہزار سے بیس ہزار فٹ تک ہے۔ گویا کرۂ ارض پر کوہ ہمالیہ سے دوسرے درجے پر یہی بڑا سلسلہ ہے۔ اس کی سب سے اونچی چوٹی اکن کاگوا چلی میں واقع ہے۔ یہ آتش فشاں چوٹی ۲۲۹۰۰ فٹ بلند ہے ؛

برازیل کے علاقے کے مشرق میں جس کو پہلے پہل پرتگیزوں نے آباد کیا۔ اسی طرح سے پہاڑوں کا سلسلہ شمالاً جنوباً چلا گیا ہے۔ جس طرح کوہ ایلگنی اضلاع متحدہ کے مشرق میں ہے ؛

## دریا

دریائے ایمیزن دنیا کے سب دریاؤں سے بڑا ہے۔ یہ کوہ اینڈیز سے نکل کر ایکویڈار اور برازیل میں سے ہوتا ہوا بحر اوقیانوس میں جا گرتا ہے۔ دہانے سے ۵۰ ۴ میل اوپر تک کہیں چار میل سے کم چوڑا نہیں۔ اس میں مڈیرا جنوب کی طرف

سے۔ ریاؔلو نیگرو شمال کی طرف سے آ ملتے ہیں۔ ٹوکین ٹنز ایک اور
بڑا بھاری دریا شمال کی طرف برازیل میں سے گزرتا ہؤا ایمیزن
کے دہانے کے موقع پر آ گرتا ہے۔ جن وادیوں میں سے یہ دریا
گزرتے ہیں۔ اُن میں گھن کے جنگل ہیں۔ آبادی کم ہے * دریاے
اوری نوکو وینزویلا میں سے بہتا ہؤا بحر اوقیانوس میں جا گرتا ہے۔
یہ بھی بڑا دریا ہے۔ مگر ایمیزن کی نسبت اس کے طاس میں
جنگل کم ہیں۔ دریاے لاپلاٹا (دریاے سیمیں) وسطی حصے کو سیراب
کرتا ہؤا جنوب کی طرف سمندر میں جا گرتا ہے۔ اس کو ریاؤڈی لاپلاٹا
بھی کہتے ہیں * اور دریاے میگڈالینا نؤگرینیڈا میں سے گزرتا
ہؤا بحیرۂ کرے بین میں جا گرتا ہے *

## جھیلیں

جنوبی امریکہ میں کوئی بہت بڑی جھیل نہیں ہے۔ جھیل ٹٹی کاکا
جو بولویا اور پیرو کے درمیان ہے ۱۲۸۰۰ فٹ کی بلندی پر ہے۔
جھیل ماراکیبو وینزویلا میں ہے۔ اور چونکہ اس کا پانی سمندر سے
ملتا ہے۔ اس لئے نمکین ہے *

## پیداوار

سلسلۂ کوہ اینڈیز میں چاندی کی کانیں بہت ہیں۔ تانبا اور اور
دھاتیں بھی یہاں سے نکلتی ہیں *
جنوبی امریکہ میں ہاتھی۔ گینڈا اور دریائی گھوڑا بالکل نہیں ہوتے۔
مگر جنگلی گھوڑے بہت ہیں۔ ایک قسم کی دریائی گاے ۹ فٹ لمبی

بڑے بڑے دریاؤں کے دہانے کے پاس ملتی ہے۔ الپاکا اونٹ کی شکل کا جانور ہوتا ہے۔ مگر ۳ فٹ سے زیادہ اونچا نہیں ہوتا۔ اس کے بڑے باریک لمبے لمبے بال ہوتے ہیں۔ جن سے عمدہ شال بنتے ہیں۔ لیکن اس کا بڑا فائدہ یہ ہے۔ کہ اس پر بوجھ لاد کر کوہ اینڈیز کے اونچے اونچے مقامات سے گزر سکتے ہیں۔ یہ کوئی سوا من سے زیادہ بوجھ نہیں اٹھاتا۔ اور ۱۲ میل سے زیادہ ہر روز چل بھی نہیں سکتا +

جنوبی امریکہ میں شترمرغ۔ طوطے۔ سفید رنگ کے کوّے۔ باز۔ عقاب وغیرہ پرند بکثرت پائے جاتے ہیں +

آلو جو اب تمام دُنیا میں پیدا ہوتے ہیں۔ پہلے پہل کوہ اینڈیز میں دس ہزار فٹ کی بلندی پر پیدا ہؤا کرتے تھے۔ امریکہ کے دریافت ہونے سے پہلے اس کی زراعت پیرو میں ہوتی تھی۔ تمباکو بھی امریکہ میں خود رو ہے۔ اور اہل یورپ نے تمباکو پینے کی عادت امریکہ والوں ہی سے سیکھی ہے۔ سنکونا جس سے کونین (دافع بخار) بنتی ہے۔ جنوبی امریکہ میں خاص کر بولویا کے پہاڑوں میں خود رو ہے۔ اور ۴ ہزار سے ۹ ہزار فٹ کی بلندی پر پیدا ہوتا ہے۔ گورنمنٹ ہند نے بھی ہندوستان کے پہاڑوں میں سنکونا لگانے کی بڑی کوشش کی ہے۔ اور امید ہے۔ کہ تھوڑے عرصے میں ہی کونین حال کی نسبت سستی ہو جائیگی +

## آب و ہوا

آب و ہوا عموماً شمالی امریکہ کی نسبت زیادہ گرم ہے۔ لیکن اتنی

گرم نہیں۔ جتنی کہ پُرانی دُنیا کے گرم ملکوں میں ہؤا کرتی ہے ؎

## جزائر

جزائر گیلے پیگوس ایکویڈار کے مغرب میں واقع ہیں۔ جون فرنینڈیز چلی کے مغرب میں۔ یہاں الگزینڈر سلکرک صاحب (مصنف رابنسن کروسو) چار برس رہے تھے ؎ چلوآ پے نے گونیا کے مغرب میں واقع ہے۔ ٹریڈل فیوگا اس کے جنوب میں واقع ہے۔ اس میں آتش فشاں پہاڑ بہت ہیں۔ جزائر فاک لینڈ ٹریڈل فیوگا کے شمال و مشرق میں انگلستان کے متعلق ہیں۔ ان میں کوئی درخت نہیں۔ لیکن مچھلیاں بہت ہیں ؎

## کولمبیا

اسے پہلے نؤگرے ناڈا کہتے تھے۔ اس کے شمال میں بحیرۂ کرے بین مشرق میں وینزویلا اور برازیل۔ جنوب میں برازیل۔ پیرو اور ایکویڈار۔ مغرب میں بحر الکاہل ؎

بگوٹا اس کا دار الخلافہ خوب محفوظ شہر ہے۔ جہاں ایک بڑا بھاری گرجا ہے۔ پاناما ساحل بحر الکاہل پر واقع ہے۔ اور ایسپنوال بحیرۂ کرے بین پر۔ دونو بندرگاہ ہیں۔ جہاں تجارت بہت ہوتی ہے۔ ان کے درمیان جہازوں کی آمد و رفت کے واسطے ایک نہر بن رہی ہے ؎

## ایکویڈار

اس ملک کی وجہ تسمیہ یہ ہے۔کہ یہ خطِ استوا کے متصل واقع ہے۔ اور انگریزی زبان میں خطِ استوا کو ایکویٹر بولتے ہیں ÷ اس کے شمال میں کولمبیا۔ جنوب میں پیرو۔ مشرق میں کولمبیا اور پیرو۔ مغرب میں بحرالکاہل ہے ÷

کوہ اینڈیز کی چوٹیوں میں سے چمبورازو۔ اینٹی سانا۔ کوٹوپیکسی اسی ملک میں ہیں۔ کوٹوپیکسی بڑا مشہور آتش خیز پہاڑ ہے ÷

کیٹو ایکویڈار کا دار الخلافہ بہت بلندی پر واقع ہے۔مگر آتش فشاں پہاڑ کے قریب ہونے سے زلزلوں نے اسے بہت کچھ نقصان پہنچایا ہے ÷

ایکویڈار میں اینڈیز کے آتش فشاں مقامات اس قدر کثرت سے ہیں۔کہ ۱۷۹۷ء میں ایک قصبے کا قصبہ زلزلے کے سبب ہوا میں اُڑ گیا اور اس کے باشندے دریا پار جا پڑے ÷

## وینزویلا

یہ ملک کولمبیا کے مشرق اور گی آنا کے مغرب کی طرف بحیرۂ کریبین اور برازیل کے درمیان واقع ہے۔اس کا دار الخلافہ کاراکاس ساحل کے پاس ہے۔ ماراکیبو اس کا مشہور بندرگاہ ہے ÷

## گی آنا

اس ملک کے شمال اور مشرق میں بحر اوقیانوس ہے۔ جنوب

ہیں برازیل۔ مغرب میں وینزویلا ۔

اس کے تین حصے ہیں۔ مشرقی حصہ فرانسیسوں کے متعلق ہے۔ وسطی حصہ جسے سرینام بھی کہتے ہیں۔ ڈچ (اہل ہالینڈ) کے ماتحت اور مغربی حصہ برطانیہ کے زیر حکومت ہے ۔

سمندر کے کنارے عموماً اہل یورپ اور حبشی رہتے ہیں۔ اور اندرونی حصے میں اصلی باشندے آباد ہیں ۔

برٹش گی آنا میں بنگال کے بعض قلی جاکر دولتمند ہوکر واپس آئے ہیں ۔

فرانسیس اپنے علاقے کے زیادہ میعاد والے قیدی یہاں بھیج دیتے ہیں ۔

برٹش گی آنا کا دار الخلافہ جارج ٹاؤن ہے۔ اور سرینام کا پیرے میرے۔ و۔ کے ان جو ایک جزیرے پر واقع ہے۔ فرنچ گی آنا کا دار الخلافہ ہے۔ یہ لال مرچ کے واسطے مشہور ہے ۔

## برازیل

اس کے شمال میں وینزویلا اور گی آنا ہیں۔ مشرق میں بحر اوقیانوس۔ جنوب میں یوروگوے اور مغرب میں پیراگوے۔ بولویا اور پیرو ۔

یہ بڑا وسیع ملک ہے۔ آب و ہوا گرم ہے۔ لیکن گرمی شدت سے نہیں ہوتی۔ مشرقی ساحل پر زیادہ آبادی ہے۔ جس میں پرتگیز آباد ہوئے تھے۔ یہاں سے روئی اور چینی انگلستان کو بہت بھیجی جاتی ہیں۔ دریائے فرانسسکو کے اوپر کے حصے میں الماس کی کان ہے۔

سونا بھی اسی علاقے میں پایا جاتا ہے ٭
اس کا دار الخلافہ رایوڈی جنیرو جنوبی امریکہ میں بڑا سنجارتی شہر ہے۔ جس کا بندرگاہ بھی نہایت عمدہ ہے۔ بہیّا اس سے دوسرے درجے پر ہے۔ ایک اور مشہور بندرگاہ پرنمبوکو ہے جو شمال میں واقع ہے ٭

## پیرو

اس کے شمال کی طرف ایکوبڈار ہے۔ مشرق میں برازیل اور بولویا۔ جنوب میں بولویا اور چلّی۔ مغرب میں بحر الکاہل ٭
یہ ملک درخت سنکونا کے واسطے مشہور ہے۔ بد انتظامی کے سبب چاندی کی کانوں پر کام ٹھیک طور سے نہیں ہوتا ٭
اس کا دار الخلافہ لیما سمندر سے سات میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہ شہر بڑی رونق پر ہے۔ کزکو ایک مشہور اور قدیمی شہر لیما کے جنوب و مشرق میں واقع ہے۔ لیما کے شمال و مشرق میں پیسکو تمام دُنیا کے شہروں میں بہت بلندی پر واقع ہے ٭

## بولویا

بولویا پیرو اور برازیل کے درمیان واقع ہے۔ کوہ اینڈیز کی سب سے اونچی چوٹی سوراٹا اسی ملک میں ہے ٭
چکی ساکا یا سوکر اس کا دار الخلافہ ہے۔ جو بذریعہ ریلوے لائن جھیل ٹٹی کاکا سے ملا ہؤا ہے۔ سب سے بڑا شہر ہے۔ پوٹاسی جو چاندی کی کان کے باعث مشہور ہے۔ اب بہت رونق پر نہیں ٭

## چلی

چلی (جس کے لفظی معنی برفانی زمین کے ہیں) ایک تنگ قطعہ ملک کوہ اینڈیز اور بحر الکاہل کے درمیان واقع ہے۔ اس کے شمال میں بولیویا اور جنوب میں پیٹے گونیا ہے۔ کوہ اینڈیز کی چوٹی اگن کاگوا اسی ملک میں واقع ہے۔ یہ چوٹی آتش فشاں ہے ۔

اس ملک کے شمال میں بارش کم ہوتی ہے۔ کہتے ہیں۔ کہ آلو یہیں کی پیداوار ہے۔ یہ ملک اور ریاستوں کی نسبت زیادہ رونق پر ہے ۔

سینٹ یاگو اس کا دار الخلافہ ہے۔ اور وال پریزو اس کا بندرگاہ ۔

## لاپلاٹا

اس ملک کو ریاست ارجن ٹائن بھی کہتے ہیں۔ جو کوہ اینڈیز سے مشرق کی طرف پیراگوے اور یوروگوئے کے دریاؤں تک پھیلی ہوئی ہے۔ اس میں بڑے بڑے کھلے گھاس کے میدان موجود ہیں۔ جہاں مویشیوں اور بھیڑوں کے گلّے کے گلّے پھرتے ہیں۔ پشم۔ کھال اور چربی اور ملکوں کو بھیجی جاتی ہے ۔

بونس ایرز (لفظی معنی عمدہ ہوا) اس کا دار الخلافہ ہے۔ اور دریائے لاپلاٹا کے دہانے کے قریب واقع ہے ۔

## پیراگوے

یہ ملک دریائے پرانا اور پیراگوے کے درمیان واقع ہے۔ تجارت اس ملک میں بہت کم ہے۔ یہاں ایک قسم کا پتا چائے کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ اس کا دار الخلافہ ایسن شن ہے ؂

## یوروگوے

یہ ملک بحر اوقیانوس اور دریائے یوروگوے کے درمیان واقع ہے۔ مانٹی وڈیو اس کا دار الخلافہ لاپلاٹا کے کنارے پر ہے۔ یہ تجارت کے واسطے بڑا مشہور ہے ؂

## پیٹے گونیا

یہ امریکہ کے عین جنوب میں واقع ہے۔ سرد۔ سنگلاخ اور بنجر ملک ہے۔ جس میں لمبے قد کی وحشی قومیں آباد ہیں۔ جو شکار پر گذارا کرتی ہیں۔ جنوب کی طرف پنٹا ارینا ناس بڑا قصبہ ہے ؂

# اوشینیا

بحر الکاہل کرۂ ارض پر سب سے بڑا سمندر ہے۔ یہاں تک کہ یہ زمین کی سطح کی ایک تہائی پر پھیلا ہوا ہے۔ اس میں بہت سے جزیرے ہیں۔ جن کو اوشینیا کے نام سے نامزد کرتے

ہیں ٭

اوشینیا کے تین بڑے بڑے حصے ہیں۔ اول آسٹرل ایشیا۔ دوم پالن ایشیا۔ سوم میلینشیا ٭

## آسٹرل ایشیا

آسٹرل ایشیا میں وہ جزیرے شامل ہیں۔ جو مجمع الجزائر ملایا کے جنوب میں واقع ہیں۔ ان میں سے بڑے بڑے یہ ہیں۔ آسٹریلیا۔ تسمانیا اور نیوزی لینڈ۔ یہ سب انگریزوں نے آباد کیے ہیں ٭

آسٹریلیا دُنیا میں سب سے بڑا جزیرہ ہے۔ اور اسی واسطے اس کو برِّ اعظم کہتے ہیں۔ سلطنتِ برطانیہ کا یہ ایک جزوِ اعظم ہے۔ یہ وسعت میں یورپ کی تین چوتھائی ہے۔ اور اس کی آبادی روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ انگریزوں کی اکثر آبادی جنوب میں ہے۔ اصلی باشندے جو وحشی تھے۔ اب بہت کم ہیں ٭

اس کے ساحل پر خلیج کارپن ٹیریا شمال میں واقع ہے۔ اور کھاڑی شارک مغرب میں۔ جنوب میں ایک اور بڑی کھاڑی ہے۔ جسے آسٹریلیا کی کھاڑی کلاں کہتے ہیں ٭

ابھی تک کل جزیرے کا حال دریافت نہیں ہؤا۔ لیکن جہاں تک معلوم ہے۔ ایک پہاڑوں کا سلسلہ اس کے ساحل کے ساتھ ساتھ چلا گیا ہے۔ اور اندرونی حصے میں میدان ہے۔ آسٹریلیا کا الپس جنوب و مشرق کی طرف سب سے اونچا پہاڑ ہے۔ سب سے بڑا دریا مرّے ہے جو اسی پہاڑ سے نکل کر ایڈی لیڈ کے قریب

سمندر میں جا گرتا ہے ؛

جھیل ٹارنس ایک نمکین جھیل جنوبی آسٹریلیا میں واقع ہے۔ گرمی کے موسم میں یہ خشک ہو جاتی ہے ؛

آسٹریلیا کے شمالی اور وسطی حصے گرم اور خشک ہیں۔لیکن جنوبی حصوں کی آب و ہوا خوشگوار ہے۔ سونا یہاں بکثرت ملتا ہے۔ اندرونی حصے میں ریتلے بیابان ہیں۔ لیکن اور مقامات میں تقریباً ہر قسم کی پیداوار ہوتی ہے۔ یہاں کے وحشی ادنےٰ درجے کے لوگ تھے۔ جوں جوں انگریزوں کی آبادی بڑھتی گئی۔ وہ معدوم ہوتے گئے۔ باقی گڈریوں۔ گوالوں وغیرہ کا کام کرتے ہیں ؛

آسٹریلیا کا بڑا جنگلی جانور کنگرو ہے۔ جس کا سر اور اگلے پاؤں چھوٹے ہوتے ہیں۔ اور پچھلے پاؤں اور دُم بہت بڑی۔ یہ تیز سے تیز گھوڑے کے ساتھ چل سکتا ہے۔ یہ گھاس پات کھاتا ہے اور کچھ نقصان نہیں کرتا۔ مادہ کے ایک تھیلی لگی ہوئی ہوتی ہے۔ جس میں وہ اپنے بچوں کو ڈال لیتی ہے۔ یہاں کے راج ہنس سیاہ فام ہوتے ہیں۔ اور بعض پودے اور درخت بھی خاص قسم کے یہاں پیدا ہوتے ہیں ؛

آسٹریلیا میں پانچ علیحدہ علیحدہ نو آبادیاں ہیں۔ ہر ایک کے واسطے انگلستان سے ایک گورنر مقرر ہوتا ہے۔ اُن کے نام یہ ہیں۔ کوئینز لینڈ۔ نیو ساؤتھ ویلز۔ وکٹوریا۔ جنوبی آسٹریلیا اور مغربی آسٹریلیا ؛

کوئینز لینڈ۔ اِس بستی کا نام ملکۂ معظمۂ وکٹوریا کے نام پر ہے۔ انگریز لوگ میدانوں میں گرمی پڑنے کے سبب پہاڑوں پر

رہتے ہیں۔اس کا دار الخلافہ برس بین ہے۔جو جنوب و مشرق میں واقع ہے ؛

نیو سوتھ ویلز آسٹریلیا کے مشرق کی جانب واقع ہے۔یہاں کے لوگ بھیڑیں پالتے ہیں اور سونے کی کانوں میں زیادہ تر کام کرتے ہیں۔سڈنی اس کا دار الخلافہ ہے۔اِس بستی سے ہندوستان میں گھوڑے آتے ہیں ؛

وکٹوریا۔اِس میں جزیرے کی جنوب مشرقی حد شامل ہے۔اس بستی کو دریاے مرّے نیو سوتھ ویلز سے علنحدہ کرتا ہے۔اس میں سونا بہت پیدا ہوتا ہے۔ملبورن اس کا دار الخلافہ بڑی رونق پر ہے ؛

جنوبی آسٹریلیا۔اِس میں جزیرے کا وسطی حصہ شامل ہے۔یہ تانبے کی کانوں کے واسطے مشہور ہے۔اور یہاں گیہوں افراط سے پیدا ہوتے ہیں۔ایڈی لیڈ اس کا دار الخلافہ ہے ؛

مغربی آسٹریلیا جسے دریاے سوان کی بستی بھی کہتے ہیں۔وسعت میں بڑا ہے۔لیکن آبادی بہت نہیں۔اس کا دار الخلافہ پرتھ دریاے سوان کے کنارے پر واقع ہے۔جہاں کالے راج ہنس ہوتے ہیں ؛

تسمانیا۔یہ جزیرہ آسٹریلیا کے جنوب میں واقع ہے۔اور آبناے باس دونو کو علنحدہ کرتی ہے۔یہ پہاڑی ملک ہے۔جس کی آب و ہوا معتدل ہے۔مدّت تک تو اس میں مجرم بھیجے جاتے رہے۔پر اب برطانیہ سے بہت لوگ آکر بسے ہیں۔اس کا دار الخلافہ ہابرٹ جنوب و مشرقی ساحل پر واقع ہے ؛

نیوزی لینڈ۔ یہ آسٹریلیا کے جنوب و مشرق کی طرف واقع ہے۔ اس میں دو جزیرے شامل ہیں۔ جن کو آبنائے کُک علیحدہ کرتی ہے۔ سونا۔ چاندی۔ ٹین افراط سے پیدا ہوتے ہیں۔ آب و ہوا بڑی خوشگوار ہے۔ یہاں کے اصلی باشندے موری لوگ ملایا قوم کے ہیں۔ لیکن بڑے قدآور۔ چالاک اور ہوشیار ہیں۔ اور رفتہ رفتہ تربیت یافتہ ہوتے جاتے ہیں ٭ اس کا دار الخلافہ ولنگٹن آبنائے کُک پر ہے۔ ڈیونڈن سونے کی پیداوار کی وجہ سے بڑا مشہور اور ترقی پر ہے ٭

# پالن ایشیا

پالن ایشیا اُن بیشمار خوبصورت جزائر کا نام ہے جو بحر الکاہل کے گرم حصّوں میں واقع ہیں۔ ان کے مغرب میں جزائر ملایا۔ آسٹرل ایشیا۔ اور مشرق میں امریکہ ہے ٭

یہاں کے اصلی باشندے سیاہ فام ہوتے ہیں۔ اور اُن میں بعض آدم خور بھی ہیں۔ ان جزیروں کی آب و ہوا نہایت عمدہ ہے۔ بعض پہاڑوں کے سلسلے آتش خیز بھی ہیں۔ جزائر سینڈوچ کے آتش فشاں پہاڑ ۱۴۰۰۰ فٹ اونچے ہیں ٭

پالن ایشیا میں یہ چھ مجموعے بڑے ہیں۔

اوّل مجموعۂ لیڈرونز جو شاہِ ہسپانیہ کے ماتحت ہیں ٭

دوم مجموعۂ سینڈوچ۔ یہ دیسی ریاست ہے۔ اور دار الخلافے کا نام ہانولولو ہے۔ اور مشہور شہر ہوائی ہے ٭

سوم مجموعۂ مرکیساس جو سلطنتِ فرانس کے ماتحت ہے ٭

چہارم مجمع الجزائر سوسائٹی۔ یہ بھی سلطنتِ فرانس کے ماتحت ہے۔ سب سے بڑے جزیرے کا نام ہیٹ ہے ٭

پنجم مجموعۂ فرنڈلے ٭

ششم مجموعۂ سمواس ٭

## میلیشیا

اس میں تین قسم کے جزیرے شامل ہیں۔

اوّل جزائر خاص ملایا یعنی سنڈا۔ سماٹرا۔ جاوا۔ بورنیو۔ سیلیبز وغیرہ۔ اور چند اور چھوٹے چھوٹے جزیرے ٭

دوم جزائر پاپوآ یا نیوگنی۔ اس کا شمال مشرقی حصہ جرمنی کے قبضے میں ہے۔ جنوب مشرقی انگلینڈ والوں کے پاس اور مغربی حصہ ہالینڈ والوں کے ماتحت ہے ٭

سوم جزائر فلپائن جو سلطنتِ ہسپانیہ کے ماتحت ہیں ٭

اس مجمع الجزائر کی آب و ہوا۔ زرخیزی اور خوبصورتی روے زمین پر بے نظیر ہے۔ پودے اور پرند بھی یہاں کے نہایت خوبصورت ہیں۔ یہاں کے لوگ عموماً چاولوں پر گزارہ کرتے ہیں۔ ساگودانہ بھی بہت پیدا ہوتا ہے ٭

میلیشیا کی وجہ تسمیہ یہ ہے۔ کہ یہاں پہلے ملایا قوم بستی تھی ٭

سماٹرا ملایا کے جنوب و مغرب میں واقع ہے جس سے کہ یہ آبناے ملاکا کے ذریعے سے علیحدہ ہوتا ہے۔ یہ ایک بڑا جزیرہ ہے۔ جس کے اندرونی حصے میں آدم خور رہتے ہیں جو آدمیوں کا گوشت نمک اور مصالح ہی لگا کر کچا کھا جاتے ہیں۔ یہ ڈچ

کے متعلق ہے ؛

جاوا کے لوگ کُل مجمع الجزائر میں نہایت شائستہ ہیں۔آبنائے سنڈا اس کے اور سماٹرا کے درمیان واقع ہے۔ اس میں بہت سے آتش فشاں پہاڑ ہیں۔ بیٹویا اس کے شمال و مغربی ساحل پر گورنر جنرل کا مقام ہے ؛

تیمور اور سمباوا بمع چند اور چھوٹے چھوٹے جزیروں کے جاوا کے مشرق میں واقع ہیں۔ ۱۸۱۵ء میں سمباوا کی آتش فشانی سے بہت نقصان ہوا۔ بانکا ایک چھوٹا سا جزیرہ جاوا کے پاس ٹین کی کانوں کے سبب سے مشہور ہے ؛

بورنیو۔ آسٹریلیا اور گرین لینڈ سے اُتر کر دُنیا میں سب سے بڑا جزیرہ یہی سمجھا جاتا ہے۔ سونے اور الماس کی کانیں بھی اس جزیرے میں ہیں۔ یہ جاوا کے شمال و مشرق کی جانب واقع ہے۔جزیرے کا جنوبی حصّہ ڈچ کے ماتحت ہے۔اور شمال و مغربی حصّہ ایک انگریزی راجہ کے ماتحت۔ شمالی حصّے میں ایک انگریزی کمپنی کی بستی ہے ؛

سلیبیز بورنیو کے مشرق میں واقع ہے۔ یہاں ڈچ کی بستی مکاسر جنوب و مغربی ساحل پر ہے۔ اور کل جزیرے پر اسی قوم کا زور ہے۔ سلیبیز کے مشرق میں ملکا (یا مصالحوں کے جزیرے) واقع ہیں۔ یہ بھی ڈچ کے ماتحت ہیں۔ یہاں لونگ۔ جائفل۔ جاوتری بہت پیدا ہوتی ہے۔ سیرم ان کے بیچ میں واقع ہے ؛

نیوگنی یا پاپوآ بھی بڑا جزیرہ ہے۔ اس کا مغربی حصّہ ڈچ

کے ماتحت ہے۔ اور باقی کا تھوڑے عرصے سے انگریزوں اور اہلِ جرمن کے ہاتھ آ گیا ہے ؛

**جزائر فلپائن** بہت سے ہیں اور ہسپانیہ والوں کے متعلّق ہیں۔ جن کا دار الخلافہ منیلا جزیرہ لیوزن میں واقع ہے۔ منیلا چرٹوں کے واسطے مشہور ہے ؛

انگریزی زبان میں ایک ضرب المثل اس مضمون کی ہے۔ کہ ملکہ کے ملک میں سورج کبھی غروب نہیں ہوتا۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ملکہ کی سلطنت ایسی وسیع ہے۔ کہ اس کا کوئی نہ کوئی حصّہ ہمیشہ سورج کے سامنے رہتا ہے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے۔ انگریزوں کی سلطنت روے زمین پر اس طرح پھیلی ہوئی ہے۔ کہ کوئی برّ اعظم ایسا نہیں۔ جہاں ان کا کوئی نہ کوئی ملک نہو۔ چنانچہ ایشیا میں ہندوستان کے علاوہ لنکا۔ جزائر بورنیو۔ جزیرہ نماے ملایا کی بستیاں۔ عرب میں عدن۔ چین میں ہانگ کانگ ان کے پاس ہے۔ افریقہ میں کیپ کالونی۔ ماریشس اور کچھ چھوٹے چھوٹے ضلعے مغربی کنارے پر۔ اور نٹال۔ اور امریکہ میں کینیڈا۔ نیوفونڈلینڈ۔ برموڈاس۔ ہانڈوراس۔ برٹش گی آنا اور جزائر فاک لینڈ۔ اور آسٹریلیا۔ اور پالن ایشیا کے چند چھوٹے چھوٹے جزائر انگریزوں کی قلمرو میں شامل ہیں ؛

انگریزوں کا وطن انگلستان ہے۔ جس کو انہوں نے بہت عرصہ گزرا۔ جرمنی سے آکر اس طرح فتح کیا۔ جس طرح آریہ ہندؤں نے ہندوستان کو فتح کیا تھا۔ سکاٹ لینڈ۔ ویلز اور آئرلینڈ مدّت تک

ان سے جدا رہے۔ رفتہ رفتہ ان کو فتح کر کے اپنی سلطنت میں شامل کیا۔ سولھویں صدی میں جب مذہب عیسوی کے بہت سے جھگڑے شروع ہوئے۔ اور بادشاہ کی طرف سے اختلاف مذہبی کے لئے لوگوں پر تشدّد ہونے لگے۔ تو بہت لوگ انگلستان چھوڑ چھوڑ کر شمالی امریکہ میں جا آباد ہوئے۔ وہاں کے اصلی باشندوں کو بزور شمشیر نکال کر خود وہاں کی زمینوں پر قابض ہو گئے۔ اٹھارھویں صدی تک یہ لوگ انگلستان کے بادشاہ کو اپنا بادشاہ سمجھتے رہے۔ دونو ملکوں میں اس وقت ٹکسوں کی بابت کچھ تنازعہ ہوا۔ جس پر جانبین میں تلوار چلی۔ اور وہ ملک جس کو اب اضلاع متحد کہتے ہیں۔ انگلستان سے خود مختار ہوگیا۔ مگر کینیڈا اور اور مقامات انگلستان کے قبضے میں رہے۔ یہاں مقررہ اوقات پر انگلستان سے ایک افسر بھیجا جاتا ہے۔ جو وہاں کا گورنر جنرل کہلاتا ہے۔ یہ ویسا ہی دستور ہے۔ جیسا ہندوستان میں پانچ سال کے بعد نیا گورنر جنرل انگلستان سے مقرر ہوکر آتا ہے۔

انگریزوں کا ہندوستان پر عمل دخل حاصل کر لینا بھی زمانے کے انقلاب کی ایک نہایت دلچسپ مثال ہے۔ پندرھویں صدی میں جب یورپ سے ہندوستان کو آنے کا بحری راستہ معلوم ہوا۔ تو یورپ کے بہت سے آدمی تجارت کی خاطر ہندوستان میں آئے۔ یہ راستہ ہسپانیہ والوں نے دریافت کیا تھا۔ اور انہیں کی دیکھا دیکھی یورپ کی اور قوموں نے بھی ہندوستان میں تجارت شروع کی۔ انگریزوں نے تجارت کی ایک کمپنی بنائی۔ اور اس وقت کے بادشاہ ملکہ الزبتھ سے یہ سند حاصل کی۔ کہ ہندوستان میں اس کمپنی

کے سوا انگریزی قلمرو کا اور کوئی باشندہ تجارت نہ کرے۔ اس کمپنی نے ہندوستان کے مختلف حصّوں میں اپنی دُکانیں کھولیں۔ اور یہاں کے راجوں اور نوابوں سے زمین خرید خرید کر اپنی جائداد بڑھانی شروع کی۔ رفتہ رفتہ ان راجوں اور نوابوں سے یارانہ پیدا ہؤا۔ اور ایک دوسرے کے جھگڑوں میں آکر ایک کی تائید اور دوسرے کی مخالفت شروع کی۔ یہاں تک کہ جب مغلیہ بادشاہانِ ہند کے انتظام میں ابتری واقع ہوئی۔ تو انگریز انگلستان سے سپاہی منگا منگا کر فوجیں مسلح کر کے شہزادوں اور نوابوں کے سپرد کرنے لگے۔ ان میں سے جو شخص کامیاب ہوتا تھا۔ انعام میں انگریزوں کو جاگیر کے طور پر کبھی کوئی ملک دے دیتا۔ کبھی مالگزاری کا انتظام سپرد کر دیتا۔ چنانچہ کلائیو کے وقت جو انگریزوں کا پہلا سب سے مشہور گورنر اور سپہ سالار ہؤا ہے۔ سارے بنگالہ کی مالگزاری وصول کرنے کا انتظام انگریزوں کے سپرد ہؤا۔ اس کے عوض میں انگریز بنگالے کے نواب کو ایک مقررہ رقم دے دیتے تھے۔ اور مالگزاری خود وصول کر لیا کرتے تھے۔ یہ ۱۷۶۵ء کا ذکر ہے۔ اس کے بعد سلطنتِ مغلیہ کا چراغ دن بدن مدھم ہوتا گیا۔ اور انگریزوں کے اقبال کا ستارہ عروج پکڑتا گیا۔ چنانچہ دکھن میں سلطان ٹیپو کو مار کر بہت سا ملک اپنے قبضے میں کیا۔ اور مرہٹوں کے مختلف راجاؤں کو تہ و بالا کر کے ہندوستان کا وہ حصّہ جو وسط ہند اور احاطۂ بمبئی کہلاتا ہے۔ فتح کر لیا۔ ادھر دہلی کے بادشاہوں کو جو اپنے امرا کی نافرمانی اور شرارت سے تنگ آ رہے تھے۔ اپنا پنشن خوار بنایا۔ اور اُن کے سارے ملک

کا انتظام اپنے ذمے لیا۔ ان بادشاہوں کی حالت رفتہ رفتہ ایسی ہو گئی۔ کہ ۱۸۵۷ء میں جب دہلی کا غدر ہؤا۔ تو یہ صرف قلعے کے بادشاہ رہ گئے تھے اور کہیں ان کا حکم نہیں تھا۔ غدر کے بعد انگریزوں نے اس خیال سے کہ بادشاہ غدر میں شریک تھا۔ اس کو جلا وطن کرکے رنگون بھیج دیا۔ اس سے پہلے انگریزوں کی سرحد پنجاب تک آ پہنچی تھی۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے مرنے کے بعد اس کے دربار میں تنازع شروع ہؤا۔ سکھ آپ ہی آپ انگریزوں کے ملک پر آ پڑے۔ لڑائیاں شروع ہو گئیں۔ ۱۸۴۹ء تک انگریزوں نے سارا پنجاب زیر کر لیا۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے نابالغ جانشین دلیپ سنگھ نے انگلستان کا رہنا اختیار کر لیا۔ اور پنجاب پر انگریز ہر طرح خود حکومت کرنے لگے +

---
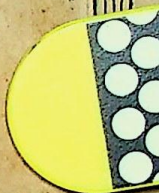
# مختصر تاریخ ہند

جس کو

لشبرج صاحب کی مختصر انگریزی تاریخ
سے گورنمنٹ بک ڈپو پنجاب کے مترجموں نے
مڈل سکول کی جماعتوں کے واسطے ترجمہ کیا
سررشتۂ تعلیم پنجاب کے
ڈائرکٹر صاحب بہادر کے
حکم سے

رائے صاحب منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز گورنمنٹ پبلشرز
سررشتۂ تعلیم پنجاب نے اپنے مطبع مفید عام لاہور میں چھاپا
سنہ ۱۸۹۸ء

# فہرست مضامین

# مختصر تاریخ ہند
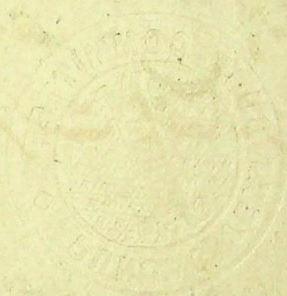
## پہلا باب

### ہندوؤں کا زمانہ

### پہلی فصل - ملک ہند اور اس کے باشندوں کا بیان

ملک کی وسعت اور حدود

ہند بر اعظم ایشیا کے جنوب میں ایک بہت بڑا ملک اور حضرت ملکۂ معظمہ وکٹوریا قیصر ہند کی سلطنت عظمےٰ یعنی سلطنت انگلشیہ کا ایک عظیم الشان حصہ ہے ÷ چونکہ اس کا رقبہ پندرہ لاکھ مربع میل کے قریب ہے - اس لئے یہ ملک دولت انگلشیہ کے کل ممالک محروسہ کا ایک ثلث ہوتا ہے ÷ اس کی شمالی حد دنیا کا نہایت اونچا پہاڑ کوہ ہمالیہ اور جنوبی حد وہ سمندر ہے - جس کے مغربی حصے کو بحر ہند اور مشرقی کو خلیج بنگالہ کہتے ہیں ÷

صوبہ برما

خلیج بنگالہ کے مشرق میں بھی ایک صوبہ واقع ہے - جس کو برما کہتے ہیں - یہ خاص ملک ہند میں تو داخل نہیں ہے - مگر ملکۂ معظمہ قیصر ہند کا ہی ایک صوبہ ہے ÷

ہند کی قدرتی تقسیم

ہند کی شکل اور قطع کچھ ایسی واقع ہوئی ہے - کہ گویا اس کو قدرت نے دو بڑے حصوں میں تقسیم کر دیا ہے ÷ ان میں سے ایک تو جنوبی ہند ہے - جس کو دکن بھی کہتے ہیں - اور دوسرا

شمالی ہند + دکن مثلث کی سی شکل کا ایک بڑا جزیرہ نما کچھ دور تک سمندر میں پھیلا ہوا ہے۔اس مثلث کی راس تو راس کماری ہے۔جو ہند کا جنوبی سرا ہے۔اور قاعدہ وہ خط مفروضہ ہے۔جو دکن کو شمالی ہند سے علیحدہ کرتا ہے + شمالی ہند وہ وسیع قطعہ ہے۔جو کوہ ہمالیہ سے لیکر جنوب کی طرف مثلث دکن کے قاعدے تک پھیلا ہوا ہے +

شمالی ہند کے بھی دو بڑے قدرتی حصے ہیں۔ایک تو مغربی حصہ جو دریاے سندھ اور اس کے معاونوں سے سرسبز و شاداب ہوتا ہے۔ اور دوسرا وسطی اور مشرقی حصہ جس کو دریاے گنگ اور اس کے معاون اور دریاے برہم پتر سیراب کرتے ہیں +

ہند کی انتظامی تقسیم

انتظام کے اعتبار سے جو ہند کی تقسیم کی گئی ہے۔اس کا بیان ہم اس طرح سے کرتے ہیں۔کہ ہند کی مشرقی حد سے جو ملک برما سے ملحق ہے۔مغرب کی طرف چلتے اور جو جو بڑے صوبے رستے میں آتے۔ان کا حال بیان کرتے جاتے ہیں +

(الف) ہند کا جو صوبہ مشرق کی طرف سب سے پرے واقع ہے۔ اس کو صوبہ آسام کہتے ہیں۔اس میں ملک آسام جو دریاے برہم پتر کی وادی[1] ہے۔اور اس کے آس پاس کے بعض پہاڑی ضلعے داخل ہیں + پہلے یہ سارا ملک صوبۂ بنگالہ کی گورنری سے متعلق تھا۔مگر ۱۸۷۴ء سے اس کا ایک علیحدہ چیف کمشنر مقرر ہو گیا ہے +

---

[1] دریا کی وادی سے ملک کا وہ قطعہ مراد ہے۔جس میں وہ دریا گزرے۔اور جس کا پانی نشت کر اس دریا میں آ جاتا ہے۔وادی کا جو حصہ دریا کے منبع کی طرف ہوتا ہے۔وہ وادئ بالائی ہے۔اور جو دہانے کی طرف ہوتا ہے۔وہ وادئ زیریں +

(ملک آسام[1] میں یہ مقام تاریخ کے اعتبار سے مشہور ہیں + گَوہٹی۔ یہ شہر آج کل آسام میں سب سے بڑا شہر ہے۔ اور ضلع کامروپ میں واقع ہے۔ قدیم زمانے میں یہ پراگ جیتش پور کے نام سے مشہور تھا + گھر گاؤں آسام کا قدیم پایۂ تخت جو ضلع سیب ساگر میں واقع ہے۔ اب اس کو ناظرہ کہتے ہیں + شلانگ۔ یہ کھسیا پہاڑ پر ہے۔ اور آسام کا چیف کمشنر یہیں رہتا ہے) +

(ب) آسام سے مغرب اور جنوب مغرب کی طرف چلیں۔ تو سب سے پہلے وہ صوبہ رستے میں آتا ہے۔ جس کی حکومت لفٹنٹ گورنر بنگالہ سے متعلق ہے۔ یہ صوبہ ہند کے سب صوبوں سے بڑا اور اُن کی نسبت بہت ہی زرخیز و آباد ہے۔ اور اس میں یہ ملک داخل ہیں + اوّل بنگالہ خاص جس میں دریائے گنگ کا ڈلٹا[2] اور نیز اس دریا کی وادی کا وہ حصہ داخل ہے۔ جو سمندر کی طرف ہے + دوم ملک بہار جو گنگا کے کنارے کنارے بنگالے سے اوپر کی طرف واقع ہے + سوم چُٹیا ناگپور (چھوٹا ناگپور) جو بہار کے

---

[1] ہر صوبے میں جو جو مقام تاریخ کے اعتبار سے بہت مشہور ہیں۔ ان کی فہرستیں اس غرض سے درج کی گئی ہیں۔ کہ ان مقامات کو نقشے میں دیکھ لیا جائے۔ نہ اِس لئے کہ ان کو ازبر کیا جائے۔ پس جب کسی طالب علم کو اس تاریخ میں مقاموں کے ایسے نام ملیں۔ جو اس کو معلوم نہ ہوں۔ تو پہلے ان کا پتا ان فہرستوں سے معلوم کرلے۔ پھر اُن کو نقشے میں دیکھ لے +

[2] ڈلٹا یونانی زبان کے حروف تہجی میں سے ایک حرف ہے۔ جس کی شکل مثلث کی سی ہوتی ہے۔ علم جغرافیہ میں ڈلٹا اس زمین کو کہتے ہیں۔ جو کسی دریا کے چند دہانوں کے مابین یعنی ان شاخوں کے درمیان ہوتی ہے۔ جو اس میں سے پھوٹ کر علیحدہ علیحدہ راہ سے سمندر میں داخل ہوتی ہیں +

جنوب اور بنگالے کے مغرب میں ایک پہاڑی ملک ہے ✤ چہارم اوڑیسہ جو بنگالے کے جنوب و مغرب میں جزیرہ نمائے دکن کے بالائی ساحل مشرقی کے کنارے کنارے کچھ دور تک پھیلا ہوا ہے ✤ صوبۂ بنگالہ اور آسام دونو کا رقبہ ڈھائی لاکھ مربع میل۔ اور آبادی چھ کروڑ ستر لاکھ کے قریب ہے۔ پس یہ رقبہ کل ہند کے رقبے کا چھٹا حصہ اور یہ آبادی کل ہند کی آبادی کا ایک ثلث ہوتا ہے ✤

دبنگالے میں یہ مقام تاریخ کے اعتبار سے مشہور ہیں ✤ (۱) بنگالہ خاص۔ اس میں ضلع چوبیس پرگنات کے اندر کلکتہ ✤ ضلع ندیا یا کرشن نگر میں ندیا جو قدیم راجاؤں کے عہد میں بنگالے کا پایہ تخت تھا اور جس کے قریب دریاے بھاگیرتی اور جلنگی باہم ملتی ہیں۔ اور پلاسی جو بھاگیرتی پر ہے ✤ ضلع بردوان میں بردوان ✤ ضلع ہگلی میں ہگلی۔ چنسرا۔ چندر نگر اور سات گاؤں جو کسی زمانے میں بنگالے کا پایۂ تخت تھا۔ اور اب ہگلی کے قریب ایک چھوٹا سا گاؤں ہے ✤ ضلع مرشد آباد میں مرشد آباد جو مخصوص آباد کے نام سے مشہور اور بنگالے کے نوابوں کا پایۂ تخت تھا اور قاسم بازار ✤ ضلع مالدا میں گور یا لکھنوتی جو بنگالے کے بادشاہان اسلام کا قدیم پایۂ تخت تھا۔ اور بڑا پنڈوا۔ یہ دونو شہر ویران ہو گئے ہیں۔ اور اب ان کے صرف کھنڈر باقی ہیں ✤ ضلع ڈھاکہ میں ڈھاکہ یا جہانگیر نگر اور سنار گاؤں کے کھنڈر ✤ ضلع چاٹ گاؤں میں چاٹ گاؤں یا اسلام آباد ✤ (۲) صوبۂ بہار۔ اس میں ضلع پٹنہ کے اندر پٹنہ جو اس مقام پر آباد ہے۔ جہاں سلطنت مگدھ کا قدیم پایۂ تخت پاٹلی پتر تھا ✤ ضلع شاہ آباد میں آرا۔ بکسر۔ چاسا۔ سہسرام اور قلعۂ رہتاس ✤ ضلع ترہت میں جسے پہلے کوسلا کہتے تھے۔ حاجی پور۔ یہ اس مقام پر آباد ہے۔ جہاں پٹنے کے مقابل دریاے گنڈک گنگا

سے ملتا ہے + ضلع منگیر میں منگیر + پرگنہ جات سنتھال میں راج محل جس
پہلے آک محل کہتے تھے۔اور تیلیا گڑھی جو پہلے ایک بڑا مشہور قلعہ تھا
(۳) ملک اوڑیسہ۔اس میں ضلع کٹک یا وسطی اوڑیسے میں دریائے مہاندی
پر کٹک یا کٹک بنارس جو اوڑیسے کا صدر مقام ہے۔اور جاج پور
زمانۂ قدیم میں پایۂ تخت تھا + ضلع پُری یا جنوبی اوڑیسے میں پُری
جگناتھ + ضلع بلیسور یا شمالی اوڑیسے میں بلیسور) +

(ج) ملک بہار سے مغرب کی طرف دریائے گنگ کی وادئے بالائی میں
وہ صوبہ واقع ہے۔جس کو ممالک مغربی و شمالی کہتے ہیں۔اس کا حاکم
ایک لفٹنٹ گورنر ہے + ان ممالک میں یہ قسمتیں داخل ہیں + جب ہم
ملک بہار سے چلتے ہیں۔تو پہلے قسمت بنارس اور قسمت گورکھ پور آتی
ہے۔پھر جب دریائے گنگا اور اس کے بڑے معاون جمنا کی وادیوں میں
اوپر کی طرف چڑھتے ہیں۔تو پہلے قسمت الہ آباد۔پھر قسمت آگرہ اور پھر
قسمت میرٹھ رستے میں آتی ہے۔ان کے علاوہ ممالک مغربی و شمالی میں
۳ قسمتیں اور ہیں۔جھانسی جو آگرہ اور الہ آباد کے جنوب میں ہے۔
اجمیر جو راجپوتانہ میں ہے۔رہیلکھنڈ جو آگرے کے شمال کی طرف کوہ ہمالیہ
تک پھیلا ہؤا ہے۔اور کماؤں جو کوہ ہمالیہ میں رہیلکھنڈ کے شمال کی
طرف ہے + ممالک مغربی و شمالی کا رقبہ صوبۂ بنگالہ کی نسبت ایک ثلث
اور آبادی نصف کے قریب ہے +

(ممالک مغربی و شمالی میں یہ مقام مشہور ہیں + قسمت بنارس میں
بنارس۔غازی پور۔چنار جو ضلع مرزا پور میں ایک مشہور پہاڑی قلعہ
ہے + قسمت الہ آباد میں الہ آباد جو جمنا اور گنگا کے مقام اتصال پر
ہے۔اس کا قدیم نام پریاگ ہے۔کان پور اور جالون + قسمت آگرہ

ں آگرہ - اس کے قریب فتح پور سیکری - چندوا یا فیروز آباد - قنوج جس
پہلے کان کبج کہتے تھے اور متھرا + قسمت میرٹھ میں میرٹھ + قسمت
جھانسی میں جھانسی + روہیلکھنڈ میں بجنور - کالیداس کے مشہور ناٹک
شکنتلا میں جو قصّہ ہے - وہ اسی جگہ کا ہے) +

(د) ممالک مغربی و شمالی کے شمال میں صوبۂ اودھ ہے - جو مغرب
کی طرف روہیلکھنڈ سے اور مشرق کی طرف گورکھ پور سے گھرا ہے + یہ
صوبہ وسعت میں تو چھوٹا سا ہے - مگر زرخیز اور آباد بہت ہے + یہاں
کا حاکم ایک چیف کمشنر ہؤا کرتا تھا - مگر بالفعل ایسا انتظام کیا گیا ہے -
کہ ممالک مغربی و شمالی کا لفٹنٹ گورنر ہی اودھ کا بھی چیف کمشنر
ہؤا کرے + یہ صوبہ جنوب کی طرف دریاے گنگا سے لے کر شمال کی
طرف کوہ ہمالیہ تک پھیلتا ہے +

(اودھ کے مشہور مقام یہ ہیں + وسطی اودھ میں لکھنؤ جو صوبۂ
اودھ کا دار الحکومت ہے - مشرقی اودھ میں فیض آباد کے قریب اجودھیا
جہاں راجہ رام چندر جی پیدا ہوئے تھے) +

(ھ) ممالک مغربی و شمالی کی قسمت میرٹھ سے مغرب کی طرف آگے
بڑھیں - تو وہ صوبہ آتا ہے - جو نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب کے
زیر تخت ہے - اس میں اوّل تو دہلی کا علاقہ ہے - پھر خاص پنجاب جو
دریاے سندھ کی وادیٔ بالائی ہے + اس کو پنجاب اس وجہ سے کہتے ہیں -
کہ اس میں پنج آب یعنی دریاے سندھ کے پانچ معاون ستلج - بیاس -
راوی - چناب - جہلم بہتے ہیں - کئی جلیل القدر باج گزار ہندوستانی ریاستیں
بھی اس صوبے سے متعلق ہیں جن میں سے بڑی بڑی یہ ہیں +
اوّل کشمیر جو پنجاب کے شمال میں کوہ ہمالیہ کی ایک پر فضا وادی

میں واقع ہے + دوم کپور تھلہ + سوم ریاست ہائے ایں روے ستلج
یعنی ریاست پٹیالہ و جیند و نابھ - ان کو ایں روے ستلج کی ریاستیں
اس لئے کہتے ہیں - کہ یہ کلکتے کی طرف سے ستلج کے اس پار
ہیں +

(صوبۂ پنجاب کے اندر یہ مقام مشہور ہیں + قسمت دہلی میں شہر دہلی
جو شاہان اسلام کے عہد حکومت میں سلطنت ہند کا پایۂ تخت رہا ہے
اور اس کے شمال میں کرنال اور پانی پت - تھانیسر دریاے سرسوتی پر
اور اُس کے پاس موضع تراوڑی اور مہابھارت کی مشہور و معروف لڑائی
کا میدان کرو چھیتر + قسمت جالندھر میں ماچھی واڑا - علیوال - سرہند
لدھیانے کے قریب ہے - کانگڑہ یا نگر کوٹ - اور ستلج کے جنوب میں فیروز پور

۵۱ ایسی باج گزار ریاستیں جو سرکار انگلشیہ کے ماتحت ہیں - ان کو انگریزی میں
فیوڈے ٹری ریاستیں کہتے ہیں - اور اس سے یہ مراد ہے - کہ یہ ریاستیں سرکار
انگلشیہ کے سایۂ حمایت میں ہیں - اور ان سب کے ساتھ سرکار انگریزی کے عہد نامے
ہو گئے ہیں - کہ سرکار تو ان کی حفاظت کرے - اور یہ اس کی عوض خاص خدمتیں
انجام دیں - مثلاً بعض صورتوں میں لڑائی کے وقت فوج کی ایک خاص تعداد سے
سرکار کی مدد کریں - یا اپنی حفاظت کے لئے کسی قدر انگریزی فوج کا خرچ ادا کریں -
یا اسی قسم کی اور خدمتیں بجا لائیں + ایسی ریاستوں میں سرکار انگریزی کی طرف
سے ایک ایک افسر رہتا ہے - جس کو رزیڈنٹ کہتے ہیں - اور اس کا کام یہ
ہوتا ہے - کہ وہاں کے رئیس کو سلطنت کے کار و بار میں صلاح و مشورہ
دے + لارڈ ولزلی کے ذکر میں بھی یہ مضمون درج ہے - وہاں بھی اس کو
دیکھ لینا چاہیئے +

۵۲ گھگر ندی جو انبالے کے قریب بہتی ہے - یہ اُس کی ایک شاخ کا نام ہے +

جیرد شہر۔ مدکی۔ سبراؤں + قسمت لاہور میں لاہور۔ امرت سر اور
دریاے ستلج اور چناب کے مابین شہر ملتان + قسمت راولپنڈی میں
جس کو سکندر اعظم اور یونانی مصنفوں نے ٹیکسلا لکھا ہے۔ اٹک
دریاے سندھ پر۔ گجرات جس کے نزدیک فوج انگریزی کے سپہ سالار
لارڈ گاف نے سنہ ۱۸۴۹ء میں سکھوں کو بڑی بھاری شکست دی تھی +
یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہند کے مغرب میں ایک صوبے کا نام بھی گجرات
صوبہ ہے + قسمت راولپنڈی میں چلیانوالہ بھی مشہور ہے + قسمت پشاور
میں شہر پشاور جو دریاے سندھ کے پار سرحد افغانستان پر ایک بڑا
شہر کا ہے۔ اور درۂ خیبر جو پشاور اور افغانستان کے مابین ایک مشہور
دُشوار گزار رستہ ہے) +

(د) پنجاب کے جنوب اور ممالک مغربی و شمالی کے مغرب میں
راجپوتانہ واقع ہے۔ اس میں اٹھارہ باج گزار ہندوستانی ریاستیں ہیں۔
جن کے رئیس سرکار انگریزی کے سایۂ حمایت میں امن و امان سے
حکمرانی کرتے ہیں + راجپوتانہ میں اجمیر کا چھوٹا سا علاقہ جو ممالک مغربی
و شمالی سے متعلق ہے۔ سرکار انگریزی کے قبضے میں ہے۔ راجپوتانہ کی
جلیل القدر ریاستیں یہ ہیں + اودے پور یا میواڑ۔ جودھ پور یا مارواڑ۔
جے پور یا امبیر + راجپوتانہ کا رقبہ ایک لاکھ بیس ہزار مربع میل اور
آبادی نوّے لاکھ کے قریب ہے۔ اس حساب سے اس کی وسعت تو
بنگالے سے نصف کے قریب ہے۔ مگر آبادی بنگالے کی آبادی کے
ساتویں حصّے سے بھی کم ہے +

(ر) راجپوتانہ کے مشہور مقام + ریاست میواڑ یا اودے پور میں اودے پور
جو وہاں کا پایۂ تخت ہے۔ اور اس کے مشرق میں چتوڑ جس کو پہلے

علاء الدین نے اور پھر اکبر نے فتح کیا تھا + علاقۂ اجمیر میں وہاں کا صدر مقام اجمیر + ریاست جے پور میں وہاں کا دار الریاست شہر جے پور اور اس کے شمال مشرق میں امبیر جو پہلے دار الحکومت تھا - اور قلعۂ رنتھم بور + ریاست جودھ پور یا مارواڑ میں وہاں کا دار الریاست جودھپور + ریاست الور میں لسواری + ریاست بھرت پور میں وہاں کا تخت گاہ بھرت پور - کسی زمانے میں لوگوں کو یہ زعم تھا - کہ یہ حصار حصین کسی سے فتح نہیں ہو سکتا - اور ٹونک + ریاست سروہی میں کوہ آبو) +

(۳) راجپوتانے کے مغرب اور جنوب میں احاطۂ بمبئی واقع ہے - اس احاطے کا جو حصہ راجپوتانے کے مغرب میں ہے - اس کو ملک سندھ کہتے ہیں + یہ ملک دریائے سندھ کی وادیٔ زیریں ہے + راجپوتانہ اور ملک سندھ کے جنوب میں اور سندھ و دیگر مضافات احاطۂ بمبئی کے مابین صوبۂ گجرات اور علاقۂ کچھ واقع ہے - ملک گجرات میں ایک جزیرہ نما اور ہند کا کچھ اور حصہ بھی داخل ہے + کچھ وہ قطعہ ہے - جس کو سمندر کی ایک شاخ نے جس کا نام رن ہے - ملک ہند سے جدا کر دیا ہے + یہ شاخ کچھ بہت گہری نہیں ہے - چنانچہ گرمی کے موسم میں سوکھ جایا کرتی ہے + علاقۂ کچھ میں اور گجرات کے ایک بڑے حصے اور نیز بمبئی احاطے کے کئی اور حصوں میں باج گزار ہندوستانی رئیس حکمراں ہیں + بمبئی احاطے کے جنوبی حصے میں یہ علاقے داخل ہیں + اول گجرات + دوم کانکن جس میں جزیرۂ بمبئی اور اُس کے قریب کا بہت سا ملک بھی داخل ہے + سوم مہاراشٹر یعنی مرہٹوں کا ملک جو دکن میں اندر کی طرف واقع ہے - اور مغربی گھاٹ کے سلسلۂ کوہ کے سبب کانکن سے جدا ہو گیا ہے + چہارم خاندیس - یہ بھی مہاراشٹر کی طرح ساحل بحر پر نہیں ہے - بلکہ

اندر کے رخ واقع ہے۔ اور گجرات کے مشرق اور مہاراشٹر کے شمال میں ہے +
پنجم شمالی کانڑا جو بمبئی احاطے کے انتہائے جنوب میں ہے۔ یہ صوبہ ملک میسور اور مدراس احاطے کے متصل واقع ہے۔ اور گوآ کا چھوٹا سا علاقہ جو سلطنت پرتگال کے ماتحت ہے۔ اس کو کانکن سے جدا کرتا ہے + بمبئی احاطے کے یہ سارے صوبے گجرات کے سوا جزیرہ نمائے ہند میں واقع اور اس کے تمام مغربی حصے میں پھیلے ہوئے ہیں +

(بمبئی احاطے کے مشہور تاریخی مقام + گجرات میں) سورت + کانکن میں بمبئی اور اس کے شمال مشرق میں تھانہ جزیرہ سالسٹ پر واقع ہے۔ اور بسیین جو تھانہ کے شمال مغرب میں ہے + مہاراشٹر میں پونا جو مدت تک مرہٹوں کا دار الحکومت رہا ہے۔ اور اس کے قریب کھڑکی اور قلعہ پرندھر۔ ان کے علاوہ خاندان نظام شاہیہ کا پایۂ تخت احمد نگر۔ اور خاندان عادل شاہیہ کا دار السلطنت بیجاپور اور خاندان سیواجی کے راجاؤں کا دار الریاست ستارا + شمالی کانڑا میں ہوناور یا ہنور + سندھ میں وہاں کا صدر مقام حیدر آباد سندھ - اور اس کے قریب میانی اور امر کوٹ - پھر ٹھٹھہ جو سندھ کا قدیم تخت گاہ ہے۔ اور اس کے مغرب میں بندر گاہ کراچی) +

(ج) گجرات کے مشرق میں مالوہ وغیرہ کی وہ ہندوستانی ریاستیں ہیں۔ جو وسط ہند کی اجنٹی سے متعلق ہیں۔ ان میں سے بعض تو ہندوستان میں واقع ہیں۔ اور بعض دکن میں۔ یہ اکثر ریاستیں ہیں۔ اور سب کی سب سرکار انگریزی کی باج گزار ہیں + اس سارے علاقے کا رقبہ ستی ہزار مربع میل سے زیادہ اور آبادی اسی لاکھ کے قریب ہے + ان میں یہ ریاستیں بڑی ہیں + اول گوالیار مہاراجہ سیندھیا کی ریاست +

دوم اندور مہاراجہ ہلکر کی ریاست - اس میں مالوے کا ایک حصہ شامل ہے +
سوم بھوپال جس کی فرماں روا اس وقت نواب شاہ جہاں بیگم ہیں +
چہارم ریوان اور بندیلکھنڈ کی ریاستیں جو ممالک مغربی و شمالی کے جنوب
اور علاقۂ چٹیا ناگ پور کے مغرب کی طرف ہیں +

(ان ریاستوں کے مشہور مقام یہ ہیں + مہاراجہ سیندھیا کے علاقے
میں گوالیار اور اس کے قریب مہاراج پور اور پنیار - اور اس ریاست کے
جنوب مغربی حصے میں اجین جو راجہ بکرماجیت کا پایۂ تخت تھا + ہلکر
کی ریاست میں اندور جو وہاں کا پایۂ تخت ہے - اور اجین کے قریب
مہد پور + بھوپال کی ریاست میں قلعۂ رائیسین - جس کو شیر شاہ نے
فتح کیا تھا) +

(ط) وسط ہند کی اجنٹی کے جنوب اور علاقۂ چٹیا ناگ پور کے
جنوب مغرب میں ممالک متوسط واقع ہیں - ان کا انتظام ایک چیف کمشنر
کے سپرد ہے - یہ صوبہ تین علاقوں میں منقسم ہے + اول شمال کی طرف
علاقۂ ساگر و نربدا - دوم جنوب کی طرف ناگ پور - سوم مشرق کی طرف
محالات باج گزار + ممالک متوسط رقبے اور آبادی کے اعتبار سے ممالک
وسط ہند کی اجنٹی کے برابر ہیں + قدیم زمانے میں یہ دونو علاقے ملک
ریاست گونڈوانہ کہلاتے تھے - اور سلاطین اسلام کے عہد سلطنت میں اس
کے مغربی حصے شاہان مالوہ کے ماتحت تھے +

(ممالک متوسط کے مشہور تاریخی مقام + کمشنری نربدا کے ضلع نما
میں برہان پور جو قدیم زمانے میں بادشاہان خاندیس کا پایۂ تخت تھا
اور اس کے قریب قلعۂ اسیر گڑھ + کمشنری ناگپور میں وہاں کا صدر مقام
ناگپور - پہلے یہ شہر برار کے مرہٹے راجاؤں کا دار الریاست تھا) +

(سی) ممالک متوسط کے جنوب اور مغرب کی طرف اور خاندیس علاقۂ احاطۂ بمبئی کے مشرق کی جانب وہ انگریزی علاقہ ہے۔ جو برار یا اضلاع مفوضۂ نظام حیدر آباد کے نام سے مشہور ہے - یہ اضلاع نظام حیدر آباد نے قرضے کی عوض ۱۸۵۳ء میں سرکار کے حوالے کئے تھے + اس علاقے کے جنوبی حصے کا نام بالا گھاٹ ہے +

(علاقۂ برار کے مشہور مقام + مشرقی برار میں ضلع ایلچ پور کا صدر مقام ایلچ پور اور قلعۂ گاویل گڑھ + مغربی برار کے ضلع آکولا میں ارگاؤں اور نیز شاہ پور کے کھنڈر) +

(ک) علاقۂ برار کے جنوب میں نظام حیدر آباد کی ریاست ہے + ہند میں سرکار انگلشیہ کے ماتحت جتنے رئیس ہیں - ان سب میں یہ رئیس بہت بڑا ہے + اس کی ریاست دکن کے وسط میں ہے - کیونکہ مغرب کی طرف تو بمبئی احاطہ اس کو سمندر سے علیحدہ کرتا ہے - اور مشرق اور جنوب کی جانب مدراس احاطہ + اس ریاست کی وسعت اور آبادی تقریباً ممالک متوسط کے برابر ہے +

(ریاست نظام کے مشہور مقام + وہاں کا تخت گاہ حیدر آباد - اور اس کے شمال مغرب میں گولکنڈہ جو پہلے خاندان قطب شاہیہ کا دار السلطنت تھا - ورنگل حیدر آباد کے شمال مشرق میں - بیدر جو پہلے خاندان برید شاہیہ کا پایۂ تخت تھا - اور اس کے قریب گل برگہ جو خاندان بہمنیہ کا دار الحکومت تھا - کھرکی جس کو اب اورنگ آباد کہتے ہیں - یہ کسی زمانے میں ملک عنبر کا دار الریاست تھا - اورنگ آباد کے مغرب میں دیو گری جس کو اب دولت آباد کہتے ہیں - اور اورنگ آباد کے مشرق میں اسئی جہاں ایک بڑی مشہور لڑائی ہوئی تھی) +

(ل) ریاست حیدر آباد کے مشرق اور جنوب کی طرف مدراس احاطہ ہے۔اس میں یہ علاقے داخل ہیں + اوّل جزیرہ نمائے ہند کا کل مشرقی کنارہ جو ساحل کارو منڈل کے نام سے مشہور ہے۔ملک اوڑیسہ سے لے کر نیچے تک + دوم جزیرہ نمائے مذکور کا کل جنوبی حصہ + سوم مغربی ساحل یعنی ساحل مليبار کا ایک حصہ + اس احاطے کا رقبہ ایک لاکھ چھبیس ہزار مربع میل اور آبادی تین کروڑ سے زیادہ ہے + اس احاطے کے شمال مشرقی ضلعے جو ملک اوڑیسہ کی سرحد پر ہیں۔شمالی سرکاریں کہلاتے ہیں۔اور مشرقی اور جنوبی ضلعے ملک کرناٹک۔اور مغربی ضلعے ملک مليبار اور جنوبی کانڑا +

مدراس احاطے میں چند چھوٹے بڑی ریاستیں بھی ہیں۔جن میں سے یہ دو بڑی ہیں + اوّل ریاست تراونکور جو جزیرہ نمائے ہند کے جنوبی گوشے میں واقع ہے + دوم کوچین جو تراونکور کے شمال میں ساحل مليبار پر ہے +

(مدراس احاطے کے مشہور تاریخی مقام + شمالی سرکاروں میں گمسور مچھلی بندر اور گنٹور۔کرناٹک میں شہر مدراس اور اس کے قریب چنگل پٹ اور کانچی پُرم۔پھر ارکاٹ۔ولور۔وندواش + جنوبی ارکاٹ میں کڈلور۔ قلعۂ سینٹ ڈیوڈ کے کھنڈر۔جنجی۔پورٹو نو وو۔فرانسیسوں کا شہر پانڈیچری + ضلع ترچناپلی میں ترچناپلی اور سرینگم + ضلع تنجور میں تنجور مدور میں مدور + مليبار میں کلی کوٹ۔کنانور اور درۂ پال گھاٹ + جنوبی کانڑا میں منگلور) +

(م) جزیرہ نمائے ہند کے وسط اور مدراس احاطے کے ان ضلعوں کے جنوب میں جو قلمرو نظام کے دکن کی طرف اضلاع مفوضہ کے نام

سے مشہور ہیں - ریاست میسور اور ریاست کورگ واقع ہے + ان میں سے ریاست کورگ کا انتظام تو ایک چیف کمشنر کے سپرد ہے - اور ملک میسور جو ایک بلند سطح مرتفع پر ہے - وہاں کے راجہ کے زیر حکومت ہے +
(میسور اور کورگ کے مشہور تاریخی مقام + سیرنگ پٹن - بنگلور - سندی درگ - بیدنور + یہ سب میسور میں ہیں - اور مرکارا کورگ میں) +

سلطنت انگلشیہ کی عملداری ہند کے جو حصے تقسیم انتظامی کے اعتبار سے اوپر بیان ہوئے ہیں - ان کے علاوہ کوہ ہمالیہ میں بھی تین کوہستانی ریاستیں واقع ہیں + یہ برائے نام تو خود مختار گنی جاتی ہیں - مگر حقیقت میں سرکار انگریزی کے ماتحت اور اس کی مددگار ہیں - وہ ریاستیں یہ ہیں + اول بھوٹان ملک آسام اور بنگالے کے شمال میں - دوم سکم بنگالے کے شمال میں - سوم نیپال بنگالہ اور ممالک مغربی شمالی اور اودھ کے شمال میں + یہ تینوں ریاستیں کوہ ہمالیہ کی ڈھلان پر واقع ہیں +

ان سب کے علاوہ ہند میں تین بستیاں پرتگیزوں کی بھی ہیں + اول علاقۂ گوآ جو کانکن اور شمالی کانڑا کے مابین ہے + دوم دمن جو ملک گجرات میں انگریزی ضلع سورت میں ایک شہر ہے + سوم دیو یہ بھی گجرات میں جزیرہ نمائے کاٹھیاواڑ کے قریب ایک جزیرہ ہے + ہند میں یہ پرتگیزوں کی بستیاں ہیں - ایسی ہی فرانسیسوں کی بھی چند بستیاں ہیں - جن میں سے مشہور یہ ہیں + اول پانڈیچری مدراس کے جنوب میں - دوم چندر نگر جو کلکتے سے اوپر کی طرف ہگلی اور رام پور کے مابین دریائے ہگلی پر واقع ہے +

ہند سے مشرق کی طرف صوبۂ برما واقع ہے - جو سرکار انگریزی

کی قلمرو میں داخل ہے - یہاں کا حاکم ایک چیف کمشنر ہوتا ہے + یہ صوبہ چار بڑے زرخیز علاقوں پر منقسم ہے - جو خلیج بنگالہ کے مشرقی ساحل کے متصل واقع ہیں + اول اراکان جو مشرقی بنگالے کی مشرقی سرحد کے متصل ہے + دوم علاقۂ پیگو صوبۂ اراکان کے جنوب کی طرف - اس میں دریاے ایراوتی - ستی اونگ اور سلوئن کی وادیہاے زیریں داخل ہیں + سوم تناسرم + چہارم وہ علاقہ جو اب شاہ برما سے لیا گیا ہے +

تناسرم کے مقابل خلیج بنگالہ میں جزیروں کے دو مجموعے بھی سرکار انگریزی کے قبضے میں ہیں - ایک جزائر این ڈے من - دوسرے جزائر نکوبار + یہ جزائر گورنمنٹ ہند کے ماتحت ہیں - اور ان میں ایک انگریز حاکم ہوتا ہے + جزائر این ڈے من میں ایک بڑی بستی ہے - جہاں ہند کے تمام علاقوں سے وہ قیدی جن کو کالے پانی کی سزا ہوتی ہے - بھیج دئے جاتے ہیں +

ان کے علاوہ سنگلدیپ جو ہند کے جنوب میں ایک وسیع اور عمدہ جزیرہ ہے - وہ بھی سرکار انگلشیہ کے ممالک محروسہ میں داخل ہے - مگر گورنمنٹ ہند کے ماتحت نہیں ہے - بلکہ گورنمنٹ انگلستان کے زیر حکم ہے + اس جزیرے کے باشندے تو اس کو سنگل کہتے ہیں - مگر اہل ہند میں لنکا کے نام سے مشہور ہے +

**ہند کے باشندوں کی نسلیں اور زبانیں**

ہند کے وسیع ملک میں بہت سی نسلوں کے آدمی آباد ہیں - اور ان کی مختلف زبانوں کے وسیلے سے ان کی تمیز نہایت آسانی سے ہو سکتی ہے +

واضح ہو - کہ مسلمان ہند کے ہر حصے میں موجود ہیں - مگر

وہ سب ایک نسل کے نہیں ہیں۔ بعض تو اُن پٹھانوں کی اولاد ہیں۔ جنہوں نے اول ہند پر حملہ کیا۔ اور بعض اُن مغلوں کی نسل سے ہیں۔ جنہوں نے افغانوں کے بعد ہند کو فتح کیا۔ پھر کچھ ایرانی ہیں۔ کچھ عرب اور کچھ حبشی + یہ لوگ اپنے اپنے ملکوں سے آ کر یہاں آباد ہوگئے ہیں۔ لیکن اکثر مسلمان اُن ہندوؤں کی اولاد ہیں۔ جنہوں نے دین اسلام اختیار کر لیا تھا۔ اس لئے یہ مسلمان نسل کے اعتبار سے یہاں کے ہندوؤں سے علیحدہ نہیں ہیں۔ اگرچہ ہند کے مسلمانوں میں نسل کے اعتبار سے فرق ہے۔ مگر ان سب کی زبان عموماً اردو یا ہندوستانی یا اُس کی کوئی شاخ ہے +

مسلمانوں کے علاوہ ہند کے اَور باشندوں کی سرسری تقسیم یہ ہے + شمالی ہند میں اوّل آریا نسل کے ہندو۔ دوم اصلی باشندے + جنوبی ہند میں اول دراوڑ نسل کے ہندو۔ دوم اصلی باشندے + اصلی باشندے ہند میں ہر جگہ پہاڑوں اور جنگلوں میں رہتے ہیں۔ مثلاً بنگالے میں سنتھال۔ ممالک مغربی و شمالی اور اودھ میں بھڑ۔ پنجاب میں گکھڑ۔ وسط ہند میں گونڈ۔ بمبئی اور راجپوتانہ میں بھیل اور جنوبی ہند میں ٹوڑا قوم کے لوگ + ان کے علاوہ اس قسم کی اَور بھی بہت سی قومیں ہیں + اور اکثر نیچ قوموں میں بھی بہت سے اصلی باشندے مل جل رہے ہیں +

ہند میں جو لوگ کثرت سے آباد ہیں۔ اور اعلیٰ درجے کے گنے جاتے ہیں۔ وہ شمال میں آریا نسل کے اور جنوب میں دراوڑ نسل کے ہندو ہیں۔ اور ان دونو میں کچھ صحیح رشتہ اب تک ثابت نہیں ہؤا ہے۔ اکثر لوگ یہ یقین کرتے ہیں۔ کہ دکن کے ہندو آریا نسل سے کچھ علاقہ نہیں رکھتے۔ بلکہ اصلی باشندوں سے زیادہ تر نسبت رکھتے ہیں +

آریا نسل کے ہندؤں اور یورپ کی بڑی بڑی قوموں کی اصل ایک ہی ہے + اس نسل کے ہندؤں کی جتنی قومیں ہیں۔ وہ سب ایسی زبانیں بولتی ہیں۔ جن کا ماخذ سنسکرت ہے۔ مگر ان میں کم و بیش اور زبانوں کے الفاظ بھی مل گئے ہیں + آریا نسل کے ہندؤں کی بڑی بڑی شاخیں یہ ہیں + اوّل ملک بہار۔ ممالک متوسط۔ صوبۂ اودھ۔ ممالک مغربی شمالی اور علاقۂ دہلی کے لوگ جن کی زبان ہندی ہے + دوم بنگالی جو بنگالے میں اور نیز بہار و اوڑیسہ و آسام کے بعض حصوں میں بھی آباد ہیں + سوم مرہٹے جن کی زبان مرہٹی ہے۔ یہ لوگ بمبئی احاطہ اور ممالک متوسط و وسط ہند و ملک برار میں بستے ہیں + چارم وہ لوگ جن کی زبان گجراتی ہے۔ یہ بمبئی احاطے میں اور راجپوتانے کے جو علاقے اس کے قریب ہیں۔ ان میں رہتے ہیں + پنجم اُڑیا جو اُڑیسے میں اور ممالک متوسط و احاطۂ مدراس کے جو علاقے اس کے قریب ہیں۔ ان میں بود و باش رکھتے ہیں + ششم پنجابی + ہفتم سندھی یعنی اہل سندھ +

دراوڑی نسلیں یہ ہیں + اوّل تلوگو جو مدراس احاطے کے شمالی حصّوں اور قلمرو نظام کے مشرق میں رہتے ہیں + دوم تامل لوگ جو دکن کے سارے جنوبی حصّے میں بستے ہیں۔ اُن کی زبان جنوبی کرناٹک اور تراونکور میں تو تامل ہے۔ اور ملیبار و کوچین میں ملیالم جو تامل زبان کی ایک شاخ ہے + سوم کانڑی لوگ جو مدراس احاطے کے مغربی اضلاع کانڑا وغیرہ میں اور نیز قلمرو نظام کے ایک بڑے حصّے اور ملک میسور اور کورگ میں آباد ہیں +

لہ دوسری فصل دیکھو +

# ...سری فصل آریا ہندؤں کا ہند کو فتح کرنا

قدیم زمانے میں کسی کو اس ملک میں یہ خیال نہیں آیا۔ کہ جو واقعات اس نے اپنی آنکھوں دیکھے یا کانوں سنے۔ ان کو قلمبند کرتا۔ اس غفلت سے یہ خرابی پیدا ہوئی۔ کہ مسلمانوں کی عملداری سے پہلے جس کو ابھی پورے نو سو برس بھی نہیں ہوئے۔ ہند میں کوئی معتبر تاریخ نہیں لکھی گئی۔ پس ہند کے قدیم حالات جس قدر معلوم ہوئے ہیں۔ تاریخوں سے نہیں ہوئے۔ ...ان کا ماخذ اور ہی چیزیں ہیں۔ مثلاً داستانیں یا قدیم روایتیں جو ...زد خلائق ہیں۔ قدیم مذہبی یا شاعرانہ کتابیں جن سے اشارةً بعض ...حالات معلوم ہوتے ہیں۔ حوالے جو ہند کے معاملات کی نسبت اور ...کے مورخوں نے اپنی کتابوں میں دلئے ہیں۔ پتھر یا دھات کے ...کتبے یا سکے جن کی عبارتوں سے کچھ حالات دریافت ہوتے ہیں۔ ...سب کے سوا بعض اور ماخذ بھی ہیں۔ جن کے بیان کی اس ...پر کچھ ضرورت نہیں معلوم ہوتی +

ہندؤں کے نزدیک ویدوں کی کتابیں نہایت متبرک ہیں۔ ...کی زبان سنسکرت ہے۔ زمانۂ قدیم میں یہی زبان سارے ہند کے اندر بولی جاتی تھی + ویدوں کے بعض حصے تین ہزار ...سو برس سے بھی پہلے کی تصنیف خیال کئے جاتے ہیں۔ اور ان ...جو دعائیں ہیں۔ وہ سب سے پرانی تصنیفات ہیں۔ ان سے ...نیز اور وسیلوں سے اس زمانے کے ہندؤں کا کچھ حال دریافت ...ہے +

زمانۂ سلف کے ہنود

غرض معلوم ہوتا ہے - کہ ملک ہند میں یہ جو لاکھوں ہن
آباد ہیں - ہمیشہ سے یہیں کے رہنے والے نہیں ہیں - بلکہ نہایت
قدیم زمانے میں ان کے بزرگ وسط ایشیا کے قطعات مرتفع پر
رہتے اور آریا کہلاتے تھے + یہ لوگ صرف ایک اسی جرگے کے
نہ تھے - جو بعد وہاں سے ہند میں چلا آیا - اور ہندو کہلایا
اہل فرنگ جو وہاں سے جا کر یورپ میں آباد ہوئے - اور پارسی
فارس میں جا کر بسے - ان سب کے بزرگ بھی وہی تھے +

آخر کار آریا نسل کے ہندو وسط ایشیا سے روانہ ہو کر جنوب
طرف چلے - اور جو اونچا پہاڑ نقشوں میں ہندو کش کے نام سے
ہے - اس سے گزر کر اوّل پنجاب میں وارد ہوئے + معلوم ہوتا ہے
کہ دریاے سندھ اور اس کے پانچ معاون جو بالفعل ملک پنجاب
شاداب کرتے ہیں - اس وقت ان کے علاوہ ایک اور دریا بھی
بہتا اور دریاے سندھ میں مل جاتا تھا - اس کا نام دریاے سر
ہے - اور اب یہ دریاے سندھ تک مطلق نہیں پہنچتا - بلکہ رستے
میں ریت کے اندر جذب ہو جاتا ہے + غرض آریا ہندو دریاے
اور نیز پنجاب کے اور دریاؤں کے کناروں پر کئی سو برس تک
رہے - اور وید کی دعاؤں میں جس زمانے کا ذکر ہے - اس وقت
وہ یہیں بود و باش رکھتے تھے - اور اس کا نام اُنھوں نے برہما
رکھا ہے + اس زمانے میں اُن کی حکومت کسی راجہ یا حاکم
متعلق نہ تھی - مگر ہر ایک گھرانے کا بزرگ ہی اپنے اپنے خاندان
سردار ہوا کرتا تھا - اور وہی اس گھرانے کا پروہت یعنی پیشو
بھی ہوتا تھا +

ان آریا ہندؤں کو جب کبھی ضرورت پڑتی تھی۔ تو وہ ہند کے
اصلی باشندوں سے جو ان کی نسبت سیاہ فام تھے۔ لڑا بھڑا بھی
کرتے تھے۔ اور چونکہ آریا ہندو ان کی نسبت بہادر تھے۔ اور ہتیار
بھی عمدہ رکھتے اور زرہ بکتر لگاتے تھے۔ اس لئے اپنے مخالفوں پر
اکثر فتح پاتے تھے۔ غرض اس طرح انہوں نے اصلی باشندوں کو
میدانوں سے ہٹا کر پہاڑوں اور جنگلوں کی طرف بھگا دیا۔ اور
وہاں ان کی اولاد اب تک موجود ہے۔ مگر اس قدیم زمانے میں یہ
لڑائیاں بہت ہی کم ہؤا کرتی تھیں۔ کیونکہ اس وقت آریا ہندو
صرف پنجاب ہی کے زرخیز میدانوں پر قناعت کئے پڑے تھے۔ اور
کسی سے بگاڑ نہ کرتے تھے ✦ اس وقت ان کی عادتیں بہت سیدھی
سادی تھیں۔ سب اپنے اپنے مواشی چراتے اور کبھی کبھی کچھ تھوڑی
سی کھیتی باڑی کر لیا کرتے تھے ✦

پہلی ہجرت

جو حال ہم نے اوپر بیان کیا ہے۔ غالباً وہ کئی سو برس
تک رہا۔ اور اس عرصے میں آریا ہندو روز بروز زیادہ اور
آسودہ ہوتے گئے۔ آخر یہ ہؤا۔ کہ جو میدان پنجاب سے بھی
زیادہ زرخیز اور گنگا اور اس کے معاونوں سے سیراب تھے۔

پہلی فصل میں بیان ہو چکا ہے۔ کہ یہ میدان وہ ہیں۔ جو اب ممالک مغربی
شمالی اور اودھ اور بہار اور بنگالہ اور کسی قدر راجپوتانہ اور وسط ہند
ایجنسی میں داخل ہیں ✦ آریا ہندو دریائے سرسوتی اور گنگا کے درمیانی
ملک کو برہم رشی دیس۔ اور اور جو ملک اس کے مشرق میں الہ آباد
تک ہے۔ اس کو مدھ دیس اور سارے شمالی ہند کو آریا ورت کہا کرتے
تھے ✦

ان کے فتح کرنے پر انہوں نے کمر باندھی + ان عمدہ قطعوں کے فتح کرنے کے لئے آریا ہندو برسوں بلکہ شاید کئی سو برس تک لڑتے بھڑتے رہے + تاریخ ہند کے اس زمانے کو زمانۂ شجاعت کہتے ہیں۔ کیونکہ اس زمانے میں ہندو بڑے مشہور اور بہادر سرداروں کے ساتھ ہند کے اصلی باشندوں سے متواتر لڑتے رہے۔ اور رفتہ رفتہ ان کو یا تو اپنا غلام کر لیا یا مار کر پہاڑوں اور جنگلوں میں ہٹا دیا۔ جیسا کہ ان اصلی باشندوں کی اولاد سنتھال اور بھیل وغیرہ قوموں کی بود و باش سے ظاہر ہے +

ان لڑائیوں میں جو لوگ سردار مقرر ہوتے تھے۔ وہ بڑے بڑے ضلعے فتح کرنے اور بہت سی جمعیت فراہم ہو جانے سے بڑے زبردست ہو گئے۔ اور یوں ہی ہوتے ہوتے مہاراجہ بن گئے + چونکہ یہ سردار ہمیشہ لڑائیوں میں مصروف رہتے تھے۔ اس لئے اب انہیں پروہت کا کام انجام دینا دشوار ہو گیا۔ پس کچھ مدت بعد پروہتوں کی ایک علیحدہ قوم بن گئی۔ جس کا نام برہمن ہوا۔ پھر برہمنوں نے آخر میں اس قدر زور پکڑا۔ اور ایسا اقتدار پیدا کیا۔ کہ ان کے سامنے راجاؤں کی بھی کچھ حقیقت نہ رہی + اس طرح آریا ہندوؤں میں آخر کار دو بڑی قومیں ہو گئیں۔ ایک تو برہمن جن کا مرتبہ عوام کے نزدیک خدا سے کچھ ہی کم تھا۔ اور اس لئے ان کی تعظیم پرلے درجے کی ہوتی تھی + دوسرے چھتری یعنی سپاہی لوگ جن میں سے فوج کے سردار اور راجہ ہوا کرتے تھے + اس زمانے کی نسبت بہت سی داستانیں اور مشہور قصے اب تک موجود ہیں۔ چنانچہ رامائن اور مہابھارت جو سنسکرت میں دو بڑی عمدہ نظم کی کتابیں ہیں۔ ان

کے قصے خاص کر مشہور ہیں + ان سے دریافت ہوتا ہے - کہ آریا ہندؤں کی عادتیں اس ابتدائی زمانے میں سیدھے سادے اکھڑ سپاہیوں کی سی تھیں - کیونکہ رانا اور راجہ تک خود مواشی چراتے اور بنوں کو جلا جلا کر زراعت کے واسطے زمینیں صاف کرتے - اور وقت معین پر اپنی گایوں کے بچھڑوں پر نشان کرتے - اور دہقانوں اور کسانوں کے اکثر معمولی کام برابر کیا کرتے تھے + ایک قبیلے کے سب لوگ خواہ امیر خواہ غریب ایک ہی جگہ تعلیم و تربیت پلتے - اور اپنی کھیتی اور مواشی کے بچانے کو دشمنوں اور قزاقوں سے لڑنا سیکھتے تھے - اس وجہ سے ان سب کو مکہ بازی - کشتی - تیر اندازی - گوپیا پھرانا - پھندا ڈالنا اور ہتیاروں کا استعمال کرنا اچھی طرح آ جاتا تھا - ہند کے آریا لوگوں میں یہ بھی دستور تھا - کہ اپنے ان آریا بھائیوں کی طرح جو مغرب کی طرف جا کر یورپ میں آباد ہوئے - دعوتوں کی تقریبوں میں شراب و کباب کھایا پیا کرتے تھے - مگر ان کے کھانوں میں اور کسی طرح کا تکلف نہیں ہوتا تھا - بلکہ بڑے سیدھے سادے ہوتے تھے + ان لوگوں کی ہند کے سیاہ فام اصلی باشندوں سے ہمیشہ جنگ رہا کرتی تھی - جن کو وہ بعض وقت دَیت اور بعض وقت اسر کہا کرتے تھے - اور اکثر راکشس یعنی دیو اور ناگ یعنی سانپ خیال کیا کرتے تھے +

لیکن آریا ہندو اپنی فتوحات کی بدولت جس قدر زیادہ متمول ہوتے گئے - اسی قدر ان میں رفتہ رفتہ شائستگی بلکہ عیش و آرام بھی زیادہ ہوتا گیا - چنانچہ زمانۂ شجاعت کے آخر میں جب آریا ہندو کل شمالی ہند یعنی آریا ورت کو بنگالے تک فتح کر چکے - اور جو اصلی

باشندے مر کھپ کر بچ رہے تھے - ان کو اپنا غلام بنا چکے - تو مہاراجاؤں کے محلّوں میں بڑی دولت اور عیش و طرب کا سامان دکھائی دینے لگا + امرا بھی بڑے دولتمند اور زبردست ہو گئے - اور اہل تجارت و حرفت بھی بڑے آسودہ حال بن گئے - یہ لوگ ویش کہلاتے تھے - اور ہندؤں کی تین اونچی ذاتیں جو دوج یعنی دو جنمی یا زنار بند سمجھی جاتی ہیں - ان میں سے ایک یہ بھی تھے - اس امر کا مفصل بیان آئندہ کیا جائیگا +

زمانۂ شجاعت کی داستانیں

پہلے بیان ہو چکا ہے - کہ زمانۂ شجاعت کی اکثر داستانیں ہند کی دو بڑی رزمیہ نظموں یعنی رامائن و مہابھارت میں موجود ہیں - چنانچہ رامچندر جی جو اجودھیا (یعنی اودھ) کے سورج بنسی خاندان شاہی کے ایک بڑے بہادر راجہ ہوئے ہیں - ان کی مہمات کا حال رامائن میں مفصل لکھا ہے + اوّل تو ان کی طفولیت اور شباب کا حال اس میں مذکور ہے - پھر یہ لکھا ہے - کہ راجہ رامچندر جی کی شادی راجہ جنک کی حسین بیٹی سیتا کے ساتھ ہوئی - اور اس کے بعد رامچندر جی نے بن باس ہو کر ڈنڈک کے لق و دق جنگل میں وسط ہند کے اندر سکونت اختیار کی + یہ سب ماجرے نہایت عمدہ اور ولولہ انگیز زبان میں تحریر ہوئے ہیں - مگر تاریخ کے اعتبار سے جو نہایت عظیم ماجرا رامائن میں درج ہے - وہ یہ ہے - کہ آریا ہندؤں کے بہادر راجہ رامچندر جی نے جنوبی ہند اور جزیرۂ لنکا پر حملہ کرکے اس کو فتح کیا + اس کے بعد یہاں کے لوگ راجہ رامچندر جی کو وشن کا اوتار سمجھ کر ان کی پرستش کرنے لگے +

یہ تو رامائن کی کیفیت ہوئی - اب رہی مہابھارت کی بڑی مشہور

نظم اس میں یوں تو بہت سی داستانیں مذکور ہیں - مگر سب سے بڑا واقعہ پانڈوں اور کوروں کی مشہور لڑائی ہے + یہ دونو گروہ ایک ہی خاندان شاہی کی اولاد تھے - جس کی نسبت یہ روایت ہے - کہ وہ چاند کی اولاد سے تھا - اور اس لئے اس کو چندر بنسی خاندان کہتے ہیں + اس لڑائی کی بنا یہ تھی - کہ جہاں اب شہر دہلی بستا ہے - اس کے قریب ہستنا پور نام ایک شہر تھا - جو اس زمانے میں ایک بڑی سلطنت کا پایۂ تخت تھا - اس سلطنت کی بابت پانڈوں اور کوروں میں نزاع ہو کر بڑی لڑائی ہوئی - جس میں بہت سے مشہور سردار شریک تھے - منجملہ ان کے کرشن بھی تھا - جو پانڈوں کا طرف دار تھا + یہ وہ مشہور شخص ہے - جس کو ہندو رامچندر جی کی طرح وشن کا اوتار سمجھ کر پوجتے ہیں + غرض کروکچھیتر[1] کے میدان میں اٹھارہ روز تک اس جنگ عظیم کا ہنگامہ گرم رہا + اور مہابھارت میں لکھا ہے - کہ اس کے بعد جس قدر راجا ہند میں ہوئے - ان میں سے اکثر کے بزرگ دونو فریقوں میں سے ایک نہ ایک کے طرفدار ہو کر اس لڑائی میں شریک تھے - آخر کار پانڈوں نے جو پانچ بھائی تھے - فتح پائی - مگر وہ چند روز بعد دروپدی کو جو ان سب کی زوجہ تھی - ساتھ لے کر کوہ ہمالیہ کی طرف چلے گئے - اور اندر دیوتا نے ان کو سرگ لوگ یعنی بہشت میں پہنچا دیا +

[1] کروکچھیتر کی لڑائی کا میدان انبالے کے جنوب میں سڑک دہلی پر تھانیسر کے مشہور میدان جنگ کے قریب واقع ہے - اور اس کے جنوب میں اسی سڑک پر آگے بڑھ کر پانی پت کا مشہور و معروف میدان جنگ ہے +

# تیسری فصل - ہندوؤں کے مشہور واضع قوانین یعنی منو کا بیان

زمانۂ برہمنی

جب آریا ہندو دریائے سندھ سے بنگالے تک سارا شمالی ہند قرار واقعی فتح کر چکے - اور مختلف مقاموں میں ان کی بڑی سلطنتیں قائم ہو گئیں اور فتح مندوں کی اولاد راجہ و مہاراجہ بن گئی - اس وقت یہ سمجھنا چاہئے - کہ شجاعت کے زمانے کا خاتمہ اور امن و بہبودی کے زمانے کا آغاز ہوُا - اس زمانے کی بڑی خاص بات یہ تھی - کہ اس وقت برہمنوں کا اقتدار بڑے زور شور پر تھا - چنانچہ یہ قوم اس وقت ہندوؤں میں ایسی زبردست ہو گئی - کہ کوئی اور قوم اس سے لگا نہیں کھاتی تھی - یہی وجہ ہے - کہ اس زمانے کو بعض وقت زمانۂ برہمنی کہا کرتے ہیں - اور وہ شجاعت کے زمانے کے بعد ہوُا - اور ایک قدیم زمانے سے جس کا ٹھیک وقت معلوم نہیں ہے - شروع ہو کر سنہ عیسوی سے تین سو برس پہلے تک رہا +

منو دھرم شاستر

زمانۂ برہمنی میں ہندوؤں کی جو رسمیں اور عادتیں تھیں - وہ سب ایک سمرتی[1] یعنی دھرم شاستر ہیں جس کو منو کا دھرم شاستر کہتے ہیں - بہت واضح طور سے مذکور ہیں +

خود اس بڑے نامور واضع قوانین یعنی منو کا حال تو کچھ بھی

---

[1] ہندوؤں کی مذہبی کتابیں دو قسموں پر منقسم ہیں - ایک تو شرتی - مثلاً وید - دوسری سمرتی یعنی وہ کل مذہبی کتابیں جو وید کی مانند آسمانی نہیں سمجھی جاتیں +

تحقیق معلوم نہیں۔ مگر اس کے قوانین سے برہمنی زمانے کے ہندوؤں کا مجمل حال اچھی طرح دریافت ہوتا ہے +

اس شاستر کی خاص خاص باتوں میں سے ایک بڑی مشہور بات یہ ہے۔ کہ اس سے ذاتوں کا انتظام صاف اور قطعی طور سے مقرر ہو گیا۔ چنانچہ اس میں ہندوؤں کی چار ذاتیں قرار پائیں۔ اول برہمن یعنی پروہت۔ دوم چھتری یعنی سپاہی۔ سوم ویش یعنی اہل حرفہ۔ چہارم شودر یعنی خدمتی لوگ + ان میں سے پہلی تین ذاتوں کے لوگوں کو دوج یعنی دو جنما کہتے ہیں۔ اور ان سارے قوانین کا میلان اسی طرف ہے۔ کہ ان تینوں ذاتوں کے لوگ عروج پکڑیں۔ اور شودر کم زور اور مغلوب رہیں +

ان قوانین کے زمانے میں جو ذاتوں کا انتظام تھا۔ اس میں یہ باتیں بڑی عجیب تھیں + اوّل برہمنوں کا بہت ہی بڑا مرتبہ رکھا تھا۔ اور ان کو بہت ہی مقدّس ٹھیرایا تھا۔ یہاں تک سمجھتے تھے۔ کہ اَور سب آدمی اور نیز دُنیا کی ساری چیزیں انہی کے فائدے اور آسائش کے واسطے بنی ہیں + برہمنوں کے بعض حقوق چھتریوں اور ویشوں کو بھی حاصل تھے۔ مگر یہ بہت ہی خفیف تھے + دوم شودروں کو نظر حقارت سے دیکھتے تھے۔ بلکہ ان سے نفرت بھی کرتے تھے۔ چنانچہ ان بیچاروں کا صرف یہ کام تھا۔ کہ اَور ذاتوں کے آدمیوں اور خاص کر برہمنوں کی خدمت کریں۔ اور اگر کوئی خدمت نہ ملے۔ تو کچھ دستکاری کر کے بُری بھلی طرح اپنا پیٹ بھریں۔ مگر کبھی دولتمند نہ ہونے پائیں + شودروں کو ایسی ذلیل حالت میں رکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ یہاں کے ان لوگوں میں سے بچے کھچے ہوتے تھے۔

جن کو آریا ہندؤں نے مغلوب کر لیا تھا + سوم اس امر کا قرار واقعی انتظام نہیں تھا - کہ جس حالت میں شودروں کو نوکری مل جائے - جیسا کہ ان کے واسطے منو کے دھرم شاستر میں مقرر تھا - تو پھر صنعت و حرفت کے کام کون لوگ کریں - شاید اس صورت میں یہ کام جیسا کہ اب ہوتا ہے - اس وقت بھی مخلوط النسل لوگ جو چاروں اصلی ذاتوں کے باہم ازدواج سے پیدا ہوئے تھے - کیا کرتے ہونگے +

یہ بات بھی بیان کرنے کے قابل ہے - کہ بعض آدمیوں کے نزدیک چھتری اور ویش دونو قوموں کا اب کہیں پتا نشان بھی نہیں رہا - اور وہ لوگ سب مر کھپ گئے - مگر یہ سب کو معلوم ہے - کہ راجپوت اور کھتری اور چند قوموں کے لوگ اب تک اپنے تئیں چھتریوں کی اولاد بتاتے ہیں - اور بعض اقوام اہل حرفہ اپنے آپ کو ویش کہتی ہیں - پس حاصل کلام یہ ہے - کہ اب اکثر ہندو مخلوط ذاتوں کے رہ گئے ہیں - مگر ذات کا امتیاز جس قدر پہلے تھا - اب اس سے بھی کہیں زیادہ ہے +

اس زمانے میں ہر ایک ریاست کی حکومت ایک راجہ سے متعلق ہوتی تھی - جو منو کے انتظام کے موافق خود مختار ہوا کرتا تھا - مگر اتنی پابندی ضرور تھی - کہ برہمنوں کی صلاح پر اسے چلنا پڑتا تھا - طرفہ یہ ہے - کہ جس قدر برہمنوں کا اختیار بڑھتا گیا - اسی قدر راجے زیادہ تر مطلق العنان ہوتے گئے + راجاؤں کے ماتحت ہزار ہزار گاؤں کے سردار ان کے ماتحت سو سو گاؤں کے سردار ہوا کرتے تھے - اور یہ سو سو گاؤں کا حلقہ اس وقت ایسا ہوتا تھا - جیسا

آج کل پرگنہ ہوتا ہے۔ پھر ان سرداروں کے ماتحت گاؤں کے مقدم ہؤا کرتے تھے۔ جو منڈل یا پٹیل کہلاتے تھے۔ یہ سارے کارکن راجہ کے اہلکار ہوتے تھے +

ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہند میں گاؤں کے انتظام کا طریق مدّتوں سے ایک سا چلا آتا ہے + گاؤں کا مقدم یا نمبردار راجہ کے ساتھ معاہدہ کر لیا کرتا تھا۔ کہ میں مالگزاری کی بابت اس قدر روپیہ سرکار میں داخل کیا کرونگا۔ اور پھر اس روپے کو حصہ رسد گاؤں کے سب لوگوں پر تقسیم کر دیا کرتا تھا۔ مگر اس ساری مالگزاری کے ادا کرنے اور گاؤں کے لوگوں کے نیک چلن رہنے کا وہ خود ہی ذمہ دار ہؤا کرتا تھا + اس کو کچھ زمین معاف ہؤا کرتی تھی۔ اور اس کے علاوہ زمینداروں کی طرف سے کچھ رسوم مقرّر ہؤا کرتی تھی۔ اور بعض اوقات راج سے بھی تنخواہ ملا کرتی تھی۔ جب کبھی اس کے گاؤں کے لوگوں میں کچھ جھگڑا قضیہ ہوتا تھا۔ تو اس کے تصفیۓ کے لئے وہ تو سرپنچ ہؤا کرتا تھا۔ اور متخاصمین اُور لوگوں کو اپنی طرف سے پنچ مقرر کیا کرتے تھے + نمبردار کے تلے اَور بھی کئی اہلکار ہوتے تھے۔ جو اس کی مدد کیا کرتے تھے۔ ان میں سے بڑے عہدہ دار یہ دو ہوتے تھے۔ اوّل گاؤں کا محاسب یعنی پٹواری اور دوسرا چوکیدار + ان سب اہلکاروں کی اُجرت یا تو رسوم سے ادا ہوتی تھی۔ یا ان کو زمین معاف ہؤا کرتی تھی۔ یا بعض اوقات تنخواہ ملا کرتی تھی +

منو نے فوجداری کے جو قوانین لکھے ہیں۔ وہ سخت تو نہیں۔ مگر بہت ناشائستہ ہیں۔ ہاں جائداد کی بابت جو قانون ہیں۔ وہ معقول

اور اچھے ہیں ÷ دونو طرح کے قوانین میں روز مرہ کی ذرا ذرا سی
باتوں کی نسبت بھی ہدایتیں لکھی ہیں - ان میں سب سے بڑا
نقص یہ ہے - کہ اونچی ذاتوں کی بڑی رعایت اور شودروں پر بڑا
ظلم اور سختی روا رکھی گئی ہے ÷

منو کے دھرم شاستر کی ایک خاص بات یہ بھی ہے - کہ قدیم
رسموں کا بہت بڑا لحاظ رکھا گیا ہے ÷ شادی کے قاعدے معقول او
واجبی ہیں - چنانچہ زوجہ کو تاکیداً حکم ہے - کہ اپنے شوہر کے کہنے میں
رہے - اور اسی طرح اور عورتوں کی نسبت بھی یہی حکم ہے - کہ جس
رشتہ دار کے ماتحت ہوں - اُس کے حکم پر چلیں - اور عورتوں کی
آسائش اور عافیت کے لئے جو انتظام ضرور تھا - وہ بھی ان میں
موجود ہے - برہمنوں کو حکم تھا - کہ اپنی عمر کے چار حصے کریں ÷ طفولیت
میں علم تحصیل کریں اور مجرد رہیں ÷ دوسرے حصے میں گھر بار کریں
اپنی زوجہ کے ہمراہ رہیں - اور برہمنوں کے معمولی فرائض بجا لائیں ÷ تیسر
حصے میں تارک دُنیا ہوکر جنگلوں میں رہیں - اور بہت سخت ریاضت
کریں ÷ چوتھے حصے میں ان کو مذہب کے ظاہری فرائض کی پابند
ضرور نہ تھی - صرف گیان دھیان میں مصروف رہنا کافی تھا ÷ اس
زمانے میں یہاں کے حرفے اگر بہت عمدہ نہ تھے - تو کچھ خراب بھی
نہ تھے - اور سنار - سنگ تراش - مصوّر وغیرہ بہت سے پیشوں کے نا
موجود ہونے سے ثابت ہوتا ہے - کہ جو چیزیں شائستگی کے لئے ضرو
تھیں - ان میں سے اکثر اس زمانے کے ہندوؤں کو حاصل تھیں ÷

ہندوؤں کو حکمت یا فلسفے کا شوق ہمیشہ سے رہا ہے - اور یقین ہے
کہ برہمنی زمانے میں اس علم سے یہاں کی قوم کی عادات پر بڑا ا

ہؤا - اور ہند میں بودھ مذہب کے پھیلنے کا بھی یہ امر کسی قدر باعث ہؤا ہے ✣ مختلف زمانوں میں جن کا صحیح حال معلوم نہیں ہے - ہندؤں میں حکما کے چھ بڑے بڑے فرقے قائم ہوئے - ان کو چھ درشن کہتے ہیں - اور وہ یہ ہیں - اوّل کپل کا شانکھ شاستر - دوم پتنجلی کا جوگ شاستر - سوم گَوتم کا نیاے شاستر - چہارم کناد کا ویسےشک شاستر - پنجم جیمنی کا پورو میمانسا - ششم بیاس کا اُتر میمانسا جس کو ویدانت بھی کہتے ہیں ✣

## چوتھی فصل - بودھ مذہب اور اس کے بانی بدھ کا بیان

اودھ کے شمال اور کوہ ہمالیہ کے دامن میں ایک سلطنت تھی - جس کا نام کپل وستو تھا - یہ سلطنت غالباً گورکھ پور یا نیپال میں واقع تھی ✣ سنہ عیسوی سے قریب پانسو پچاس برس پہلے یہاں کے راجہ کے ہاں ایک کنور پیدا ہؤا - جس کا نام ساکی منی یا گَوتم رکھا - یہ شخص پیچھے بدھ (یعنی عارف) کے نام سے مشہور ہؤا ✣ ساکی منی اگرچہ راجہ کا کنور اور قوم کا چھتری یعنی سپاہی تھا - مگر اس کو آغاز شباب ہی سے مطالعہ اور غور و فکر کا بہت شوق تھا - اور ابھی کچھ بہت عمر نہ ہونے پائی تھی - کہ اپنے باپ کا راج پاٹ چھوڑ چھاڑ کر فقیر ہو گیا ✣ اوّل تو وہ برہمنوں کا چیلا بنا - پھر جنگل میں جا کر تپسیا کرنے لگا - انجام کار اس نے ایک نیا مت نکالا - جو بودھ مذہب کے نام سے مشہور ہے ✣ یہ مذہب ہند میں بہت جلد پھیل گیا - اور قریب ایک ہزار برس تک

یہاں اس کا غلبہ رہا - اب تک بھی اس مذہب کا یہ زور شور ہے - کہ دُنیا کے تمام آدمیوں میں سے ایک تہائی اس کے پیرو ہیں + غرض اس وقت سے ساکی منی نے اپنا لقب بدھ رکھا - اور پھر عمر بھر لوگوں کو اپنے اس نئے مذہب کی یہ تعلیم دیتا رہا - کہ در حقیقت تمام انسان یکساں ہیں - ان کی ذات کچھ ہی ہو - اس سے کچھ فرق نہیں آتا + مکتی یعنی نجات کا طریق یہ ہے - کہ ہم دُنیا کی لذتوں اور خواہشوں سے کنارہ کریں - اور اُن کا کچھ فکر نہ کریں - اور جو خوبیاں بڑی ہیں - یعنی راست گفتاری اور پاکیزگی اور ایمانداری ان پر عمل کریں - اور ان سب سے بڑھ کر ساری مخلوق کے ساتھ خیر خواہی اور مہربانی کریں + بودھ مذہب کے مقلّدوں کا بڑا مقصد یہ ہوتا ہے - کہ نروان حاصل کریں - یعنی فنا ہو جائیں - کیونکہ بدھ کی تعلیم کے بموجب انسان نفسانی شہوتوں اور زحمتوں اور آتما کی دائمی اواگون یعنی تناسخ سے اسی طرح نجات پا سکتا ہے + چونکہ بُدھ مذہب کی اخلاقی تعلیم پاک اور سیدھی سادی تھی - اس لئے لوگوں کے دل میں کُھب گئی - اور غالباً بدھ کے جیتے جی ملک بہار اور اس کے گرد نواح کے ضلعوں کے اکثر لوگ اس کے پیرو ہو گئے - یہاں تک کہ مگدھ دیس کے راجہ نے خود بودھ مذہب اختیار کر لیا +

بدھ مذہب کی اشاعت

بہار اور اس کے گرد نواح ہی پر کیا منحصر تھا - یہ نیا مذہب ہند کے اَور ضلعوں میں بھی آناً فاناً پھیلنے لگا - اور ہوتے ہوتے ملک تبت - برما - سیام - جزیرۂ سنگلدیپ اور چین میں پھیل گیا + بدھ کی وفات کے چند روز بعد اس مذہب کے بڑے بڑے مقلّدوں کی ایک سنگت یعنی مجلس منعقد ہوئی - پھر ایک اَور جلسہ ہؤا - اس

کے بعد مگدھ کے راجہ اشوک کے عہد میں بودھ مذہب ہند کا راج دھرم
ہوگیا۔اور اس کے جلوس کے سترھویں سال اس مذہب کے لوگوں کا
ایک تیسرا جلسہ پھر منعقد ہؤا + انھی تینوں جلسوں میں سے ایک
نہ ایک میں بودھ مذہب کی کتب مقدسہ جن کو ترپٹک یعنی تین
پٹاریاں کہتے ہیں۔تحریر ہوئیں +

## پانچویں فصل۔ایرانیوں اور یونانیوں کا ہند میں آنا

ایران کا پنجاب پر حملہ

ساکی منی ابھی زندہ ہی تھا۔کہ فارس کے مشہور بادشاہ
دارا گشتاسپ نے پنجاب پر حملہ کیا۔اور جب اس کی فوج
دریاے سندھ پر پہنچی۔تو اس کے یونانی امیر البحر سائی لیکس
نے کشتیوں کا ایک پُل تیار کر دیا۔جس پر سے ساری فوج
اُتر آئی۔اور پنجاب کا ایک حصہ فتح کر لیا۔یہ حصہ دارا کی بڑی
سلطنت کا ایک صوبہ بنا +

سکندر اعظم کا حملہ

ہند پر ایرانیوں کے حملے کو دو سو برس کے قریب گزرے
ہونگے۔کہ سکندر اعظم شاہ مقدونیہ نے اپنی یونانی سپاہ سے
سلطنت فارس کو فتح کیا۔اور مسیح سے ۳۲۷ برس پیشتر وہاں
سے ہند پر فوج کشی کی +

سکندر اپنی سپاہ لئے پنجاب میں بڑھتے بڑھتے دریاے جہلم سے
عبور کرنے کو گجرات پر پہنچا + یہ وہی مقام ہے۔جہاں ۱۸۴۹ء
میں انگریزی سپاہ نے سکھوں کو ایک بڑی بھاری شکست دے کر
پنجاب کی لڑائی کا خاتمہ کیا + غرض اس مقام پر یہاں کے راجاؤں
کی فوج نے متفق ہوکر سکندر کا مقابلہ کیا + اس فوج کا سردار

شاہی خاندان پَورَد کا ایک راجہ تھا۔ جس کو یونانیوں نے پورس لکھا ہے۔ ہندوؤں اور یونانیوں میں جو اس مقام پر بڑی لڑائی ہوئی اس میں ہندوؤں کی سپاہ یونانیوں کی نسبت شمار میں بہت زیادہ تھی۔ اور اس کے علاوہ دو سو ہاتھی اور تین سو لڑائی کے رتھ بھی ان کے ساتھ تھے۔ یونانیوں نے لکھا ہے۔ کہ پورس کی فوج نے میدان جنگ میں مردانگی کی خوب داد دی۔ مگر پھر بھی سکندر کی قواعد داں فوج کے سامنے ان کے پیر نہ جمے۔ چنانچہ راجہ پورس کے دونو بیٹے لڑائی میں کام آئے۔ اور اس کی فوج کو شکست فاش ہوئی۔ مگر سکندر راجہ کی بہادری دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ اور اس کے ساتھ بہت اچھی طرح پیش آیا۔ یہاں تک کہ اس کی سلطنت پھر اسی کو بخش دی بلکہ کچھ اور بھی ملک عطا کیا۔ اس وقت سے پورس سکندر کی وفاداری اور خیر خواہی میں ثابت قدم رہا۔

اس کے بعد سکندر مگدھ دیس کی بڑی سلطنت پر قبضہ کرنے کی نیت سے آگے بڑھنے پر مستعد ہوا۔ مگر پنجاب فتح کرنے میں یونانیوں کو اس قدر دقّت پیش آئی تھی۔ کہ سکندر کی فوج نے دریائے ستلج کے پار اُترنے سے کانوں پر ہاتھ دھرا۔ اس لئے سکندر کو مجبور فارس کی طرف اُلٹا پھرنا پڑا۔ چنانچہ وہ خود تو فوج کا ایک دستہ ساتھ لے بلوچستان کے جنگلوں کی راہ واپس گیا۔ اور اس کا مشہور امیر البحر نیارکس باقی فوج کو ساتھ لے کر دریا کے رستے سندھ کے دہانے سے گذر خلیج فارس کی راہ سے دریائے فرات میں پہنچا۔

شاہ سلوکس کا ہند پر حملہ

جب سکندر نے وفات پائی۔ تو اس کا ایک عمدہ سردار سلوکس نام اس کی ایشیائی سلطنت کے ایک حصے پر

قبضہ کر بیٹھا۔ اور پھر یہ ارادہ کیا۔ کہ ہند کی فتح کا عزم جو سکندر نے کیا تھا۔ اسے پورا کرے ✤ اس وقت سلطنت مگدھ کا راجہ چندر گپت تھا۔ جو ہند میں نہایت دولتمند اور زبردست گنا جاتا تھا۔ (اس کو یونانیوں نے سنڈرا کوٹس لکھا ہے) ✤ غرض سلوکس راجہ چندر گپت پر حملہ کرنے کے لئے دریاے گنگ تک آیا۔ مگر یہاں دونو ںمیں عہد و پیمان ہو گئے ✤ چندر گپت نے تو پچاس ہاتھی خراج میں دینے منظور کئے۔ اور سلوکس نے چندر گپت کے ساتھ اپنی بیٹی کی شادی کر دی۔ اور دریاے سندھ کے اس طرف جس قدر صوبے اس کے پاس تھے۔ وہ بھی اسی کو دے دئے ✤

**باختر**

یونانیوں کی ایشیائی سلطنت کا ایک صوبہ افغانستان کے شمال میں واقع تھا۔ جس کا نام اس وقت باختر تھا۔ اور اب اس کو بلخ کہتے ہیں ✤ اس صوبے کا یونانی حاکم شاہ سلوکس کے بعد وہاں کا بادشاہ بن گیا ✤ اس خاندان کی سلطنت کئی سو برس تک بڑی زبردست رہی۔ اور مغربی اور شمال مغربی ہند کا بھی ایک بڑا حصّہ اکثر اس سلطنت میں داخل رہا۔ انجام کار ان بادشاہوں کا ایک خاندان جو سوٹیر کے نام سے مشہور ہے۔ اپنی سلطنت کے شمالی حصے سے بے دخل ہو کر اپنے مقبوضات ہند میں آ کر پناہ گزیں ہؤا۔ اور یہاں برسوں تک سلطنت کرتا رہا ✤ ملک سندھ اور ممالک مغربی و شمالی کا ایک حصّہ اور پنجاب اور افغانستان یہ سب ملک اس خاندان کے زیر حکومت تھے ✤

**قدیم ہندوؤں کی نسبت یونانیوں کی راے**

ہند کے جو حالات یونانیوں نے لکھے ہیں۔ ان میں یہ امر نہایت عجیب ہیں ✤ اول ہندو کے

دھرم شاستر سے ان حالات کی مجمل مطابقت + دوم اس وقت سے اب تک جو دو ہزار برس گزرے ہیں - ان میں بہت کم تبدل ہونا + سوم ہندؤں کی عادات اور حالات کا یونانیوں کو پسند آنا + یونانیوں نے لکھا ہے - کہ ایشیا میں جس قدر قوموں سے ہم کو کام پڑا - ان میں سے ہند کے لوگ زیادہ بہادر تھے - اور وہ زبان کے بھی بڑے سچّے تھے + انہوں نے ان کی نسبت یہ بھی لکھا ہے - کہ وہ شراب نہیں پیتے تھے - اور ہر ایک امر میں میانہ رو - صلح اندیش - سادگی و دیانت میں مشہور اور عدالت میں رجوع کرنے سے نفور تھے + معلوم ہوتا ہے - کہ ستی ہونے کا دستور ان میں جاری تو ہو گیا تھا - مگر بہت کم تھا - کیونکہ یونانی مؤرخ ارسٹو بیوس نے لکھا ہے - کہ میں نے ٹیکسلا میں وہاں کے جو جو عجیب و غریب حالات سُنے - ان میں سے ایک بات ستی ہونا بھی ہے +

## چھٹی فصل - بودھ مذہب کا عروج و زوال

چندر گپت راجۂ مگدھ

جہاں اب تک ملک بہار واقع ہے - وہاں قدیم زمانے میں ہندؤں کی ایک بڑی زبردست سلطنت تھی - جو مگدھ کی سلطنت کہلاتی تھی اور اس کا پایۂ تخت پاٹلی پتر دریائے گنگ کے کنارے پر اس جگہ واقع تھا - جہاں اب پٹنہ ہے + اس سلطنت کے دو راجاؤں کا ذکر تو پہلے آچکا ہے - یعنی اول راجہ اشوک جو بدھ کا معتقد ہو گیا تھا - اور دوسرا وہ جس کی قوت اور دولتمندی کا حال سن کر سکندر اعظم کو رشک پیدا ہؤا تھا - اس کا نام راجہ نند دولتمند تھا - اس کے بعد چندر گپت جو ایک بڑا نامور راجہ گذرا ہے -

گدّی پر بیٹھا۔ اور شاہی خاندان موریا کا بانی ہؤا۔ اس راجہ کی نسبت یہ لکھا ہے۔ کہ وہ ایک رذیل قوم کا تھا۔ اور جب سکندر پنجاب سے چلا گیا۔ تو چندر گپت نے اس ملک پر قبضہ کر لیا۔ اور پھر ہوتے ہوتے راجہ نند پر غالب آ کر مگدھ کی سلطنت پر تسلط کر لیا۔ اس کے بعد سلوکس یونانی بادشاہ ملک شام کی بیٹی سے اس کی شادی ہوئی۔ اور چوبیں برس یعنی ۳۱۵ء سے ۲۹۱ء قبل مسیح تک اس نے بڑی شان و شوکت سے سلطنت کی۔ اور یہ پہلا راجہ تھا۔ جس نے سارے شمالی ہند کو تسخیر کر لیا تھا۔

چندر گپت کے بعد اس کا بیٹا تخت پر بیٹھا۔ اور اس نے بھی کچھ ملک فتح کیا۔ پھر اس کے بعد اس کا بیٹا راجہ اشوک تخت نشین ہؤا۔ اور یہ ایسا زبردست گذرا ہے۔ کہ موریا خاندان میں کیا بلکہ ہند کے سارے قدیم راجاؤں میں کوئی اس کے برابر نہ تھا یہ راجہ مسیح سے ۲۶۳ برس پیشتر سلطنت مگدھ کے تخت پر بیٹھا۔ اور قریب چالیس برس تک راج کرتا رہا۔ اس کے راج میں بودھ مت راج دھرم ہو گیا۔ اور اس کے جلوس کے سترھویں برس جو بودھ لوگوں کی تیسری بڑی مجلس اس کی سرپرستی سے منعقد ہوئی تھی۔ اس میں یہ بات سرعام مشہور کی گئی تھی۔ اسی راجہ نے کئی مقامات پر کتبے نصب کرائے۔ جو بالفعل کئی شہروں میں دریافت ہوئے ہیں۔ اور ان پر اس کے بعض قانون اور اشتہار کندہ ہیں۔ ان کتبوں سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اس کی سلطنت ہند میں ایک طرف دکن کے مشرقی حصّے اور اوڑیسے تک۔ اور دوسری طرف گجرات کے مغرب اور پنجاب کے انتہائے شمال تک۔ تو ضرور پھیل رہی تھی۔

اور اگر اس سے بھی زیادہ ہو۔ تو کچھ عجب نہیں +

**بودھ مذہب کا زوال**

موریا خاندان کے راجے ملک بہار میں سو برس سے زیادہ راج
کرتے رہے۔ پھر ان کے بعد بودھ مذہب کے اَور زبردست
شاہی خاندانوں کا دور دورہ رہا۔ اور یہ مذہب مگدھ دیس میں
ساتویں صدی تک اچھی طرح جاری رہا۔ اس وقت ایک چینی
ہیونِن سانگ نامی جو اس مذہب کا معتقد تھا۔ جاترا کے لئے ہند
میں آیا تھا + بودھ مذہب ہند میں یوں تو بارھویں صدی تک یعنی
تیرہ سو برس سے زیادہ رہا + اور اس اثنا میں اکثر اوقات بڑے بڑے
زبردست راجا اور ریاستیں اس کی پیرو رہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے
کہ مسیح سے دو سو برس پیشتر ہی سے اس میں زوال شروع ہو گیا
اور موریا خاندان پر زوال آتے ہی سارے ہند کے اندر برہمنوں
کے مذہب میں دوبارہ جان پڑنے لگی + قنوج کے بڑے مشہور شہر
نے تو برہمنوں کی عقیدت سے قدم باہر دھرا ہی نہ تھا۔ مگر اب
اور دیار و امصار بھی ایک ایک کرکے اپنے پہلے دھرم کی طرف
جس کی شکل اب کسی قدر بدل گئی تھی۔ پھر رجوع کرنے لگے
اور برہمنی مذہب نے جو ہیئت اس وقت اختیار کی۔ وہی ہند میں
آج تک قائم ہے +

**جین مت**

جب بودھ مذہب کو زوال ہو رہا تھا۔ اس وقت ایک اور
مذہب جس کو جین مت کہتے ہیں۔ ہند میں خوب ترقی پر تھا۔ یہ
مت مسائل اور تعلیم کے اعتبار سے بودھ مذہب اور برہمنی دھرم کے
بین بین ہے۔ سنہ ۶۰۰ء میں اس کا آغاز ہؤا۔ اور سنہ ۱۲۰۰ء کے بعد
اس میں زوال آنا شروع ہو گیا۔ مگر ہند کے بعض مقاموں میں

ب بھی بہت سے شخص اس مذہب کے پیرو ہیں*

# ساتویں فصل۔ برہمنوں کے مذہب کا دوبارہ سرسبز ہونا

برہمنوں کے مذہب کی اخیر کتب مقدسہ کو پُران کہتے ہیں۔ اور اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے۔ کہ ان کے مصنّفوں نے ان کے سائل کو ہندؤں کے پُرانے عقیدے کے مطابق تصوّر کیا ہے* محققین کی عموماً یہ رائے ہے۔ کہ یہ کتابیں آٹھویں صدی سے پہلے کی تصنیف نہیں ہیں۔ بلکہ ان میں سے کئی اس سے بھی بہت پیچھے کی ہیں* ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب برہمنوں کے مذہب نے دوبارہ رونق پائی ہے۔ اس وقت اس کی کیا شکل تھی* ان میں سے اکثر میں تو وشن اور شو وغیرہ کے معتقد فرقوں کے عقائد کی تشریح ہے۔ اس کے علاوہ دیوتاؤں کے سارے قصّے اور مشہور افسانے بھرے پڑے ہیں۔ اور ان میں صرف دیوتاؤں ہی کے نسب نامے اور تذکرے نہیں ہیں۔ بلکہ بادشاہوں اور بڑے بہادروں کے بھی کرسی نامے درج ہیں۔ جن میں سے بعض ایسے ہیں۔ کہ ان سے کچھ کچھ تاریخی حالات دریافت ہوتے ہیں*

پُران تعداد میں اٹھارہ ہیں۔ اور اگرچہ ان میں ویدوں کی بڑی تعظیم و تکریم درج ہے۔ مگر ان کا مت ویدوں اور درشنوں کے متوں سے بالکل مختلف ہے۔ اور آج کل عام ہندؤں کا جو مذہب ہے۔ اُس کو پُرانوں ہی کے مطابق سمجھنا چاہئے۔ اس میں تین

دیوتاؤں کو مسلم رکھا ہے۔ یعنی برہما خلقت کا پیدا کرنے والا۔ شِو
ہلاک کرنے والا۔ اور وِشن پرورش کرنے والا۔ ان میں سے وِشن اور
شِو کی پرستش تو بہت ہوتی ہے۔ اور برہما کی بہت کم + ان کے
علاوہ بڑے بڑے بہادروں مثلاً راجہ رامچندر جی اور کرشن جی کو
بھی اوتار سمجھ کر ان کی پوجا کرتے ہیں۔ اور ان سے کم درجے کے
دیوتاؤں کی تو کچھ گنتی ہی نہیں +

راجپوتوں کا آغاز

بودھ مذہب کو ہند سے خارج کرنے میں برہمنوں کو کئی
سو برس لگے۔ مگر چونکہ اس زمانے کی تاریخ معتبر اور واضح
نہیں ہے۔ اس لئے اس کے مفصل لکھنے سے کچھ فائدہ
نہ ہوگا + اس وقت راجپوتانہ اور نیز ہند کے سارے شمالی ملک
میں راجپوتوں کی بہت سی ریاستیں قایم ہوئیں۔ اور ان کو رونق
و ترقی ہوئی۔ ان میں سے بعض آج تک موجود ہیں۔ مثلاً میواڑ
یا اودے پور اور مارواڑ یا جودھ پور اور ان ریاستوں میں ان کے
خاندانوں کی جو تاریخیں موجود ہیں۔ ان سے ان کا قدیم حال کسی قدر
معلوم ہوتا ہے +

راجپوتوں کی ان ریاستوں میں سے اکثر برہمنی مذہب کی پیرو
تھیں۔ اور یقین ہے۔ کہ برہمنوں نے خاص کر ان راجپوت راجاؤں
ہی کی مدد سے ہند میں پھر اقتدار حاصل کیا۔ غرض پرانوں میں
جو یہ قصہ لکھا ہے۔ کہ راجپوتوں کے بزرگ وید کے دشمنوں کو ہند
سے رفع کرنے کے لئے معجزے کے طور پر پیدا کئے گئے تھے۔ اس کے
معنی غالباً یہی معلوم ہوتے ہیں + اگنی کل راجپوتوں کا قصہ جو
مشہور ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ کوہ آبو پر جو رشی لوگ رہتے تھے۔ انہوں

نے برھما سے فریاد کی۔ کہ راکشس یعنی بودھ مت کے لوگ ویدوں کو پاؤں میں روندتے ہیں۔ اور انہوں نے سارے ملک پر قبضہ کر رکھا ہے * اس پر برھما نے حکم دیا۔ کہ چھتریوں کی نسل جس کو پرس رام نے غارت کر دیا تھا۔ پھر پیدا کی جائے۔ چنانچہ اگنی کنڈ گنگا جل سے پاک صاف کیا گیا۔ اور پھر اس میں سے چار سورما جن کو اگنی کل یعنے آتشی نسل کے شخص کہتے ہیں۔ پیدا ہوئے انہوں نے بڑے عجیب و غریب سپاہیانہ کرتب دکھا کر ملک کو راکشسوں پاک کر دیا * آج کل کے جو راجپوت ہیں۔ ان میں سے اکثر اپنے تئیں انہی اگنی کل سورماؤں کی نسل سے بتاتے ہیں۔ جنہوں نے اس طرح برہمنی مذہب کو ترقی دی *

جس زمانے کا یہ ذکر ہے۔ اس میں چند صدیوں تک راجپوتوں کا اندھر خاندان ہند میں نہایت زبردست رہا * اس کی کئی شاخیں تھیں۔ جن میں سے ایک تو مگدھ دیس سے بودھ لوگوں کو نکال کر وہاں راج کر رہی تھی۔ دوسری ورنگل میں فرمانروا تھی۔ تیسری دکن میں اوڑیسے کے جنوب کی طرف تلنگانہ میں حکمران تھی۔ چوتھی اجین میں جو مالوے کے اندر اس وقت نہایت مشہور تھا۔ حکومت کرتی تھی۔ یہاں کا بڑا بہادر راجہ بکرماجیت اندھر خاندان کا نہایت نامور راجہ گزرا ہے۔ اس کو اگنی کل راجپوتوں کے اعلےٰ خاندان پرمار یعنی پوار سے بتاتے ہیں * اس کی فتوحات اور شجاعت اور اس کے تخت کی خوبصورتی اور دربار کے تجمل اور اس کی ذاتی خوبیوں کی بابت بہت سے افسانے مشہور چلے آتے ہیں۔ ان میں سے بعض باتیں تو بے شک خاص بکرماجیت پر صادق آتی ہیں۔ مگر بعض غالباً قدیم زمانے کے اور بڑے

بڑے راجاؤں کے حال سے متعلق ہیں۔ جن کے نام یا تو مورّخ بھول گئے تھے یا ان کو کبھی معلوم ہی نہیں ہوئے۔ اور اس لئے انہوں نے ان کی حشمت اور فتوحات کو بکرماجیت سے منسوب کر دیا۔ اِن موّرخوں کا یہ قول ہے۔ کہ دانشمندی اور انصاف اور شجاعت میں کوئی شخص بکرماجیت کے برابر نہیں ہوا۔ اور اس نے غیر ملکوں کے لوگوں کی عقل اور حکمت دیکھنے کے لئے فقیرانہ بھیس بدل کر بہت سی عمر ملکوں کی سیر و سیاحت میں صرف کی۔ یہ بھی لکھا ہے۔ کہ جب اس نے ملک گیری کا قصد کیا ہے۔ اس وقت اس کی عمر پچاس برس کی تھی۔ پھر چند ہی مہینوں میں اس نے ملک مالوہ اور گجرات کو فتح کر لیا۔ اور تھوڑے ہی دنوں میں ہند کا مہاراجہ ادھراج ہو گیا۔ اگرچہ بکرماجیت کی سبھا بڑے تجمل و شان کی تھی۔ مگر وہ خود بڑی پرہیزگاری سے عمر بسر کرتا تھا۔ چنانچہ بورئے پر سویا کرتا تھا۔ اور اس کے مکان میں پانی کی ایک ٹھلیا کے سوا کچھ نہ رہتا تھا۔ اس کی سبھا میں بہت سے عالم و فاضل داخل تھے۔ اور کالیداس جو سکنتلا کی مشہور ناٹک اور میگھ دوت کے عمدہ قصیدے کا مصنّف ہے۔ وہ بھی ان مشہور فاضلوں میں سے تھا۔ جو بکرماجیت کی سبھا کی رونق اور اس کے دربار کے رتن سمجھے جاتے تھے۔ بکرماجیت کا سمت جس کا آغاز سنہ مسیحی کے ستاون سال پیشتر سے ہے۔ ہندوستان میں اب تک بہت دور دور تک مروج ہے۔ اور سالباہن کا سمت جو ۷۸ء سے شروع ہوا ہے۔ دکن میں بعض جگہ رائج ہے۔ راجہ سالباہن برہمنوں کا بڑا حامی تھا۔ اور اس کا پایۂ تخت شہر پتن دکن میں دریائے گوداوری پر واقع تھا۔

میواڑ اصل میں مدھ واڑ کا مخفف ہے۔ اور اس کے معنے قطعہ وسطی ہیں۔ یہاں کے راجا گہلوٹ قوم کے راجپوت تھے۔ اور اس زمانے کے بعد یعنی مسلمانوں کے حملے سے پہلے راجپوتانہ اور مالوے کے ایک بڑے حصے میں ان کی سلطنت تھی۔ اس خاندان کے راجا اوّل قنوج میں راج کرتے تھے۔ پھر گجرات کے اندر مقام ولبھی میں حکمراں رہے۔ آخر مسیح سے قریب پانسو برس پہلے فارس کی فوج نے ولبھی پر حملہ کرکے گہلوٹ راجپوتوں وہاں سے نکال دیا۔ مگر بعد اس خاندان کے راجہ گوہ کی شادی شاہ ساسان کی بیٹی سے ہوئی۔ اور اس نے گہلوٹ خاندان کی سلطنت پھر میواڑ میں قائم کی۔ یہاں کا راجہ جو اب مہارانا اودے پور کہلاتا اور ہند کی سلطنت انگلشیہ کے بڑے باجگزار رئیسوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ وہ راجہ گوہ ہی کی اولاد میں ہے۔

میواڑ کے علاوہ ہندوستان اور دکن میں اور بھی راجپوتوں کی کئی ریاستیں تھیں۔ اور جب مسلمانوں نے ہند پر حملہ کیا۔ اس وقت ہند کی ساری ریاستیں ان راجپوت راجاؤں اور بنگالے کے راجہ ماتحت تھیں۔ جب ان میں سے کوئی سب سے زیادہ زبردست ہو جاتا تو اُس کو مہاراجہ ادھراج یعنے سب راجاؤں کا سردار کہا کرتے تھے ان میں سے میواڑ کا راجہ مہاراجہ ادھراج ہوتا تھا۔ کبھی توار خاندان راجۂ اجمیر۔ کبھی چوہان نسل کا راجۂ دہلی۔ کبھی راٹھوڑ قوم کا راجہ

گیارھویں صدی میں جب راٹھوروں کو ایک اَور قوم کے راجپوتوں نے قنوج نکال دیا۔ تو وہ مارواڑ میں آبسے۔ اور مارواڑ یا جودھ پور کا مہارانا انہی اولاد میں ہے۔

قنوج - اور کبھی سولنگی خاندان کا راجہ گجرات اس خطاب سے ممتاز
ہوتا تھا +

**بنگالے کے راجا**

معلوم ہوتا ہے - کہ مہابھارت کے زمانے سے لیکر سنہ ۱۲۰۳ع تک جب
بختیارہ خلجی نے بنگالے کو فتح کرکے اس کو اول اول سلطنت اسلامی
میں شامل کیا - بنگالے میں چار خاندانوں کے راجا ایک دوسرے کے
بعد تخت نشین ہوئے + ان میں سے تیسرے خاندان کے راجاؤں کے
نام برابر پال ہی پر ہیں - یہ خاندان آٹھویں صدی سے دسویں صدی کے
اخیر تک فرمانروا رہا + مورخوں کا قیاس ہے - کہ یہ راجا بودھ مذہب کے
تھے - اور ان میں سے ایک راجہ یعنے دیو پال دیو کی نسبت بیان کرتے
ہیں - کہ وہ تمام ہند پر راج کرتا تھا - بلکہ اس نے ملک تبت کو بھی
فتح کر لیا تھا + اس بیان سے غالباً صرف یہ مراد معلوم ہوتی ہے
کہ وہ مہاراجہ ادھراج مانا گیا تھا + اس خاندان کا پایۂ تخت اول گور
تھا - اس کے بعد ندیا[1] قرار پایا +

پال خاندان کے بعد سین خاندان حکمراں ہوا - اس خاندان کا ایک
راجہ ادے سور نام سنہ ۹۶۴ع کے قریب بنگالے میں فرماں روا تھا - اور غالباً
یہی راجہ اس خاندان کا بانی تھا + اس نے قنوج سے پانچ برہمنوں
کو بلا کر بنگالے میں آباد کیا - ان میں سے ہر ایک برہمن کے ساتھ ایک
ایک کائتھ بھی تھا + اب بنگالے میں جو برہمنوں اور کائتھوں کی پانچ
اونچی ذاتیں ہیں - وہ انہی برہمنوں اور کائتھوں کی اولاد ہیں + پھر اس
خاندان کے ایک راجہ نے جس کا نام بلال سین تھا - ان پانچوں قنوجی
برہمنوں کی اولاد کے مدارج قائم کئے + اس خاندان کا اخیر راجہ لکھمنیا

[1] یہ اصل میں نوادیپ ہے - جس کے معنی نیا ملک ہیں +

تھا۔ جس کو بختیار خلجی نے ندیا سے نکال دیا تھا +

ہند کے نہایت جنوب میں اس وقت کئی زبردست سلطنتیں تھیں۔ مگر یہاں ان میں سے صرف تین کا ذکر کیا جاتا ہے + اوّل پانڈی خاندان کی سلطنت جس کا پایۂ تخت مُدر تھا + دوم چولا خاندان کی سلطنت جو پیشتر کانچی پرم (کانچی ورام) میں تھی۔ اور پھر تنجور میں بدل گئی + سوم چیر خاندان کی سلطنت جو منتہاے جنوب میں اور ساحل ملیبار پر تھی +

اوڑیسے میں کیسری خاندان کے راجے کئی سو برس تک حکمراں رہے۔ ان کا پایۂ تخت اوّل تو جاجپور تھا۔ مگر پھر کٹک ہو گیا تھا + اس خاندان کے بعد گنگا بنسی خاندان فرمانروا ہوا۔ اوڑیسے کے راجاؤں کا لقب گج پتی تھا۔ اور اس کے معنے صاحبان فیل ہیں +

# دوسرا باب

سلطنت اسلام کا اول زمانہ

## پہلی فصل۔ سلطان محمود غزنوی

اب ہم تاریخ ہند کے اُس زمانے میں پہنچے ہیں۔ جس میں مسلمانوں نے ہند پر حملے کرکے اس کو فتح کرنا شروع کیا + اس زمانے سے تاریخ برابر مفصل اور واضح پائی جاتی ہے۔ کیونکہ مسلمانوں کو علم سیر و تاریخ کا ہمیشہ سے شوق رہا ہے۔ اور

ہر عہد کے اندر ان میں کوئی نہ کوئی ایسا نکل آتا تھا۔ جو اپنے زمانہ
کے واقعات کو قلم بند کرکے تاریخ کا سلسلہ قائم رکھتا تھا +

اہل اسلام میں سے اوّل ہی اوّل جس نے ہند پر حملہ کیا۔ ابوالعاص
عامل یمن تھا۔ اس نے حضرت عمر کے عہد میں سنہ ۱۵ ہجری مطابق
سنہ ۶۳۶ء کے اندر بمبئی کے قریب مقام تھانہ پر فوج کشی کی۔ اور
لوٹ کا کچھ مال لے کر الٹا چلا گیا + پھر سنہ ۶۶۴ء میں جب مسلمانوں
نے کابل فتح کیا۔ تو عرب کا ایک امیر مہلّب نام اس راستے ہند
میں ملتان تک آیا۔ اور بہت سے لوگوں کو قید کرکے لے گیا + اس کے
بعد پھر کئی بار مسلمانوں نے ہند پر حملے کئے۔ اور یہاں کی لوٹ
سے مالا مال ہوکر اُلٹے پھر گئے + آخر سنہ ۷۱۲ء کے اندر خلیفہ بغداد
کے عہد میں عراق کے عامل حجاز کا بھتیجا محمد بن قاسم بہت سی
فوج لے کر ہند پر چڑھ آیا اور سندھ کو فتح کر لیا + اس حملے کا باعث
یہ ہؤا۔ کہ راجہ داہر والئے سندھ نے اہل عرب کے کچھ جہاز لوٹ
لئے تھے۔ اس واسطے مسلمانوں نے سندھ پر حملہ کرکے راجہ داہر
کو شکست دی۔ اور ملک پر قبضہ کر لیا۔ مگر سندھ کچھ بہت مدت
تک مسلمانوں کے تصرّف میں نہیں رہا +

خلیفہ ولید کی وفات کے بعد مامون ابن ہارون رشید نے ہند پر
فوج کشی کی۔ لیکن راجپوتوں نے اس کو شکست دی + اس کے بعد
ڈیڑھ سو برس تک مسلمانوں نے ہند پر کوئی حملہ نہیں کیا۔ کیونکہ
اس وقت سے خلفا کی حکومت میں ضعف آتا گیا۔ اور ہوتے ہوتے
یہ نوبت پہنچی۔ کہ ہر ایک صوبہ منحرف ہوکر خود مختار بن بیٹھا۔ اور
اخیر خلیفہ کے پاس صرف صوبۂ بغداد ہی رہ گیا +

اسی زمانے میں اسمٰعیل سامانی صوبہ دار ماوراء النہر و خراسان بھی خلیفے سے باغی ہوکر بخارا کا بادشاہ بن گیا تھا۔ اس خاندان کے ایک بادشاہ کے ہاں الپتگین نام ایک ترکی[1] غلام تھا۔ جس نے اپنی عقل و دانائی کی بدولت رفتہ رفتہ یہاں تک عروج پکڑا۔ کہ خراسان کا حاکم بن گیا۔ جب بادشاہ نے وفات پائی۔ تو اس کی جانشینی کی نسبت ارکان سلطنت میں اختلاف ہُوا۔ بعض تو یہ چاہتے تھے۔ کہ شاہ متوفی کے کم سن بیٹے منصور کو بادشاہ بنائیں۔ اور بعض یہ کہتے تھے۔ کہ بادشاہ کا چچا تخت پر بیٹھے۔ الپتگین منصور کے خلاف تھا۔ مگر اور ارکان سلطنت نے اسی کو تخت پر بٹھایا۔ اس وجہ سے بادشاہ اور الپتگین کے باہم رنجش ہوئی۔ اس پر الپتگین خود سر ہو گیا۔ اور کابل و قندھار پر قبضہ کرکے غزنی کو اپنا دار السلطنت مقرر کر دیا۔

الپتگین کی وفات کے بعد اس کا بیٹا اسحاق دو برس سلطنت کرکے مر گیا۔ اور سبکتگین تخت پر بیٹھا۔ سبکتگین اصل میں یزدجرد شاہ فارس کی نسل سے تھا۔ مگر زمانے کی گردش سے تباہ و خستہ ہوکر ایک سوداگر کے ہاتھ پڑا۔ اور وہ اسے بخارا لے آیا۔ یہاں الپتگین نے اسے ہونہار دیکھ کر خرید لیا۔ اور اس کی عقل و دانائی کے سبب

[1] تاتاریوں کے آوارہ گرد گروہ جو وسط ایشیا میں بحیرۂ خزر سے لے کر چین کے شمال تک رہتے تھے۔ وہ تین بڑے قبیلوں میں منقسم کئے گئے تھے۔ اول منچو جو اس خطے کے منتہائے مشرق میں یعنی چین کے شمال کی طرف رہتے تھے۔ دوم منگول یا مغل جو اس خطے کے وسط میں تبت کے شمال میں رہا کرتے تھے۔ سوم ترک جو مغلوں سے مغرب کی طرف رہتے تھے۔

ترقی کرتے کرتے سپہ سالاری کے رتبے تک پہنچا دیا +

بعض پُرانے مورخوں نے سبکتگین کی خوش خلقی اور رحمدلی کے باب میں جس سے اس کی سپاہ اس پر جاں نثار کرتی تھی۔ یہ دلکش داستاں لکھی ہے۔ کہ جب وہ ادنےٰ درجے کے سواروں کے زمرے میں ملازم تھا۔ ایک دن جنگل میں شکار کھیلنے گیا۔ وہاں کہیں ایک ہرنی اپنے بچّے کے ساتھ چرتی ہوئی اس کو نظر آئی۔ اس کے جی میں آیا۔ کہ کسی طرح اس بچّے کو پکڑ بھیجے۔ اس خیال سے گھوڑے کو ایڑ لگا کے اس کی طرف جھپٹا۔ اور آخر اس کو پکڑ کر فتراک سے باندھ لیا۔ اور گھر کی راہ لی + جب تھوڑی دور نکل آیا۔ تو دیکھتا کیا ہے۔ کہ اس بچّے کی ماں درد انگیز آواز سے روتی ہوئی پیچھے پیچھے چلی آتی ہے + ہرنی کا یہ حال دیکھ کر سبکتگین کا دل بھر آیا۔ اور وہیں اس نے بچّے کو چھوڑ دیا + یہ دیکھ کر اس کی ماں کی جان میں جان آ گئی۔ اور خوشی خوشی بچے کو ساتھ لے چوکڑیاں بھرتی جنگل کی طرف چلی گئی۔ مگر دور تک اُلٹی پھر پھر کر دیکھتی جاتی تھی + اور گویا زبان حال سے سبکتگین کی رحمدلی کا شکریہ ادا کرتی تھی + اسی رات سبکتگین کو خواب میں ایک فرشتہ نظر آیا۔ اور اس نے بشارت دی۔ کہ تو نے جو آج اس جانور کو مصیبت اور درد میں مبتلا دیکھ کر اس پر رحم کھایا۔ یہ خداے جل شانہ کو بہت پسند آیا۔ اس کے صلے میں تجھ کو غزنی کی سلطنت ملیگی۔ مگر دیکھ۔ کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ اس منصب عالی پر پہنچ کر یہ خوبیاں جاتی رہیں۔ اور جس قدر اب بے زبان جانوروں پر ترس کھاتا ہے۔ اس وقت آدمیوں پر اس سے بھی کم رحم کرے + غرض سبکتگین نے الپتگین کی بیٹی سے شادی کرکے غزنی کے تخت پر جلوس فرمایا +

سلطان محمود غزنوی

اس وقت لاہور میں راجہ جیپال جو ذات کا برہمن تھا۔ راج کرتا
تھا۔ اس نے دریائے سندھ سے اتر کر سبکتگین پر حملہ کیا۔ اس وجہ
سے سبکتگین نے پنجاب پر دو دفعہ یورش کی۔ اور جیپال اس کے
سارے راجپوت رئیسوں اور دہلی و اجمیر و قنوج وغیرہ کے راجا جو
اس کی مدد کے لئے جمع ہوئے تھے۔ ان سب کو بھی شکست فاش
دیکر اور بہت سا مال لے کر غزنی کو عود کیا ✦

امیر سبکتگین اور راجہ جیپال میں جو لڑائیاں ہوئیں۔ ان
میں محمود بھی شریک تھا۔ اس لئے اس کو خوب یقین ہوگیا
تھا۔ کہ ہند ایک بڑا دولتمند اور زرخیز ملک ہے۔ اور وہاں کے
راجپوت سپاہی کیسے ہی بہادر کیوں نہ ہوں۔ مگر کوہستان کے
زبردست اور زحمت کش حملہ آوروں کے سامنے ہرگز نہیں ٹھہر سکتے۔
اس لئے اس نے ۹۹۶ھ میں غزنی کے تخت پر جلوس فرما کر پہلے
تو ماوراء النہر کا ملک جو بحیرۂ خزر سے لے کر دریائے اٹک تک پھیلا
ہوا تھا۔ اس میں اپنا سکہ بٹھایا۔ اور پھر عنان توجہ ہند کی طرف
پھیری ✦ محمود کا ہند کی دولت پر تو دانت تھا ہی۔ مگر ساتھ ہی یہ
بھی آرزو تھی۔ کہ بڑے بڑے بانکے راجپوتوں کو تلوار کے زور سے
دین اسلام میں داخل کرے۔ اور اس کا سبب زیادہ تر یہ ہوا۔ کہ
خلیفہ بغداد نے اس کے مذہبی جوش کو دیکھ کر ایک گراں بہا خلعت
اس کے پاس بھیجا تھا۔ اور امین الملۃ یمین الدولہ خطاب دیا
تھا۔ پس محمود نے یہ عہد کر لیا تھا۔ کہ میں دین اسلام کے پھیلانے
کے لئے ہر سال ہند پر حملہ کرونگا ✦

سلطان محمود نے چونتیس ۳۴ برس سلطنت کی۔ اور اس عرصے

میں سترہ دفعہ ہند پر حملہ کرکے بیقیاس دولت و مال لوٹ کر غزنی کو لے گیا۔جس سے وہاں کے لوگ بھی خوب مالا مال ہو گئے۔اور شہر بھی عمدہ اور عالی شان عمارتیں بن جانے سے نہایت خوبصورت ہو گیا۔ نگر کوٹ اور تھانیسر اور سومنات کے بڑے بڑے تیرتھوں پر حملہ کرنے سے خاص کر بیشمار زر و جواہر محمود کے ہاتھ آیا+ چونکہ محمود مندروں اور بتوں کے توڑنے میں ہمیشہ بڑا سرگرم رہا۔اس لئے اس کا لقب بت شکن پڑ گیا ہے+ اس کے سترہ حملوں میں سے یہ بارہ بہت مشہور ہیں+

پہلا حملہ ۱۰۰۱ء۔یہ حملہ راجہ جیپال اوّل والئے لاہور پر ہوا۔جس میں راجہ کو شکست ہوئی۔اور محمود قلعۂ ویہند[۱] فتح کرکے غزنی کو اُلٹا پھر گیا۔راجہ جیپال غیرت کے مارے زیست سے بیزار ہو کر چتا میں بیٹھ کر مر گیا۔اور اس کے بعد اس کا بیٹا راجہ انند پال سلطنت غزنی کا باجگزار راجہ بنا+

دوسرا حملہ ۱۰۰۴ء۔یہ حملہ راجۂ بھیرہ[۲] پر ہوا۔اور وجہ یہ تھی۔کہ راجہ نے خراج ادا نہیں کیا تھا+

تیسرا حملہ ۱۰۰۵ء۔یہ حملہ اس واسطے ہوا تھا۔کہ ابو الفتح لودھی صوبۂ ملتان نے انند پال کے ساتھ سازش کرکے سلطان محمود کی اطاعت سے انحراف کیا تھا+ محمود نے اوّل انند پال کو پشاور کے قریب شکست دی۔پھر ملتان کا محاصرہ کرکے ابو الفتح کو مطیع کیا+

چوتھا حملہ ۱۰۰۸ء۔یہ حملہ راجہ انند پال پر ہوا۔اور پہلے حملوں

---

[۱] ویہند دریائے سندھ پر قلعۂ اٹک سے ۱۵ میل شمال کی طرف تھا+ اکثر مورخوں نے اس کو غلطی سے بھٹنڈا لکھا ہے۔جو دریائے ستلج کے پار ہے+

[۲] بھیرہ دریائے جہلم کے کنارے ہے+

کی نسبت زیادہ تر مشہور ہے۔کیونکہ راجہ نے اس وقت اجین۔گوالیار۔ کالنجر۔دہلی اور اجمیر کے راجاؤں پاس قاصد بھیج کر سب کو محمود سے لڑنے کے لئے بلایا۔اور پنجاب میں اس قدر فوج جمع ہوئی۔کہ پہلے کبھی نہ ہوئی تھی + لکھا ہے۔کہ اس وقت ہندوؤں کے دلوں میں عموماً ایک ولولہ پیدا ہو گیا تھا۔اور کیا مرد۔کیا عورت ہر ایک جان و مال سے مدد دینے کو تیار تھا۔چنانچہ ان کی عورتوں نے جواہرات اور زیور بیچ بیچ کر اس جنگ میں مدد دی۔اور گکھڑ اور پہاڑی جنگجو قوموں نے متفق ہو کر محمود کو چار طرف سے گھیر لیا۔مگر محمود کی دلیری اور استقلال میں ذرا فرق نہ آیا۔اور اٹک کے قریب راجہ کو شکست فاش دی۔مگر اس لڑائی میں محمود کا بھی بہت سا نقصان ہوا + پھر محمود نگر کوٹ یعنی کوٹ کانگڑہ کی طرف روانہ ہوا + یہ مقام ہندوؤں کا بڑا تیرتھ ہے۔اور کوہ ہمالیہ کے دامن میں واقع ہے + یہاں پہنچ کر محمود نے مندر کو خوب لوٹا۔اور بیشمار دولت لے کر غزنی کی طرف مراجعت کی +

پانچواں حملہ ۱۰۱۰ء۔اس حملے میں محمود نے ملتان فتح کیا۔اور ابو الفتح لودھی کو قید کر کے غزنی لے گیا +

چھٹا حملہ ۱۰۱۴ء۔اس حملے میں محمود نے تھانیسر کے مشہور تیرتھ کو جو سرسوتی اور جمنا کے مابین واقع ہے۔لوٹا۔اور شہر کو جلا دیا۔اور بیشمار ہندوؤں کو قید کر کے غزنی لے گیا +

ساتواں حملہ ۱۰۱۵ء۔یہ حملہ کشمیر پر ہوا۔مگر فوج رستہ بھول گئی۔اور جاڑے کا موسم آ گیا۔اس لئے نہایت زحمت اٹھائی۔اور بہت سے آدمی ہلاک ہوئے +

آٹھواں حملہ ۱۰۱۸و۱۹ء۔یہ حملہ قنوج اور متھرا پر ہوا۔اور سومنات

کے حملے کے سوا سب سے زیادہ مشہور ہے + اس دفعہ محمود کے ساتھ ایک لاکھ بیس ہزار فوج تھی - جو اس نے بخارا اور سمرقند کے جدید علاقوں سے بھرتی کی تھی + محمود یہ فوج ہمراہ لے کر پشاور سے روانہ ہؤا - اور پہاڑوں کے نیچے نیچے پنجاب کے دریاؤں کے منبعوں کے قریب ہوتا ہؤا قنوج پہنچا + اس زمانے میں قنوج کمال رونق پر تھا - اس میں اس قدر دولت تھی - کہ جس کا کچھ حد و حساب نہیں - اور یہاں کا راجہ جو اکثر مہاراجہ ادھراج کے لقب سے ممتاز ہؤا کرتا تھا - اس کا دربار نہایت تجمّل کا تھا + جب محمود قنوج پر آیا - تو راجہ نے اپنے تئیں اس کے حوالے کر دیا - اس پر محمود اس کے ساتھ بہت اچھی طرح پیش آیا - بلکہ اس کا دوست بن گیا - اور تین دن قیام کر کے وہاں سے رخصت ہؤا +

قنوج سے ہو کر محمود متھرا آیا - جو کرشن چندر کی ولادت گاہ ہونے کے باعث ہندوؤں کا بڑا تیرتھ ہے + اس شہر کی خوبی اور مندروں کی خوبصورتی دیکھ کر محمود لوٹ گیا - اور اس کا یہ جی چاہا - کہ غزنی کے اجاڑ پہاڑوں پر بھی ایسی ہی عمارتیں بنوائے + یہاں محمود نے اپنی فوج کو بیس روز تک شہر لوٹنے کی اجازت دی - اس کے بعد غزنی کو واپس چلا گیا + متھرا سے اس کی فوج اس قدر ہندوؤں کو پکڑ کر لے گئی - کہ غزنی میں دو دو روپے ہندو غلام بکا +

نواں حملہ ۱۰۲۲ء - یہ حملہ راجۂ کالنجر پر اس وجہ سے ہؤا - کہ اس نے راجۂ قنوج پر محمود کی اطاعت قبول کر لینے کے باعث فوج کشی کر کے اس کو قتل کر ڈالا تھا + اس لڑائی میں جیپال دوم والئے لاہور راجۂ کالنجر کی مدد پر تھا - اس لئے محمود نے اس کو شکست فاش دیکھ

لاہور پر دخل کر لیا۔ اور وہاں اپنا ایک نائب مقرر کر دیا۔ جس سے ہند میں سلطنت اسلامیہ کی بنیاد پڑ گئی +

دسواں حملہ ۱۰۲۳ء۔ محمود نے دوبارہ کشمیر کا عزم کیا۔ مگر اب کے بھی کچھ کامیاب نہ ہؤا +

گیارھواں حملہ ۱۰۲۴ء۔ اس حملے میں گوالیار اور کالنجر کے راجاؤں نے محمود کی اطاعت قبول کی۔ اور ان دونو مقامات سے بہت سا زر و جواہر اور ہاتھی اس کے ہاتھ آئے +

بارھواں حملہ ۱۰۲۶و۱۰۲۷ء۔ محمود کا یہ اخیر حملہ سومنات پر ہؤا۔ یہ جزیرہ نمائے گجرات میں ایک مشہور و معروف مندر ہے + اس مہم میں محمود کو ایک بڑا دور و دراز اور دشوار گزار سفر پیش آیا۔ اوّل وہ ملتان میں داخل ہؤا۔ پھر تمام ریگستان کو کھوندتا ہؤا گجرات کے قدیم پایۂ تخت انھلواڑہ میں پہنچا + یہاں کا راجہ بھیم ڈر کے مارے شہر چھوڑ کر بھاگ گیا۔ پھر یہاں سے محمود سومنات کے مندر پر آیا + چونکہ یہ بڑا مشہور تیرتھ تھا۔ اس لئے اس کی حفاظت کو راجپوت راجا ہر طرف سے آ کر جمع ہو گئے تھے۔ مگر محمود کے سپاہیوں کے آگے ان کی کچھ پیش نہ چلی + تین روز تک لڑائی کا بازار خوب گرم رہا۔ آخر محمود نے فتح پائی۔ اور بے نہایت دولت اُس کے ہاتھ آئی + بعض مؤرّخوں نے لکھا ہے۔ کہ وہاں کے پجاریوں نے کروڑوں اشرفیاں محمود کے روبرو پیش کر کے التجا کی۔ کہ وہ سومنات کی مورت کو نہ توڑے۔ مگر اس نے منظور نہ کیا۔ اور کہا۔ کہ میں قیامت کے دن اپنا نام بت فروش رکھوانا نہیں چاہتا۔ پھر جب اس نے اپنے ہاتھ سے مورت کو توڑا۔ تو اس میں سے اس قدر جواہرات نکلے۔ کہ پجاریوں کی رقم سے کہیں زیادہ قیمت کے تھے +

محمود کے حال میں مؤرّخوں نے ایک بڑا دلچسپ قصّہ لکھا ہے۔جس سے معلوم ہوتا ہے۔کہ وہ بڑا صاحبدل اور منصف مزاج تھا۔اور جب کوئی اس کو نیک صلاح دیتا تھا۔تو ہر چند وہ اس کی طبیعت کے خلاف ہوتی بھی۔فوراً مان لیتا تھا + لکھا ہے۔کہ غزنی سے ایران کو جو سڑک جاتی ہے۔اس پر بلوچی قزاقوں نے ایک مضبوط قلعہ لے لیا تھا۔اور جو سوداگر وہاں سے گزرتے تھے۔ان کو وہ لوٹ لیا کرتے تھے۔ایک دفعہ انہوں نے تاجروں کے ایک قافلے کو لوٹا۔اور خراسان کے ایک نوجوان کو مار ڈالا۔اس جوان کی بڑھیا ماں روتی پیٹتی محمود کے پاس آکر داد خواہ ہوئی + بادشاہ نے جواب دیا۔کہ وہ مقام میرے پایۂ تخت سے بہت دور ہے۔اس لئے وہاں ایسی واردات کا انسداد نہیں ہوسکتا۔ یہ سن کر اس مظلومہ نے جواب دیا۔کہ پھر جس ملک کا تو اچھی طرح انتظام نہیں کر سکتا۔اسے تو نے اپنے قبضے میں کیوں رکھ چھوڑا ہے؟ بڑھیا کی اس بے لاگ بات سے بادشاہ کے دل پر بڑی چوٹ لگی۔چنانچہ وہ ان قزاقوں کے غارت کرنے پر مستعد ہؤا۔اور اسی وقت حکم دیا۔کہ آئندہ جو قافلہ اس سڑک پر جایا کرے۔اس کے ساتھ ایک جرّار گارد ہؤا کرے +

اس بادشاہ کے تذکرے میں ایک اور مشہور قصہ بھی قابل ذکر ہے۔جس سے معلوم ہوتا ہے۔کہ اس میں ایک عیب بھی تھا۔یعنی بعض اوقات انصاف پر طمع غالب ہو جاتی تھی + محمود کو شعر و سخن کا بہت شوق تھا۔اور شاعروں کی بڑی قدر کرتا تھا + فردوسی جو دنیا میں فارسی زبان کا ایک بڑا زبردست شاعر گزرا ہے۔اس پر بھی بادشاہ کی بڑی نظر عنایت تھی۔بادشاہ نے فردوسی کو شاہنامہ لکھنے کا حکم دیا۔اور

فی شعر ایک اشرفی عطا کرنے کا وعدہ کیا + فردوسی نے بڑا خون جگر کھا کر ساٹھ ہزار شعر لکھے - اور کتاب شاہنامہ مرتب کرکے پادشاہ کی خدمت میں پیش کی + اس کتاب کی نظم ایسی عمدہ ہے - کہ جب تک فارسی زبان دنیا میں باقی ہے - اس کی شہرت کبھی کم نہ ہوگی + ساٹھ ہزار شعر دیکھکر محمود اپنے وعدے سے پچتایا - اور دون ہمتی سے فردوسی کو صرف ساٹھ ہزار روپے یعنی انعام موعودہ کا سولھواں حصہ دینے لگا + اس کو فردوسی نے منظور نہ کیا - اور ناراض ہوکر غزنی سے چلا گیا + کہتے ہیں - کہ پیچھے محمود نے نادم ہوکر فردوسی کے پاس پورا انعام بھیجا - مگر جب اس کے قاصد اشرفیوں کے توڑے لے کر فردوسی کے گھر پہنچے ہیں - اس وقت فردوسی کا انتقال ہو چکا تھا - اور لوگ اس کا جنازہ لئے جاتے تھے +

سلطنت غزنی کا خاتمہ

سلطان محمود کے بعد ملک پنجاب ایک سو چالیس برس سے کچھ زیادہ اس کی اولاد کے قبضے میں رہا - لیکن وسط ایشیا میں جو سلطنت غزنی کا علاقہ تھا - وہ اس سے پہلے ہی ان کے ہاتھ سے نکل گیا تھا - انجام کار غور جو افغانستان میں غزنی اور ایران کے مابین ایک کوہستانی علاقہ ہے - اس کے بادشاہوں نے خاندان غزنی کو مغلوب کر لیا - اور جب محمدؐ غوری نے ہندوستان کو فتح کیا - اس سے کچھ پیشتر خاندان غزنی کا اخیر بادشاہ قید خانے میں قتل ہو چکا تھا + اس زمانے میں اجمیر - دلّی - قنّوج - میواڑ اور انھلواڑہ یعنی گجرات کے راجا شمالی ہند میں حکمراں تھے - اور چونکہ ان میں سے ہر ایک یہ چاہتا تھا - کہ میں سب پر غالب ہو جاؤں - اس وجہ سے ان کے باہم لڑائی جھگڑے رہتے تھے +

# دوسری فصل ۔ محمد غوری اور اس کے جانشین غلام بادشاہان دہلی ۔ سنہ ۱۱۹۳ع سے سنہ ۱۲۹۰ع تک

پرتھی راج

بارھویں صدی کے اخیر میں جس قدر راجہ شمالی ہند میں حکمرانی کر رہے تھے ۔ ان سب میں پرتھی راج جس کو راے پتھورا بھی کہتے ہیں ۔ نہایت زبردست اور نامور راجہ اور راجپوتوں کی بہادر قوم کی ناک تھا ۔ ہندوؤں میں جن نامی گرامی سورماؤں کے افسانے زبان زد خلائق ہیں ۔ ان میں پرتھی راج بھی داخل ہے ۔ چندر بردے جو ایک نامی ہندی شاعر گزرا ہے ۔ اس راجہ کا نہایت مدّاح اور دوست تھا ۔ چنانچہ اس نے اپنے اشعار میں اس کی بڑی تعریف لکھی ہے ۔

پرتھی راج کے بڑے زبردست راجہ ہونے کی وجہ یہ بھی تھی ۔ کہ وہ اجمیر اور دلّی دونو سلطنتوں کا راجہ تھا ۔ اجمیر کی سلطنت تو اس کو اپنے باپ سومیشور سے جو راجپوتوں کی قوم چوہان کا راجۂ اجمیر تھا ۔ میراث میں پہنچی تھی ۔ اور دلّی کی سلطنت ہاتھ لگنے کی یہ کیفیت ہے ۔ کہ اس کا نانا اننگ پال جو راجپوتوں کی قوم توار کا راجۂ دہلی تھا ۔ اس کے کوئی بیٹا تو تھا نہیں ۔ صرف بیٹیاں ہی تھیں ۔ جن میں سے ایک کی اولاد تو جے چند ۔ راجۂ قنوج تھا ۔ اور دوسری کی پرتھی راج ۔ اس کو اننگ پال نے متبنّیٰ کر لیا تھا ۔ یہ بات جے چند کو نہایت ناگوار گزری ۔ اور اس نے پرتھی راج کے راجۂ دہلی ہونے میں بہت کچھ مزاحمت کی ۔ مگر ایک پیش نہ گئی ۔ آخر دہلی کا راج بھی پرتھی راج ہی کے ورثے میں آیا ۔ اور اس طرح وہ دونو سلطنتوں کا راجہ ہو گیا ۔

شہاب الدین عرف محمد غوری

اس بہادر راجہ کو گدی پر بیٹھے ابھی بہت عرصہ نہ گزرا تھا۔
کہ اس پر ایک ایسا زبردست غنیم چڑھ آیا۔ کہ کبھی پیشتر ہند
پر حملہ آور نہ ہوا تھا + یہ غنیم شہاب الدین عرف محمد غوری تھا۔
جو ایک بڑا بہادر اور مستقل مزاج سردار تھا + غور کا بادشاہ تو درحقیقت
شہاب الدین کا بڑا بھائی غیاث الدین تھا۔ مگر وہ اس کی نسبت
صلح جو اور امن دوست تھا۔ اس لئے جب اس نے غور کے تندخو
اور دیو ہیکل افغانوں کی مدد سے غزنی کو فتح کر لیا۔ تو شہاب الدین کو
وہاں کا بادشاہ مقرر کرکے آپ غور کو واپس چلا گیا + شہاب الدین جب
غزنی کی سلطنت سنبھال چکا۔ تو اس نے ہند کا قصد کیا + اول تو ملتان
کو آ کر فتح کیا۔ پھر دوسرے سال براجۂ انھلواڑہ پر فوج کشی کی۔ مگر زک
پائی + اس کے بعد خاندان غزنی کا بادشاہ خسرو ملک جو لاہور میں حکمراں
تھا۔ اس کو گرفتار کرکے سنہ ۱۱۹۱ء میں لاہور سے وسط ہندوستان کی طرف بڑھا
اور ستلج اتر کر قلعۂ سرہند کو جو انبالے کے شمال میں ہے۔ فتح کر لیا +
اب پرتھی راج بھی اپنے چوہان راجپوتوں اور اور مددگاروں کی زبردست
فوج ساتھ لے کر شہاب الدین محمد غوری کے مقابلے پر نکلا۔ اور
تھانیسر کے قریب موضع تراوڑی کے پاس ایک بڑی سخت لڑائی
ہوئی + اس لڑائی کی کیفیت ایک مسلمان مؤرخ نے اس طرح لکھی
ہے۔ کہ جب طرفین کی فوج میدان جنگ میں صف آرا ہوئی۔ تو
سلطان شہاب الدین نے بھالا لے کر پرتھی راج کے ایک بڑے سورما
سردار گوبند رائے کے ہاتھی پر حملہ کیا + یہ سردار بھی سلطان سے
دو دو ہاتھ کرنے کو آگے بڑھا۔ مگر سلطان نے جس کو رستم ثانی اور
شیر زماں کہنا بجا ہے۔ گوبند رائے کے منہ پر ایک ایسا بھالا مارا۔

کہ اس کم بخت کے دو دانت ٹوٹ کر حلق میں جا پڑے - پھر دشمن نے بھی وار کیا - اور سلطان کے بازو پر زخم شدید پہنچا + زخم کھا کر بادشاہ نے اپنے گھوڑے کی باگ موڑی اور ایک طرف چلا گیا - کیونکہ اس زخم سے اس شدّت کا درد ہوُا - کہ وہ اپنے تئیں گھوڑے پر نہ سنبھال سکا + یہ دیکھ کر فوج شاہی کے پیر اکھڑ گئے - اور بالکل جی چھوٹ گیا + شدّت درد سے بے تاب ہو کر گھوڑے پر سے گرنے ہی کو تھا کہ ایک طرار اور بہادر جوان جو قوم کا خلجی پٹھان تھا - اس کو پہچان کر جھٹ اس کے پیچھے گھوڑے پر چڑھ بیٹھا - اور اس کو سنبھال کر میدان جنگ سے باہر لے آیا + جب محمّد غوری اپنی سپاہ کی نظر سے غائب ہو گیا - تو پھر فوج کے پیر کہاں تھے - ایسی بے اوسان ہو کر بھاگی - کہ جب تک دور پہنچ کر اپنے دشمنوں کے تعاقب سے محفوظ نہ ہو گئی - اس کی جان میں جان نہ آئی +

جب پرتھی راج کو یہ بڑی دھوم دھام کی فتح نصیب ہوئی - تو اس نے تمام راجپوت راجاؤں کو متفق کر کے ایک بڑا زبردست جتھا بنانا شروع کیا - تا کہ اگر اس کے ہیبت ناک مخالف افغان پھر اس پر چڑھ آئیں - تو ان کو مغلوب کر سکے + اس میں وہ یہاں تک کامیاب ہوُا - کہ جب دوسری دفعہ محمّد غوری کے مقابلے پر میدان میں آیا - تو ڈیڑھ سو سے زیادہ راجپوت راجا اس کے ہمرکاب تھے - مگر اس کے خالہ زاد بھائی راجہ جے چند والئے قنوج کی قدیمی عداوت و حسد نے ہندوؤں کا کام بگاڑ دیا +

محمّد غوری جب سے زک اٹھا کر اپنے ملک کو واپس گیا - اپنی فوج کو آراستہ اور تیار کرنے میں ہمہ تن مصروف رہا + لکھا ہے - کہ جن

سرداروں نے تراوڑی کے میدان پر پیٹھ دکھائی تھی- ان کو اس
نے یہ سزا دی- کہ جو کے توبرے ان کے منہ سے بندھوا کر شہر غور
کے چاروں طرف پھرایا- جس سے یہ مراد تھی- کہ وہ آدمی نہ تھے-
بلکہ گدھے تھے- اور ان میں سے جنہوں نے جو کھانے سے انکار کیا-
ان کے سر قلم کر دیئے- اس لئے اکثر امرا نے توبرے کے جو کھانے
منظور کئے ٭

محمد غوری ہند کے ملک کو محمود غزنوی کی فتوحات کے باعث
اپنا حق سمجھتا اور راجپوتوں کو جو بڑے مغرور تھے- بزور شمشیر
طوق اسلام پر لانا چاہتا تھا- اس کے علاوہ وہ میدان جنگ میں
پرتھی راج سے جو ایک زک کھا چکا تھا- اس کے انتقام کے لئے
بھی وقت دیکھتا تھا- غرض محمد غوری دوسرے سال خوب طرح
تیار ہوا- اور ایک لاکھ بیس ہزار بڑے جرار سوار- اور چالیس ہزار
اور گھوڑ چڑھے جو اس قدر جری نہ تھے- اپنے ہمراہ لے پھر دلی
کی طرف بڑھا ٭ دوسری طرف بھی لاکھوں سورما راجپوت پرتھی راج کے
جھنڈے تلے لڑنے مرنے کو تیار کھڑے تھے- کیونکہ وہ خوب طرح جانتے
تھے- کہ ہمارے گھر بار- ملک و مذہب اور کل چیزوں کی بازی اس
لڑائی پر لگ رہی ہے- غرض ۱۱۹۳ء میں ہندو اور مسلمانوں کے
بیچ تھانیسر کے میدان پر پھر ایک بڑا معرکہ ہوا- اس وقت ہندوؤں
کے دلوں میں حب وطن نے ایک ایسا جوش پیدا کیا تھا- کہ وہ
مسلمانوں سے خوب ہی جی توڑ توڑ کر لڑے- مگر محمد غوری کے مضبوط
اور قواعد دان جوانوں کے آگے کچھ پیش نہ گئی ٭ گوبند رائے جس
نے محمد غوری کو پہلی لڑائی میں زخمی کیا تھا- وہ بھی عین معرکہ

جنگ میں مارا گیا - اور اس کے آگے کے دو دانت جو پہلی لڑائی میں
محمدؐ غوری کے بھالے کی ضرب سے ٹوٹ گئے تھے - ان سے اس کا
سر میدان میں پڑا ہوا پہچانا گیا + جب پرتھی راج نے دیکھا - کہ اب
میدان ہاتھ سے گیا - اور اس کی فوج میں کچھ دم باقی نہیں رہا - تو
اپنے ہاتھی سے اُتر گھوڑے پر سوار ہو میدان جنگ سے الٹا پھرا -
تا کہ اپنی پراگندہ فوج کو جمع کرکے ایک بار پھر مقابلہ کرے - مگر تھوڑی
دیر بعد وہ قید ہوکر مارا گیا - اور اس ایک ہی لڑائی سے سلطنت
اسلامیہ ہند میں قائم اور مستحکم ہو گئی +

سانحہ ہندوستان پر سلطنت اسلامیہ کا تسلط

اس مقام پر یہ یاد رکھنا چاہئے - کہ مملکت ہند پر غیر سلطنت
کے بادشاہوں کا اس طرح تسلط ہو جانا ہند کے راجاؤں کے باہمی
نفاق کا نتیجہ تھا - اس کی کیفیت یہ ہے - کہ جے چند راجۂ قنوج
پرتھی راج سے بڑی عداوت رکھتا تھا - اور جب وہ خود اس پر
غالب نہ آسکا - تو محمدؐ غوری کو شہ دے کر اس پر حملہ کرنے
پر انگیختہ کیا - اور جس وقت تھانیسر پر محمدؐ غوری دلّی اور اجمیر
کے چوہان اور توار راجپوتوں کا ستھراؤ کر رہا تھا - اس وقت جے چند
قنوج میں بیٹھا سیر دیکھتا رہا + حق یہ ہے - کہ اس نے یہ نالائق
حرکت کرکے صرف اپنے بھائی پرتھی راج ہی سے بیوفائی نہیں کی
بلکہ اپنے سارے ملک سے دغا کی - مگر ساتھ ہی اس کی سزا بھی اس
کو قرار واقعی ملی - کیونکہ دوسرے سال ۱۱۹۴ء میں محمدؐ غوری نے اس
کی بھی خوب خبر لی - یعنی دوآبۂ گنگ و جمن میں مقام چندواڑ پر جنگ
کرکے اس کو بھی شکست فاش دی + اسی اثنا میں قطب الدین ایبک

ف اب یہ مقام فیروز آباد کے نام سے مشہور اور ضلع آگرہ میں واقع ہے +

اصل میں محمد غوری کا ایک غلام اور اس وقت فوج شاہی کا سردار اعظم
تھا۔ اس نے دہلی اور اور مقاموں کو جو راجپوتوں کے دار الریاست تھے۔
فتح کر کے آخر کار کل ہندوستان پر تسلط کر لیا + اس کی لیاقت اور وفاداری
پر محمد غوری کو اس قدر تکیہ تھا۔ کہ وہ خود تو افغانستان کو واپس چلا گیا۔
اور اس کو ہند میں اپنا نائب السلطنت مقرر کر گیا + تیرہ برس بعد
محمد غوری پھر ہند میں آیا۔ مگر اس وقت گکھڑوں نے جو ہند کے اصلی
باشندوں میں سے تھے۔ اس کو داؤں پا کر پنجاب میں قتل کر ڈالا۔
لیکن اس وقت سارے شمالی ہند پر اسلام کا بخوبی تسلط ہو گیا تھا۔
کیونکہ اِدھر تو قطب الدین نے بہت سا ملک تسخیر کر لیا تھا۔ اور اُدھر
بختیار خلجی نے بہار اور بنگالہ فتح کر لیا تھا + غرض ۱۲۰۶ء میں محمد غوری
کی وفات کے بعد قطب الدین ہندوستان کا سلطان قرار پایا۔ اور شہر دہلی
اس کا پایۂ تخت ہوا + قطب الدین فن سپاہ گری سے خوب واقف اور
سخاوت و فیاضی میں ایسا حاتم تھا۔ کہ اس کا لقب لکھ بخش یا لکھ داتا
ہو گیا تھا۔ اکبر کے زمانے تک یہ کیفیت رہی۔ کہ جب کبھی فیاضی اور
سخاوت میں کسی کی تعریف کرنی منظور ہوتی تھی۔ تو کہا کرتے تھے۔ کہ
قطب الدین ثانی ہے +

چونکہ قطب الدین خود بھی سلطان محمد غوری کا ایک غلام تھا۔
اور اس کے جانشین بھی یا خود غلام تھے یا غلاموں کی اولاد تھے۔
اس لئے اس کل خاندان کا نام خاندان غلاماں مشہور ہو گیا ہے +
اس خاندان کی سلطنت کوئی سو برس تک رہ کر ۱۲۹۰ء میں ختم
ہو گئی + اس زمانے میں شمالی ہند کے اندر ہندوؤں کی حکومت کا نام
نشان بھی باقی نہ رہا۔ اور جن مسلمان سرداروں نے سندھ اور بنگالہ

اور دور دور کے اضلاع فتح کئے تھے۔ وہ اگرچہ اکثر سرکش بھی ہو جایا کرتے تھے۔ مگر پھر بھی سلاطین دہلی ان کو عموماً مطیع و فرمانبردار رکھتے تھے۔ اس خاندان میں یہ بادشاہ نہایت مشہور گزرے ہیں۔ اوّل شمس الدین التمش۔ دوم اس کی بیٹی سلطانہ رضیہ جس کے سوا کوئی اور عورت کبھی تخت دہلی پر نہیں بیٹھی۔ سوم بلبن۔

**شمس الدین التمش**

شمس الدین التمش اصل میں تو ایک عالی خاندان کا شخص تھا۔ مگر انقلاب روزگار سے بچپن میں قطب الدین ایبک کے ہاتھ فروخت ہوا تھا۔ اور قطب الدین نے اسے بہت لائق و فائق دیکھ کر اپنی بیٹی کی شادی اس کے ساتھ کر دی تھی۔ قطب الدین کے بعد شمس الدین التمش اس کے بیٹے آرام کو تخت سے اتار کر آپ بادشاہ ہو گیا۔ یہ بادشاہ غلام بادشاہوں میں سب سے بڑا ہوا ہے۔ اس نے سندھ کے بادشاہ کو بھی اپنا مطیع کیا۔ اور خلجی سردار جو محمد بختیار خلجی کے بعد بنگالہ کے فرمانروا ہوئے۔ ان کو بھی حلقہ بگوش کر لیا۔ اور ہندوستان میں ہندوؤں کی جس قدر ریاستیں نہایت زبردست تھیں۔ ان سب کو فرمانبردار کر کے اس استحکام کے ساتھ اپنی حکومت قائم کی کہ اس کے پیچھے اس کی بیٹی اور تین بیٹے اور پھر ایک پوتا نوبت بنوبت دہلی کے تخت پر متمکن ہوئے۔ التمش کی سلطنت ۱۲۱۱ء سے ۱۲۳۵ء تک رہی۔

**سلطانہ رضیہ بیگم**

سلطانہ رضیہ التمش کی بیٹی بڑی لائق اور صاحب ہمت تھی۔ وہ سلطانہ نہیں۔ بلکہ سلطان کے لقب سے مشہور تھی۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس میں اوائل سلطنت میں تو اس کے باپ کے سب اوصاف جہانداری موجود تھے۔ مگر پیچھے وہ اپنے دربار کے ایک حبشی غلام کی حد سے زیادہ خاطر کرنے لگی۔ اس سے سارے امرا ناراض ہو گئے۔

اور انجام کار اس کو معزول کرکے قتل کر ڈالا - اور اس کے ایک بھائی کو تخت پر بٹھا دیا +

غیاث الدین بلبن

غیاث الدین بلبن پہلے تو سلطان ناصر الدین محمود ابن التمش کا وزیر تھا - مگر جب یہ نیک نہاد بادشاہ لا ولد مر گیا - تو بلبن جو التمش کا داماد بھی تھا - تخت پر بیٹھا + اس بادشاہ کے مزاج میں بڑی سخت گیری تھی - اور وہ اپنی فوج کو بہت شائستہ رکھتا تھا - اس کے سردار طغرل خاں حاکم بنگالہ کی سرکشی اس کے عہد کا سب سے مشہور واقعہ ہے + طغرل خاں نے خود سر ہو کر اپنا لقب سلطان مغیث الدین طغرل رکھا تھا - اور بلبن کے دو لشکروں کو متواتر شکست دے چکا تھا - آخر بادشاہ نے خود چڑھائی کی - اور ایک افسر شاہی دشمن کی فوج پر بکایک بڑی بہادری سے جا پڑا - اگرچہ اس کے ہمراہ اس وقت صرف چالیس سوار تھے - مگر دشمن پر اس کی یہ ہیبت چھائی - کہ گویا سارا بادشاہی لشکر اس پر ٹوٹ پڑا - پس طغرل خاں بھاگ نکلا - مگر گرفتار ہو گیا - اور اس کا سر کاٹ کر سلطان بلبن کے روبرو لایا گیا + جب یہ فساد اس طرح رفع ہو گیا - تو بادشاہ نے اپنے دوسرے بیٹے بغرا خاں کو بنگالے کا حاکم مقرر کیا + اس کے بعد جب بادشاہ کا بڑا بیٹا محمدؐ جو حاکم ملتان تھا - مغلوں کے ساتھ بڑی بہادری سے لڑتا ہوا کام آیا - تو بادشاہ نے بغرا خاں کو بنگالے سے دہلی بلایا - کہ وہ اس کو وارث تخت مقرر کرے - مگر اس نے منظور نہ کیا - اور بنگالے کی بے کھٹکے حکومت ہی پر قناعت کی - جب بلبن کا انتقال ہوا - تو بغرا خاں کا بڑا بیٹا کیقباد تخت نشین ہوا - اور بغرا خاں حکومت بنگالہ پر قناعت کرکے وہاں کے دار الریاست لکھنوتی میں پڑا رہا +

تنبیہ

سلطان کیقباد کا وزیر نظام الدین نامی بڑا بیوفا اور حریص شخص تھا- اور چونکہ بغرا خاں نے کیقباد کو اس بد طینت وزیر کی فطرتوں سے متنبہ کیا تھا- اور کیقباد کو بھی حرکات ناشائستہ سے روکا تھا- اس لئے وہ نالائق وزیر باپ اور بیٹے میں نفاق ڈالنے کے درپے ہؤا- اور بادشاہ کو بنگالے پر فوج کشی کرنے کے لئے آمادہ کیا+ جب دونو لشکر صوبۂ بہار میں ایک دوسرے کے مقابل آئے- تو دو روز تو یونہی آمنے سامنے پڑے رہے- تیسرے دن بنگالے کے ضعیف العمر بادشاہ بغرا خاں نے اپنے ناخلف بیٹے کیقباد کو اپنے ہاتھ سے خط لکھ کر ملاقات کی درخواست کی + اوّل تو وزیر بے تدبیر نے یہ چاہا- کہ ملاقات ہونے ہی نہ پائے- مگر جب دیکھا- کہ بادشاہ ملے بغیر نہیں رہیگا- تو اس نادان بادشاہ یعنی کیقباد کو یہ پٹی پڑھائی- کہ آپ جیسے شاہنشاہ ہندوستان کا منصب اعلےٰ اس امر کا مقتضی ہے- کہ بادشاہ بنگالہ جب بار یاب ملازمت ہو- تو تین بار مجرا بجا لائے- مگر بغرا خاں نے اس کو بھی منظور کیا- اور جب ملاقات کا وقت آیا- تو اول کیقباد خیمۂ دربار میں بڑی شان و شوکت سے وارد ہؤا- پھر اس کا ضعیف باپ بھی آہستہ آہستہ آیا- اور تخت کے سامنے پہنچتے ہی اوّل کورنش بجا لایا- چوبدار نے بھی حسب قاعدہ آواز لگائی- پھر بغرا خاں نے ذرا اور آگے بڑھ کر دوسری کورنش کی- اور جب تخت کے پاس پہنچا- تو تیسری کورنش کے لئے جھکنے ہی کو تھا- کہ کیقباد کی طبیعت اپنے باپ کے اس عجز و انکسار کو دیکھ کر بھر آئی- وہ اپنی اس نالائق حرکت سے نہایت نادم ہوکر فوراً تخت سے اتر پڑا- اور اپنے ضعیف باپ سے بغل گیر ہؤا- پھر قصور معاف کرا کر اس کو تخت پر بٹھایا- اور آپ بڑے ادب سے نیچے بیٹھا- اس

طرح اس شریر وزیر کے سب منصوبے خاک میں مل گئے - اور بادشاہ کے بعض مقربوں نے اس کو تھوڑے ہی عرصے بعد زہر دے کر مار ڈالا - پھر اس کی جگہ جلال الدین فیروز خلجی حاکم سمانہ وزیر ہوا + اس کے بعد بغرا خاں بنگالے میں ۱۲۹۲ء تک امن سے حکومت کرتا رہا + مگر کیقباد کو جلال الدین خلجی نے ۱۲۹۰ء میں قتل کر ڈالا - اس وقت سے خاندان خلجی کی سلطنت کی بنیاد پڑی - اور غلاموں کی بادشاہی کا خاتمہ ہوا +

## تیسری فصل - خاندان خلجی ۱۲۹۰ء سے ۱۳۲۰ء تک

خلجی حقیقت میں ایک ترکی قوم تھی - مگر ایک مدت سے افغانستان میں رہنے سہنے کے سبب پٹھان یا افغان کہلانے لگی تھی - اور ہند کے فتح کرنے میں ہمیشہ بادشاہان اسلام کی معین و مددگار رہی تھی + اس قوم کے جو لوگ ہند میں تھے - ان کا سردار جلال الدین سلطان کیقباد کا وزیر بن گیا تھا - پھر وہ بادشاہ کو قتل کر کے آپ تخت پر بیٹھا - اور خاندان خلجی کا بانی ہوا + اس خاندان کی سلطنت کل تیس برس رہی - مگر یہ تھوڑا ہی سا زمانہ ایک بڑے تاریخی واقعہ کے سبب بہت کچھ مشہور ہے - اور وہ یہ ہے - کہ جلال الدین خلجی اور اس کے تند مزاج و خونخوار بھتیجے علاء الدین کے عہد میں مسلمانوں نے دکن[1] پر تسلط کر کے اس کو سلطنت دہلی کے تابع کر لیا +

جلال الدین خلجی ۱۲۹۰ء

---

[1] اس وقت دکن میں ۳ تین ریاستیں بڑی تھیں - اول مہاراشٹر جس کا پایۂ تخت دیو گری تھا - یہ شہر بعد دولت آباد کے نام سے مشہور ہوا - دوم تلنگانہ جس کا

سلاطین خلجیہ کا دکن کو فتح کرنا

سلاطین خلجیہ نے جو دکن کو فتح کیا۔ اس کی کیفیت یہ ہے کہ
جلال الدین فیروز کے عہد میں اس کا بھتیجا علاء الدین جو اودھ کا
حاکم تھا۔ دکن کے شمال و مغرب کی طرف کوچ کرتا ہؤا رام دیو راجہ
مہاراشٹر کے علاقے پر حملہ آور ہؤا۔ اور راجہ سے اس کے ملک کا
ایک حصہ چھین لیا۔ اور بہت سا روپیہ بھی خراج کے طور پر لیا +
اس کے بعد جب گجرات فتح ہؤا۔ تو وہاں سے ملک کافور خواجہ سرا
جس سے بعد بڑے بڑے کارہائے نمایاں ظہور میں آئے۔ اور گجرات
کے راجہ کرن کی نہایت خوبصورت و حسین بیوی کنولا دیوی علاء الدین
کے ہاتھ آئی۔ اور جب وہ اپنے چچا کو فریب سے قتل کرکے دہلی کے
تخت پر بیٹھ گیا۔ تو اس نے اپنے عہد سلطنت میں ملک کافور کو
جو اس کے ہاں ایک عمدہ ارکان سلطنت میں سے ہو گیا تھا۔ چار
دفعہ تسخیر دکن کے لئے بھیجا + ملک کافور نے رام دیو کو جو اطاعت سے
پھر گیا تھا۔ قید کرکے دہلی بھیجدیا + یہاں بادشاہ نے اس کے ساتھ
ایسا سلوک کیا۔ کہ جب وہ یہاں سے واپس گیا۔ تو پھر ہمیشہ سلطنت
دہلی کا خیرخواہ اور وفادار باجگزار رہا۔ ملک کافور نے دوار سمدر کے
راجگان بلال کو بھی مغلوب کیا۔ اور ورنگل کے راجہ کو بھی باجگزار
بنایا۔ اور سارے دکن کو رامیشور یا راس کماری تک تہ و بالا کرکے

پایۂ تخت ورنگل تھا۔ سوم دوار سمدر + دیوگری اس علاقے کے شمال مغرب میں
واقع تھا۔ جو اب نظام حیدر آباد کے پاس ہے۔ اور اس وقت تک وہاں راجپوت
راجاؤں ہی کی عملداری تھی + ورنگل بھی اس علاقے کے شمال مشرقی حصے میں
تھا۔ یہاں کے راجا اندھر خاندان کے راجپوت تھے + دوار سمدر شمالی میسور میں
تھا۔ اور یہاں کے راجا بلال خاندان کے راجپوت تھے +

وہاں ایک مسجد تعمیر کی - تاکہ مسلمانوں کی حکومت کی یادگار رہے +

**دیول دیوی**

دکن کی ان فتوحات سے پہلے علاء الدین نے سنہ ۱۲۹۷ء میں گجرات کو خود فتح کیا - اور پھر سنہ ۱۳۰۳ء میں چتوڑ گڑھ کے مشہور و معروف قلعے کو جو مہارانائے میواڑ کا پایۂ تخت تھا - تسخیر کرکے خوب لوٹا +
یہاں کے محاربوں میں ایک ایسا دلچسپ قصہ لکھا ہے - جس کا بیان کرنا اس موقع پر مناسب معلوم ہوتا ہے - وہ یہ ہے - کہ راجہ گجرات کے ہاں اس کی رانی کنولا دیوی کے بطن سے ایک لڑکی تھی - جس کا نام دیول دیوی تھا - یہ لڑکی ایسی حسین تھی - کہ ہند میں اس کا کوئی ثانی نہ تھا - اس کی خوبصورتی کی دھاک سنکر بہت سے راجا اس پر جان دیتے تھے - اور اس کے ساتھ شادی کرنے کی آرزو میں ایک دوسرے سے لڑنے مرنے کو تیار تھے + قضا کار یہ حسین عورت اپنے ہمراہیوں سمیت بادشاہ کی فوج کے ہاتھ پڑ گئی - اور گرفتار ہو کر دہلی آئی + یہاں آکر جب وہ محل شاہی میں داخل ہوئی - تو اس نے دیکھا - کہ اس کی ماں کنولا دیوی بادشاہ کی بڑی چاہیتی بیوی بنی ہوئی ہے + تھوڑے دن بعد خضر خاں ولی عہد سلطنت دیول دیوی کے جمال پر فریفتہ ہو گیا - یہ بات اول اول تو بادشاہ کو ناگوار گزری - مگر آخرکار وہ خاموش ہو رہا - اور دیول دیوی کی شادی خضر خاں سے ہو گئی - امیر خسرو دہلوی نے اس عشق کا حال اپنی ایک بڑی دلچسپ اور مشہور مثنوی میں لکھا ہے +

**خسرو خاں**

خاندان خلجی کا اخیر بادشاہ خسرو خاں تھا - جو اصل میں نیچ ذات کا ہندو اور بادشاہ کا غلام تھا - مگر علاء الدین کے بیٹے قطب الدین مبارک خلجی نے اس کو اپنا وزیر مقرر کر لیا تھا + وزیر ہوتے ہی یہ

کمبخت اپنے آقا پر اور اس خاندان کے سارے ہوا خواہوں پر ہاتھ صاف کرکے تخت پر بیٹھ گیا - اور دیول دیوی سے نکاح کر لیا + خسرو نام کو تو مسلمان تھا - مگر مسلمانوں کو بڑا ہی تنگ کرتا تھا - اور ہندو بھی اس کی صورت تک دیکھنے کے روادار نہ تھے - کیونکہ اول تو وہ ایک رذیل حالت سے عروج پر پہنچا تھا - دوسرے ہندو سے مسلمان ہو گیا تھا - غرض کچھ بہت عرصہ نہ گزرا تھا - کہ ایک سردار نے جس کا نام غازی بیگ تغلق تھا - اس کو میدان جنگ میں شکست دیکر مار ڈالا - اور غیاث الدین تغلق شاہ اپنا لقب مقرر کرکے سنہ ۱۳۲۰ء میں تخت پر بیٹھ گیا +

## چوتھی فصل - خاندان تغلق سنہ ۱۳۲۰ء سے سنہ ۱۴۱۲ء تک

**سلطنت افغانیہ میں کن باتوں سے زوال آیا**

خاندان تغلق کے آٹھ بادشاہ دہلی کے تخت پر بیٹھے - اور ان کی حکومت تقریباً سو برس رہی - اس عہد میں رفتہ رفتہ پٹھانوں کی بڑی سلطنت کے اجزا متفرق ہو گئے - اور اس میں سے بہت سی خود سر سلطنتیں بن گئیں - جن میں سے بعض بڑی زبردست بھی تھیں + اس ابتری کے اسباب یہ تھے - اول اس خاندان کے بعض بادشاہ بڑے بے وقوف اور بزدل تھے + دوسرے بڑے بڑے مسلمان سردار اور حاکم اپنے تئیں بادشاہ دہلی سے کچھ کم نہ سمجھتے تھے - اس لئے وہ بادشاہ کے ساتھ نمک حلالی اور وفاداری نہ کرتے تھے + تیسرے امیر تیمور نے سنہ ۱۳۹۸ء میں ہند پر ایک سخت حملہ کرکے دلّی کو خوب لوٹا - اور قتل عام کیا - اور گو وہ ہند میں چند ہی روز رہا - مگر سلطنت میں اس

صدمے سے اور بھی جلد زوال آگیا +

سلاطین خاندان تغلق

خاندان تغلق میں یہ بادشاہ نہایت مشہور ہوئے ہیں۔ اوّل سلطان محمدؐ تغلق ابن غیاث الدین تغلق۔ ۱۳۲۵ء سے ۱۳۵۱ء تک۔ اس کے عہد میں دکن کا بہت سا ملک اس کی سلطنت سے علیحدہ ہو گیا۔ اور وہاں برہمنی خاندان کے بادشاہوں نے ایک خود سر حکومت قائم کر لی۔ اس کا حال آئندہ آئیگا + دوم فیروز شاہ برادر زادۂ سلطان محمدؐ تغلق۔ ۱۳۵۱ء سے ۱۳۸۸ء تک۔ اس کے عہد میں حاجی الیاس نے بنگالے میں خاندان افغانیہ کی ایک خود سر حکومت قائم کی۔ اس کا ذکر بھی آگے آئیگا + سوم فیروز شاہ کا پوتا سلطان محمود۔ ۱۳۹۲ء سے ۱۴۱۲ء تک۔ اس کے عہد میں جونپور اور گجرات اور مالوے میں مسلمانوں کی خود مختار ریاستیں قائم ہوئیں۔ مگر امیر تیمور کے حملے کے آگے ان سب واقعات کی کچھ حقیقت نہیں + یہ حملہ ہند میں سو برس بعد سلطنت مغلیہ کے قائم ہونے کا گویا ایک پیش خیمہ تھا +

امیر تیمور

تیمور چغتائی نسل کا ایک تاتاری امیر اور ترکوں اور مغلوں کا ٹڈی دل جو سارے وسطی اور مغربی ایشیا پر چھایا ہؤا تھا۔ اس کا سردار تھا۔ اور بخارا اور سمرقند اس کے صدر مقام تھے۔ امیر تیمور اگرچہ تاتاریوں کی وحشی قوم میں سے تھا۔ مگر علم و ہنر سے بالکل بے بہرہ نہ تھا۔ چنانچہ اس نے اپنے سوانح عمری آپ ہی لکھے ہیں۔ اور علم سے بہرہ ور ہونے ہی کا باعث تھا۔ کہ اور تاتاریوں کی نسبت عالموں کی قدر و منزلت اس کی نظر میں زیادہ تھی۔ چنانچہ جب وہ کسی ملک پر حملہ کرنے جاتا تھا۔ تو بہت سے علما فضلا کو بھی ساتھ لے جایا

کرتا تھا - مگر یہ ایک بڑے لطف کی بات ہے - کہ خوف و خطر کے وقت
اس کے لشکر میں عورتیں تو جیسا کہ قرین عقل ہے - فوج کے پیچھے رہا ہی
کرتی تھیں - مگر علما کا جرگہ عورتوں کے بھی پیچھے ہؤا کرتا تھا +

تیمور نے اپنے ملفوظات میں لکھا ہے - کہ محمود تغلق کے ضعف سلطنت
کے باعث اُس میں اور اُس کے امرا میں جو لڑائی جھگڑے ہو رہے تھے
اُن کی وجہ سے مجھے ہند پر یورش کرنے کا حوصلہ ہؤا + تیمور نے پہلے
قلعۂ بھٹنیر پر حملہ کیا - یہاں کے حاکم نے اس سے صلح کر لی - اور دو
کے باہم عہد و پیمان ہو گئے - مگر تیمور نے بد عہدی کر کے وہاں کے
باشندوں کو قتل کرایا - اور پھر وہاں سے دہلی کی طرف روانہ ہؤا + فصیل
شہر کے قریب محمود تغلق نے اس کا مقابلہ کیا - مگر بالکل شکست کھائی
اور گجرات کی طرف بھاگ گیا + تیمور مظفر و منصور ہو کر دلی میں داخل
ہؤا - اور رعایا کو امان دی - مگر دلی میں کہیں ایک خفیف سا فساد
برپا ہو گیا - اس پر تیمور نے قتل عام کا حکم دیا - اور آپ تو پانچ
روز تک خوب جشن کرتا رہا - اس کی فوج بیچاری رعایا کو قتل کرتی
اور لوٹتی رہی - پھر جو لوگ بچ رہے تھے - اُن میں سے ہزاروں کو
غلام کر کے اپنے ساتھ لے گئی + ان میں بہت سے نہایت شریف
افغان امرا اور ہندوؤں کی عورتیں اور بچے بھی تھے + پھر تیمور ہند
سے واپس چلا گیا - کیونکہ اس کو اپنے ملک میں فساد برپا ہونے کا
اندیشہ تھا + لکھا ہے - کہ اس کا ایک ایک سپاہی ہند سے ڈیڑھ ڈیڑھ
سو غلام لے گیا - اور سپاہیوں کے لڑکے بیس بیس غلام اپنے واسطے
الگ لے گئے - اور لوٹ کے مال و اسباب کا تو کچھ حد و حساب ہی
نہ تھا +

# پانچویں فصل - خاندان سادات و خاندان لودھی - ۱۴۱۲ء سے ۱۵۲۶ء تک

جب تیمور دہلی سے چلا گیا - تو کچھ دن بعد محمود تغلق گجرات سے واپس آیا - مگر سلطنت میں مدت تک بے انتظامی اور فتور پڑا رہا - کیونکہ ...شاہ کی کوئی نہ سنتا تھا - آخر جب محمود نے رحلت کی - تو امرائے افغانیہ ...ں سے ایک شخص دولت خاں لودھی جو نہایت زبردست امیر تھا - ...لطنت پر قابض ہو بیٹھا - مگر کچھ تھوڑے ہی عرصے بعد سیّد خضر خاں ... جس کو امیر تیمور ملتان کا حاکم مقرر کر گیا تھا - اس کو مغلوب کیا +

خضر خاں نے اوّل اوّل تو یہ کہا - کہ میں امیر تیمور کی طرف سے حکومت کرتا ہوں - مگر چند روز بعد بالکل خود مختار بن بیٹھا - اور بادشاہاں ہند کے خاندان سادات کا بانی ہوا + اس کے بعد اس کے بیٹے اور پوتے اور پڑوتے نے حکومت کی - اور یہ خاندان ...۱۴۱۲ء سے ۱۴۵۰ء تک فرمانروا رہا - مگر یہ بادشاہان ہند کہلانے کے ...ستحق نہیں ہیں - کیونکہ ان کی حکومت دہلی سے کچھ بہت دور تک ...ھی نہیں پھیلی + آخرکار بہلول لودھی نام ایک زبردست افغان نے حاکم لاہور تھا - سادات سے سلطنت چھین لینے کا قصد کیا - اور ...رچہ اوّل اوّل وہ چند بار ناکام رہا - مگر آخر اس نے خاندان سادات ...ے بے حقیقت بادشاہ کو تخت سے اُتار دیا - اور آپ سلطنت دہلی ... قابض ہو کر خاندان لودھی کا بانی ہوا + یہ خاندان سلاطین ہند کے ...انیہ خاندانوں میں اخیر تھا +

خاندان لودھی

خاندان لودھی میں بہلول لودھی اور اس کا بیٹا سکندر دونو بڑے
زبردست اور اقبال مند بادشاہ گزرے ہیں + بہلول لودھی نے بہت
عرصے تک سلطنت کی - یعنی ۱۴۵۱ء سے ۱۴۸۸ء تک حکمراں رہا
اس کے عہد کا بڑا واقعہ یہ ہے - کہ وہ ۲۶ سال تک بادشاہان جونپور
سے لڑتا رہا - اور انجام کار اس سلطنت کو فتح کر لیا + یہ بادشاہ متقی
و پرہیزگار اور تدابیر ملکی میں بڑا ہوشیار تھا - اور اہل علم سے بڑی محبت
رکھتا تھا + بہلول کے بعد سکندر نے صوبۂ بہار اور کل شمالی ہند پر
اپنا تسلط بٹھا لیا - صرف ایک بنگالہ باقی رہ گیا تھا + اس بادشاہ نے
دلی کی جگہ آگرے کو اپنا دار السلطنت بنایا - اور اس وقت سے لے کر
شاہجہاں کے زمانے تک آگرہ ہی ہند کا پایۂ تخت رہا + سکندر کے بعد
اس کا بیٹا ابراہیم لودھی بڑا بے ہمت نکلا اور ظلم و ستم بھی بہت کرنے
لگا - اس لئے پھر سلطنت میں ابتری ہو گئی - اور انجام یہ ہؤا - کہ ہند
سے افغانوں کی سلطنت جاتی رہی + اس کی کیفیت یہ ہے - کہ ابراہیم لودھی
کے بعض امرا نے جو اس سے بیزار تھے - بابر کو جو امیر تیمور کی چھٹی
پشت میں وسط ایشیا کے مغلوں اور ترکوں کا ایک بڑا مشہور چغتائی
سردار تھا - اور کابل میں حکمرانی کرتا تھا - یہ لکھا - کہ آپ ہند پر فوج کشی
کرکے اس ملک کو تسخیر کر لیجئے + چنانچہ بابر نے ۱۵۲۴ء میں کابل سے
آ کر لاہور پر تسلط کیا - اور پھر دو سال بعد ۱۵۲۶ء میں پانی پت
کے میدان پر ایک مشہور معرکے میں ابراہیم لودھی کو شکست دی
یہ پانی پت کی اوّل لڑائی کہلاتی ہے - اس سے یہ نتیجہ ہؤا - کہ ہندوستان
کی سلطنت سلاطین افغانیہ[1] کے ہاتھ سے نکل کر سلاطین مغلیہ کے قبضے

[1] محمد غوری سے ابراہیم لودھی تک دلی کے جس قدر سلاطین گزرے ہیں - ان سب کو پٹھان

بیں چلی گئی +

# چھٹی فصل - سلطنت دہلی کی ہمسر حکومتوں کا حال

دکن کی سلطنت برہمنی اور اس کی شاخیں

ہم پہلے اشارۃً ذکر کر چکے ہیں - کہ دہلی کے خاندان افغانیہ میں بعض بادشاہ ایسے بے حقیقت ہوئے ہیں - کہ ان کے عہد میں کئی جگہ مسلمانوں کی اور خود مختار سلطنتیں بھی قائم ہو گئیں + ان میں سے دکن کی سلطنت برہمنی بڑی مشہور تھی - اس کا بانی ایک افغان سردار ظفر خاں نام گزرا ہے - جو محمدؐ تغلق کے عہد میں تھا + دہلی سے جو حاکم فوج لیکر ظفر خاں سے لڑنے گئے تھے - ان سب کو اس نے مغلوب کیا - اور گلبرگہ کو اپنا تخت گاہ بنا کر سلطنت دکن کا خود سر بادشاہ بن گیا + ظفر خاں اصل میں گنگو نام ایک برہمن کا غلام تھا - گنگو اس پر بڑی مہربانی کیا کرتا تھا - اور اس نے پہلے ہی سے کہہ رکھا تھا - کہ تو بڑا صاحب نصیب ہوگا + غرض جب ظفر خاں نے عروج پکڑا - تو اپنے پرانے مہربان آقا کی یادگار میں اپنا لقب سلطان علاء الدین حسن گنگو برہمنی رکھا - اور اسی وجہ سے اس کا خاندان تاریخوں میں خاندان برہمنی کے نام سے مشہور ہے - اس خاندان کے اٹھارہ بادشاہ دکن کے تخت پر بیٹھے - اور ۱۳۴۷ء سے لیکر ڈیڑھ سو برس سے زیادہ عرصے تک یعنی ۱۵۲۶ء تک حکمراں رہے + جس سال پانی پت کی اول لڑائی کے باعث ہندوستان میں سلطنت دہلی کے خاندان افغانیہ کا خاتمہ ہؤا - اسی سال دکن میں برہمنی خاندان کا بھی چراغ گل ہو گیا - مگر اس سلطنت کا زوال اس سے پیشتر ہی شروع ہو گیا تھا - اور اس کی تباہی سے نئی نئی خود سر ریاستیں

یا افغان کہتے ہیں - حالانکہ ان میں سے اکثر افغان نہیں تھے - بلکہ نسل ترک سے تھے +

رفتہ رفتہ قائم ہوتی جاتی تھیں - آخر یہاں تک نوبت پہنچی - کہ اس کی
جگہ دکن میں پانچ بڑی بڑی خود مختار ریاستیں قائم ہو گئیں - اور
جب تک کہ دلی کے بادشاہان مغلیہ نے ان سب کو فتح نہ کر لیا - برابر
حکمرانی کرتی رہیں + ان پانچوں سلطنتوں کی کیفیت یہ ہے +

اوّل سلطنت عادل شاہیہ جس کی ۱۴۸۹ء میں عادل شاہ نے بنیاد
ڈالی تھی - اس کا پایۂ تخت بیجاپور تھا + یہاں کے بادشاہوں کی مرہٹوں
اور مغلوں سے کئی بار لڑائی ہوئی - اور آخر ۱۶۸۶ء میں اورنگ زیب
نے اس سلطنت کا نقش مٹا دیا +

دوم سلطنت نظام شاہیہ جس کا بانی ایک شخص ملک احمد نامی تھا
جو ۱۴۹۰ء میں خود مختار بن بیٹھا تھا - اس کا دار السلطنت احمد نگر تھا
چاند بی بی نے جو یہاں کے شاہی خاندان میں ایک بڑی دلاور عورت
گزری ہے - اس سلطنت کو اکبر بادشاہ کی فوج سے مدت تک بچایا - اور
جب تک اس کے دم میں دم رہا - اکبر کی فوج اس کو فتح نہ کر سکی
ملک عنبر بھی اسی سلطنت کا ایک بڑا منتظم اور بہادر سردار تھا + ۱۶۳۷ء
میں شاہجہاں نے اس کو فتح کر کے اپنی سلطنت میں ملا لیا +

سوم سلطنت قطب شاہیہ جس کا بانی ایک شخص قطب الملک نامی
گزرا ہے + اس کا آغاز ۱۵۱۲ء میں ہوا - اور گولکنڈہ اس کا تخت گاہ
قرار پایا + یہ سلطنت دکن کے مشرقی حصے میں تھی - اور ۱۶۸۷ء میں
اورنگ زیب کے ہاتھ سے تباہ ہوئی +

چہارم سلطنت عماد شاہیہ واقع ملک برار جس کا دار الحکومت ایلچپور
تھا + اس کو بادشاہ احمد نگر نے ۱۵۷۲ء میں فتح کر کے اپنی سلطنت
میں شامل کر لیا +

پنجم سلطنت برید شاہیہ جو بیدر میں تھی +

محمدؐ تغلق کے عہد میں جیسے ظفر خاں نے دکن میں سلطنت برہمنی کی بنیاد ڈالی - ویسے ہی ایک راجہ نے ۱۳۳۶ء میں ریاست بیجے نگر قائم کی + اس کو بعض اوقات سلطنت نرسنگھ بھی کہتے تھے - اور اس کا علاقہ وہ تھا - جو اب مدراس احاطہ کہلاتا ہے - انجام کار یہاں کے راجہ کو جس کا نام رام راجہ تھا - بیجاپور اور احمد نگر اور گولکنڈہ اور بیدر کے مسلمان بادشاہوں نے باہم ایکا کرکے تلی کوٹ پر جو دریائے کرشنا پر واقع ہے - ۱۵۶۵ء میں شکست دی - اور اس کے راج کو غارت کر دیا - اور لڑائی کے بعد بیچارے بوڑھے راجہ کو پکڑ کر بیدردی سے مار ڈالا - اور نیز اور بھی بہت سی بیرحمیاں کیں + اس کے بعد رام راجہ کے بھائی نے چندر گری میں جو مدراس سے شمال مغرب کی طرف ستر میل کے فاصلے پر ہے - اپنے قدم جمائے + یہ وہی راجہ ہے - جس نے ۱۶۳۹ء میں انگریزوں کو وہ زمین عطا کی - جہاں اب شہر مدراس واقع ہے +

خاندان تغلق کے زمانے میں جس طرح دکن کے اندر یہ خود مختار ریاستیں قائم ہوئیں - اسی طرح بنگالے میں بھی شمس الدین الیاس نے جو حاجی الیاس کے نام سے مشہور ہے - خود سری اختیار کر لی + اس پر فیروز تغلق بادشاہ دہلی نے ۱۳۵۳ء میں اس کے مقابلے کو فوج بھیجی - جس نے پنڈوہ کے قریب مقام ایکدالہ میں حاجی الیاس کو گھیر لیا - لیکن کچھ کامیابی نہ ہوئی - آخر بادشاہی فوج کو اُلٹا ہٹنا پڑا - اور حاجی الیاس بنگالے کا خود مختار بادشاہ بن گیا + اس کا خاندان وہاں کوئی سو برس سے زیادہ برابر حکمراں رہا - اس میں ایک دفعہ کچھ عرصے تک ہندوؤں کا بھی دور دورہ ہو گیا تھا + ہندوؤں کی حکومت کا بانی راجہ گنیش تھا -

جس کو مسلمان مؤرخوں نے کنس لکھا ہے - اس خاندان کا پایۂ تخت دیناج پ
تھا - بنگالے میں اس کے بعد حبشی غلاموں کا ایک خاندان فرماں روا رہا
پھر اس کے بعد ۱۴۸۹ء میں سیّد سلطان علاء الدین نے اپنا سکہ بٹھایا
اس نے حسین شاہ والئے جونپور کو جو بہلول لودھی بادشاہ دہلی سے شکس
کھا کر بھاگا تھا - اپنے ہاں پناہ دی - اس پر بادشاہ دہلی سے بگاڑ ہوا
اور آخر علاء الدین کو سکندر لودھی سے صلح کرنی پڑی ٭ علاء الدین کے
بعد اس کے دو بیٹوں نے سلطنت کی - ان میں سے اخیر بادشاہ یعن
محمود شاہ کو شیر شاہ نے ۱۵۳۸ء میں یہاں سے نکال دیا - مگر اس کے بع
ہمایوں نے پھر اس کو تخت پر بٹھا دیا - لیکن وہ اس کے چند ہی روز
بعد مر گیا - اور پھر شیر شاہ نے وہاں کی حکومت سنبھال لی - چنانچہ اس
خاندان ۱۵۶۴ء تک حکمراں رہا ٭ اس کے بعد سلیمان شاہ جو افغانوں کے
قبیلۂ کرارانی میں سے تھا - تخت پر بیٹھا - اور جب اکبر کا سردار منعم خا
ادھر آیا - تو سلیمان شاہ نے تو اس سے صلح کر لی - مگر اس کے بیٹ
داؤد نے فوج شاہی کا مقابلہ کیا - اور آخر کار مغلوب ہؤا ٭

جونپور - گجرات - مالوہ

خواجہ جہاں جو محمود تغلق بادشاہ دہلی کا وزیر تھا - ملک الشرق
کے خطاب سے ممتاز ہو کر حاکم جونپور مقرر ہؤا تھا - مگر وہ ۱۳۹۴ء
میں خود مختار بادشاہ بن گیا - اور جونپور کی زبردست سلطنت کا
بانی ہؤا ٭ یہاں کے بادشاہوں کا دربار تزک و شان اور علما
فضلا کی قدر دانی کے باب میں بہت مشہور تھا - آخرکار اس سلطنت
کو بہلول لودھی نے ۱۴۷۶ء میں فتح کر لیا ٭

مالوہ اور گجرات کے شاہی خاندان بھی خاندان تغلق کے اخیر سلاطین
کے ضعف و کم ہمتی کے باعث پیدا ہو گئے تھے ٭ پھر مالوے کے علاقے

گجرات کے مشہور بادشاہ بہادر شاہ نے ۱۵۳۱ء میں فتح کر لیا - مگر وہ پرتگیزوں کے ہاتھ سے مارا گیا - اور گجرات کو ۱۵۷۲ء میں اکبر نے فتح کر کے اپنی سلطنت میں شامل کر لیا +

# تیسرا باب

سلطنت اسلام کا دوسرا زمانہ - سلطنت مغلیہ کا حال

## پہلی فصل - ظہیر الدین بابر بادشاہ - ۱۵۲۶ء سے ۱۵۳۰ء تک

اوپر بیان ہو چکا ہے - کہ بابر امیر تیمور کی اولاد اور مغلوں کی قوم چغتائی میں سے تھا + اس نے بھی تیمور کی طرح اپنے سوانح عمری آپ لکھے ہیں - اس کتاب کا نام تزک بابری ہے - اور اس میں بابر نے اپنا حال صاف صاف اور صحیح صحیح بیان کیا ہے + بابر ۱۴۸۳ء میں پیدا ہوا - اور تقریباً چالیس برس کی عمر تک وسط ایشیا ہی کے لڑائی جھگڑوں میں مصروف رہا + اس عرصے میں اس نے زمانے کے بہت سے انقلاب دیکھے - اور بہت کچھ کھکیڑ اٹھائی + اس کی سرگزشت بڑی عجیب ہے - کبھی تو وہ ایسا مظفر و منصور ہوتا تھا - کہ اس کی حکومت دور دور تک پھیل جاتی تھی - اور کبھی ایسا پست اور مغلوب ہو جاتا تھا - کہ بھاگنے کو بھی رستہ نہ ملتا تھا - مگر وہ اولوالعزم اور بہادر اس بلا کا تھا - کہ خوف و ہراس کبھی اس کے پاس نہ پھٹکتا تھا - مصیبت کے زمانے میں ایوبؑ کی طرح صابر رہتا تھا - اپنے ارادوں میں بڑا مستقل تھا - اور ناکامی کی حالت میں ہمت نہ ہارتا تھا + اس کے واقعات میں لکھا ہے - کہ جب وہ فتحمند ہوتا تھا - تو یہ کہا کرتا تھا - اے خدا ! یہ فتح کچھ میری

بہادری یا لیاقت سے نہیں ہوئی - بلکہ صرف تیری مہربانی سے حاصل ہوئی ہے - چنانچہ یہی کلمات اس خدا پرست اور جوانمرد بادشاہ نے پانی پت کی مشہور لڑائی فتح کرکے اپنی زبان سے کہے - اس سے معلوم ہوتا ہے - کہ وہ اسی لائق تھا - کہ اس کو ایسی فتح حاصل ہو +

اس بڑی فتح سے بابر کا صرف دہلی اور آگرے پر تسلط ہوگیا - کیونکہ ابراہیم لودھی کی عملداری اس وقت اتنی ہی تھی - مگر شاہزادہ ہمایوں فوراً مشرق کی طرف بڑھا - اور اس نے جونپور تک سارا ملک تسخیر کر لیا - اس کے ایک برس بعد ۱۵۲۷ء میں راجپوتوں نے بڑے بہادر رانا سانگا مہارانا ‌ئے میواڑ کے ماتحت جمع ہوکر مغلوں کو ہند سے نکالنے اور پھر سلطنت ہنود قائم کرنے کا مصمم ارادہ کیا + میدنی رائے والئے چندیری اور راجگان مارواڑ وجے پور اس معرکے میں مہارانائے میواڑ کے ساتھ تھے - مگر بابر نے فتح پور سیکری کے قریب ان سب کو شکست فاش دی - اور پھر چندیری کے سنگین قلعے پر ہلّا کرکے اس کو فتح کر لیا + چندیری میں راجپوت بڑی بہادری سے لڑے - اور ایک ایک نے میدان میں لڑ کر جان دی + اس معرکے سے سلطنت مغلیہ ہند میں مستحکم ہو گئی - اور اسی سال بنگالہ اور بہار پر بھی بابر کا تسلط ہو گیا +

**بابر کی وفات**

بابر کی وفات کا حال بڑا عجیب و غریب ہے + لکھا ہے - کہ اس کا بڑا بیٹا ہمایوں سخت بیمار تھا - اور بابر نے ایک مشہور ایشیائی رسم کے موافق اس کے لئے اپنی جان تصدق کرنی چاہی چنانچہ وہ تین بار اپنے بیمار فرزند کے پلنگ کے گرد پھرا - اور صدق دل سے دعا مانگی - کہ اس کی بیماری مجھ کو لگ جائے! اس کے بعد اس کامل یقین ہو گیا - کہ میری دعا قبول ہو گئی - اور اس نے باآواز بلند

کہا۔ کہ ہمایوں کی بیماری مجھ میں آگئی۔ تعجب کی بات یہ ہے۔ کہ درحقیقت ہمایوں اس وقت سے اچھا ہوتا گیا۔ اور بابر کا حال آناً فاناً بگڑتا گیا۔ مگر اس کی صحت میں پہلے سے بھی کچھ فتور تھا + آخر یہ ہوا۔ کہ اپنے بچوں اور وزیروں کو یہ نصیحت کرتے کرتے کہ تم ہمیشہ اتفاق اور محبت سے رہنا۔ ۲۶۔ دسمبر ۱۵۳۰ء کو رحلت کر گیا۔ اس کی لاش کو کابل میں لے جاکر دفن کیا۔ اور ایک خوشنما مقبرہ بنایا گیا +

بابر کی خصلت

بابر کے نام پر ایک یہ دھبّا ہے۔ کہ وہ اپنے دشمنوں کے ساتھ بڑی بے رحمی سے پیش آتا تھا۔ مگر وہ بڑا بہادر۔ صابر اور عالی حوصلہ تھا۔ اور فن محاربہ میں اس کو خوب مہارت تھی +

تاریخوں میں اس کے کئی قصے ایسے لکھے ہیں۔ جن سے اس کی کمال ایمانداری اور معدلت گستری ثابت ہوتی ہے۔ منجملہ ان کے ایک یہ ہے۔ کہ ایک دفعہ چین کے ملک سے ایک بڑا مالدار قافلہ آتے آتے اس کے علاقے میں پہاڑوں کی برف کے اندر غارت ہو گیا + اس پر بابر نے حکم دیا۔ کہ اس کا سارا مال و اسباب جمع کیا جائے۔ اور چین میں آدمی بھیجکر اشتہار دلوایا۔ کہ جو کوئی اس مال کا والی وارث ہو۔ آکر لے جائے + دو برس بعد مال و اسباب کے وارث بابر کے دربار میں حاضر ہوئے + بابر نے بڑے تکلف کے ساتھ ان کی خاطر تواضع کی۔ اور ان کا سارا مال و اسباب ان کے حوالے کر دیا +

## خاندان تیموریہ کا شجرۂ نسب

(اس میں جو عدد خطوطِ وحدانی میں لکھے ہیں۔ وہ بادشاہانِ مغلیہ کے سلسلۂ تخت نشینی کے نمبر ہیں) +

امیر تیمور

سلطان محمد مرزا

سلطان ابو سعید مرزا

عمر شیخ مرزا

ظہیر الدین بابر جو خاندان مغلیہ کا پہلا بادشاہ ہؤا (۱)

ہمایوں (۲)

اکبر (۳)

شاہزادہ سلیم جو پیچھے جہانگیر کہلایا (۴)

شاہزادہ خرم جو پیچھے شاہجہاں کے نام سے ملقب ہؤا (۵)

اورنگ زیب یعنی عالمگیر اوّل (۶)

شاہزادہ معظم جو پیچھے بہادر شاہ یا شاہ عالم اوّل کے نام سے ملقب ہؤا (۷)

جہاندار شاہ (۸) — عالمگیر ثانی (۱۴) — عالی گوہر یعنی شاہ عالم ثانی (۱۵)

عظیم الشان — فرخ سیر (۹)

رفیع الشان — رفیع الدولہ (۱۱)، رفیع الدرجات (۱۰)

محمد اختر — روشن اختر محمد شاہ (۱۲) — احمد شاہ (۱۳)
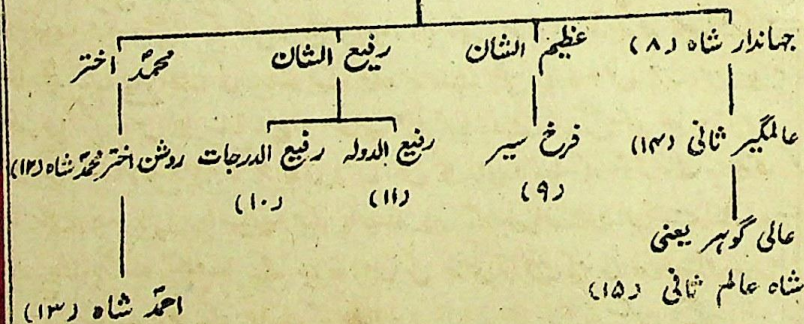
# دوسری فصل - نصیر الدین ہمایوں

## بادشاہ ۔ سنہ ۱۵۳۰ء سے سنہ ۱۵۵۶ء تک

ہمایوں

ہمایوں بادشاہ اثنائے فرماں روائی میں تخمیناً سولہ برس سلطنت سے خارج رہا - اور اس عرصے میں سور خاندان کے پٹھان ہند میں حکومت کرتے رہے + بابر کی وفات کے بعد جب ہمایوں تخت پر بیٹھا - تو اس نے اپنی نادانی یا مُروّت و عالی حوصلگی سے عمدہ عمدہ علاقے جو جری سپاہیوں کی کان تھے - اپنے بھائیوں کو دے دئے - اور اپنے باپ کا نیا فتح کیا ہوا ملک اپنے پاس رکھا + ہمایوں کو اول لڑائی بہادر شاہ والئے گجرات سے پیش آئی - اس جنگ میں اس نے خوب ہی شجاعت و جوانمردی کی داد دی - کیونکہ چمپانیر جیسے مضبوط قلعے پر جہاں بہادر شاہ کا خزانہ جمع تھا - کل تین سو سپاہیوں کے ساتھ سیڑھیاں لگا کر چڑھ گیا - اور اس کو فتح کر لیا +

فتح گجرات

ہمایوں کی شیر شاہ سے لڑائی

اس لڑائی کے بعد ہمایوں نے ارادہ کیا - کہ شیر خاں سوری کو جو چند روز سے بنگالے کا ملک دبا بیٹھا تھا - وہاں سے نکال دے - مگر یہ لڑائی ہمایوں کے حق میں بڑی زبون ہوئی - بادشاہ نے اوّل تو شہر گور دار الخلافۂ بنگالہ پر تسلط کر لیا - لیکن پیچھے شیر شاہ نے عہد و پیمان کے باب میں کچھ خط و کتابت کر کے جھٹ دھوکے سے اس کو آ دبایا + اس وقت اگر ہمایوں اپنے گھوڑے پر سوار ہو دریائے گنگ میں نہ اتر جاتا - تو دشمن کے قبضے میں آ ہی چکا تھا + پھر دریا میں وہ ڈوبتے ڈوبتے یوں بچا - کہ ایک بہشتی نے جھٹ پٹ

آن کر اس کو سنبھال لیا - اور صحیح سلامت دریا کے پار اتار دیا +
وہاں سے بھاگ کر وہ آگرے آیا - اور اس کے بھائی جو پہلے اس کے
دشمن تھے - اب مددگار اور خیر خواہ بن گئے - اور سب نے متفق ہو کر
ایک بڑی فوج تیار کی - مگر ہمایوں کو پھر قنوج کے پاس شکست فاش
ہوئی - اور اب ناچار اس کو ہند سے بھاگنا پڑا - چنانچہ بہت سی
صعوبتیں اٹھا کر وہ سندھ سے ہوتا ہوا ایران پہنچا + طہماسپ شاہ صفوی
والئے ایران اول تو اس کے ساتھ کچھ اچھی طرح پیش نہ آیا - کیونکہ
ہمایوں اور اُس کی اکثر مسلمان رعایا سُنّی تھی - اور شاہ ایران اور
اس کی رعایا شیعہ - اس لئے شاہ ایران یہ چاہتا تھا - کہ ہمایوں بھی
شیعہ مذہب اختیار کر لے - مگر انجام کار شاہ طہماسپ نے دس ہزار سوار
ہمایوں کے ساتھ کر دئے - اور اس فوج سے اس نے اپنا ملک پھر
فتح کر کے دہلی اور آگرے پر تسلط کر لیا +

**شیر خاں بانی خاندان سور**

شیر خاں قوم افغان کا ایک بڑا بہادر سپاہی تھا - اور اپنی
دانائی اور شجاعت کی بدولت رفتہ رفتہ عروج پکڑ کر بنگالے کا بادشاہ
ہو گیا تھا - مگر افسوس ہے - کہ اس نے اسی زمانے میں کئی بار
دغا بازی کر کے اپنے نام کو بٹّا لگایا + جب شیر خاں نے سنہ ۱۵۴۰ء
میں قنوج کے قریب ہمایوں پر فتح پائی - تو سارے ہندوستان
کا بادشاہ ہو گیا - اور پانچ برس بڑی دانشمندی اور خیر اندیشی سے
سلطنت کرتا رہا + حقیقت یہ ہے - کہ اگر اس کی اولاد بھی شجاعت اور
دانائی میں اسی کی مانند ہوتی - تو ہمایوں کو دلّی کا تخت پھر شاید ہی
نصیب ہوتا - مگر سلیم شاہ ابن شیر شاہ کے بعد جو شیر شاہ کا بھتیجا
محمد عادل شاہ سلیم شاہ کے صغیر سن بیٹے کو قتل کر کے تخت نشین ہوا -

وہ نالائق اور ظالم تھا۔ اس لئے اسی کے خاندان کے لوگ اس سے منحرف ہو گئے۔ چنانچہ ابراہیم سوری نے اس سے دہلی اور آگرہ چھین لیا۔ اور آپ بادشاہ بن بیٹھا + پھر چند روز بعد شیر شاہ کے دوسرے بھتیجے سکندر نے تخت پر قبضہ کر لیا + غرض یہی باعث تھا۔ کہ جب ۱۵۵۶ء میں ہمایوں فارس کی فوج لے کر ہند میں پھر آیا۔ تو اس نے اپنے وفادار سردار بیرم خاں کی مدد سے سکندر کو بھگا دیا۔ اور دہلی و آگرہ دونو پر تسلط کر لیا + اس طرح سلطنت تو ہمایوں کے ہاتھ لگ گئی۔ مگر ابھی خرخشہ نہیں مٹا۔ کیونکہ ادھر تو سکندر فوج لئے شمالی پہاڑوں کی تلیٹی میں منڈلاتا پھرتا تھا۔ اور ادھر عادل شاہ کا بہادر اور ہوشیار وزیر ہیموں بنگالے کی سرحد پر لڑنے کو مستعد کھڑا تھا + غرض سلطنت کی یہی کیفیت تھی۔ کہ ہمایوں نے چھ مہینے بعد ایک مکان سے گر کر وفات پائی +

## تیسری فصل۔ جلال الدین اکبر

## بادشاہ ۱۵۵۶ء سے ۱۶۰۵ء تک

اکبر بادشاہان مغلیہ میں سے تیسرا بادشاہ تھا۔ اس کے عہد میں سارے شمالی ہند اور نیز دکن کے ایک حصے میں سلطنت مغلیہ کا تسلط ہو گیا تھا + اکبر ۱۵۴۲ء میں سندھ کے ریگستان میں امرکوٹ کے مقام پر اس وقت پیدا ہوا تھا۔ جب اس کا باپ ہمایوں شیر شاہ کے ہاتھ سے بھاگتا پھرتا تھا۔ اور ابھی بچہ ہی سا تھا۔ ۱۵۴۳ء میں اپنے چچا مرزا کامران والئے قندھار کے ہاتھ پڑا + اس

وقت اکبر اپنی انّا جی جی انگہ اور اس کے خاوند انگہ خاں کے سپرد تھا۔ بڑا ہوکر وہ ان دونو کے ساتھ ہمیشہ بڑی محبت کرتا رہا + اکبر کی تخت نشینی سے چند سال بعد ایک امیر مسمّٰے ادہم خاں نے انگہ خاں کو محل شاہی میں خنجر سے مار ڈالا + اکبر اس وقت محل میں پڑا سوتا تھا۔ مگر شور و غل سے اس کی آنکھ کھل گئی۔ اور وہ فوراً باہر نکل آیا۔ ادہم خاں اس کے ساتھ بھی گستاخی سے پیش آنا چاہتا تھا۔ مگر اس نے بڑھکر ادہم خاں کے چہرے پر ایک ایسا مکّا لگایا۔ کہ وہ چکّر کھاکر گر پڑا۔ اور اسی وقت لوگوں نے اس کی مشکیں کس لیں۔ پھر حکم ہوا۔ کہ اس کو قلعے کے کنگرے پر سے سرنگوں گرا دیں + اکبر نے اپنے کوکہ مرزا عزیز کوکلتاش کو اعلےٰ درجے پر سرفراز فرمایا + اور خان اعظم اس کو خطاب دیا + یہ شخص اکبر اور جہانگیر کے عہد میں فوج کا ایک بڑا سپہ سالار رہا۔ مگر چونکہ بیباک بہت تھا۔ اسلئے اکبر اس سے اکثر ناراض ہو جایا کرتا تھا۔ لیکن کبھی سزا نہ دیتا تھا۔ بلکہ یوں کہکر درگزر کرتا تھا۔ کہ کیا کروں۔ میرے اور عزیز کے درمیان ایک دود کا دریا واقع ہے۔ جس سے گزرنا مجھ کو محالی ہے +

ہمایوں کی وفات کے وقت اکبر تیرہ برس اور چار مہینے کا تھا۔ اس وقت اس کو اور اس کے اتالیق بیرم خاں کو عادل شاہ اور سکندر سوری کی افواج افغانی سے مقابلہ پیش آیا +

**بیرم خاں**

بیرم خاں قوم کا ترک اور مذہب کا شیعہ تھا۔ اور تاریخ ہند میں بڑا مشہور و معروف ہے + جب ہمایوں اپنی سلطنت سے خارج ہوکر آوارۂ دشت ادبار تھا۔ اس وقت بیرم خاں نے بڑی وفاداری سے اس کا ساتھ دیا۔ اور جب وہ ہمایوں کے ساتھ ایران پہنچا۔ تو شاہ ایران نے اس کو خطاب خانی عطا کیا + اس کے رفیقوں

ہیں سے ایک شخص ابو القاسم نام حاکم گوالیار کی وفاداری اور جاں نثاری کا ایک عجیب قصہ مشہور ہے + کہتے ہیں - کہ جب بیرم خاں شیر شاہ سے بچنے کو گجرات کی طرف بھاگا جاتا تھا - اس وقت وہ رستے میں دشمنوں کے ہاتھ پڑ گیا + ابو القاسم بھی ساتھ تھا - اور وہ بڑا شکیل اور وجیہ جوان تھا - دشمن سمجھے - کہ بیرم خاں یہی ہے - مگر بیرم خاں نے جھٹ آگے بڑھ کر کہا - کہ نہیں بیرم میں ہوں + اس پر ابو القاسم بولا - کہ یہ غلط کہتا ہے - بیرم میرا ہی نام ہے - اور یہ میرا ایک خدمتگار ہے - مگر چونکہ بڑا دل چلا اور وفادار ہے - اس لئے میرے واسطے جان دینے کو تیار ہے + غرض اس حیلے سے اس نے اپنے مربی کو بچا لیا - اور آپ اس کے عوض جان دیدی - اس طرح بیرم چھوٹ کر بادشاہ گجرات کے پاس پہنچا - اور پھر وہاں سے ایران چلا گیا +

بیرم خاں فن سپاہگری میں خوب ماہر اور بڑا صاحب لیاقت تھا - اور یہ کہنا بیجا نہیں ہے - کہ ہمایوں کو ہندوستان کی سلطنت اسی جوانمرد کی بدولت پھر نصیب ہوئی + بیرم خاں نے افغانی حاکموں کی سپاہ کو اول مرتبہ ماچھی واڑہ پر بڑی زک دی - پھر ہمایوں نے اپنے مرنے سے کچھ پہلے اسے اکبر کا اتالیق مقرر کرکے دونو کو سکندر سوری کے مقابلے پر بھیجا + جب ہمایوں مر گیا - اور اکبر تخت نشیں ہوا - تو بیرم کو خان بابا کا خطاب ملا - اور بادشاہ نابالغ کی طرف سے نائب السلطنت ہوا - پھر جس وقت اول ہیموں سے اور بعد سکندر سوری سے مقابلہ آکر پڑا - اس وقت بھی بیرم خاں فوج شاہی کا سپہ سالار تھا +

ہیموں بے دھڑک دلی کی طرف بڑھا - اور اکبر کی فوج کا جو دستہ تردی بیگ کے ماتحت تھا - اس کو شکست دی + اس پر

بیرم خاں نے تردی بیگ کو اس قصور پر مروا ڈالا - کہ اس نے بے سوچے سمجھے کیوں ہیموں پر حملہ کیا + اس سیاست سے سارے عمائد چغتائی جو تردی بیگ کے ہم قوم و ہم مذہب تھے - بیرم خاں کے دشمن ہو گئے - کیونکہ وہ قوم کا ترک اور مذہب کا شیعہ تھا - اور تردی بیگ چغتائی اور سُنّی تھا + اس کے بعد بیرم فوراً کمر باندھ کر ہیموں سے لڑنے کو تیار ہو گیا - چنانچہ ۵ - نومبر ۱۵۵۶ء کو پانی پت پر بیرم کی فوج کے ہراولِ نے خان زماں کے ماتحت عادل شاہ کی فوج سے جس کا حاکم ہیموں تھا - بڑی بہادری کے ساتھ لڑ کر ہیموں کو شکست دی + اس لڑائی میں ہیموں اسیر ہو گیا - اور بیرم نے اس کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا + یہ پانی پت کی دوسری لڑائی کہلاتی ہے - اور اس سے سلطنت مغلیہ استقلال کے ساتھ ہند میں قائم ہو گئی - کیونکہ چند روز بعد سکندر سوری نے خود اکبر کی اطاعت قبول کر لی - اور اس کی جاں بخشی ہوئی +

**پانی پت کی دوسری لڑائی**

بیرم خاں کے دلیرانہ انتظام اور لیاقت نبرد آزمائی کے باعث سلطنت کا کام بہت اچھی طرح انجام پاتا رہا - مگر اس نے منصب اتالیقی کی حیثیت سے سختی اور نخوت کو کام فرمایا - اس لئے سارے امرا اس سے برگشتہ ہو گئے - اور اُنہوں نے اکبر کو جس کی عمر اس وقت اٹھارہ برس کی تھی - یہ سمجھایا - کہ آپ خود عنانِ سلطنت اپنے ہاتھ میں لیں + غرض جب بیرم نے دیکھا - کہ اب حکومت ہاتھ سے چلی - تو اس نے بغاوت کا جھنڈا کھڑا کیا - مگر زک پائی - اور بادشاہ کے پاؤں پر آ کر گر پڑا + اس پر بادشاہ بڑی مروت و مہربانی سے اس کے ساتھ پیش آیا - اس کے بعد بیرم دنیا سے کنارہ کر کے حج کے لئے مکّے

**بیرم خاں کی معزولی**

کو روانہ ہؤا۔ مگر گجرات میں ایک شخص نے اس کو مار ڈالا +

سلطنت کا انتظام و استحکام

بیرم خاں کے بعد بادشاہ کو سلطنت کا انتظام اپنے آپ کرنا پڑا۔ اور اب وہ نہایت دلیری اور دانشمندی اور لیاقت کے ساتھ اپنی سلطنت کے استحکام کی طرف متوجہ ہؤا۔ اور اپنی زندگی میں سارے ہندوستان اور کشمیر اور قندھار اور ایک حصہ دکن پر بھی قرار واقعی تسلط بٹھا لیا۔ اور نہایت دبدبے اور جلال کے ساتھ سلطنت کی +

بغاوت اور فتوحات

اوّل تو اکبر کو اپنے ہی امیروں کی بغاوت دفع کرنی پڑی۔ جن کا سرغنہ وہی خان زماں تھا۔ جس نے پانی پت کی لڑائی فتح کی تھی + جب یہ بغاوت رفع ہو گئی۔ تو اس نے چتوڑ۔ گجرات۔ بہار۔ بنگالہ۔ اوڑیسہ۔ کشمیر۔ سندھ۔ قندھار۔ احمد نگر۔ خاندیس اور ایک حصہ برار کو ایک ایک کر کے فتح کیا + اکبر ہمیشہ اس مصلحت پر کاربند رہا۔ کہ جب کوئی دشمن مغلوب ہوتا۔ تو اس کے ساتھ عنایت و مروّت سے پیش آتا۔ بلکہ کچھ سلوک بھی کرتا۔ چنانچہ جو راجا اور بادشاہ لڑائی میں مغلوب ہو جاتے تھے۔ ان کو وہ عموماً اپنے دربار کے امیروں اور فوج کے افسروں میں داخل کر لیا کرتا تھا۔ اس طرح ہند کے بہت سے راجا اور بادشاہ اور خاص کر جے پور اور جودھ پور کے راجپوت اس کے بڑے احسانمند اور جاں نثار بن گئے۔ ان سب بڑی بڑی فتوحات کا مفصل بیان حد سے زیادہ طویل ہے۔ اسلئے صرف تین واقعات خلاصے کے طور پر لکھے جاتے ہیں +

اوّل۔ راجپوتوں کے ساتھ اکبر کا سلوک +

دوم۔ اکبر کا بنگالے کو فتح کرنا +

سوم - ریاست احمدؔ نگر کی مشہور و معروف بیگم چاند بی بی سے اکبر کی لڑائیاں +

راجپوتوں کے ساتھ اکبر کا سلوک

اس وقت امبیر یعنی جے پور کا فرماں روا راجہ بہاری مل تھا - جس کو اکبر نے انجام کار مغلوب کیا - اور پھر اس کی بیٹی سے شادی کی + اس کے بعد اکبر کے بڑے بیٹے شاہزادہ سلیم (جہانگیر) کی شادی اسی خاندان کی ایک اور لڑکی سے ہوئی - غرض راجپوتوں میں اول اسی راجہ نے مغلوں سے ایسی رشتہ داری کا سلسلہ قائم کیا + راجہ بہاری مل کا بیٹا راجہ بھگوانداس اس عہد کے اہل دربار میں ایک نہایت ممتاز امیر تھا - کیونکہ اکبر نے اس کو امیر الامرا خطاب عطا کیا - اور پنجاب کا حاکم مقرر کر دیا تھا - اور اس کا بیٹا راجہ مان سنگھ جو بادشاہ کے ہاں نہایت عمدہ سپہ سالاروں میں سے تھا - منصب ہفت ہزاری پر سرفراز تھا + یہ منصب اکبر کی سلطنت میں امرا کے لئے سب سے اعلےٰ تھا - اس لئے فوج کے جس قدر مسلمان سردار تھے - وہ سب راجہ مان سنگھ کے ماتحت تھے + اس راجہ سے پنجاب اور کابل میں اچھی اچھی خدمتیں ظہور میں آئیں - اور جب وہ بنگالے کی حکومت پر مامور ہؤا - تو اس نے وہاں کا قرار واقعی انتظام اور وہاں کے افغان سرداروں کی بغاوت کا بخوبی انسداد کیا +

رانائے چتوڑ جو اب رانائے اودے پور کہلاتا ہے - اودے سنگھ پسر رانا سانگا تھا - اس سے چتوڑ پر اکبر کی بڑی سخت اور خونریز لڑائی ہوئی - جس میں اکبر فتح یاب ہؤا + اس کے بعد اودے سنگھ کے بیٹے رانا پرتاب سنگھ نے اپنی سلطنت کے ایک حصے پر سنہ ۱۵۸۰ء میں پھر قبضہ کر لیا - اور شہر اودے پور کی بنا ڈالی +

جودھ پور یا مارواڑ کا رانا مالدیو تھا - اس کی پوتی سے اکبر نے اپنے بیٹے جہانگیر ولیعہد سلطنت کی شادی کی - اور یہ ملکہ جود بائی کے نام سے مشہور ہوئی - شاہزادۂ خرّم جو پیچھے شاہجہاں کے نام سے بادشاہ دہلی ہؤا - وہ اسی کے بطن سے تھا ٭ جہانگیر کی ماں بھی راجپوت تھی - جس کی نسبت ایک مسلمان مؤرّخ نے یہ لکھا ہے - کہ ہم کو امید ہے - کہ خدا اس کو اپنے رحم سے بخشیگا - کیونکہ جہانگیر بادشاہ کی والدہ کو اگرچہ وہ ہندنی ہو - خدا دوزخ میں نہ ڈالیگا ٭ راجہ جے پور اور رانا سے جودھ پور نے تو بادشاہ کے ساتھ ناتا رشتہ کیا - مگر رانا سے اودے پور نے ایسی قرابت سے انکار کیا - بلکہ جن راجپوتوں نے ایسی رشتہ داری منظور کی تھی - ان کو مطعون کیا ٭

جب اکبر گجرات کو فتح کر چکا - تو بہار - بنگالہ اور اوڑیسے کی تسخیر کی طرف متوجہ ہؤا ٭ منعم خاں جو بیرم خاں کی جگہ خانخاناں مقرر ہؤا تھا - اور اکبر کی طرف سے جونپور کا حاکم تھا - اس نے بنگالے کے افغان حاکم سلیمان کرارانی سے جبراً اطاعت کا اقرار کرا لیا تھا - مگر سلیمان کا بیٹا داؤد خاں منحرف ہو گیا ٭ اس پر اکبر بذات خود فوج لیکر ۱۵۷۴ء میں وہاں پہنچا - اور حاجی پور اور پٹنہ فتح کر لیا ٭ پھر اس نے منعم خاں کو بہار کی حکومت پر مامور کرکے حکم دیا - کہ جب تک بنگالہ فتح نہ ہو جائے - داؤد خاں کا پیچھا نہ چھوڑے - راجہ ٹوڈر مل جو جبغۂ مال کا بڑا نامی گرامی حاکم تھا - اس پر اس مہم کا بڑا دار و مدار تھا - آخر یہ ہؤا - کہ داؤد خاں نے اوڑیسے میں مقام جلیسر کے قریب مغل ماڑی پر شکست کھا کر اکبر کی اطاعت قبول کی - اور اس پر کٹک کا علاقہ اسی کو عطا ہو گیا ٭

تھوڑے دن بعد داؤد خاں نے پھر بغاوت کا جھنڈا کھڑا کیا - اور
بنگالے کو تاخت و تاراج کرنا شروع کر دیا + منعم خاں گور کی آب و ہوا
کے ناموافق ہونے سے بیمار ہو کر مر گیا تھا - اور اس کی جگہ خان جہان
مقرر ہوا تھا - اس نے اور ٹوڈر مل نے جو اس کام میں خان جہان کا
نائب تھا - داؤد کو آک محل پر ۱۵۷۶ء میں شکست دی - اور یہاں
داؤد مارا گیا + اس کے بعد خان جہان نے داؤد کی رہی سہی جمعیت
کو ہگلی کے قریب سات گاؤں پر ایک اور شکست دی - اور اپنے
مرنے سے پہلے رفتہ رفتہ سارے بنگالے کو تسخیر کر لیا +

بنگالہ اور بہار کے بڑے جاگیردار[۱] قوم مغل جن کو صوبجات مفتوحہ
میں سرکار سے زمینیں عطا ہوئی تھیں - انہیں نے خان جہان کی وفات
کے تھوڑے عرصے بعد ایک بڑا بے ڈھب فساد برپا کیا +

جاگیرداروں کے اس فساد کی آگ ابھی بجھنے نہ پائی تھی - کہ پٹھانوں
نے اوڑیسے میں پھر سر اٹھایا - اور بنگالے کا ایک حصہ تاخت و تاراج
کر ڈالا - آخر جب راجہ مان سنگھ ان صوبوں کا حاکم مقرر ہوا - تو اس نے

[۱] جاگیردار سے وہ قابض اراضی مراد ہے - جس کو کسی بڑی خدمت کی عوض اس شرط
پر سرکار سے زمین عطا ہوئی ہو - کہ وہ بادشاہ کی خاص خاص خدمتیں انجام دے +
یہ خدمات عموماً جنگی ہوتی تھیں - مثلاً جاگیردار پر فرض ہوتا تھا - کہ ضرورت کے وقت
سپاہ کی ایک خاص تعداد سے بادشاہ کی مدد کرے - اور جب قاعدوں کی پوری تعمیل
کی جاتی تھی - تو یہ بھی ضرور ہوتا تھا - کہ جاگیر کی آمدنی میں سے جاگیردار اپنا وظیفہ
اور فوج کی تنخواہ ادا کرکے جو باقی رہے - وہ خزانۂ سرکاری میں داخل کرے +
اس وقت اس فاضل آمدنی کے خزانۂ عامرہ میں داخل کئے جانے کے قاعدے
پر زور دیا گیا تھا - اسلئے یہ فساد برپا ہوا + یہ فساد بنگالے کا فوجی فساد تھا +

حصے کو فتح کرکے ایک عرصے بعد وہاں قرار واقعی عمل بٹھایا +
ریاست احمد نگر میں ہندو اور حبشی امرا کے باہم جھگڑے قضیے
پڑ رہے تھے - اسلئے اکبر نے ۱۵۹۵ء میں اپنے دوسرے بیٹے مراد اور
میرزا خاں پسر بیرم خاں کو روانہ کیا - کہ ایسے میں احمد نگر پر تسلط
کرلیں + اس وقت یہاں کا بادشاہ بہادر نظام شاہ تو نابالغ تھا -
اور ریاست کا انتظام اس کی پھوپھی چاند بی بی کے ہاتھ میں تھا -
اس نے اول تو اپنے خسر شاہ بیجاپور سے صلح کی - اور حبشی امیروں
گانٹھا - پھر شاہزادہ مراد جو محاصرے پر زور ڈالتا جاتا تھا - اس کے
ہتھ سے احمد نگر کو ایسی دانائی اور بہادری سے بچایا - کہ سب دنگ رہ گئے -
ایک دفعہ محاصرین نے فصیل شہر میں شگاف کر لیا تھا - اور قریب تھا -
محصورین حواس باختہ ہوکر شہر کو حوالے کردیں - مگر اتنے ہی میں
سلطانہ سر سے پاؤں تک زرہ بکتر سے آراستہ ہو چہرے پر نقاب ڈال
تلوار ہاتھ میں لے اس شگاف پر آ موجود ہوئی - اور اس بہادری سے
لڑی - کہ رات ہوتے ہوتے فوج مخالف کو ہٹا دیا - پھر راتوں رات شگاف
فصیل کو بھر کر بالکل تیار کردیا + سلطانہ رات بھر وہاں سے نہ ہلی تھی -
صبح کو پھر دشمن کے مقابلے پر مستعد کھڑی تھی - مگر مراد نے محاصرے
سے ہاتھ اٹھایا - اور باہم صلح ہوگئی + اس کے بعد ۱۵۹۹ء میں اکبر
بذات خود برہان پور آیا - دولت آباد تو اس سے پہلے ہی فتح ہو چکا
تھا - اب اکبر نے اپنے تیسرے بیٹے شاہزادہ دانیال کو مع میرزا خاں
کے احمد نگر کا پھر محاصرہ کرنے کو بھیجا + چاند بی بی اس سے پہلے اپنے
نابالغ بھتیجے کے مخالفوں کے ہاتھ سے قتل ہو چکی تھی - اسلئے اب کی
دفعہ بادشاہی فوج فتحیاب ہوئی - شہر فتح ہوگیا - وہاں کے نمک حرام

لوگ بہت سے قتل ہوئے - اور بادشاہ نابالغ قید ہو گیا +

اکبر کی وفات

جب اکبر پر ضعف طاری ہونے لگا - اور ایک مہلک بیماری
کو عارض ہو گئی - تو تخت نشینی کے لیئے سلطنت میں بڑی نز
پیدا ہوئی + بعض کی تو یہ رائے تھی - کہ شاہزادہ سلیم یعنی جہ
مالک تخت و تاج ہو - اور بعض کہتے تھے - کہ نہیں بادشاہ کا پوتا خس
تخت نشین ہو + جب لوگوں میں یہ جیص بیص اور قیل و قال
رہی تھی - تو بادشاہ نے خود امرا و اراکین سلطنت کے روبرو اپنی
سے فرمایا - کہ میرے بعد تخت کا وارث شاہزادہ سلیم کے سوا اور کوئی شا
اور اس کے تھوڑے عرصے بعد جاں بحق ہوا + اکبر مرتے مرتے
اولاد اور وزرا و اراکین سلطنت کو یہ نصیحت کرتا رہا - کہ سب
اتفاق رکھیں اور بادشاہ آئندہ کے وفادار و نمک حلال رہیں +

اکبر کی خصلتیں

اکبر قوی ہیکل اور وجیہ شخص تھا - لذائذ نفسانی کی طر
سے اپنی طبیعت کو بہت روکتا تھا - ریاضت جسمانی اور شک
بہت شوق رکھتا تھا - اور اکثر ایک دن میں تیس چالیس
تک پیادہ پا چلا جاتا تھا + معاملات اور مقدمات کے انفصال
لیئے اوقات اور قاعدے باندھ رکھے تھے - اور انہی کے بموجب
کرتا تھا - زبان سنسکرت سمجھ سکتا تھا - اور ہر قسم کے علم کا قد
تھا - چنانچہ بہت سی عمدہ عمدہ علمی تصنیفات کا اس نے خود
کیا + اپنے خاندان اور دوستوں سے اس کو بڑی محبت تھی - ا
بڑا رحم دل اور کریم النفس بادشاہ تھا +

اکبر کا مذہب

اس نے مذہب اسلام کا ایک نیا فرقہ کھڑا کیا - یعنی ایک نیا
نکال کر اس کا نام دین الٰہی رکھا - اور اپنے تئیں اس کا

ٹھیرایا ۔ چونکہ اس نئے مذہب کے معتقد تخلئے میں اس کے روبرو سجدہ کرتے تھے ۔ اس لئے بہت سے پکے مسلمان اس سے ناراض تھے ۔ اور کہتے تھے ۔ کہ اس نے وہ دعوے کیا ہے ۔ جو ذات باری کے سوا کسی کو شایاں نہیں ۔ اس کی نسبت لوگوں کا یہ بھی گمان تھا ۔ کہ وہ آفتاب کی پرستش کرتا ہے ۔ یہ بات صحیح ہو یا نہ ہو ۔ مگر اس میں کلام نہیں ۔ کہ پارسیوں کے عقیدے کی طرف اس کی طبیعت کا بڑا میلان تھا ۔ اور یہ لوگ آفتاب کو خدا کا مظہر مانتے ہی ہیں ۔ اکبر کے مذہب میں ایک یہ بڑی خصوصیت تھی ۔ کہ اس کو کسی کی مذہبی رائے یا عقیدے سے کچھ پرخاش نہ تھی ۔ ہر شخص کو اختیار تھا ۔ کہ جس مذہب کا چاہے ۔ معتقد اور پیرو ہو ۔

اکبر اپنی ساری رعایا کو ایک نظر دیکھتا تھا ۔ خواہ ہندو ہو خواہ مسلمان ۔ اس کے نزدیک کچھ فرق نہ تھا ۔ اس طرح اس نے اپنی سلطنت کے دو متضاد اجزا کو باہم ترکیب دیکر ایک معجون معتدل بنا لیا تھا ۔ جو راجہ یا بادشاہ یا سپہ سالار کیا ہندو کیا مسلمان شکست کھا کر بادشاہ کی اطاعت و وفاداری منظور کرتا تھا ۔ وہ مورد عنایات و مراحم سلطانی ہو کر یا تو دربار شاہی میں جگہ پاتا یا کسی صوبے کا حاکم مقرر کر دیا جاتا تھا ۔ اکبر نے اپنے جلوس کے نویں برس جزیہ موقوف کر دیا ۔ یہ محصول جو ہندوؤں اور کافروں سے فی کس لیا جاتا تھا ۔ بعض بادشاہان افغانیہ کے عہد میں بہت سختی سے وصول کیا جاتا تھا ۔ اکبر نے اس محصول کے سوا تیرتھ یاترا کرنے والوں سے جو محصول لئے جاتے تھے ۔ وہ بھی سب معاف کر دئے ۔ اس زمانے سے لے کر اورنگ زیب کے عہد تک جزیہ

پھر نہیں لیا گیا - مگر ہاں اورنگ زیب نے اس کو دوبارہ جاری کر دیا تھا +

اکبر نے مالی انتظام میں بڑی بڑی اصلاحیں کیں - چنانچہ زر مالگذاری تحصیل کرنے کا خرچ گھٹا دیا - سرکاری حاکم و اہلکار جو رعیت سے ناجائز طور پر جبراً روپیہ لیا کرتے تھے - اس کا انسداد کیا - اور محصول سب پر برابر برابر اندازے کے ساتھ لگایا + یہ تمام اصلاحیں بادشاہ نے راجہ ٹوڈر مل کی حسن لیاقت کے ذریعے سے کیں - مگر کہتے ہیں - کہ راجہ ٹوڈر مل نے انتظام سررشتۂ مال میں جو بڑی دانائی ظاہر کی - وہ اکثر شیر شاہ کے آئین پر عمل کرنے کا ثمرہ تھا + اکبر نے اپنی سلطنت کو اٹھارہ صوبوں پر تقسیم کر کے ہر صوبے کا ایک صوبہ دار یا نائب السلطنت مقرر کیا تھا - اور ان صوبوں کی کیفیت اور سلطنت کے ہر مہینے کا حال اور ہر ایک سررشتے کی حقیقت ابو الفضل کی آئین اکبری میں مشرح و مفصل درج ہے - یہ عالی دماغ شخص اور اس کا بھائی فیضی جو بڑا عالم و شاعر تھا - اکبر کے بڑے رفیقوں اور مشیروں میں تھے + مسلمانوں میں فیضی سب سے اول شخص تھا - جس نے زبان سنسکرت سیکھ کر ہندوؤں کی کتابوں کا مطالعہ کیا + ابو الفضل بادشاہ کا وزیر اعظم بھی تھا - اور سپہ سالار بھی - ۱۶۰۲ء میں یہ نامور شخص شاہزادہ سلیم کے اشارے سے قتل ہؤا +

اکبر نے سررشتۂ فوجی میں بھی بڑی بڑی اصلاحیں کیں - جن میں سے یہ ایک نہایت عمدہ تھی - کہ سپاہ کو تنخواہ میں نقد روپیہ دیا جاتا تھا - جاگیر یا زمین نہیں ملتی تھی +

## چوتھی فصل - نور الدّین جہانگیر سنہ ۱۶۰۵ء سے سنہ ۱۶۲۷ء تک - شہاب الدّین شاہجہاں - سنہ ۱۶۵۸ء تک - محی الدّین اورنگ زیب عالمگیر سنہ ۱۷۰۷ء تک -

اکبر کا بیٹا اور پوتا اور پڑپوتا جو اس کے پیچھے ایک دوسرے کے بعد ہندوستان کے شاہنشاہ ہوئے - ایسے دولتمند اور زبردست بادشاہ گزرے ہیں - کہ دنیا میں ان سے بڑھ کر کوئی نہیں ہوا + ان میں سے اخیر یعنی اورنگ زیب ہرچند اپنی عادت و خصلت میں تو اکبر کے برابر نہ تھا - مگر عام لیاقت اور دلیری اور چالاکی میں اس کا ہمپایہ تھا - اور اکبر کی نسبت اس کے قبضۂ تصرف میں زیادہ ملک تھا +

دکن کا رفتہ رفتہ فتح ہونا

ان تینوں بادشاہوں نے عرصۂ دراز تک سلطنت کی - اور ان کے اقبال کا ستارہ بڑے عروج پر رہا - چنانچہ اُنھوں نے دکن کی اسلامی[1] ریاستوں کو رفتہ رفتہ اپنے قبضے میں کر لیا - یہاں تک کہ اورنگ زیب کے عہد میں یہ سب ریاستیں فتح ہو گئیں - اور پھر مرہٹوں سے پہلی مٹ بھیڑ ہوئی - جنھوں نے انجام میں سلطنت مغلیہ کو بالکل پست کر دیا + دکن کے ان سب معرکوں کے مفصّل حالات کی اس کتاب میں گنجائش نہیں - مگر اس قدر ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے - کہ جہانگیر کے عہد میں سلطنت احمدنگر کو ملک عنبر نامی ایک مشہور حبشی امیر نے جو چاند بی بی کے جانشیں کی طرف سے سلطنت کا

[1] ان ریاستوں کا حال دوسرے باب کی چھٹی فصل میں بیان کیا گیا ہے +

انتظام کرتا تھا - خوب سنبھالے رکھا اور بگڑنے نہ دیا - لیکن آخر کار شاہجہان کے اوائل عہد یعنی ۱۶۳۷ء میں احمد نگر بالکل فتح ہو گیا - اور اورنگ زیب نے اول بیجاپور کو اور پھر گولکنڈے کو برسوں تک بہت سی سخت اور بڑی بڑی لڑائیاں لڑکر فتح کر لیا +

نور جہاں

جہانگیر کے عہد کا ایک نہایت مشہور واقعہ یہ ہے - کہ اس نے ۱۶۱۱ء میں شیر افگن خاں کی بیوہ مہر النسا خانم سے شادی کی + اس وقت سے اس بیگم کا نام نور محل قرار پایا - اور پھر نور محل سے نور جہاں ہو گئی - چنانچہ آج تک اسی نام سے مشہور ہے + یہ بیگم ایران کے ایک بڑے شریف و امیر خاندان کی بیٹی تھی - ایک زمانے میں اس کا دادا خواجہ محمد شریف شاہ طہماسپ صفوی کا وزیر تھا - اور جب ہمایوں ایران گیا ہے - تو اس کی ضیافت و مہمان داری کا اہتمام اسی کے سپرد ہؤا تھا + اس کے انتقال کے بعد اس کے بیٹے مرزا غیاث کا ستارہ کچھ ایسا نحوست میں آیا - کہ روٹیوں کو محتاج ہو گیا - آخر تنگ ہو کر وطن کو ترک کر کے تلاش معاش کے لئے ہند کی طرف روانہ ہؤا + اثنائے راہ میں قندھار کے قریب اس کے ہاں یہ لڑکی پیدا ہوئی - اس پر دو تین دن کا فاقہ تھا - ایسی مصیبت و بے سامانی کی حالت میں اس کی پرورش ماں باپ کو دوبھر معلوم ہوئی - اور ناچار کلیجے پر پتھر رکھ کر اس لخت جگر کو رستے میں ڈال آگے بڑھے + اس وقت تو اس کا پیدا ہونا ان کو منحوس معلوم ہؤا - مگر یہ خبر نہ تھی - کہ ایک دن یہ اقبال مند ایک مشہور و معروف ملکۂ ہند بنیگی - اور وہ اس کی بدولت عمر بھر عیش کرینگے - جب نور جہاں کے ماں باپ اسکو اس طرح جنگل میں چھوڑ کر آگے چلے - تو پیچھے ایک قافلہ اس جگہ پہنچا - اور اس معصوم ننھی سی جان کو یوں جنگل میں پڑا دیکھکر

ایک سوداگر کو اس پر ترس آیا + اس نے اس کو اپنی بیٹی کی طرح پالنا چاہا۔ اور اس کی ماں ہی کا کچھ پہینا کرکے اس کی پرورش کے لئے مقرر کر دیا۔ غرض اس طرح نور جہاں اور اس کے ماں باپ ہند میں پہنچے۔اور اس سوداگر کے ذریعے سے مرزا غیاث کی رسائی اکبر کے دربار تک ہو گئی + اس کے بعد تھوڑے ہی عرصے میں نور جہاں کے باپ اور بھائی نے دربار شاہی میں بہت کچھ رسوخ حاصل کر لیا۔اور اس کی ماں بے تکلف محل شاہی میں آنے جانے لگی + وہاں شاہزادہ سلیم جو پیچھے جہانگیر کے لقب سے بادشاہ ہؤا۔ نور جہاں کے حسن و جمال کو دیکھ کر اس پر فریفتہ ہو گیا + اکبر کو یہ بات ناگوار گزری ۔اور اس نے مرزا غیاث کو سمجھا کر نور جہاں کی شادی ایک ایرانی نوجوان شیر افگن نام کے ساتھ کرا دی ۔ اور اسے شاہزادے کی نظر سے دور رکھنے کے لئے شیر افگن کو بردوان کا حاکم مقرر کر دیا +

جب جہانگیر بادشاہ ہؤا۔ تو اس نے قطب الدین صوبۂ بنگالہ کو لکھا۔ کہ وہ شیر افگن کو سمجھا کر نور جہاں کو طلاق دلوا دے ۔ مگر شیر افگن نے یہ بات منظور نہ کی ۔اور آخر قطب الدین اور شیر افگن خاں میں لڑائی کی نوبت پہنچی ۔اور اس میں دونو مقتول ہوئے + اس کے بعد نور جہاں دلّی بلائی گئی ۔اور یہاں پہنچ کر محل شاہی میں داخل ہوئی ۔لیکن بادشاہ کو اپنے خاوند کا قاتل جان کر عرصے تک اس کی صورت سے بیزار رہی ۔ مگر کچھ مدت بعد جہانگیر نے اس کو پرچا لیا۔اور اب وہ بادشاہ کے نکاح میں آکر ملکۂ ہند بنی + اس کا نام بادشاہ کے نام کے ساتھ سکّے میں داخل ہؤا ۔اس کے اختیار و اقتدار کی کچھ حد نہ رہی + اس کا باپ وزیر اعظم مقرر ہؤا ۔اور اس کا بھائی آصف خاں بھی ایک

منصب اعلےٰ پر سرفراز ہؤا - مگر ان دونو نے اپنے اختیارات سے کچھ نقصان نہ پہنچایا - بلکہ ان کو بہت اچھی طرح برتا - اور جہانگیر اگرچہ مے خوری اور عیش و عشرت میں غرق رہتا تھا - مگر ان دونو کی خیر اندیشی اور دانشمندی نے امور سلطنت میں کچھ خلل نہ پڑنے دیا ⁂

سر طامس رو

۱۶۱۵ء میں سر طامس رو جیمس اوّل شاہ انگلستان کی طرف سے سفیر ہو کر بڑی شان و شوکت کے ساتھ جہانگیر کے دربار میں آیا ⁂ بادشاہ نے اس کی بڑی خاطر و تواضع کی - اور درباروں میں اس کو سب سے ممتاز جگہ عنایت کی ⁂ اس سفیر کی سعی سے انگریزوں کی تجارت ہند میں چمک گئی - اور اس وقت سے اہل یورپ کی بستیاں ہند میں آناً فاناً رونق پکڑتی گئیں - آئندہ ذکر کیا جائیگا - کہ اہل پرتگال یہاں پہلے ہی سے جم گئے تھے ⁂

شاہزادہ خرم اور مہابت خاں کی سرکشیاں

جہانگیر کا سب سے چھوٹا بیٹا شہریار تھا - اُس سے نور جہاں کی بیٹی جو شیر افگن سے تھی - بیاہی گئی تھی - اس لئے نور جہاں یہ چاہتی تھی - کہ جہانگیر کے بعد شہریار تخت نشین ہو - چنانچہ اس مطلب کے حاصل کرنے کے لئے اس نے چپکے چپکے توڑ جوڑ کرنے شروع کئے ⁂ اس پر شاہزادۂ خرم یعنی شاہجہاں جو شہریار سے بڑا تھا - اور کئی موقعوں پر لڑائیوں میں بڑا نام پا چکا تھا - اس نے برہم ہو کر سرکشی اختیار کی - اور اپنی قوت و جوانمردی سے بنگالے پر قبضہ کرکے اس میں دو برس تک حکمراں رہا - مگر اس کے بعد اس نے بادشاہ کی اطاعت قبول کر لی ⁂

مہابت خاں جو ایک بڑا مشہور و معروف سردار تھا - کابل کی حکومت پر متعین تھا - مگر نور جہاں نے اس کو وہاں سے اس امید

پر دلی بلا لیا تھا - کہ شاہجہاں کے خلاف جو منصوبے وہ باندھ رہی تھی - ان میں اس کی مدد کرے + اوّل اوّل تو مہابت خاں نور جہاں کا مددگار رہا - اور دکن میں جو معرکے اس لئے گئے - ان کے باعث وہ سلطنت میں اس قدر معزز و ممتاز ہو گیا - کہ اگر کوئی سردار رتبے میں اس سے بڑا تھا - تو نور جہاں کا بھائی آصف خاں تھا - مگر بعد میں مہابت خاں شاہزادہ پرویز کا خیرخواہ اور طرفدار ہو گیا - اور چونکہ نور جہاں کو پرویز سے بھی اسی قدر عداوت تھی - جس قدر کہ شاہجہاں سے تھی - اس لئے نور جہاں کی مہابت خاں سے سخت دشمنی ہو گئی +

اس وقت جب کہ بادشاہ اپنی سپاہ لئے کابل کی طرف جا رہا تھا - مہابت خاں کے نام حکم جاری ہوا - کہ حضور میں حاضر ہو - مہابت خاں نے اس حکم کی تعمیل تو کی - مگر تنہا نہ آیا - پانچ ہزار راجپوت سوار جاں نثار اپنے ساتھ لایا + جب بادشاہ کے لشکر میں آیا - تو اس کے نام یہ حکم پہنچا - کہ وہ باریاب ملازمت شاہی نہیں ہو سکتا - پس اس کو یقین ہو گیا - کہ دشمنوں نے میری تخریب و توہین پر کمر باندھ لی ہے - اس لئے ان کے منصوبوں کو رد کرنے کے لئے اس نے ایک ایسی بیجا حرکت کی - جس کی کوئی نظیر موجود نہیں - یعنی بادشاہ کا لشکر جو دریائے جہلم سے اتر رہا تھا - جب سب عبور کر چکا - اور بادشاہ تنہا اترنے کو ہوا - اس وقت مہابت خاں نے کچھ جوانوں کو بھیجکر پُل کا ناکا روک لیا - اور باقی فوج سے بادشاہ کو اپنے قبضے میں کر لیا + اب تو نور جہاں بڑی تلملائی - اور بادشاہ کے چھڑانے کے لئے بڑے ہاتھ پیر مارے - مگر جب کوئی تدبیر پیش نہ گئی - تو آپ بھی بادشاہ کے پاس چلی آئی - مہابت خاں اس کو قتل کرنا چاہتا تھا - مگر اس کی زندگی تھی - اسلئے اس کو کچھ

گزند نہ پہنچا + غرض اب مہابت خاں کا کوئی مزاحم نہ رہا - اور ایک سال تک برابر اس کا غلبہ و اقتدار قائم رہا - آخر نور جہاں ایک ایسی چال چلی - کہ بادشاہ کو مہابت خاں کے قبضے سے صاف نکال لیا - اور مہابت خاں کو بھاگتے ہی بنی - چنانچہ وہ دکن کی طرف بھاگ گیا - اور وہاں شاہجہاں سے جا ملا +

اس کے کچھ مدت بعد جب شاہجہاں اپنے باپ کی جگہ تخت پر بیٹھا - تو اس نے نور جہاں کو امور سلطنت سے بالکل علیحدہ کر دیا - مگر اپنی عالی حوصلگی سے اس کے لئے بڑی جاگیر مقرر فرمائی - شاہ جہاں نے نور جہاں کے ساتھ تو ایسی فراخ حوصلگی کو کام فرمایا - مگر اپنے بھائی شہریار کو اور بابر کی اولاد میں جس قدر مرد تھے - ان سب کو مروا ڈالا - اور یہ اس کے نام پر ایک بڑا دھبا رہا +

شاہجہاں کا عہد سلطنت

شاہجہاں کے عہد سلطنت کا پہلا بڑا واقعہ خان جہاں لودھی صوبہ دار دکن کی سرکشی ہے + ابتدا میں وہ یہ چاہتا تھا - کہ خود مختار بن جائے - مگر پھر تھوڑے دنوں بعد بادشاہ کا مطیع ہوگیا - اور دکن سے مالوے کو منتقل کیا گیا + اس کے بعد خان جہاں کو یہ شبہ ہؤا - کہ بادشاہ کو مجھ پر اعتماد نہیں ہے - اس وجہ سے اس نے خاص آگرے میں علانیہ بغاوت کا جھنڈا کھڑا کیا + اس وقت چنبل ندی کے کنارے فوج شاہی سے اس کا مقابلہ ہؤا - اور اس نے شکست کھائی + یہاں اس کا بیٹا اور بہت سے ہمراہی مارے گئے - مگر اس نے اپنا گھوڑا ندی میں ڈال دیا - اور اس سے عبور کر کے صاف نکل گیا + پھر یہاں سے وہ احمد نگر پہنچا اور بادشاہ احمد نگر سے رابطۂ اتحاد قائم کر کے دکن میں ہنگامۂ جنگ و جدال گرم کیا +

مگر آخرکار بندیلکھنڈ میں کالنجر کے قریب شکست کھا کر مارا گیا +

دکن کی مہمات

اس کے بعد شاہ احمد نگر اور شاہ بیجاپور سے بادشاہ کی لڑائیاں رہیں - اور وہ ایک عرصے تک دکن ہی کی مہموں میں مصروف رہا - اول تو خود بادشاہ اور اس کے سردار ان لڑائیوں میں سرگرم رہے - پھر بادشاہ کے بیٹے اور خاص کر اورنگ زیب جو تیسرا بیٹا تھا - بر سر کارزار رہا +

شاہجہان کی عمارات اور شان و شوکت

شاہجہاں کا نام خاص کر اس لئے صفحۂ روزگار پر یادگار رہیگا - کہ اس نے بڑے بڑے عالیشان مکان بنوائے - اور فائدۂ عام کے لئے بہت سی عمارتیں تعمیر کرائیں - اور اس کا دربار ایک عجیب شان و شوکت کا تھا - اس نے ساڑھے چھ کروڑ روپے لگا کر ایک تخت طاؤس بنوایا تھا - جس پر بہت بیش قیمت جواہرات نصب تھے - آگرے کا روضۂ تاج گنج یعنی اس کی بیگم ممتاز محل کا مقبرہ جو سارا سفید سنگ مرمر کا بنا ہوا رنگ برنگ کے بیش قیمت پتھروں کے بیل بوٹوں سے مزین ہے - یہ بھی اسی نے بنوایا تھا - اس عمارت سے بڑھ کر دنیا میں کوئی عمارت شاندار نہیں ہے - تخت طاؤس کے علاوہ شاہجہاں خزانے میں چوبیس کروڑ روپے اور بہت سا مال و اسباب چھوڑ کر مرا +

شاہجہان کی سلطنت

بہر حال شاہجہاں نیک اور عادل بادشاہ تھا - اور انتظام سلطنت میں کبھی غفلت نہ کرتا تھا - اس وجہ سے اور نیز بڑے بڑے عقلمند اور تجربہ کار اہلکار مقرر کرنے سے اس کی سلطنت میں ہمیشہ امن و امان اور ملک میں بہبودی اور رونق رہی +

**اورنگ زیب**

شاہجہاں کے چار بیٹے تھے - ایک تو اورنگ زیب جو اس کے بعد تخت پر بیٹھا - اور تین اَور - یعنی دارا شکوہ اور شجاع جو اورنگ زیب سے بڑے تھے - اور مراد جو سب سے چھوٹا تھا +

ایک دفعہ کا ذکر ہے - کہ شاہجہاں بیمار ہؤا - اور دارا شکوہ جو بادشاہ کے پاس آگرے میں موجود تھا - اس نے اس حال کے چھپانے میں بہت کچھ سعی کی - مگر یہ خبر سب بھائیوں کو پہنچ گئی - اور فوراً ہر ایک نے تخت پر ہاتھ مارنے کے لئے کمر باندھی - مگر آخرکار ۱۶۵۸ء میں اورنگ زیب نے نہایت دھوکے بازی اور بیرحمی سے اپنے تینوں بھائیوں اور اُن کی اولاد کو ایک ایک کرکے شکست دیکر مار ڈالا یا بھگا دیا - اور آپ تخت پر بیٹھ گیا - اور اپنے بوڑھے باپ کو اس کے مرتے دم یعنی ۱۶۶۶ء تک قید رکھا +

**میر جملہ**

میر جملہ ایک بڑا سپہ سالار تھا - اور اورنگ زیب کو بھائیوں پر فتح یابی اسی کی حسن سعی سے نصیب ہوئی تھی - اس کے صلے میں اورنگ زیب نے اس کو مرزا شجاع کی جگہ جس کو میر جملہ نے اراکان کی طرف بھگا دیا تھا - بنگالہ کا حاکم مقرر کر دیا - آخر شجاع اور اس کا گھرانا سب تباہ ہوکر اراکان میں ہلاک ہو گئے - اور میر جملہ نے بھی ایک بڑی مہم کے بعد جس میں اس نے کوچ بہار اور آسام کو پایمال کیا تھا - ڈھاکے میں وفات پائی +

**اورنگ زیب کے معاملات**

اورنگ زیب یا تو سیوا جی مرہٹے سے لڑتا رہا - یا بیجاپور اور گولکنڈے کی سلطنتوں کی تسخیر کرنے میں مصروف رہا - غرض اس طرح وہ ساری عمر دکن ہی میں لڑتا بھڑتا پھرا + راجپوتوں نے بھی بعض اوقات بڑی بے ڈھب سرکشی کی - کیونکہ اورنگ زیب ان پر اور نیز اپنی ساری ہندو رعایا پر مذہبی تعصب سے بڑی سختی

تا تھا +

راجپوتوں کی سرکشی کے زمانے میں ایک بار ایسا ہوا۔ کہ اورنگ زیب کا بیٹا شاہزادہ اکبر بھی اس سے منحرف ہو کر دشمنوں سے جا ملا۔ اور اس نے تخت پر قبضہ کرنا چاہا + اورنگ زیب اگرچہ بہت ضعیف تھا۔ مگر پھر بھی غالب آیا۔ اور تمام سرکشی فرو ہو گئی + شاہزادہ اکبر آخرکار ایران کو چلا گیا۔ اور وہیں اس نے وفات پائی +

اس وقت انگریزوں اور فرانسیسوں کی بستیاں ہند میں جلدی جلدی رونق پکڑتی جاتی تھیں۔ اس کا ذکر باب پنجم کی پہلی فصل میں مفصل کیا جائیگا +

اورنگ زیب کے زمانے میں سلطنت مغلیہ کی وسعت اور شان و شوکت غایت درجے پر پہنچ گئی تھی۔ مگر اورنگ زیب کی وفات کے قریب اس میں زوال آنے لگا تھا + چونکہ اورنگ زیب ان امور میں جو سلطنت سے واسطہ نہیں رکھتے۔ بڑا پاک صاف اور متقی و پرہیزگار اور بڑا پکا مسلمان تھا۔ اس لئے مسلمانوں کی تاریخوں میں اس کو بادشاہان مغلیہ میں سب سے عمدہ لکھا ہے۔ یہاں تک کہ اکبر پر بھی اس کو ترجیح دی ہے۔ مگر اصل یہ ہے۔ کہ اورنگ زیب عام لیاقت اور ہمت و چالاکی میں اکبر کے برابر اور دادگستری اور جفاکشی میں بھی اس کی مانند تھا۔ لیکن اور سب خصلتوں میں

اکبر اور اورنگ زیب کی خصلتوں کا مقابلہ

ل اورنگ زیب نے اپنے مذہبی تعصب سے جو جو سختیاں ہندوؤں پر کیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی تھی۔ کہ جزیہ جس کو اکبر نے موقوف کر دیا تھا پھر لگایا + یہ محصول مسلمانوں کے سوا سب پر لگایا جاتا۔ اور فی کس وصول کیا جاتا تھا۔ اور بعض پٹھان بادشاہوں نے اس ذریعے سے بڑے بڑے ظلم کئے تھے۔ غرض یہ محصول ہندوؤں کو سخت ناگوار تھا +

بالکل اکبر کے خلاف تھا۔ مصلحت ملکی کے اعتبار سے دونو بڑے کا
تھے - مگر اورنگ زیب حکمت یا فریب سے اپنا مطلب نکالتا اور ہمیشہ
ٹیڑھی تدبیروں کو پسند کرتا تھا ۔ اکبر بڑا عالی حوصلہ اور فراخ دل
صلح کل تھا - سب کے ساتھ فیاضی برتتا - اور مغلوب دشمن پر خصو
رحم کیا کرتا تھا - مگر اورنگ زیب بڑا متعصب تھا - غیر مذہب کے لو
کو اذیت پہنچاتا - سب کی طرف سے بدظن رہتا - مغلوبوں پر سختی کر
اور بری طرح بھی کچھ ہاتھ لگتا - تو کبھی نہ چوکتا تھا ۔ چونکہ اس
کسی کا اعتبار نہ تھا - اس لئے نہ اس کے دل کو کبھی چین آرام ملا
نہ کسی مہم میں بالکل کامیابی ہوئی - اور آخر اس کی سلطنت کی جڑ کھ
ہو گئی ۔ شاہزادہ معظم جو وارث تخت و تاج تھا - وہ بھی اس کی بد
سے نہ بچا - چنانچہ اورنگ زیب نے ایک بار ناحق اس سے بدظن ہو
چھ برس تک قید رکھا ۔ اکبر اور اورنگ زیب کی خصلتوں کا فر
اس امر پر غور کرنے سے خوب معلوم ہوگا - کہ انہوں نے ہندؤں
اور خصوصاً راجپوتوں سے کس طرح سلوک کیا ۔ اس تاریخ کے پڑھ
سے معلوم ہو گیا ہوگا - کہ اکبر کا برتاؤ راجپوتوں کے ساتھ ایسا تھا - کہ
یا تو پہلے سلطنت دہلی کے دشمن تھے - یا اکبر کے عہد میں نہایت و
اور جاں نثار مددگار بن گئے - مگر اورنگ زیب ان سے اس طرح پ
آیا - کہ وہ اس سے بالکل متنفر ہو گئے ۔ اورنگ زیب نے آخر یہ حکم
کہ کسی ہندو کو بادشاہی نوکری نہ ملے - انتظام سلطنت میں سخت
ڈال دی - پھر اس نے ایک اور سخت حکم جاری کیا - کہ نہ ص
ہندوستان کے ہندؤں سے بلکہ سارے دکن کے ہندؤں سے بھی
لیا جائے - ان سب باتوں کا ثمرہ یہ ہؤا - کہ اکثر ہندو رعایا دل

مرہٹوں کا دم بھرنے لگی - اور یہی سلطنت مغلیہ کے آناً فاناً زوال پذیر ہونے کا ایک بڑا سبب ہؤا +

## پانچویں فصل - سلطنت مغلیہ کا تنزّل اور بربادی

اورنگ زیب کی آنکھیں بند ہوتے ہی دستور کے موافق اس کے بیٹوں میں تخت کے لئے جھگڑے اور لڑائیاں برپا ہوئیں - انجام یہ ہؤا - کہ محمدؐ معظم نے جو اورنگ زیب کا دوسرا بیٹا اور اپنے بڑے بھائی کی بغاوت اور اسیری کے بعد ولیعہد مقرر ہؤا تھا - اس نے اپنے دونو بھائیوں کو مار ڈالا - اور بہادر شاہ کے لقب سے تخت نشین ہوکر چھ سال تک سلطنت کی + اسے شاہ عالم اوّل بھی کہتے ہیں + اس کو دلّی کا تخت ایک بڑے زبردست سردار ذوالفقار خاں کی بدولت ہاتھ لگا تھا - اور اسی سردار کے طفیل سے بہادر شاہ کے بعد اس کا بڑا بیٹا معز الدّین جہاندار شاہ تخت پر بیٹھا + ذوالفقار خاں اس بادشاہ کا وزیر تھا - بلکہ حق تو یہ ہے - کہ جہاندار شاہ کو بھی وہ اختیار نہ تھا - جو ذوالفقار خاں کو حاصل تھا + ان دونو نے بہادر شاہ کے اَور بیٹوں اور رشتہ داروں کو جہاں تک ہو سکا - ڈھونڈ ڈھونڈ کر قتل کیا - مگر ہاں بہادر شاہ کا ایک پوتا فرّخ سیر جو اپنے باپ کی جگہ بنگلے کا حاکم ہوگیا تھا - جہاندار شاہ کے ہاتھ نہ آیا - غرض جہاندار شاہ کو تخت پر بیٹھے پورا برس بھی نہ ہؤا تھا - کہ فرّخ سیر نے جو شاہزادۂ عظیم الشان ابن بہادر شاہ کا بیٹا تھا - دو زبردست امیروں کو گانٹھ کر بہت سی جمعیت بہم پہنچائی - اور جہاندار شاہ کو آگرے کے قریب شکست دیکر اس کو اور ذوالفقار خاں کو قتل کیا + یہ دونو امیر جن کی مدد سے فرّخ سیر تخت پر بیٹھا سید حسین علی

حاکم بہار اور اس کا بھائی سید عبد اللہ حاکم الہ آباد تھے + کئی برس تک سلطنت کا سارا دار و مدار ان ہی پر رہا- کوئی چھ برس تک تو فرخ سیر برابر ان کے کہنے پر چلتا رہا- اس کے بعد اس نے ان کے اختیارات کو گھٹانا چاہا + یہ دیکھ کر سیدوں نے اسے مروا ڈالا + اور پھر انہوں نے تین بادشاہ ایک دوسرے کے بعد تخت پر بٹھائے- مگر ان کی سلطنت بہت تھوڑے دن رہی + ان میں اوّل رفیع الدّرجات تھا- اور دوسرا رفیع الدّولہ- یہ دونو رفیع الشان ابن بہادر شاہ کے بیٹے تھے- اور انہوں نے کل دو دو تین تین مہینے سلطنت کی + تیسرا بادشاہ جس کو سیدوں نے تخت پر بٹھایا- محمدؐ اختر ابن بہادر شاہ کا بیٹا روشن اختر تھا جو محمدؐ شاہ کے لقب سے تخت نشیں ہؤا + اس کی تخت نشینی کے تھوڑی مدت بعد سیدوں کو اور امیروں نے ایکا کر کے غارت کر دیا- اوّل حسین علی جب بادشاہ کو ساتھ لے کر نظام الملک سے لڑنے دکن کو روانہ ہؤا- تو رستے میں مارا گیا- پھر عبد اللہ نے دہلی اور آگرے کے درمیان شاہ پور کی لڑائی میں شکست کھائی جس سے اس کا سارا زور بل ٹوٹ گیا + ان دونو سیدوں کو جو مذہب کے شیعہ تھے- ہندوستان کا بادشاہ گر کہتے ہیں +

سلطنت مغلیہ کے زوال سے بڑی ریاستوں کا قائم ہونا

سلطنت مغلیہ کا جو مختصر حال اوپر بیان ہؤا- اس سے واضح ہے- کہ اورنگ زیب کے بعد جو چھ بادشاہ دلّی کے تخت پر بیٹھے- وہ کسی نہ کسی بڑے امیر کے وسیلے سے بادشاہ ہوئے- چنانچہ اوّل دو بادشاہ تو ذو الفقار خاں کے وسیلے سے اور باقی چار سیدوں کے ذریعے سے تخت نشین ہوئے + پس یہ سردار بادشاہوں کی نسبت بہت زیادہ تر اختیار رکھتے

کے ساتھ جو بدسلوکی ہوئی تھی - اس کا وہ انتقام لینا چاہتے تھے - چنانچہ آخر جب صلح ہو گئی - تو عہد نامے کی سب سے بڑی شرط یہی ٹھیری - کہ جسونت سنگھ کا بڑا بیٹا اجیت سنگھ سن بلوغ کو پہنچ کر مارواڑ کی گدّی پر بٹھایا جاوے + یہ راجہ بڑا دانشمند اور زبردست حاکم ہؤا - اور فرخ سیر نے اس کی بیٹی سے شادی کرکے اس سے صلح کر لینی غنیمت جانی - پھر محمّد شاہ کے عہد میں دربار شاہی نے اجیت سنگھ کو خود مختار راجہ تسلیم کیا - پس اس وقت سے راجپوت سلطنت مغلیہ سے الگ ہو گئے +

نظام الملک آصف جاہ

نظام الملک آصف جاہ فرخ سیر کے زمانے میں دکن کا صوبہ دار مقرر ہؤا - اور جب امرائے سلطنت نے سیدوں کی مخالفت پر ایکا کرکے ۱۷۲۰ء میں شاہ پور کے میدان میں ان کی فوج کو شکست فاش دی - اور اُن کے اقتدار کو خاک میں ملایا - اس وقت نظام الملک ہی ان سب اُمرا کا سرگروہ تھا - پھر وہ محمدؐ شاہ کا وزیر ہو گیا - مگر آخر پھر صوبہ داریٔ دکن پر واپس چلا گیا - اور اس وقت سے یہ صوبہ خود سر ہو گیا + نظام حیدر آباد اسی کی اولاد میں ہے +

سعادت علی خاں

سیّدوں کی مخالفت میں نظام الملک کا بڑا رفیق سعادتؔ علی خاں تھا - یہ اصل میں فارس کا ایک سوداگر تھا - مگر دہلی کے دربار شاہی میں بڑھتے بڑھتے اودھ کا صوبہ مقرر ہؤا - اور پھر وہاں خود مختار بن بیٹھا + اودھ کی سلطنت جب تک کہ ۱۸۵۶ء میں قلمرو سرکار انگریزی میں شامل ہوئی - اسی کی اولاد میں رہی +

علی وردی خاں بنگالہ

صوبۂ بنگالہ بھی محمدؐ شاہ کے عہد میں درحقیقت خودسر ہو گیا تھا - کیونکہ شجاع الدولہ مرشد قلی خاں کے بعد بنگالے

کا صوبۂ بنگالہ تھا - جب اس نے نادر شاہ کے حملے کے ایام میں وفات پائی
اور اس کا بیٹا اس کا جانشین ہوُا - تو اس کو علی وردی خاں جو اُمرائے
دربار شاہی میں بڑا تجربہ کار اور صاحب لیاقت آدمی تھا - حکومت سے
برطرف کرکے آپ صوبۂ بنگالہ بن بیٹھا * پیچھے محمّد شاہ نے اس غاصب
کو اپنی طرف سے وہاں کا صوبہ مقرر کر دیا - مگر حقیقت یہ ہے - کہ وہ
اس وقت مطلق العنان تھا - کچھ بادشاہ دہلی کے تابع نہ تھا *

نادر شاہ کا حملہ

محمّد شاہ کے عہد میں سلطنت دہلی پر غیر ملک کے دشمنوں
نے دو بڑے سخت حملے کئے جن سے سلطنت مغلیہ اَور بھی جلد
تباہ ہوگئی * مرہٹوں کی دست برد سے سلطنت میں ہنوز خرابی پڑ رہی
ہوئی تھی - کہ ادھر سے نادر شاہ جیسا جلّاد شخص ہند پر چڑھ آیا -
یہ بہادر شخص اصل میں ایک غریب گڈریا تھا - جو بحیرۂ خزر کے کنارے
پر رہتا تھا - مگر اپنی دلیری اور مردانگی سے ایک نامور شخص ہو گیا - اور
جب افغانوں نے ایران پر حملہ کرکے وہاں ظلم برپا کر رکھا تھا - اس وقت
نادر شاہ نے شاہ ایران کی طرف سے افغانوں کو شکست پر شکست دے کر
ملک کو ان کے پنجے سے چھڑایا - مگر پیچھے آپ ہی سلطنت فارس کو
بیٹھا اَور افغانوں کے حملے کا انتقام لینے میں ہرات اور قندھار کو بھی فتح
کر لیا - پھر اس لیچر حیلے سے کہ ہمارے بعض دشمن سلطنت مغلیہ میں
پناہ گزین ہیں - اوّل کابل تک آیا - پھر بڑھتے بڑھتے ۱۷۳۸ء میں دریا
اٹک سے اُتر آیا * اس وقت دربار شاہی کی یہ کیفیت تھی - کہ ایک
بادشاہ دہلی نادر شاہ کی فوج کو ایسا زبردست نہ جانتا تھا - دوسرے اس
کے سرداران جلیل القدر یعنی نظام الملک آصف جاہ - اور سعادت علی خاں
کی نسبت بے وفائی کا احتمال بھی کیا جاتا ہے - غرض انجام یہ ہوا

نادر شاہ منہ اُٹھائے ہندوستان میں چلا آیا - اور کسی نے نہ روکا + جب
دلی کے پاس آگیا - تو کرنال پر فوج شاہی نے اس کا مقابلہ کیا - مگر
شکست فاش کھائی + اب محمد شاہ کو اس کے سوا چارہ نہ رہا - کہ
اپنے تئیں نادر شاہ کے حوالے کر دے - چنانچہ وہ اپنے تئیں سپرد کر کے
نادر شاہ کے ساتھ ساتھ دلی میں داخل ہؤا + اوّل اوّل تو نادر
محمد شاہ کے ساتھ بہت اخلاق سے پیش آیا - اور رعایائے دہلی کو اس نے
کچھ آزار پہنچانا نہ چاہا - مگر جب دلّی کے لوگوں نے کچھ ہنگامہ برپا کیا -
اور کئی قزلباش مارے گئے - تو نادر شاہ نے غضبناک ہو کر قتل عام کا
حکم دے دیا - چنانچہ ایک دن رات یہ قیامت برپا رہی + اس کے بعد
نادر شاہ بے حساب لوٹ کا مال جس میں شاہجہاں کا تخت طاؤس بھی
تھا - اپنے ساتھ لے دہلی سے روانہ ہؤا - اور چلنے سے بیشتر محمد شاہ کو
پھر تخت پر بٹھا دیا - اور ہند کے بڑے بڑے راجاؤں اور نوابوں کو جن
میں مرہٹے بھی داخل تھے - لکھ بھیجا - کہ اگر تم محمد شاہ کا حکم نہ مانوگے -
تو میں تمہاری خوب خبر لونگا +

محمد شاہ کے بعد اوّل اس کا بیٹا احمد شاہ - پھر جہاندار شاہ کا بیٹا
عزیز الدّین عالمگیر ثانی - اس کے بعد اس کا بیٹا عالی گوہر شاہ[1] عالم ثانی
تخت سلطنت پر بیٹھا + یوں تو سلطنت مغلیہ میں محمد شاہ ہی کے عہد میں
کچھ دم باقی نہ رہا تھا - مگر ان بادشاہوں کے زمانے میں سلطنت کا اور
بھی رہا سہا چراغ گُل ہو گیا - اور پیچھے جو بادشاہ ہوئے - وہ نام ہی
کے بادشاہ تھے - حقیقت میں سرکار انگریزی کے پنشن خوار تھے +

[1] یہ بادشاہ شاہ عالم ثانی اس لیئے کہلاتا ہے - کہ محمد معظم بہادر شاہ خلف اورنگ زیب
کا بھی ایک لقب شاہ عالم تھا +

احمد شاہ ابدالی کے حملے

جو تباہی اور مصیبت ہند پر نادر گردی میں آئی تھی - وہ ہی
ان تینوں بادشاہوں کے وقت میں چھ بار احمد شاہ ابدالی کے حملوں
سے نازل ہوئی تھی + یہ شخص ابدالی یا دُرّانی قوم کے افغانوں کا
سردار تھا - اور نادر شاہ کے ہاں خزانچی کا عہدہ رکھتا تھا - جب
نادر شاہ ۱۷۴۷ء میں مارا گیا - تو احمد شاہ نے اس کا سارا خزانہ
بھی دبا لیا اور قندھار کی سلطنت پر بھی قبضہ کر لیا - پھر افغانوں کی
جرّار فوج ساتھ لے ہند پر چڑھ آیا - مگر شاہزادہ احمد نے جو پیچھے
احمد شاہ بادشاہ ہؤا - اپنی کاردانی اور جوانمردی اور نیز وزیر سلطنت نواب
قمر الدین خاں کی مدد سے اس کو سرہند پر ایک بڑی بھاری شکست
دی - اس لیئے وہ اپنا سا منہ لے کر الٹا چلا گیا + سلطنت مغلیہ کی فوج
کا یہ اخیر معرکہ تھا - جس سے محمد شاہ کے اخیر زمانے میں کسی قدر جان
پڑ گئی - مگر دوسرے سال ابدالی ہند پر پھر چڑھ آیا - اور اب کے بار
فتحمند ہؤا - اور اپنے ہمنام شاہ دہلی کو دبا کر اس سے ۱۷۴۸ء میں صوبۂ
پنجاب لے لیا - اس وقت پنجاب سلطنت دہلی سے الگ ہو گیا + نظام الملک
کا پوتا نواب غازی الدین خاں جو عالمگیر ثانی کا وزیر اور ایک بڑا فتنہ پرداز
شخص تھا - اس نے ۱۷۵۵ء میں پنجاب کو پھر سلطنت دہلی میں شامل
کرنے کا قصد کیا - اس وجہ سے احمد شاہ ابدالی نے پھر جھنجھلا کر ہند پر
تیسری بار یورش کی اور دلّی میں لوٹ مار کرنے کے بعد نجیب الدولہ ایک
افغان کو وزیر سلطنت مقرر کر کے قندھار کو واپس چلا گیا +

اس کے تھوڑے ہی عرصے کے بعد نجیب الدولہ کو غازی الدین خاں
نے مرہٹوں کی مدد سے نکال دیا - اور پھر رگھوناتھ راؤ مرہٹے نے پنجاب
پر حملہ کیا + مرہٹوں کی اس مداخلت سے احمد شاہ درّانی نے ہند پر چوتھی

نابار چڑھائی کی - اور یہ بڑا سخت حملہ تھا + ابدالی نے پھر دلّی پر تسلّط کر لیا - اور مرہٹوں کو پانی پت پر ایسی شکست دی - کہ ان میں دم باقی نہ رہا + یہ پانی پت کی تیسری لڑائی تھی - اس کا ذکر پیشواؤں کے حال میں آئندہ باب کی دوسری فصل میں مفصّل بیان کیا جائیگا +

جس وقت احمدؐ شاہ ابدالی پانی پت کے میدان پر مرہٹوں کو پامال کر رہا تھا - اس وقت شاہ عالم ملک بہار میں انگریزوں سے جنگ کر رہا تھا - مگر اس سے اس کو کچھ حاصل نہ ہؤا - اور انجام کار اس نے سرکار انگریزی کا پنشن خوار ہونا منظور کیا - اس کے بعد وہ چند سال آرام کے ساتھ الٰہ آباد میں رہا - مگر پھر مرہٹوں نے اسے سکھا پڑھا کر اپنی طرف ملا لیا - اور ضابطہ خاں کو جو اپنے باپ نجیب الدولہ کی جگہ وزیر اعظم تھا - دلّی سے نکالنے پر آمادہ ہوئے - چنانچہ ان کا یہ منصوبہ پورا ہؤا اور اس وقت سے لیکر ۱۸۰۳ء تک جبکہ انگریزوں نے دلّی کو فتح کیا - وہاں مرہٹوں کا خوب ڈنکا بجتا رہا +

اس عرصے میں ۱۷۸۸ء کے اندر صرف چند روز کے لئے پٹھانوں کا فریق پھر زبردست ہو گیا - چنانچہ تھوڑے عرصے تک شہر دہلی رہیلوں کے قبضے میں رہا - اور شاہ عالم بادشاہ کو بھی انہوں نے اپنے قابو میں کر لیا - اس وقت رہیلوں کے سردار ضابطہ خاں کے بیٹے غلام قادر نے ایک بڑی نالائق حرکت کی - کہ اوّل تو شاہ عالم کے بیٹوں اور پوتوں کو بادشاہ کی آنکھوں کے سامنے بڑی بڑی اذیّتیں پہنچائیں - پھر بیچارے بوڑھے بادشاہ کی آنکھیں خنجر سے نکال لیں - مگر چند ہی روز میں مرہٹے آن پہنچے - اور انہوں نے بادشاہ کو اس ظالم ستمگر کے ہاتھ سے چھڑا یا - لیکن بادشاہ پھر بھی نہایت تنگدست اور بے اقتدار رہا - آخر ۱۸۰۳ء

میں لارڈ لیک نے مرہٹوں کی دوسری جنگ میں شاہ عالم کو مرہٹوں کے پنجے سے چھڑا کر سرکار انگریزی کی طرف سے اس کی پنشن مقرر کر دی۔ اس طرح اس وقت سے ہند کی سلطنت انگریزوں کے ہاتھ آ گئی۔ غلام قادر نے جو ظلم کئے تھے۔ وہ اس کے آگے آئے۔ کیونکہ سیندھیا نے اس کو پکڑ کر سخت اذیت پہنچائی اور آخر اس کا سر قلم کر کے شاہ عالم کے قدموں پر رکھنے کو دہلی میں بھیجا۔

بادشاہ اکبر ۲ - خاندان تیموریہ

شاہ عالم کے بعد اُس کا بیٹا معین الدّین اکبر شاہ ثانی دلّی کا بادشاہ ہُوا۔ اور اپنے باپ کی طرح سرکار انگریزی کا پنشن خوار رہا۔ پھر اس کے بعد اس کا بیٹا سراج الدین ابو ظفر بہادر شاہ اس کا جانشین ہُوا۔ جس پر خاندان تیموریہ کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ وہ ۱۸۵۷ء میں سرکار انگریزی کی باغی فوج کے ساتھ مل گیا۔ اور جیسا ظلم شدید غلام قادر روہیلے نے اس کے دادا شاہ عالم پر دلّی کے قلعے میں کیا تھا۔ ویسا ہی اُس نے اس وقت اسی جگہ بے گناہ انگریزوں پر جو وہاں قید تھے۔ کرایا یا ہونے دیا تھا۔ اس کی پاداش میں وہ قید ہو کر رنگون میں جلا وطن کیا گیا۔ اور وہیں مفلوج ہو کر مر گیا۔

# چوتھا باب

## مرہٹوں کا زمانہ

## پہلی فصل۔ سیوا جی کا حال اور مرہٹوں کے اقتدار کا بیان

**مہاراشٹر**

مرہٹوں کا ملک جسے پیشتر مہاراشٹر کہتے تھے۔اس میں یہ علاقے داخل تھے۔بمبئی احاطے کا کل جنوبی حصہ۔ممالک متوسط۔ علاقۂ اجنٹی وسط ہند۔علاقۂ نظام حیدر آباد کا ایک بڑا حصہ۔ ملک برار + مہاراشٹر کی شمالی حد ست پڑا پہاڑ تھی۔اور مغربی حد سمندر اور مشرق کی طرف یہ ملک ناگپور علاقۂ ممالک متوسط سے پرے تک پھیلا ہوا تھا +

**قوم مرہٹہ**

اوّل اوّل جب مسلمانوں نے مرہٹوں پر حملے کئے۔تو یہ بھی مدت تک ان کا مقابلہ کرتے رہے۔مگر تا بہ کے۔آخر دلّی کے بادشاہان افغانیہ ہی کے عہد حکومت میں سب مرہٹے مغلوب ہو گئے۔اور اکبر کے زمانے سے اورنگ زیب کے عہد تک اس قوم میں سے کچھ تو سلطنت مغلیہ کی رعیت رہے اور کچھ سلطنت احمد نگر اور بیجا پور کی +

**سیوا جی کا عروج**

مرہٹوں کی سلطنت کا بانی سیوا جی ۱۶۲۷ء میں جو شاہجہاں کے جلوس کا پہلا سال تھا۔قوم راجپوت کے ایک معزز گھرانے میں جس کا نام بھونسلا تھا۔پیدا ہوا +اس کا باپ شاہ جی پہلے تو سلطنت احمد نگر کے مدار المہام ملک عنبر کے ماتحت ایک افسر رہا۔پھر شاہ بیجا پور کے ہاں ملازم ہوکر شاہجہاں اور مہابتخاں سے لڑتا رہا +

شاہ جی کی نسبت ایک عجیب روایت مشہور ہے۔جس سے معلوم ہوتا ہے۔کہ اس وقت مرہٹے بڑی نادانی و جہالت میں پھنسے ہوئے تھے۔لوگوں میں اس وقت یہ مشہور تھا۔کہ ایک دیبی نے شاہ جی سے سپنے میں آکر یہ کہا۔کہ تیرے خاندان میں ایک ایسا شخص پیدا

ہوگا۔جو راجہ بنیگا۔اور ہندؤں کے رسم و رواج کو از سر نو تازہ کریگا۔گئو
اور برہمن کی حمایت کریگا۔اور اس کی نسل میں ۲۷ راجا گدّی نشین ہونگے۔
مرہٹوں میں جو جو ہنر سرداروں کے لئے سیکھنے ضروری سمجھے جاتے تھے۔
وہ سب سیوا جی کو چھٹپنے ہی میں سکھائے گئے۔مگر لکھنے پڑھنے سے
وہ اس قدر بے بہرہ تھا۔کہ اس کو الف کے نام بے بھی نہیں آتی
تھی * مرہٹوں میں جو دیوتاؤں وغیرہ کے قصّے کہانیاں مشہور چلی آتی
تھیں۔وہ سب اس کو اچھی طرح یاد تھیں۔اور چونکہ وہ بڑا پکا ہندو
اور مسلمانوں کا سخت دشمن تھا۔اسلئے ساری عمر اورنگ زیب کی مخالفت
پر جا رہا * معلوم ہوتا ہے۔کہ اس نے بچپنے ہی میں خوب سوچ بچار
کر لیا تھا۔کہ میں آئندہ ایسا ایسا کرونگا۔سیوا جی انیس ہی برس
کا تھا کہ اس نے تورنیا کے پہاڑی قلعے پر جو پونا سے ۲۰ میل جنوب
مغرب کو ہے۔قبضہ کر لیا۔اس قلعے کے آس پاس کچھ کھنڈر پڑے
تھے۔ان میں سے اس کے ہاتھ ایک بڑا خزانہ لگ گیا۔اس سے
اس نے ایک اَور قلعہ بنوایا۔جس کا نام راج گڑھ رکھا *

اس کے بعد سیوا جی کے اقبال کا ستارہ روز بروز عروج پکڑتا گیا۔
چنانچہ اس نے اوّل قلعہ گونڈوانہ پر قبضہ کیا اور اس کا نام سنگھ گڑھ
رکھّا۔پھر قلعۂ سوپا اور اس کے بعد پورندھر کو فتح کیا۔اور ساتھ ہی
اہلکاران بیجاپور کو ہر طرح سے دم دیتا رہا۔اور وہ غالباً اس بھلاوے
رہے۔کہ ہم جس وقت چاہینگے۔سیوا جی کو اکھیڑ پھینکینگے۔مگر جب
سیوا جی کھلم کھلا دست درازیوں پر اتر پڑا۔تو محمدؐ عادل شاہ کے کان
کھڑے ہوئے۔اور اس نے شاہ جی کو بلا کر ایک سنگین قید خانے
میں ڈال دیا۔اور اس کو سب طرف سے چنوا کر صرف ایک چھوٹا سا سوراخ

باقی رکھا۔ اور یہ حکم دیا۔ کہ اگر سیواجی اس قدر عرصے میں اپنے تئیں حوالے نہ کر دے۔ تو یہ سوراخ بھی بند کر دیا جائے + اس پر سیواجی نے اپنی گوں نکالنے کو شاہجہاں سے بے دھڑک خط و کتابت شروع کی۔ اور اپنے مکر و فریب سے اس کو ایسے ڈھب پر لے آیا۔ کہ بادشاہ شاہ جی کا وہ قصور بھی معاف کر دیا۔ جو پہلے اس سے بادشاہی فوج کے ساتھ مقابلہ کرنے میں سرزد ہوا تھا۔ اور اس کو اپنے ہاں ایک خدمت دینے کا اقرار کرکے شاہ بیجاپور سے اس کی جاں بخشی کی سفارش کی + اس کے علاوہ سیواجی کو بھی منصب پنجہزاری عطا فرمایا۔ اس صورت سے شاہ جی کی جان بخشی تو ہو گئی۔ مگر چار برس نظر بند رہا +

والئے بیجاپور سیواجی کے نیست و نابود کرنے پر پھر ایک بار آمادہ ہوا۔ مگر سیواجی نے اس دفعہ ایک بڑی دغا بازی کی۔ جس سے شاہ بیجاپور کا سارا منصوبہ خاک میں مل گیا + اس کی کیفیت یہ ہے۔ کہ سیواجی نے بیجاپور کے سردار افضل خاں کو اتار چڑھاؤ دے کر گفتگو کے لئے ملاقات پر راضی کر لیا۔ اور جب وہاں گیا۔ تو ایک ہتھیار آستین میں چھپا کر لیتا گیا۔ اور بغلگیر ہوتے وقت جھٹ پٹ اس کا کام تمام کر دیا + یہ دیکھ کر افضل خاں کی سپاہ کی ہمت ٹوٹ گئی۔ اسلئے کچھ تو تہ تیغ ہوئی۔ اور کچھ قید ہو گئی۔ سیواجی کی یہ عیاری مرہٹوں کی تاریخ میں بڑی مشہور ہے۔ اور اس سے سیواجی کو بڑا فائدہ ہوا۔ اور اس کی طاقت بڑھ گئی۔ چنانچہ اس کے بعد اس نے کئی لڑائیاں فتح کیں +

پھر چند سال بعد جب شائستہ خاں بادشاہ دہلی کی طرف سے دکن کا صوبہ تھا۔ اور سیواجی کی والئے بیجاپور

سے صلح تھی۔ اس وقت سیواجی نے فوج مغلیہ پر حملہ کیا۔ اور اورنگ آباد تک جو اس صوبے کا دار الحکومت تھا۔ ملک کو تاخت و تاراج کر ڈالا۔ اس پر شائستہ خاں نے جنوب کی طرف بڑھکر اوّل چاکن فتح کیا۔ پھر پونا پہنچ کر خاص اس مکان میں اترا۔ جہاں سیواجی نے پرورش پائی تھی * سیواجی کو اتنی تاب کہاں تھی۔ کہ یہ دیکھے۔ اور چپکا بیٹھا رہے۔ چنانچہ وہ ایک روز چراغ جلے کچھ آدمی ساتھ لے ایک برات کے ہمراہ ہو لیا۔ اور آنکھ بچا کر شہر میں جا داخل ہوا * جس مکان میں شائستہ خاں اترا ہوا تھا۔ اس کو خوب جانتا ہی تھا۔ اس کے باہر کے درجوں میں سے گزر کر یکایک شائستہ خاں کو عین خوابگاہ میں جا لیا * اس وقت خان کی دو انگلیوں ہی پر خیر گزری۔ اور وہ جوں توں کرکے وہاں سے بھاگ گیا۔ مگر اس کا بیٹا اور ہمراہی سب وہیں قتل ہوئے * اب سیواجی وہاں سے اپنا کام کر چلتا ہوا۔ اور بے دھڑک مشعلیں روشن کئے اپنے پہاڑی قلعہ سنگھ گڑھ پر جو وہاں سے بارہ میل تھا۔ جا چڑھا * اس معرکے سے اور کچھ نہیں۔ تو اتنا ضرور ہوا۔ کہ اس کی سپاہ کا جی بڑھ گیا۔ اور ان کی نظروں میں بادشاہی سپاہ کی کچھ حقیقت نہ رہی * یہ واقع ان معرکوں میں سے ہے۔ جن کے باعث مرہٹوں میں سیواجی کی بڑی دھاک ہے۔ اس کے بعد سیواجی نے سورت کو جا لوٹا۔ اور یہاں انگریزوں کی کوٹھی کے سوا کوئی مکان اس کی لوٹ سے نہ بچا۔ اور یہ کوٹھی بھی اس سبب سے بچی۔ کہ یہ لوگ بڑی مردانگی اور استقلال کے ساتھ اس سے لڑے * جب اورنگ زیب کو سورت کے لٹنے کی خبر لگی۔ تو یہ امر اس کو بڑا ناگوار گزرا۔ کیونکہ جو لوگ حج کو جایا کرتے تھے۔ وہ سورت ہی سے سوار ہوا کرتے تھے۔ اور اسی وجہ سے اس کا نام باب المکہ پڑ گیا تھا *

اس کے بعد ۱۶۶۴ء میں سیواجی نے لقب راجائی اختیار کیا۔ اور اپنے نام کا سکّہ بھی جاری کیا۔ پھر جہازوں کا ایک بیڑا تیار کر کے جنوب کی طرف کنارے کنارے جا کر بار سلور کو تاراج کیا۔ اور اس کے گرد و نواح کو خوب لوٹا۔ چند کشتیوں پر کچھ مسلمان سوار ہوئے حج کے لئے مکے کی طرف جا رہے تھے۔ ان کو بھی نہ چھوڑا۔ اس پر اورنگ زیب جو دین محمدی کا بڑا حامی تھا۔ نہایت افروختہ ہوا۔

اس پر بادشاہ نے سیواجی کی گوشمالی کے لئے ایک لشکر جرّار بھیجا۔ اور میرزا راجہ کو جو ایک بڑا بہادر شخص تھا۔ اس کا سردار مقرر کیا۔ اب سیواجی کے ہاتھ سے قلعے پر قلعہ نکلنے لگا۔ اور آخر یہ ہوا۔ کہ وہ پورندھر کے مستحکم قلعے میں گھر گیا۔ اور اس کو بادشاہ سے صلح کرتے ہی بنی۔ چنانچہ پورندھر میں ایک عہد نامہ ہوا۔ جس کی رو سے اس نے بیس قلعے تو بادشاہ کے حوالے کئے۔ اور بارہ اپنے پاس رکھے۔ اور یہ بھی بطور جاگیر اس کے پاس رہے۔ بادشاہ کی طرف سے یہ قرار پایا۔ کہ سیواجی کا بیٹا سنبھاجی پنجہزاری مقرر ہو۔ اور بیجاپور کے بعض ضلعوں میں سیواجی کو چوتھ[1] اور سرڈیش مکھی[2] تحصیل کرنے کی اجازت دیجائے۔ مرہٹوں نے جو آئندہ رعایائے سلطنت مغلیہ کو ہر جگہ لوٹا کھسوٹا۔ اور اس سے زبردستی خراج لینے کا اناپ شناپ دعوے کیا۔ اس کی دلیل وہ اسی شرط کو گردانتے رہے۔ اس صلح کے بعد سیواجی نے بادشاہی لشکر کے ساتھ ہو کر بیجاپور کی یورش میں وہ نام پایا۔ کہ بادشاہ نے خوش ہو کر اس کو تحسین و آفرین لکھی۔ اور دلّی بلایا۔ پس سیواجی اپنے بیٹے سنبھاجی کو لے کر بادشاہ کے حسب الطلب دلی میں حاضر ہوا۔ مگر اورنگ زیب اس

[1] فی صدی پچیس روپے۔ [2] فی صدی دس روپے۔

کے ساتھ بڑی نخوت سے پیش آیا + جب سیوا جی نے دیکھا - کہ ایک تو آبرو میں فرق آیا - دوسرے قیدی بنا - تو ایک ایسا پیچ کھیلا - کہ اپنے بیٹے سمیت صاف نکل کر رائے گڑھ پہنچ گیا + بادشاہ سے اس وقت بڑی چوک ہوئی - کہ اس نے ایسے دشمن کو اپنا پکّا دوست اور ہوا خواہ بنانے کا موقع مفت ہاتھ سے کھو دیا + سیواجی اب پھر کچھ عرصے تک علانیۃً بادشاہ کا مقابلہ کرتا رہا - مگر چند روز بعد جسونت سنگھ نے بیچ بچاؤ کرکے اورنگ زیب سے اس کی خاطر خواہ صفائی کرا دی + اصل میں تو بادشاہ کا یہ منشا تھا - کہ جب موقع ملے - اس کو نیست و نابود کر دے - مگر اس وقت مصلحتاً اس کو بالکل مطلق العنان رہنے دیا + سیواجی راجہ تو پہلے ہی بن چکا تھا - اور اپنا سکّہ بھی جاری کر چکا تھا - اب رائے گڑھ میں اس نے بڑی دھوم دھام سے ۱۶۷۴ء میں تخت نشینی کا جشن کیا + اس وقت اس نے سونے کا تلادان کرکے سولہ ہزار ہنیں برہمنوں کو پن کیں - اور اپنا لقب بڑا لمبا چوڑا مقرر کیا - اور ہر امر میں بادشاہوں سے بھی بڑھ کر اظہار جاہ و جلال کرنے لگا +

سیواجی کی تخت نشینی کا جشن

اب سیواجی کی سلطنت پھیل بھی گئی تھی - اور زبردست بھی ہوگئی تھی - اور مرہٹوں کو جو لوٹ مار کرنے کی عجیب رکان یاد تھی - اس سے سیواجی کے پاس دولت بھی بہت کچھ جمع ہوگئی تھی + پھر اس وقت اس نے کرناٹک پر بڑی ظفر مندی کے ساتھ ایک مہم کرکے اپنی سلطنت اور قوت کو اور بھی ترقی دی - مگر اس کے بیٹے سنبھا جی کی بدچلنی کے سبب بڑھاپے میں اس کے دل پر ایک بڑا داغ لگا - یہ جوان بڑا تند خو اور اوباش تھا - اور ایک دفعہ اس کے باپ نے ایک سخت قصور کے سبب جو اس کو سزا دی - تو وہ بھاگ کر علانیہ لشکر مغلیہ میں جا ملا +

وفات سیواجی

آخر سیواجی کی عمر کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔ کچھ عرصے سے اس کے گھٹنے پر ورم ہو گیا تھا۔ جس کی وجہ سے اس کو بخار آنے لگا۔ اور آخر اسی مرض میں اُس نے ۵۔ اپریل ۱۶۸۰ء کو رائے گڑھ میں انتقال کیا۔ سیواجی بڑا دلاور سپاہی اور کاروان سپہ سالار اور نہایت منتظم تھا۔ اس میں شک نہیں۔ کہ اس کی غارت گری اور لوٹ مار سے خلقت کو بڑی بڑی تکلیفیں پہنچیں۔ مگر اس کا حتے الوسع ان تکلیفوں کے رفع کرنے کا ہمیشہ خیال رہتا تھا۔ کبھی وہ اپنا مطلب نکالنے کے لئے نہایت بے رحمی اور دغا بازی بھی کر بیٹھتا تھا۔ جیسا کہ افضل خاں کے قتل کے معاملے میں ہوا۔ مگر بے مطلب کسی کو آزار نہ پہنچاتا تھا اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ آخر میں وہ شاید اپنی حرکتوں سے بڑا پشیمان تھا۔ کیونکہ جس مذہبی جوش کا وہ ہمیشہ دم بھرتا رہا۔ وہ بڑھاپے میں وہم و انضباط اور نفس کشی سے بدل گیا تھا۔ یہ مذہبی جوش خواہ واقعی تھا اور خواہ بناوٹ سے۔ مگر اس کا یہ نتیجہ ضرور ہوا۔ کہ مرہٹوں کے دلوں میں مذہبی اور قومی جوش بڑے زور و شور سے پیدا ہو گیا۔ جس کے باعث بادشاہ دہلی کی جتنی ہندو رعایا اپنے مسلمان حاکموں سے ناراض تھی۔ وہ سب مرہٹوں کی طرف دار ہو گئی۔

## شجرۂ خاندان سیواجی

سیواجی

سنبھاجی — راجا رام جس کی زوجہ تارا بائی تھی

ساہو — سنبھاجی از زوجہ کوڑا بائی — سیواجی از تارا

# دوسری فصل ۔ سلطنت مرہٹہ کی ترقی و تنزّل

سنبھا جی

سیوا جی کے بیٹے سنبھا جی نے کچھ بہت عرصے تک حکومت نہیں کی ۔ اور اس کی ساری عمر پرتگیزوں اور مسلمانوں سے لڑتے جھگڑتے گزری ۔ آخر کار اورنگ زیب نے اس کو قید کر لیا ۔ اور بڑے عذاب کے ساتھ قتل کرایا + سیوا جی کا پوتا جو اس وقت چھ برس کا تھا ۔ وہ بھی گرفتار ہو کر کئی

ساہو

سال تک بادشاہ کے ہاں قید رہا ۔ اورنگ زیب اس کو طنزاً ساہو (یعنی چور) کہکر پکارا کرتا تھا ۔ اس لئے اس کا یہی نام مشہور ہو گیا ہے + چونکہ اس نے محل شاہی میں پرورش پائی تھی ۔ اس لئے وہ بڑا کاہل اور عیش دوست ہوگیا تھا + اورنگ زیب کی وفات کے بعد جب اس نے قید سے مخلصی پائی ۔ تو خوشی سے اپنے تئیں سلطنت مغلیہ کا تابع دار تسلیم کیا ۔ اور حکومت مرہٹہ کا سارا کار و بار اپنے وزیر کبیر بالاجی وشوا ناتھ کو سونپ دیا +

بالا جی وشوا ناتھ پیشوائے اول

بالا جی وشوا ناتھ جو ایک بڑا لئیق اور عقلمند برہمن تھا ۔ ۱۷۱۸ء کے قریب ساہو کے ہاں ملازم ہو کر بعہدۂ پیشوائی سرفراز ہؤا + یہ عہدہ اس کی لیاقت ذاتی کے باعث چند ہی روز میں اور سب عہدوں پر فائق ہو گیا ۔ یہاں تک کہ اس کے سامنے خاص راج گدّی کی بھی حقیقت نہ رہی اور پھر یہ منصب بالا جی کے خاندان میں موروثی ہو گیا +

# پیشواؤں کا شجرہ

بالا جی وشوا ناتھ پیشواے اوّل

باجی راؤ (۲)

بالا جی باجی راؤ (۳) | رگھو ناتھ راؤ

باجی راؤ ثانی (۷)

وسواس راؤ مادھو راؤ (۴) | نرائن راؤ (۵)

جو پانی پت کی لڑائی میں کام آیا | مادھو راؤ نرائن (۶)

تیسرے باب کی پانچویں فصل میں سادات اور نظام الملک کے باہمی نفاق کا ذکر ہو چکا ہے۔کہ یہ قضیہ تو آخر کار شاہ پور کی لڑائی سے طے ہؤا۔مگر اس سے پیشوا کو دربار دہلی کے معاملات میں دخل ہوگیا۔ کیونکہ پیشوا مرہٹوں کی فوج لیکر سید حسین علی کی کمک کو دلی آیا۔ اور یہاں ۱۷۲۰ء میں محمدؐ شاہ سے ایک عہد نامے پر دستخط کرائے۔ جس سے مرہٹوں کو دکن کی آمدنی کی چوتھ یعنی چہارم حصّہ اور سردیش مکھی یعنی دسویں حصّے کا حق اور پونا و ستارا کے درمیانی اضلاع پر سواراجی یعنی اقتدار مطلق حاصل ہو گیا*

اس عہد نامے کے چند روز بعد بالا جی نے انتقال کیا۔اور اس کی جگہ اس کا بڑا بیٹا باجی راؤ پیشوا ہؤا* یہ سب پیشواؤں میں بڑا لئیق اور مشہور ہؤا ہے* اس نے ۱۷۳۶ء سے پہلے پہلے بادشاہان دہلی سے صوبۂ مالوہ اور نربدا و چمبل کا درمیانی علاقہ فتح کر لیا۔اور اس سال جب نظام الملک دکن سے بادشاہ کی مدد کو فوج لیکر آیا۔تو بھوپال کے قریب باجی راؤ سے اس کا مقابلہ ہؤا۔نظام الملک

باجی راؤ پیشواے دوم

اس موقع پر گھر گیا۔ اور اس نے چار و ناچار ایک عہد نامہ لکھ کر وہ سارا ملک باجی راؤ کو دے دیا۔ اور مصارف جنگ کی بابت بادشاہ سے پچاس لاکھ روپے دلانے کا وعدہ کیا *

ساحل مغربی پر جو پرتگیزوں کی بستیاں تھیں۔ باجی راؤ نے ان پر بھی یورش کرکے بڑی فتح پائی۔ اور قلعۂ بسین کو ہی ۱۷۳۹ء میں پرتگیزوں سے ہلا کرکے چھین لیا * اس کے بعد باجی راؤ کے دماغ میں یہ سمائی۔ کہ اب سارے دکن کو فتح کیجئے۔ چنانچہ اس نے ریاست نظام پر حملہ کیا۔ مگر ناکام رہا۔ اور چند ہی روز بعد ناصر جنگ سے جو اس وقت اورنگ آباد میں نظام الملک کا نائب تھا۔ صلح کرینی پڑی۔ اور اس کے بعد ۱۷۴۰ء میں اس کا انتقال ہو گیا *

**سرداران مرہٹہ**

پیشولے سوم کا زمانہ حکومت مرہٹہ کے واسطے ایک طرح سے نہایت اقبال اور قوت کا زمانہ ہؤا ہے۔ مگر پھر بھی اس وقت سے مرہٹوں کے جتھے میں نفاق کے آثار نمایاں ہونے لگے تھے۔ اور اس کا انجام یہ ہؤا۔ کہ حکومت مرہٹہ خاک میں مل گئی۔ کیونکہ سیواجی کی اولاد میں تو ایک عرصے سے صرف نام ہی کی راجائی رہ گئی تھی۔ اختیار جس کو کہتے ہیں۔ وہ کچھ بھی نہ رہا تھا۔ اور پیشوا جو بجائے خود راجہ اور بالکل مالک و مختار ہوتا تھا۔ اس کو بھی اب اختیار مطلق حاصل نہ تھا بلکہ کئی خود مختار مرہٹے سرداروں کا ایک جتھا پیدا ہو گیا تھا۔ اور ان کی یہ کیفیت تھی۔ کہ جب پیشوا میں اتنی قوت و قدرت ہوتی تھی۔ ان سب کو اپنے قابو میں رکھے۔ تو وہ اس کا حکم ماننے لگتے تھے۔ ورنہ مطلق العنان ہو جاتے تھے۔ اس وقت مرہٹوں کے نہایت مشہور سردار یہ تھے۔ اول ساہو راجۂ ستارا جو سیواجی کی گدی پر بالاستحقاق مسند

نشین تھا + دوم سنبھا جی راجۂ کولا پور جو ساہو کا مخالف تھا۔ یہ بھی سیوا جی کی اولاد میں تھا۔ مگر ان دونو میں سے کسی کو کبھی بہت اختیار نہیں ہؤا + سوم سیندھیا جس نے اپنی ریاست مالوے کے شمال مشرق میں قائم کی۔ اس کی اولاد مرہٹوں میں اکثر نہایت زبردست رہی ہے۔ اور سب کا لقب سیندھیا ہوتا چلا آیا ہے + اگرچہ اس خاندان کے سردار اوائل میں سرکار انگریزی سے اکثر لڑتے رہے۔ مگر اب ایک مدت سے مہاراجہ سیندھیا والئ گوالیار سلطنت انگلشیہ کے نہایت خیر خواہ اور وفادار باجگزار رئیسوں میں سے ہے + چہارم ملہار راؤ ہلکر۔ اُس نے بھی اپنی ریاست مالوے میں قائم کی۔ اس کا دار الریاست اندور ہے۔ اور اس خاندان کے رئیسوں کا لقب ہمیشہ ہلکر رہا ہے + یہ رئیس مرہٹوں کے سرگروہ بننے کے لئے اکثر خاندان سیندھیا کے حریف رہے ہیں + پنجم راگھوجی بھونسلا راجۂ برار۔ اس خاندان نے کٹک اور تقریباً سارے اوڑیسے کو نواب بنگالہ سے فتح کر کے اپنی حکومت خلیج بنگالہ تک پھیلائی تھی۔ مگر انگریزوں نے ۱۸۰۳ء کے اندر مرہٹوں کی دوسری لڑائی میں یہ مشرقی علاقے خاندان بھونسلا سے چھین لئے۔ اور انجام کار اخیر راجۂ برار کی ریاست لارڈ ڈلہوزی گورنر جنرل کے عہد میں ۱۸۵۳ء کے اندر قلمرو انگریزی میں شامل ہوگئی + ششم داماجی گائکواڑ راجۂ بڑودہ۔ اس سردار کی اولاد جس کا لقب گائکواڑ چلا آتا ہے۔ اب تک صوبۂ گجرات میں حکومت کرتی ہے۔ اور سرکار انگلشیہ کی باج گزار ہے +

ان کے علاوہ پیشوا بھی ایک حاکم تھا۔ جو اس سارے جتھے کا سرگروہ سمجھا جاتا تھا۔ اس کا دار الریاست اس وقت سے شہر پونا قرار پایا +

اب ہم بالاجی باجی راؤ پیشوائے سوم کا کچھ حال بیان کرتے ہیں + یہ پیشوا باجی راؤ کا بڑا بیٹا تھا۔ اور اس کے چھوٹے

بھائی کا نام رگھو ناتھ راؤ تھا۔ بالاجی باجی راؤ سنہ ۱۷۴۰ع میں مسند نشین ہؤا اور ۲۱ برس تک حکمران رہا + اس کے وقت میں بہت سے بڑے بڑے واقعات ہوئے ہیں۔ جن میں سے یہ واقعات نہایت عظیم ہیں۔ یعنی سلطنت مغلیہ کے بڑے سردار نظام حیدر آباد سے دوبارہ سخت لڑائی ہوئی۔ اور احمد شاہ ابدالی جو افغانستان سے ہند پر حملہ آور ہؤا تھا۔ اس سے مرہٹوں نے ایک بڑی شکست فاش کھائی +

راجپور کی لڑائی

مرہٹوں اور نظام حیدر آباد کی باہم اول لڑائی سنہ ۱۷۵۱ و ۱۷۵۲ع میں راجہ پور پر ہوئی تھی۔ اس میں فرانسیسی فوج کا بڑا مشہور افسر بوسے صلابت جنگ نظام حیدر آباد کا مددگار تھا۔ چنانچہ اس کی حسن لیاقت سے پیشوا کو شکست ہوئی۔ مگر پھر بھی اس نے تھوڑے ہی عرصے بعد نظام سے ایک بڑا علاقہ لے لیا +

اودگیر کی لڑائی

پھر دوسری لڑائی سنہ ۱۷۶۰ع میں ہوئی۔ اس کا باعث یہ تھا۔ کہ پیشوا نے احمد نگر پر قبضہ کر لیا تھا۔ اس وجہ سے صلابت جنگ نے اس پر فوج کشی کی۔ انجام کار پیشوا کو مقام اودگیر پر فتح کامل ہوئی۔ اور نظام کو اپنی قلمرو کے سارے شمال مغربی حصے مرہٹوں کی نذر کرنے پڑے +

پانی پت کی تیسری لڑائی

احمد شاہ ابدالی سے مرہٹوں کی لڑائی کا باعث یہ ہؤا۔ کہ سنہ ۱۷۵۸ع میں پیشوا کے بھائی رگھو ناتھ راؤ نے حماقت سے پنجاب پر حملہ کیا۔ اور یہ وہ ملک تھا۔ جس کو احمد شاہ ابدالی والئے افغانستان نے بادشاہ دہلی سے چھین کر اپنی قلمرو میں شامل کر لیا تھا + اسی وقت رہیلہ سردار نجیب الدولہ جس کو ابدالی اپنی طرف سے دہلی میں چھوڑ گیا تھا۔ اور نواب اودھ مرہٹوں کے مقابلے پر اُٹھ کھڑے

ہوئے تھے۔ اس کے چند روز بعد ابدالی خود بھی کابل سے ہند پر چڑھ آیا۔ اس وقت پیشوا خود نظام حیدر آباد کے مغلوب کرنے میں مصروف تھا۔ اس لئے افغانوں کا اوّل سیندھیا اور ہلکر سے سامنا ہُوا۔ مگر اُنہوں نے دو دفعہ شکست فاش کھائی۔ اور بہت سے مرہٹے قتل ہوئے +

آخر پیشوا کا بیٹا وسواس راؤ اور عمزاد بھائی شوداس راؤ بھاؤ جو مرہٹوں کے نہایت عمدہ سرداروں میں سے تھا۔ شمال کی طرف روانہ ہوئے۔ تاکہ ہلکر اور سیندھیا کے شکست کھانے سے مرہٹوں کے نام پر جو دھبّا لگا تھا۔ اس کو دھوئیں۔ اور افغانوں کو زک دیکر ملک کے پار نکال دیں + ان کے اس زعم کی وجہ یہ تھی۔ کہ اودگیر پر نظام کی فوج کو شکست دے کر وہ بہت پھول گئے تھے + اس دفعہ مرہٹے اپنے دستور قدیم کے خلاف بڑے کرّ و فرّ کے ساتھ لڑائی پر چڑھے۔ اور یہی ان کے ادبار و زوال کے پچھّن تھے + کل مرہٹے سرداروں کو حکم ہُوا تھا۔ کہ ہمرکاب چلیں۔ اس لئے اس لڑائی میں ان کے ساتھ ۵۵ ہزار سوار۔ ۱۵ ہزار پیدل۔ دو لاکھ پنڈارے اور بھیر اور دو سو ضرب توپ تھیں اور مسلمانوں کے پاس ۴۶ ہزار سوار اور ۳۸ ہزار پیدل اور ۷۰ ضرب توپ تھیں + چونکہ ابدالی نے کل فوج کے ساتھ ایک دفعہ ہی جم کر لڑنا منظور نہیں کیا۔ اسلئے ۲۸۔ اکتوبر سے ۶۔ جنوری ۱۷۶۱ء تک برابر چھوٹی چھوٹی لڑائیاں ہوتی رہیں + مرہٹے ناعاقبت اندیش تھے۔ اسلئے نہ ان کے پاس رسد تھی۔ نہ روپیہ۔ اور اس پر طرّہ یہ ہُوا۔ کہ سب طرف سے نرغے میں آ گئے +

شجاع الدّولہ نواب اودھ یہ چاہتا تھا۔ کہ کسی طرح مرہٹوں اور ابدالی

میں صلح کرا دے۔ مگر ابدالی نے یہ امر منظور نہ کیا۔ کیونکہ وہ اپنی قوت اور مرہٹوں کی شکستہ حالی سے خوب واقف تھا۔ آخر کار ۷۔ جنوری کو بھاؤ نے شجاع الدولہ کو یہ لکھا۔ کہ اب کاسہ لبریز ہے۔ اور ایک قطرے کی بھی گنجائش نہیں۔ اس کے بعد ساری فوج مرہٹہ یہ ٹھان کر کہ مارا یا مرے۔ ابدالی کے لشکر پر ٹوٹ پڑی۔ رات کے دو بجے سے ہنگامۂ کارزار گرم ہوا۔ اور ایک طرف سے ہر ہر مہادیو اور دوسری طرف سے اللہ اکبر کا نعرہ بلند رہا۔ افغان مرہٹوں کی نسبت قوی ہیکل تھے۔ اور تکلیف و مشقت جھیل سکتے تھے۔ اسلئے اس سخت معرکے میں مرہٹوں کی تندی اور جوش و خروش پر غالب آگئے۔ آخر دن کے دو بجے وسواس راؤ مارا گیا۔ اس پر بھاؤ مایوس ہوکر اپنے ہاتھی سے اتر پڑا۔ اور گھوڑے پر سوار ہو بیچ لڑائی میں جا گھسا۔ اور پھر اس کا پتا نہ ملا۔ ہلکر میدان سے پہلے ہی کھسک گیا تھا۔ اسلئے اس پر نمک حرامی کا الزام لگا۔ غرض اس لڑائی میں ہزاروں مرہٹے تو کام آئے۔ اور جو بچے۔ وہ گھر کر قید ہو گئے۔ اور دوسرے روز بیرحمی سے ان کے سر قلم کر دئے گئے۔

پیشوا یہ خبر وحشت اثر سن کر تھوڑے ہی عرصے بعد مرگیا۔ اور واقعی مرہٹوں نے یہ شکست ایسی سخت کھائی۔ کہ انہیں ہند میں سب کو مغلوب کرکے سلطنت کرنے کی جو امید تھی۔ وہ اگر بالکل ٹوٹ نہیں گئی۔ تو اس کے ضعیف ہو جانے میں تو کچھ کلام نہ رہا۔

مادھو راؤ پیشوا ۱۷۶۱ء

جب بالاجی باجی راؤ پیشوا کا انتقال ہو گیا۔ تو اس کی جگہ اس کا بیٹا مادھو راؤ جس کی عمر صرف سترہ برس کی تھی۔ پیشوا مقرر ہوا۔ یہ سب پیشواؤں میں بڑا بہادر گزرا ہے۔ چونکہ وہ نو عمر تھا۔ اسلئے اس کا چچا رگھو ناتھ راؤ جو ایک بڑا ہوسناک اور فطرتی شخص

تھا۔اس کا سرپرست قرار پایا۔ اور رام شاستری جو ایک فاضل اجل مرہٹہ برہمن تھا۔اس کا گرو اور اتالیق مقرر ہؤا* یہ برہمن صرف فاضل ہی نہیں۔بلکہ راستی اور دانائی کا بھی ایک عمدہ نمونہ تھا۔جو شخص بدی کرتا۔خواہ وہ کیسا ہی بڑا کیوں نہ ہو۔ اس کو رام شاستری سرزنش کیئے بغیر نہ چھوڑتا اور بڑے رند اوباش تک اس کا رعب مانتے تھے* اس میں محنت کشی۔سرگرمی اور خیر اندیشی بھی بدرجۂ کمال تھی۔اور مرہٹوں میں اب تک اس کا نام عزت کے ساتھ لیا جاتا ہے* مادھوراؤ کے عہد میں اکثر نظام حیدر آباد۔راجۂ برار اور میسور کے نیئے سلطان حیدر علی سے مرہٹوں کے لڑائی جھگڑے رہے۔اور ان میں مرہٹے اکثر فتحمند ہوئے*

اندور کے رئیس ہلکر کے گھرانے میں اہلیا بائی نام ایک عورت مرہٹوں میں بڑی عمدہ اور نیک سیرت حاکم گذری ہے* جب ملہار راؤ ہلکر مرہٹوں میں ۴۲ برس نہایت جوانمردی اور دلیری سے سرداری کرکے ۱۷۶۶ء میں عالم ضعیفی میں انتقال کر گیا۔تو اس کے بعد اس کا پوتا جانشین ہؤا۔کیونکہ اس کا ایک ہی بیٹا تھا۔اور وہ پہلے ہی مرچکا تھا۔ مگر اس لڑکے کی عمر نے بھی وفا نہ کی۔ یہ بھی چند ہی روز بعد مرگیا۔ اس کے بعد ملہار راؤ کی بہو اہلیا بائی فرمانروا ہوئی۔ یہ عورت ایک اعجوبۂ روزگار تھی۔ پیشوا کی صلاح سے اس نے ایک نہایت آزمودہ کار سپاہی تکاجی ہلکر کو جو اس کے خاندان سے کچھ قرابت نہ رکھتا تھا۔اپنا متبنےٰ کیا۔ اسی ٹکاجی کی اولاد اب تک اندور کی فرمانروا ہے* جب اہلیا بائی نے ٹکا جی کو متبنےٰ کر لیا۔تو اس نے تو فوج کی سپہ سالاری سنبھالی۔اور اہلیا بائی ملک کے انتظام میں مصروف ہوئی۔ٹکا جی اہلیا بائی کی ہمیشہ ایسی تعظیم و تکریم کرتا رہا۔ جیسی کہ لائق فرزند کیا کرتے ہیں۔اہلیا بائی بڑی عابدہ

اور رحم دل اور محنت کش عورت تھی۔ اندور یا تو ایک قصبہ تھا یا اس کی سعے سے بڑا دولتمند شہر بن گیا + اہلیا بائی نے تعلیم بھی اچھی طرح پائی تھی۔ اور اس کی طبیعت میں ذکاوت بھی بہت تھی + جب وہ بیوہ ہوئی۔ تو اس کی عمر بیس برس کی تھی۔ پھر تھوڑے ہی عرصے بعد اس کا بیٹا بھی مجنوں ہوکر مر گیا۔ ان حادثوں کا اس پر ساری عمر اثر رہا + ایک بات اس میں ایسی تھی۔ کہ انگلستان کی مشہور ملکہ الزبتھ میں بھی نہ تھی۔ یعنی اس کے ہاں خوشامدیوں کی ہرگز دال نہ گلتی تھی + وہ جب تک جی۔ نہایت پاک طینتی اور خوبی کے ساتھ حکومت کرتی رہی۔ اور اب مالوے میں لوگ اُس کو ایک اوتار سمجھ کر پوجتے ہیں +

مادھو راؤ پیشوا نے ۲۸ برس کی عمر پا کر ۱۷۷۲ء میں انتقال کیا۔ اور اس کے بعد اُس کا چھوٹا بھائی نرائن راؤ پیشوا ہوا۔ اور اس کا چچا رگھوناتھ راؤ اس کا بھی سرپرست رہا۔ مگر تھوڑے عرصے بعد اس کی بد ذات بیوی آنند بائی نے بعض لوگوں کے ساتھ سازش کرکے اس کم عمر پیشوا کو مروا ڈالا + اس وقت مرہٹوں کی فوج نے ایک بار ہندوستان کو پامال کیا۔ اور دلّی پر قبضہ کرکے شاہ عالم ثانی کو بالکل اپنے قابو میں کر لیا + پیشوا کے دربار میں اس وقت نانا فرنویس ایک اعلےٰ رکن اور بڑا عقلمند و ہوشیار اہلکار تھا +

جب نرائن راؤ مارا گیا۔ تو رگھوناتھ راؤ نے لقب پیشوائی اختیار کیا۔ مگر اس سے اُس نے کچھ فائدہ نہ اُٹھایا۔ کیونکہ اوّل تو نرائن راؤ پیشوا کے ہاں اُس کی وفات کے بعد ایک بیٹا پیدا ہوا۔ دوسرے نانا فرنویس اور اور سارے بڑے بڑے مرہٹے سردار رگھوناتھ راؤ کی مخالفت پر متفق تھے +

نرائن راؤ پیشوائے پنجم کی وفات کے بعد اس کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہؤا۔ جس کا نام مادھو راؤ نرائن رکھا گیا۔ اس پر رگھو ناتھ راؤ نے اپنے استقلال و استحکام کے لئے یہ اڑا دیا کہ یہ نرائن راؤ کا بیٹا ہی نہیں ہے۔ اور انگریزوں کو کہ سن کر اپنا طرفدار کر لیا۔ تاکہ وہ اس کی پیشوائی کا حق بحال رہنے کے باب میں اس کی اعانت کریں۔ اس وقت ہند کا گورنر جنرل وارن ہیسٹنگز تھا۔ اس نے اول تو رگھو ناتھ کو مدد دینے سے انکار کیا۔ مگر جب دیکھا۔ کہ انگریزوں کا بڑا مخالف نانا فرنویس فرانسیسوں سے سازش کرتا ہے۔ تو وارن ہیسٹنگز نے رگھو ناتھ راؤ کی اعانت کرنی منظور کر لی۔ اس وجہ سے انگریزوں اور مرہٹوں کی باہم لڑائی ہوئی۔ اور یہ مرہٹوں کی اول لڑائی کہلاتی ہے۔ انگریزوں نے جس وقت اس لڑائی کی تیاری کی۔ اس وقت موقع اچھا نہ تھا۔ کیونکہ حیدر علی سلطان میسور اور نظام حیدر آباد اور سیندھیا اور مرہٹے سرداروں نے فوراً ان پر ایک ساتھ حملہ کیا۔ اس لڑائی کے یہ واقعات بڑے ہیں۔

اوّل کرنیل گاڈرڈ ایک تھوڑی سی انگریزی فوج اپنے ہمراہ لے کر کلکتے سے چلا۔ اور کوچ بہ کوچ ہندوستان طے کر کے ۱۷۸۰ء میں سورت پہنچا۔ اور پھر سیندھیا اور ہلکر دونوں کی فوجوں کو میدان سے ہٹا دیا۔ اور بعدازاں قلعۂ بسین کو ہلا کر کے فتح کر لیا۔

دوم مقام ودگام پر ۱۷۷۹ء میں ایک بڑی ہتک کا عہد نامہ تحریر ہؤا جس کے ذریعے سے فوج بمبئی احاطہ کی ایک چھوٹی سی جمعیت نے مرہٹوں کے نرغے سے مخلصی پائی۔

مرہٹوں کی اس لڑائی کے اختتام پر ۱۷۸۲ء میں انگریزوں اور

مرہٹوں کے باہم مقام سالبئی پر عہد نامہ ہؤا۔ جس کی بڑی شرطیں مرہٹوں کی طرف سے تو یہ تھیں۔ کہ پرتگیزوں کے سوا اور سب اہل فرنگ یعنی فرانسیس وغیرہ مرہٹوں کے علاقے میں رہنے نہ پائینگے۔ اور حیدر علی نے جو تھوڑا سا ملک انگریزوں کا فتح کر لیا ہے۔ وہ اس سے واپس کرایا جائیگا۔ اور انگریزوں نے یہ شرط کی کہ اگر مرہٹے رگھو ناتھ راؤ کی پنشن مقرر کر دینگے اور جہاں اُس کا جی چاہے۔ اُس کو رہنے کی اجازت دینگے۔ تو ہم نابالغ مادھو راؤ نرائن کو پیشوا تسلیم کر لینگے ❊

اس پیشوا کے زمانۂ نابالغی کا ایک یہ واقعہ بڑا مشہور ہے۔ کہ مہادا جی سیندھیا کا اختیار بہت بڑھ گیا۔ اور اس نے دلّی میں ایسا غلبہ و اقتدار پیدا کیا۔ کہ کسی کو اُس کے سامنے سر اُٹھانے کی مجال نہ رہی اور پھر ہوتے ہوتے سارے مرہٹے سرداروں میں بھی نہایت زبردست اور آخر خود مختار ہو گیا۔ اور پیشوا کے تابع نہ رہا۔ پھر جب مہادا جی مر گیا۔ تو پیشوا کے وزیر نانا فرنویس کو مرہٹوں میں بڑا اقتدار اور اختیار حاصل ہؤا ❊ اس نے تھوڑے ہی عرصے بعد نظام حیدر آباد سے اس بنا پر لڑائی چھیڑی۔ کہ اودگیر کی لڑائی کے بعد جو خراج اس نے دینا منظور کیا تھا۔ وہ برابر ادا نہیں کیا ❊ اس لڑائی میں مرہٹوں کے سارے بڑے بڑے سردار پیشوا کے جھنڈے تلے حاضر تھے۔ اور اس کے بعد پھر کبھی ایسا اتفاق نہیں ہؤا۔ غرض کھرولا کے میدان میں مرہٹوں نے ۱۷۹۵ء میں نظام پر فتح پائی۔ مگر یہ فتح مرہٹوں کو چنداں جوانمردی کے باعث نصیب نہیں ہوئی۔ بلکہ بڑی وجہ یہ ہوئی۔ کہ نظام کی فوج میں کچھ ایسی ہل چل مچ گئی۔ کہ خود بخود میدان سے قدم اکھڑ گئے۔ اور نظام کو چار ناچار مرہٹوں سے صلح کرنی اور اپنے ایک اہلکار

معاصر الملک کو جو مرہٹوں کے دعوے کی مخالفت کرتا تھا۔ ان کے حوالے
کرنا پڑا* اس فتح کے بعد پیشوا کچھ اداس سا نظر آیا۔ اور جب نانا فرنویس
نے اس کا سبب دریافت کیا۔ تو حالانکہ پیشوا کی عمر اس وقت صرف ۲۱
برس کی تھی۔ مگر اس نے ایک بڑا معقول جواب یہ دیا۔ کہ مجھ کو
طرفین کی بے عزتی پر افسوس آتا ہے۔ کہ ادھر تو نظام نے باوجودیکہ
ہماری طرف سے کچھ معرکہ آرائی نہیں ہوئی۔ اس طرح کم ہمتی سے شکست مان
لی۔ اور ادھر ہمارے سردار۔ حالانکہ ان سے کچھ شجاعت و مردانگی ظہور
میں نہیں آئی۔ خواہ مخواہ ڈینگیں مارتے ہیں۔ اور پھولے نہیں سماتے*

اس لڑائی کے تھوڑے دن بعد ۱۷۹۵ء میں پیشوا نے جھونجل
میں آن کر خودکشی کی۔ اور اس کی وجہ یہ ہوئی۔ کہ اس نوجوان
پیشوا کی رگھوناتھ راؤ کے بیٹے باجی راؤ سے بڑی گہری دوستی تھی۔
اور نانا فرنویس کو جو اس وقت اقتدار مطلق رکھتا تھا۔ ان دونو
کا اختلاط سخت ناگوار تھا۔ اس لئے اس نے پیشوا کا باجی راؤ
سے ملنا جلنا بند کر دیا۔ اس پر پیشوا محل کی چھت پر
سے گر کر مر گیا*

جب مادھو راؤ نرائن پیشوائے ششم مر گیا۔ تو بڑے جھگڑے فساد
کے بعد رگھوناتھ راؤ کا بیٹا باجی راؤ مسند پیشوائی پر متمکن ہوا۔ اور
اسی سال تکاجی ہلکر کا بیٹا جسونت راؤ اندور کی گدّی پر بیٹھا۔ اس
کی دولت راؤ سیندھیا اور پیشوا سے مدت تک لڑائی ہوتی رہی۔
آخر اس نے پیشوا کا ایسا ناک میں دم کیا۔ کہ پیشوا نے
بھاگ کر انگریزوں کے پاس پناہ لی۔ اور پھر ۱۸۰۲ء میں اس کے
اور انگریزوں کے باہم ایک [illegible] ہوا جو [illegible] بسین کہلاتا ہے*

اس سے انگریزوں کی سیندھیا اور راجۂ برار سے لڑائی ٹھن گئی۔ یہ مرہٹوں کی دوسری لڑائی تھی ۔ باجی راؤ نے عہد نامۂ بسین میں یہ شرطیں منظور کیں ۔ اوّل میں اپنے علاقے میں اس کی حفاظت کے لئے ایک انگریزی فوج رکھونگا۔ اور اس کے خرچ کے لئے ۲۶ لاکھ روپے سالانہ ادا کرونگا ۔ دوم کسی فرنگی کو جو انگریزوں کی مخالف قوم میں سے ہوگا۔ اپنی عملداری میں قدم نہ رکھنے دونگا ۔ سوم سورت پر مجھ کو جو کچھ دعوے ہے۔ اُس سے دست بردار ہونگا۔ اور نظام اور گائکواڑ سے جو میرا تنازع ہے۔ اُس میں انگریز جو فیصلہ کر دیں۔ مجھ کو بسر و چشم منظور ہے ۔ چہارم میں سرکار انگلشیہ کی وفاداری اور رفاقت میں ہمیشہ ثابت قدم رہونگا ۔ ان سب شرائط کی عوض سرکار انگریزی نے اس کی یہ دلجمعی کی۔ کہ تمہاری ریاست اور جان و مال کی ہر طرح حمایت و حفاظت کیجائیگی ۔

**انگریزوں کی مرہٹوں سے دوسری لڑائی**

جس وقت مرہٹوں کی دوسری لڑائی شروع ہوئی۔ اس وقت ہند کا گورنر جنرل ایک بڑا لائق و فائق انگریز تھا۔ جس کا نام لارڈ ولزلی تھا۔ اور دو بڑے لئیق سپہ سالار اس کی نیابت میں تھے ۔ ان میں سے ایک تو اس کا بھائی جرنیل ولزلی تھا۔ جس نے پیچھے ڈیوک آو ولنگ ٹن خطاب پایا۔ اور انگلستان کا نہایت عمدہ سپہ سالار ہوا۔ اور دوسرا لارڈ لیک اور ان کے مخالف و حریف دولت راؤ سیندھیا اور راگھوجی بھونسلا والئے برار تھے ۔

**جنگ اسّی**

اس جنگ میں اوّل بڑا میدان جو جرنیل ولزلی نے مارا۔ وہ اسّی کا میدان تھا۔ یہ مقام برار اور خاندیس کی حدود پر واقع ہے ۔ سیندھیا اور راگھوجی بھونسلا دونو فوج انگریزی کے سامنے تاب مقاومت نہ لاکر بھاگ گئے۔ انگریزوں کی ایک تہائی فوج تو ضرور اس لڑائی

میں کام آئی - مگر اُنہوں نے کامل فتح پائی +

اس جنگ میں انگریزوں نے مرہٹوں سے بہت سے شہر اور قلعے بزور شمشیر فتح کر لئے - مگر یہاں ہم صرف دو بڑی لڑائیوں کا ذکر کرتے ہیں - جو دلّی اور لاسواری پر ہوئیں - یہ دونو مہمیں لارڈ لیک نے فتح کیں + دلّی کی لڑائی میں سیندھیا کی طرف سے اس کا فراسیسی جرنیل بورکین مقابلے پر تھا - لارڈ لیک نے ۱۸۰۳ء میں اس کو شکست فاش دی - اور دلّی فتح کر کے شاہ عالم بادشاہ دہلی کو جو مدّت سے مرہٹوں کے پنجے میں پھنسا ہوا تھا - اپنی حفاظت میں لے لیا + اسی سال لارڈ لیک نے لاسواری کے میدان پر فوج مرہٹہ کو ایک اور بڑی شکست دی - اس لئے سال ختم ہونے سے پہلے سیندھیا اور راجۂ برار دونو نے انگریزوں کے آگے ہتھیار ڈال دئے - اور اپنا بہت سا علاقہ نذر کیا +

انگریزوں اور مرہٹوں کی باہم جو دوسری لڑائی ہوئی تھی - اس میں جسونت راؤ ہلکر شریک نہ تھا - مگر دوسرے سال اس نے بھی فساد پر کمر باندھی - اس لئے ۱۸۰۴ء میں مرہٹوں کی تیسری لڑائی شروع ہوئی - اس میں بھی انگریزی فوج نے بہت سے قلعے فتح کئے - ایک بھرت پور کے قلعۂ مستحکم کی تسخیر میں ضرور ناکام رہے - مگر پھر بھی وہاں کے راجہ پر انگریزوں کا ایسا خوف چھایا - کہ اس نے ان سے عہد و پیمان کر کے ہلکر کا ساتھ چھوڑ دیا - اور ۲۰ لاکھ روپے نذر کئے - آخر ہلکر خود پنجاب کی طرف بھاگ آیا - اور پھر اس کی انگریزوں سے صلح ہو گئی + اس لڑائی میں قلعہ ڈیک پر جو معرکہ ہوا - وہ نہایت

تیسرے باب کی اخیر فصل دیکھو +

مشہور ہے - اس میں انگریزوں کو کامل فتح ہوئی - اور بہت سی توپیں
ہاتھ آئیں - مگر ان کا بہادر جرنیل فریزر کام آیا *

**مرہٹوں کے زوال کے اسباب**

مرہٹوں کا جو حال اوپر لکھا گیا ہے - اس سے واضح ہے کہ
انگریزوں نے ان کے سارے بڑے بڑے سرداروں کو کس طرح
پست کرکے مطیع کیا - ان کا اور باقی حال ہند کے گورنر جنرلوں
کے حالات کے ساتھ اخیر میں مختصراً بیان کیا جائیگا - یہاں صرف
اتنا اور ذکر کیا جاتا ہے - کہ مرہٹوں کے اقتدار میں کن باعثوں
سے زوال آیا * اوّل باعث تو یہ ہے - کہ مہادا جی سیندھیا کو
اس قدر عظمت و اقتدار حاصل ہؤا - کہ وہ پیشوا کی اطاعت سے
باہر ہو کر اس کا حریف ہو گیا * دوم نرائن راؤ پیشوا کی وفات
پیہ مرہٹوں میں نفاق پیدا ہو گیا اور رگھو ناتھ راؤ نانا فرنویس - باجی راو ثانی
جسونت راؤ ہلکر اور دولت راؤ سیندھیا کے لڑائی جھگڑوں سے مرہٹوں
کا جتھا بالکل ٹوٹ گیا * سوم خود اس جتھے ہی میں ایسے اسباب
موجود تھے - جن سے اس میں تفرقہ پڑنا اور پھر اس وجہ سے
ضعف آ جانا کچھ تعجب کی بات نہ تھی - کیونکہ پیشوا اور اس کے
مشیر تو قوم کے برہمن اور اونچی ذات کے تھے - اور سیندھیا
اور ہلکر اور راگھو جی بھونسلا نیچ قوم کے مرہٹے تھے * چہارم
شاہ عالم ثانی اب انگریزوں کی حمایت میں تھا - اور ان کے زمانے
میں ممکن نہ تھا - کہ وہ خرابیاں اور بد انتظامیاں جن سے مرہٹوں
کو عروج حاصل ہؤا تھا - موجود رہیں *

# پانچواں باب

## اہل فرنگ کی ابتدائی مہمات

یورپ کی اقوام مفصلۂ ذیل نے مختلف زمانوں میں ہند کے اندر اپنی بستیاں بنا کر اپنا قدم استحکام سے جمایا + اوّل پرتگیز یعنی اہل پرتگال۔ دوم ولندیز یعنی اہل ہالینڈ۔ سوم ڈینز یعنی اہل ڈنمارک۔ چہارم انگریز یعنی اہل انگلستان اور پنجم فرانسیس یعنی اہل فرانس + ان میں سے خدا نے انگریزوں کو تو وہ اقبال و قدرت عطا کی۔ جس سے ہند پر ان کا کامل تسلط ہو گیا۔ اور انجام کار یہی یہاں کے بادشاہ بنے۔ مگر پرتگیزوں اور فرانسیسوں نے بھی ہند میں بہت کچھ عروج پایا ہے + ابتدا میں تو یہ سب قومیں یہاں صرف تجارت کے لئے آئیں۔ اور اسی غرض سے بستیاں بنائیں۔ مگر پرتگیزوں نے چند ہی روز بعد یہ چاہا کہ ہند میں اپنی سلطنت قائم کریں + تاریخ یورپ کے وسطی زمانے میں جو آٹھویں صدی سے پندرھویں صدی تک سمجھا جاتا ہے۔ یورپ کی ہند سے اکثر اس طریق پر تجارت رہی کہ بحیرۂ روم کے کنارے جو قومیں آباد تھیں۔ وہ مُلک مصر اور شام کی بندرگاہوں میں آ کر ہند کی اجناس جو فارس یا بحیرۂ قلزم کی راہ سے وہاں آتی تھیں۔ خرید کر لے جاتی تھیں + ان قوموں میں سے اخیر میں اہل وینس اور جنیوا اس تجارت میں بڑے سرگرم رہے۔ پندرھویں صدی میں پرتگیزوں نے علم جہاز رانی میں علم یکتائی بلند کرلیا۔ اور ۱۴۹۸ء میں ان میں

سے ایک صاحب کمال نا خدا نے جس کا نام واسکوڈے گاما تھا۔ ساحل برّاعظم افریقہ کے گرد ہو کر ہند کا بحری رستہ دریافت کیا + یہ پرتگیزوں کی بڑی خوش طالعی تھی۔ کیونکہ جس قدر تجارت ایشیا اور یورپ میں ہوتی تھی۔ وہ سب اب سے پرتگیزوں کے ہاتھ میں آ گئی۔ اور بہت عرصے تک انہیں کے قبضے میں رہی + واسکوڈے گاما ہند میں اوّل کلی کوٹ پر پہنچا۔ یہ مقام گوآ اور کوچین کے مابین ساحل ملیبار پر واقع ہے۔ اس وقت یہ ایک چھوٹے سے رئیس زمورن کی ریاست سے متعلق تھا + پرتگیزوں نے اوّل اپنی بستیاں اسی ساحل پر بنانی شروع کیں۔ اور ہند کے راجاؤں نے ہر چند مزاحمت کی۔ مگر ایک پیش نہ گئی +

ال بوکرک اعظم

پھر ہوتے ہوتے پرتگیزوں کی بستیاں ہند میں بڑھ گئیں۔ اس وجہ سے شاہ پرتگال نے یہ مصلحت سمجھی۔ کہ اپنا ایک نائب ہند میں مقرر کرے۔ جو ان سب بستیوں کا فرماں روا رہے۔ اور ہند کے راجاؤں اور بادشاہوں سے جو لڑائی بھڑائی ہو۔ اس کا بھی اہتمام کرے۔ غرض دوسرا نائب ال بوکرک اعظم [illegible] میں یہاں آیا۔ اور اُس نے اوّل تو گوآ فتح کیا۔ جو آج کے دن تک پرتگیزوں کے پاس ہے۔ اور پھر اور بہت سے مقاموں پر تسلط کیا۔ مگر شاہ پرتگال نے بڑی ناشکری سے اس کو عالم ضعیفی میں عہدے سے موقوف کر دیا +

اہل پرتگال کی سلطنت کا عروج و زوال

ہند میں پرتگیزوں کی حکومت کو ال بوکرک کے عہد میں سب سے زیادہ اقتدار اور رونق حاصل رہی۔ اور اہل پرتگال نے اس نامور سردار کے جیتے جی تو اس کی کچھ قدر نہ کی۔ مگر مرنے کے بعد اس کی خوبیوں سے واقف ہوکر ال بوکرک اعظم اس کا خطاب مقرر کیا۔ ال بوکرک کے بعد ستّر برس کے عرصے میں چند شہر اور تجارت

کی کوٹھیاں اور پرتگیزوں کی عملداری میں بڑھ گئیں۔ مگر یہ کچھ عمدہ نہیں تھیں۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہند میں پرتگیزوں کی سلطنت خاص کر بحری اعتبار سے تھی۔ یعنی وہ ہند کے بحیروں کے گویا مالک تھے۔ اور ان کے بیڑوں کو کوئی آنکھ بھر کر نہ دیکھ سکتا تھا۔ اور بہت سی بڑی عمدہ بندرگاہیں ان کے پاس تھیں۔ جہاں سے وہ دور دور کی تجارت بھگتایا کرتے تھے۔ اور اس ساری تجارت کی حفاظت کے لیئے ان کے جنگی بیڑے موجود تھے۔ یہ بندرگاہیں سب ایک جگہ نہ تھیں۔ بلکہ افریقہ کے مشرقی کے ساحل اور جزیرہ ہرمز سے لیکر جزیرہ نمائے ملایا اور مجمع الجزائر مشرقی تک پھیل رہی تھیں۔ جب سولھویں صدی کے انجام میں ان کی سلطنت ہند کو زوال آیا۔ تو اس وقت ان کے یہ علاقے مشہور تھے۔ گوا اور بعض چھوٹی چھوٹی بندرگاہیں ہند کے ساحل مغربی پر۔ اور جزیرۂ سنگلدیپ اور جزیرہ نمائے ملایا میں ملکا۔ ان کے علاوہ بنگالے میں بھی ان کی چند بستیاں بڑے موقع کی تھیں۔ جن میں سے ہگلی اور چاٹ گاؤں عمدہ تھیں۔ اسی طرح گجرات میں بندرگاہ دیو اور بعض چھوٹے چھوٹے مقام اور بھی پرتگیزوں کے پاس تھے۔ یہ سب مقام تو بیشک پرتگیزوں کی عملداری میں تھے۔ مگر ان کے آس پاس کا علاقہ چند کوس سے زیادہ ان کی حکومت میں نہ تھا۔ غرض ان کی حکومت ان کی تجارتی کوٹھیوں اور آبادیوں کی حدود ہی تک رہتی تھی۔

ولندیزوں کا ہند میں آنا

سولھویں صدی کے اخیر میں ہالینڈ کے بہادر جہاز رانوں کو بھی یہ امنگ ہوئی۔ کہ ایک عرصے سے پرتگیز ہند کی تجارت سے مالا مال ہو رہے ہیں۔ آؤ۔ اب ہم بھی وہاں چلیں۔ اور اس ملک کی تجارت سے ہاتھ رنگیں۔ یہ دھن باندھ کر وہ ہند کی طرف آئے۔ اور پچاس برس کے عرصے میں انہوں نے پرتگیزوں سے کئی بستیاں چھین لیں اور

یا تو پرتگیز ہند کے ساحل بحر پر حکمران تھے۔ یا اب اہل ہالینڈ کا بحری اقتدار سب پر غالب ہو گیا۔ بنگالے میں جو چنسرا نام ایک مقام ہے۔ وہ ان لوگوں کی حکومت کا صدر تھا۔ مگر ان کی حکومت بہت عرصہ تک نہیں رہی۔ اور اب ان کو ایک ایسی ہمسر قوم سے آن کر مقابلہ پڑا۔ جو اہل پرتگال سے کہیں زیادہ زبردست تھی۔ یعنی اب اُن کی اہل انگلستان سے مٹ بھیڑ ہوئی۔ کیونکہ چند روز سے انگریز بھی ہند میں اپنے قدم جمانے لگے تھے +

ہند کی راہ میں انگریزوں کی اوّل کوششیں

جس طرح ولندیزوں نے اوّل اوّل شمال مشرقی راہ سے بحر شمالی میں ہوکر۔ یا اس کے مقابل شمال مغربی رستے سے امریکہ کے شمالی کنارے کنارے ہند کو آنے کا قصد کیا تھا۔ اسی طرح انگریزوں نے بھی کیا۔ چنانچہ کئی بار ان کے جہاز اس طرف روانہ ہوئے۔ مگر بہت سی جانیں بھی تلف ہوئیں۔ اور روپیہ بھی ضائع ہوا۔ اور پھر بھی ان مہموں سے کچھ کامیابی نہ ہوئی +

اس کے بعد راس امید کے سیدھے رستے سے انگریزوں کا اوّل بیڑا ہند کی طرف ۱۵۹۱ء میں روانہ ہوا۔ اس کا سردار لین کاسٹر تھا۔ مگر یہ بیڑا بھی منزل مقصود تک نہ پہنچا۔ بلکہ اس نے اپنے ارادۂ خاص سے منحرف ہوکر سمندر میں لوٹ مار شروع کر دی۔ اور اس سفر کا انجام اچھا نہ ہوا۔ سارے جہاز یا غارت ہو گئے یا اُن کو لوگ چھوڑ چھوڑ کر بھاگ گئے۔ لیکن اس ناکامی پر بھی انگریزوں کی ہمت نہ ٹوٹی اور ۱۶۰۰ء میں انگلستان کی ملکہ الزبتھ کے حکم سے انگریزوں کی ایسٹ انڈیا کمپنی[1] قائم ہوئی +

[1] ایسٹ انڈیا کمپنی انگلستان کے سوداگروں اور ساہوکاروں کے اس گروہ کا نام ہے جنہوں نے متفق ہوکر ملکہ الزبتھ سے ہند کی تجارت کے لئے فرمان حاصل کیا۔ ان سوداگروں کے سوا اور کوئی انگریز تجارت نہیں کر سکتا تھا +

واضح ہو۔ کہ اس کے اٹھانویں برس بعد ایک اور کمپنی کھڑی ہوئی + اور دس برس کے بعد ۱۷۰۸ء میں پرانی اور نئی دونو کمپنیاں ملکر ایک کمپنی بن گئی + انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی نے بھی اپنا پہلا بیڑا ۱۶۰۱ء میں اُسی لیین کاسٹر کے ماتحت ہند کو روانہ کیا۔ یہ سفر بڑا با مراد ہوُا۔ اور اس سے ایسی تقویت ہوئی۔ کہ اس کے چند ہی روز بعد کمپنی نے اور انگریزی بیڑے ہند کو بھیجے +

اس کے بعد جہانگیر نے انگریزوں کو اپنے ملک میں چار کوٹھیاں بنانے کی اجازت دی اور سرطامس رو کی سفارت سے انگریزی تجارت کا سلسلہ ہند میں زیادہ مستحکم ہو گیا۔ اور مقام سورت مدت تک ان کی بڑی تجارت گاہ رہا + پھر ۱۶۳۶ء میں شاہجہاں نے ایک انگریزی ڈاکٹر کو جس کا نام باٹن تھا۔ اپنی بیٹی کے معالجے کے لئے سورت سے بلایا۔ اور خدا نے اس کے ہاتھ سے شاہزادی کو شفا بخشی۔ اس کے صلے میں بادشاہ نے باٹن کو کمپنی کے لئے بڑے بڑے تجارتی حقوق عطا کئے۔ پھر اس نے صوبہ دار بنگالہ کو اپنی حذاقت دکھاکر اس سے بھی ایسا ہی انعام حاصل کیا + تھوڑے دن بعد ۱۶۴۰ء میں رام راجا والئے بیجا نگر کے بھائی نے انگریزوں کو وہ زمین عنایت کی۔ جس پر شہر مدراس واقع ہے۔ پھر شاہ چارلس اوّل کے حکم سے وہاں ایک قلعہ بنا جس کا نام قلعۂ سینٹ جارج رکھا گیا۔ کچھ عرصے بعد بہ مقام ساحل کارو منڈل کے علاقۂ انگریزی کا صدر قرار پایا۔ بمبئی شاہ پرتگال کی طرف سے چارلس ثانی بادشاہ انگلستان کی ملکہ کے جہیز میں ملا۔ اور بادشاہ نے اس کو ۱۶۶۸ء میں کمپنی کے حوالے کر دیا۔ اور اب سورت کی جگہ احاطۂ ساحل مغربی کا صدر بمبئی قرار پایا +

ابتدا میں انگریزوں کی تجارت مچھلی بندر میں تو ہوُا ہی کرتی تھی۔ پھر اُن کو ۱۶۳۳ء میں بالیسور کے قریب مقام پیپلی پر بھی تجارت کی کوٹھی بنانے

کی اجازت ہو گئی - اور کچھ مدت بعد ۱۶۵۶ء میں ہگلی میں بھی انہوں
نے کوٹھی اور قلعہ بنا لیا - مگر پھر جو اُنہوں نے کچھ دست تعدی دراز
کیا - تو اورنگ زیب نے ۱۶۰۶ء میں ادھر ہگلی - قاسم بازار اور پٹنے سے اور
ادھر بمبئی کے سوا سورت اور اور سب مقاموں سے اُن کو نکال دیا ÷ اس کے
بعد ۱۶۹۶ء میں انگریزوں نے اورنگ زیب کے پوتے عظیم الشان کی اجازت
سے چتانتی - کالکتہ اور گوبند پور ان کے مالکوں سے خرید لئے - اور پھر اُنہوں
نے اجازت لیکر وہاں ایک قلعہ بھی بنا لیا - اور اس کا نام اپنے بادشاہ ولیم
ثالث کی یادگار میں فورٹ ولیم رکھا ÷ اب سے ۱۷۵۶ء تک کلکتے میں یہ
کیفیت رہی - کہ نواب مرشد آباد تو یہ چاہتا تھا ÷ کہ تاجران انگریزی سے
جس طرح بنے - جبراً و قہراً روپیہ لے - اور وہ یہ کوشش کرتے تھے - کہ کسی طرح
ہم پر اس کا قابو نہ چلے - چنانچہ اُنہوں نے ۱۷۱۶ء میں بادشاہ فرخ سیر کے پاس
اپنے وکیل بھیجے - کہ عاملان ہندوستانی کے پنجۂ ظلم و ستم سے ان کی مخلصی کرائے -
اور ان کا یہ تیر نشانے پر بیٹھا - پس اب انہوں نے کلکتے کا ایک علیحدہ احاطہ قرار دیا ÷
اس وقت ہند میں انگریزی علاقوں کے تین احاطے تھے - ایک تو احاطۂ سورت جو پیچھے
بمبئی احاطہ قرار پایا - دوسرا مدراس احاطہ - تیسرا احاطۂ کلکتہ ÷ واضح رہے - کہ لفظ پریسیڈنسی
جس کا ترجمہ احاطہ کیا جاتا ہے - اصل میں اس سے یہ مراد تھی - کہ وہاں کی کوٹھی
کا مہتمم اس حصۂ ملک کی سب ماتحت کوٹھیوں کا حاکم اعلےٰ ہوتا تھا ÷ ایک دفعہ ۱۷۴۲ء
میں مرہٹوں نے بنگالے پر حملہ کرکے انگریزوں سے چوتھ مانگی - جب یہ جھگڑا رفع
ہو گیا - تو انگریزوں نے اس خیال سے کہ مبادا یہ وبال پھر آئے - کلکتے کے
گرد حفاظت کے لئے ایک خندق بنائی - جس کا نام اب تک مرہٹہ خندق ہے ÷
فرانسیسوں نے اول ۱۶۰۴ء میں ہند کی طرف قصد کیا - اور پھر
ایک مدت بعد اُن کی ایسٹ انڈیا کمپنی قائم ہوئی ÷ ہند میں فرانسیسی

حکومت کا قائم کرنے والا در حقیقت اُن کا ایک گورنر مارٹن نام ہؤا ہے۔ اُس نے پانڈی چری کو جو جنوب مشرقی ساحل پر واقع ہے۔ راجۂ بیجا پور سے خریدا۔ کچھ مدت بعد ولندیزوں نے ایک بار اورنگ زیب کے سرداروں کو رشوت دیکر فرانسیسوں کو اس مقام سے نکال دیا۔ مگر وہ فرانسیسوں کے پھر ہاتھ آ گیا۔ اور اب مارٹن نے اس کو خوب طرح مضبوط اور وسیع کرکے ایک بڑی تجارتگاہ بنا دیا۔ پھر فرانسیسوں نے ۱۶۸۸ء میں اورنگ زیب سے مقام چندر نگر جو دریائے ہگلی پر کلکتے سے اوپر کی طرف واقع ہے۔ تجارتی کوٹھی کے واسطے لیا۔ اور اس کے بعد اور بھی کئی مقام ان کے ہاتھ لگے۔

ہند کے فرانسیسی سرداروں میں ڈوپلے بڑا مدبّر و منتظم گنا ہے۔ دس سال تو وہ چندر نگر کا گورنر رہا۔ پھر ۱۷۴۱ء میں پانڈی چری کا گورنر اور ہند کے کل فرانسیسی علاقے کا گورنر جنرل ہو گیا۔ اور یہ عہدہ پاتے ہی ہند سے انگریزوں کو نکالنے اور فرانسیسی سلطنت قائم کرنے کی تدبیر کرنے لگا۔ پھر چند ہی روز میں ایک ایسا موقع اس کے ہاتھ آیا۔ کہ اس نے اس منصوبے کو پورا کرنے کی کوشش کی۔ وہ موقع یہ تھا۔ کہ ۱۷۴۰ء میں یورپ کے اندر انگریزوں اور فرانسیسوں کے باہم لڑائی شروع ہوئی اور آٹھ برس تک رہی۔

# چھٹا باب

## انگریزوں کی ابتدائی حکومت

## پہلی فصل - انگریزوں اور فرانسیسوں کی ملک کرناٹک میں لڑائی

پانچواں باب

انگریزوں اور فرانسیسوں میں جو لڑائی ۱۷۴۶ء میں شروع ہوئی۔ وہ اکثر ملک کرناٹک ہی میں ہوتی رہی۔ اور جب تک انگریزوں نے ۱۷۶۱ء میں پانڈی چری کو خاطر خواہ فتح نہ کر لیا۔ رفع نہ ہوئی + اوّل اوّل فرانسیسوں کا پاسا خوب زبر رہا۔ کیونکہ ان کے مشہور سوار ڈوپلے اور نامی جرنیل لابورڈو نے مل کر ۱۷۴۶ء میں مدراس کو جو اس علاقے میں انگریزوں کا صدر مقام تھا۔ فتح کر لیا +

نظام الملک جس کا اوپر کئی بار ذکر آ چکا ہے۔ نام کو تو دکن میں سلطنت مغلیہ کی طرف سے صرف صوبہ دار تھا۔ مگر حقیقت میں وہ مدت سے حیدرآباد کا رئیس خود مختار ہو گیا تھا + اسی طرح کرناٹک کا نواب بھی خود مختار بن گیا تھا۔ مگر دوست علی کو جو کرناٹک کا پہلا خود مختار نواب تھا۔ مرہٹوں نے شکست دے کر قتل کیا۔ اور اُس کے داماد چندا صاحب کو قید کر لیا + اس کے بعد ۱۷۴۳ء میں نظام حیدر آباد کا ایک سردار جس کا نام انور الدین تھا۔ نواب کرناٹک مقرر ہوا +

جب مدراس کو فرانسیس فتح کر چکے۔ تو تھوڑے عرصے بعد انور الدین نے ان سے کہا۔ کہ یہ شہر مجھ کو دیدو + ڈوپلے نے اس سے انکار کیا۔ اس پر نواب نے اپنے بیٹے کو دس ہزار فوج کے ساتھ مدراس کو روانہ کیا۔ کہ فرانسیسوں سے زبردستی مدراس چھین لے + ڈوپلے نے پاراڈیس کو جو ایک بڑا لائق افسر اور بہادر و کاردان سپہ سالار تھا۔ نواب کرناٹک کے مقابلے پر بھیجا + فرانسیسوں کی اس لڑائی میں پورے ایک ہزار جوان بھی نہ تھے۔ تو بھی انہوں نے نواب کے لشکر عظیم کے دھوئیں بکھیر دئے + اس لڑائی سے ضمناً بڑے بڑے نتیجے پیدا ہوئے۔ کیونکہ اس سے اہل فرنگ اور سرداران ہند دونو کو یہ بات بخوبی معلوم ہوگئی۔ کہ روسائے ہند کی سپاہ ہندوستانی

کتنی ہی کیوں نہ ہو۔ فرنگیوں کے سامنے کچھ حقیقت نہیں رکھتی ٭

اس لڑائی کے بعد پارڈیس مدراس کا گورنر مقرر ہوا۔ مگر چند ہی روز میں انگریزوں کی کمک کو ایک زبردست بیڑا آ پہنچا۔ جس کی مدد سے اُنہوں نے فراسیسوں کو مدراس سے نکال دیا۔ بلکہ ان کے صدر مقام پانڈی چری کا محاصرہ کر لیا ٭ اس کے بعد تھوڑی مدت تک انگریزوں اور فراسیسوں میں صلح رہی۔ اور دونو نے جو جو مقام ایک دوسرے سے فتح کئے تھے۔ واپس کر دئے۔ تاکہ جو صورت لڑائی سے پہلے تھی۔ پھر وہی قائم ہو جائے ٭

نظام الملک کی وفات

سنہ ۱۷۴۸ء میں نظام الملک نے ایک سو چار برس کی عمر میں وفات پائی۔ اور اب اس کے بیٹوں میں ریاست حیدرآباد کی نسبت تنازع ہوا ٭ چھوٹے بیٹے ناصر جنگ نے اپنے بڑے بھائی مظفر جنگ کو ریاست سے نکال دیا۔ اور مرہٹوں سے مدد مانگنے ستارا آیا۔ اور یہاں چندا صاحب سے اس کی کمال دوستی ہو گئی ٭ چندا صاحب اگرچہ ستارا میں مرہٹوں کا قیدی تھا۔ مگر اس استحقاق سے کہ دوست علی کا داماد تھا۔ کرناٹک کی نوابی کے دعوے پر بدستور اڑا ہوا تھا ٭ فراسیس مظفر جنگ اور چندا صاحب دونو کے حامی و مددگار ہو گئے۔ چنانچہ ڈوپلے نے مرہٹوں کو روپیہ دیکر چندا صاحب کو ان کی قید سے چھڑا لیا۔ اور اپنی فراسیسی سپاہ مظفر جنگ اور چندا صاحب کی فوجوں کے ساتھ شامل کرکے لڑائی پر چڑھا ٭ انورالدین کو مقام امبور پر شکست ہوئی۔ اور وہ اس کا بڑا بیٹا لڑائی میں کام آئے ٭ اس مشہور معرکے میں فراسیسی فوج کا جرنیل بوسے تھا۔ جو ایک بڑا مشہور افسر گزرا ہے ٭ اب کچھ عرصے تک مظفر جنگ صوبہ دار دکن اور چندا صاحب نواب کرناٹک رہا۔ مگر ان کا عروج کچھ بہت عرصے تک نہیں رہا ٭ تھوڑے ہی دن بعد انورالدین کے چھوٹے بیٹے محمد علی نے تباہ و خستہ ہو کر نوابئے

کرناٹک کے لئے انگریزوں سے اعانت چاہی اور ناصر جنگ صوبہ دارئے دکن کا دعویدار ہؤا۔ پس اب ایک طرف تو محمد علی اور ناصر جنگ تھے۔ جن کے حامی انگریز بنے۔ اور دوسری طرف چندا صاحب اور مظفر جنگ تھے۔ جن کے مددگار فرانسیس ہوئے۔ اور ان دونو میں لڑائی چھڑی +

اس لڑائی میں کبھی ایک ور ہو جاتا۔ اور کبھی دوسرا زبر۔ خلاصہ یہ۔ کہ ناصر جنگ صوبہ دار دکن تو ہؤا۔ مگر دوسری لڑائی میں مارا گیا۔ اور پھر مظفر جنگ اس منصب پر بحال ہوگیا۔ لیکن آخر وہ بھی مقتول ہؤا۔ اور انجام کار فرانسیسوں نے نظام الملک کے ایک اور چھوٹے بیٹے صلابت جنگ کو مسند پر بٹھایا۔ اور بوسے کی مدد سے صلابت جنگ اورنگ آباد میں صوبہ دارئے دکن پر قائم رہا۔ اور اس نے چندا صاحب کو نواب کرناٹک مقرر کر دیا +

اس جنگ میں فرانسیسی فوج نے بوسے کے ماتحت بڑے بڑے نمایاں کام کئے۔ اور بوسے نے قلعۂ جنجی کو جو کرناٹک میں سب سے زیادہ مضبوط ہے۔ ۱۷۵۰ء میں ۲۴ گھنٹے کے اندر فتح کر لیا +

اب فرانسیسوں کا گورنر جنرل ڈوپلے اور اس کا بہادر سپہ سالار بوسے بڑے ظفرمند اور شادماں تھے۔ چنانچہ جس مقام پر ڈوپلے نے ناصر جنگ کی فوج کو شکست دی تھی۔ وہاں اس نے فتح کی یادگار میں ایک منار تعمیر کرایا۔ اور ایک شہر آباد کرنے کا بھی حکم دیا۔ جس کا نام ڈوپلے فتح آباد رکھا + اس وقت انگریزوں کا حال بالکل خستہ و خراب تھا +

جب انگریزوں کا حال ایسا تباہ ہو رہا تھا۔ خدا کی قدرت سے ان میں ایک ایسا جواں مرد اور کارداں نوجوان نمودار ہؤا۔ جس کی حسن لیاقت سے لڑائی کا رنگ بالکل پلٹ گیا +

آئینۂ تاریخ ہند

اس نامور شخص کا نام رابرٹ کلائیو تھا۔ یہ ۱۷۲۵ء میں انگلستان کے ایک کم بضاعت شریف شخص کے ہاں پیدا ہوا۔ اور اٹھارہ برس کی عمر میں ملکی خدمت کے لئے بھرتی ہوکر ہند میں آیا۔ اس وقت تک یہاں ملکی عہدہ داروں کو صرف معاملات تجارت ہی سے تعلق تھا۔ مگر کلائیو کی طبیعت میں چالاکی اور تندی بہت تھی۔ اس لئے جب فرانسیسوں سے انگریزوں کی لڑائی چھڑی۔ تو کلائیو ملکی کام چھوڑ کر صیغۂ جنگ میں بھرتی ہوگیا۔ اور پانڈی چری کے اول محاصرے اور دیوی کوٹا کی فتح میں اس نے بڑے جوہر دکھائے۔ اس وقت لڑائی کی جو کیفیت تھی۔ اس سے تو انگریزوں کی تباہی میں کچھ شک و شبہ نہ رہا تھا۔ مگر خدا کی کارسازی سے کلائیو کی دلیری اور عقلمندی نے انگریزوں کی ناؤ ڈوبتے ڈوبتے بچا لیا۔ اس وقت فرانسیسوں اور چندا صاحب دونو کی مشترک فوج نے ترچنا پلی میں انگریزوں کا سخت محاصرہ کر رکھا تھا۔ اور اُن کے بچنے کی کوئی صورت نہ دکھائی دیتی تھی۔ کلائیو نے جھٹ مدراس کے گورنر کے پاس جا اس کی منت سماجت کی۔ کہ آپ مہربانی کرکے مجھے ترچناپلی کو دشمنوں کے ہاتھ سے بچانے کے لئے مخالفوں کے ملک پر حملہ کرنے کی اجازت دیجئے۔ گورنر نے اس بات کو منظور کیا۔ اور کلائیو چندا صاحب کے دار الریاست ارکاٹ کو فتح کرنے کے لئے مستعد ہو گیا۔ اس وقت اگرچہ اس کے پاس ہندوستانی اور انگریزی سپاہی سب ملا کر صرف پانسو جوان اور چند ہلکی توپیں تھیں۔ تو بھی وہ بڑی جواں مردی سے بجلی اور گرج کے ایک سخت طوفان میں بیدھڑک ارکاٹ پر چڑھ گیا۔ اس کی دلیری دیکھ کر مخالف دنگ رہ گئے۔ اور کہنے لگے۔ کہ یہ لوگ کس بلا کے بنے ہوئے ہیں۔ کہ آتش

آسمانی بھی ان پر کچھ اثر نہیں کرتی - غرض آخر ان کے پیر اکھڑ گئے
اور کلائیو نے ارکاٹ کو فتح کر لیا - پھر جب چندا صاحب نے اپنے بڑے
لشکر میں سے جو ترچناپلی کا محاصرہ کر رہا تھا - دس ہزار سپاہ اپنے
بیٹے راجہ صاحب کے ساتھ ارکاٹ کو کلائیو سے چھین لینے کے لئے
روانہ کی - تو کلائیو اپنی بہت چھوٹی سی جمعیت کے ساتھ جس میں
اب گھٹتے گھٹتے کل ۳۲۰ جوان رہ گئے تھے - اپنے مخالفوں کے انبوہ کثیر
سے شہر کو بچانے پر مستعد ہو گیا - اور سات ہفتے تک برابر ڈٹا رہا
اس اثنا میں راجہ صاحب نے اس کو روپے کا لالچ بھی دیا - اور دھمکی
بھی دی - کہ وہ کسی طرح شہر اس کے حوالے کر دے - مگر کلائیو نے
ذرا بھی پروا نہ کی + اس محاصرے میں جب ایک بار محاصرین کے پاس
سامان رسد تھڑ گیا - تو ہندوستانی سپاہیوں نے حاضر ہو کر عرض
کی - کہ ہم چاول پکا کر اس کی پیچ پر تو خود گزارہ کرینگے
اور خشکہ سب گوروں کو دے دیا کرینگے - کیونکہ ان کو ہم سے زیادہ
مقوی غذا درکار ہے + اس سے یہ بات بخوبی ثابت ہوئی - کہ کلائیو
ایک ایسا نمونہ تھا - جس کو دیکھ کر اس کے سپاہیوں میں کمال جفاکشی
اور شجاعت پیدا ہو گئی تھی + مراری راؤ مرہٹہ سردار گٹی جو چھ ہزار
سپاہ لئے مقام امبور پر کھڑا انتظار کر رہا تھا - کہ دیکھئے - اونٹ
کس کروٹ بیٹھتا اور نصیب کس کی یاوری کرتا ہے - کلائیو کی بہادری
دیکھ کر یہ کہنے لگا - کہ جس صورت میں انگریز اپنے کام میں ایسے
مستعد ہیں - تو مناسب ہے - کہ ہم بھی ان کی مدد کریں - یہ سوچ
بچار کر جھٹ کلائیو سے آ ملا - اور ادھر مدراس کے گورنر سانڈرس
نے بھی ارکاٹ کی بہادر فوج کو کمک بھیجنے میں بڑی کوشش کی

غرض راجہ صاحب نے ارکاٹ پر دانت ہیں پیس کر بہتیرا حملہ کیا۔ مگر
ایک پیش نہ گئی۔ اور چار سو آدمی کام آئے۔ آخر ناچار اس نے
محاصرے سے ہاتھ اٹھایا۔ اور اپنا سا منہ لے کر اُلٹا پھر گیا + کلائیو
کے اس بڑے مشہور و معروف معرکے سے لوگوں کے دلوں پر انگریزوں
کی بہادری کا خوب سکّہ بیٹھ گیا + اب کلائیو لڑائی پر لڑائی مارنے
لگا۔ اور ڈوپلے نے جو منار اور شہر اپنی فتح کی یادگار میں بنایا تھا
اس کو بھی کلائیو نے مسمار کرا دیا۔ اور یہ اس بات کی علامت تھی۔
کہ گویا اس نے ہند کی فرانسیسی حکومت خاک میں ملا دی +

کئی معرکوں کے بعد چندا صاحب مارا گیا۔ اور فرانسیسی فوج نے
۱۷۵۲ء میں سرینگم پر ترچنا پلی کے قریب انگریزوں کے سامنے ہتھیار
ڈال دئے۔ اور اکتالیس توپیں بھی نذر کیں + اس کے بعد فرانس
کے نا قدر شناس حکام نے ڈوپلے جیسے بہادر سردار کو ذلّت کے ساتھ
معزول کر کے واپس بلا لیا۔ اور وہ دس برس تباہ و خستہ حال رہ کر
آخر فرانس کے دار الحکومت پیرس کے اندر فوت ہوا +

اگرچہ اب تک فرانسیسی سپہ سالار بوسے اورنگ آباد
میں صلابت جنگ صوبہ دار دکن کے ہاں رکن اعظم
تھا۔ مگر پھر بھی فرانسیسوں کے نئے گورنر نے انگریزوں
سے دب کر صلح کر لی۔ اور محمد علی کو جس کے حامی
انگریز تھے۔ نواب کرناٹک تسلیم کر لیا۔ مگر یہ صلح چند
روز رہی۔ چنانچہ ۱۷۵۶ء میں انگریزوں اور فرانسیسوں میں پھر
لڑائی شروع ہو گئی۔ اور یہ اخیر لڑائی تھی + کلائیو اس اثنا میں
اس کا گورنر [illegible] ہو گیا تھا۔ لیکن [illegible] ہونے

ہی اس کو بنگالے کی طرف جانا پڑا۔ تا کہ سراج الدولہ نے کلکتے میں بلیک ہول یعنی کلبۂ تنگ و تاریک کے اندر انگریزوں کو بند کرکے ان پر جو بیرحمیاں کی تھیں۔ ان کی اس کو قرار واقعی سزا دے + اس وقت گورنمنٹ فرانس نے ایک نئے سردار کو جس کا نام کونٹ لالی تھا۔ اس لئے ہند میں بھیجا۔ کہ وہ کرناٹک سے انگریزوں کو نکال دے + اس نئے حاکم کی سعے سے صرف اتنا ہؤا۔ کہ فرانسیسوں نے مدراس کا محاصرہ کر لیا۔ اس سے زیادہ کچھ نہ ہوسکا۔ اور انجام کار ۱۷۵۸ء میں ناچار اُسے پانڈی چری کی طرف ہٹ جانا پڑا +

وندواش کی لڑائی

چند روز بعد ۱۷۵۹ء میں انگریزوں کی کمک آ پہنچی۔ اس کا سپہ سالار کرنیل آئر کوٹ تھا۔ جس نے اس جنگ میں بڑے بڑے معرکے کئے۔ اور خوب حق شجاعت ادا کیا + لالی اور بوسے فرانسیسی فوج لے کر وندواش پر چڑھ آئے تھے۔ یہ سن کر کوٹ فوراً ادھر روانہ ہؤا۔ اور فرانسیسوں کو بالکل شکست دی + اس معرکے میں بوسے قید ہو گیا۔ اور اب ہند میں فرانسیسی سلطنت قائم ہونے کی امید بالکل منقطع ہوئی +

تھوڑے عرصے میں کوٹ نے سب شہروں کو جو فرانسیسوں کے قبضے میں تھے۔ یا جن میں اُن کا بڑا دخل تھا۔ ایک ایک کرکے فتح کر لیا۔ اور پھر پانڈی چری بھی انگریزوں کے ہاتھ آ گئی۔ لالی قید ہو کر مدراس بھیجا گیا۔ اور انجام کار شہر پیرس میں اس کا سر قلم کیا گیا۔ اور آخر ۱۷۶۹ء میں فرانسیسوں کی ایسٹ انڈیا کمپنی بھی ٹوٹ گئی +

## دوسری فصل - کلائیو کا پلاسی کی لڑائی فتح کرنا

انگریزوں کا بنگالہ فتح کرنا

جس زمانے میں یورپ کی دو نہایت زبردست قومیں یعنی انگریز اور فرانسیس دکن کی حکومت کے لئے کرناٹک میں باہم جنگ کر رہی تھیں - کلائیو کی کاردانی اور بہادری سے بنگالے میں انگریزوں کا عمل دخل ہو گیا - اور پھر اسی سبب سے تھوڑے عرصے بعد انگریز ہندوستان کے شاہنشاہ بن گئے - مگر انگریزوں کا کبھی یہ ارادہ نہیں ہؤا تھا - کہ ہم بنگالے کو فتح کریں - لیکن جب وہاں کے ایک بیرحم نواب نے ان پر ایک سخت ظلم کیا - تو اس کی بیرحمی کی خاطر خواہ سزا دینے کے لئے اس کو ریاست سے معزول کرنا ضرور ہؤا +

تیسرے باب کی پانچویں فصل میں یہ بیان ہو چکا ہے - کہ محمد شاہ بادشاہ دہلی کے عہد سلطنت میں ایک زبردست امیر نواب علی وردی خاں بنگالہ و بہار اور اوڑیسے کے وسیع صوبوں میں خود مختار ہو گیا تھا - اس نواب کا وقت اکثر مرہٹوں سے لڑنے بھڑنے میں صرف ہؤا - کیونکہ وہ اس کی عملداری پر بار بار چڑھ آتے اور ملک کو تباہ کرتے تھے - آخر جب علی وردی خاں نے تنگ آ کر ملک اوڑیسہ[1] مرہٹوں کے راجۂ برار کی نذر کیا - اس وقت بنگالے میں امن ہؤا +

علی وردی خاں

علی وردی خاں کو مؤرخوں نے غاصب لکھا ہے - مگر اس نے فی الجملہ بڑی دانائی اور خوبی کے ساتھ حکومت کی - جس سے

[1] بلیسور کے تلے تلے جس قدر اوڑیسے کا ملک ہے - وہ سنہ ۱۸۰۳ء تک مرہٹوں کے پاس رہا - پھر اس سال انگریزوں نے مرہٹوں کی دوسری لڑائی کے وقت وہ علاقہ اُن سے فتح کر لیا +

اس کی ہندو اور مسلمان رعایا بڑی دولتمند اور خوشحال ہو گئی + کلکتے میں جو تاجران انگلستان علی وبردی خاں کی عملداری میں رہتے تھے۔ ان سے وہ بہت سا محصول لیا کرتا تھا۔ اور یہ نہیں چاہتا تھا۔ کہ اُن کو ملک میں کچھ بھی اختیار حاصل ہو۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی تھا۔ کہ وہ ان کی حفاظت کرنے اور ان کی تجارت کو ترقی دینے میں بھی حتے الوسع کوشش کرتا تھا۔ اس وجہ سے انگریز بھی وہ جو کچھ مانگتا تھا۔ اس کے دینے میں کچھ عذر نہ کرتے تھے +

سراج الدولہ

جب ۱۷۵۶ع میں علی وبردی خاں کا انتقال ہو گیا۔ تو اس کا پوتا سراج الدولہ جو بڑا ظالم اور عیاش تھا۔ نواب بنگالہ ہُوا + اس نے اپنی ہندو رعایا پر نہایت سخت ظلم کئے۔ مثلاً بڑے بڑے شریف خاندانوں کو اپنی اوباشی کے سبب بے حرمت کیا۔ دولت مندوں کو لوٹ لوٹ کر مفلس بنا دیا۔ اور بے رحمیاں کر کے سب کو ہیبت زدہ کر دیا +

حادثہ بلیک ہول [illegible]

سراج الدّولہ نے جو ظلم و ستم کئے۔ ان میں سے ایک یہ بھی تھا۔ کہ اس نے ڈھاکے کے بڑے متمول حاکم راج بلبھ کی دولت پر دندان طمع تیز کئے۔ اور جب اس کا بیٹا کشن داس اپنے باپ کی کچھ دولت لیکر کلکتے بھاگ آیا۔ تو نواب نے انگریزوں کے نام حکم بھیجا۔ کہ اس کو میرے حوالے کر دو + کلکتے میں جو انگریز حاکم تھا۔ اس نے لکھا۔ کہ ہم بے گناہ شخص کو جس نے ہمارے ہاں آنکر پناہ لی ہے۔ حوالے نہ کرینگے + نوّاب نے یہ حکم بھی دیا تھا۔ کہ انگریز کلکتے کے قلعے اور فصیل کو ڈھا دیں۔ اور اس کی تعمیل سے بھی حاکم کلکتہ نے انکار کیا تھا۔ پس اب سراج الدولہ نے کمپنی کی کوٹھی جو اس کے

دار الریاست مرشد آباد کے قریب قاسم بازار میں تھی۔ اس پر فوراً قبضہ کر کے لوٹ لیا۔ اور جس قدر انگریزی افسر وہاں اس کے ہاتھ آئے۔ ان سب کو قید کر لیا۔ پھر یہاں سے فارغ ہو کر کلکتے پر چڑھ گیا ٭ وہاں انگریز اس کے مقابلے کے لئے مطلق تیار نہ تھے۔ اسلئے انہوں نے اس سے آشتی رکھنی چاہی۔ مگر بھلا وہ کب سنتا تھا۔ آخر انگریزوں نے مرہٹہ خندق کے پاس اس کا کچھ یونہی سا مقابلہ کیا۔ لیکن ان کو نواب کی فوج سے کیا نسبت تھی۔ نواب کے توپخانے نے انگریزوں کے بودے مورچوں پر جو گولا برسانا شروع کیا۔ تو انگریز قلعے میں چلے آئے۔ اور اضطراب و پریشانی میں کچھ باہم صلاح و مشورہ کر کے عورتوں اور بچوں کو دو بڑے افسروں کے ساتھ کشتیوں پر چڑھا کر روانہ کر دیا ٭ جب رات ہوئی۔ تو گورنر کلکتہ کی بھی ہمت ٹوٹ گئی۔ اس وقت صرف ایک کشتی باقی تھی۔ اس پر وہ بھی سوار ہو جہازوں کی طرف چلا گیا۔ اور جہازوں نے لنگر اٹھا سمندر کا رخ کیا ٭ اب قلعے میں جو بیچارے سپاہی اور افسر تھے۔ وہ رہے۔ اور ان کا نصیب ٭

انہوں نے ایک انگریز کو جس کا نام ہالویل تھا۔ اپنا افسر مقرر کیا۔ اور اس شخص نے دوسرے روز بجز اس کے کچھ چارہ نہ دیکھا۔ کہ نواب سے صلح کر لے ٭ سہ پہر کو نواب کی فوج قلعے کے اندر داخل ہوئی۔ اور نواب نے ہالویل کو طلب کر کے یہ کہا۔ تم نے مجھ سے سرکشی کی اور انگریزی کوٹھی کا روپیہ چھپا دیا۔ لیکن خیر میں تم لوگوں کو کچھ ضرر نہ پہنچاؤنگا۔ اس وعدے کے باوجود اس نے قلعے کے سارے

انگریزوں کو جو ۱۴۶ شخص تھے - ایک تنگ و تار کوٹھڑی میں بند کر دیا +
جو مکان صرف ۱۸ فٹ مربع تھا - اور روشنی اور ہوا کے لئے اس میں
صرف ایک جانب دو چھوٹی کھڑکیاں تھیں + یا تو اس میں
صرف ایک قیدی بند ہوا کرتا تھا - یا اب اتنے آدمی بھرے گئے - اور
موسم بھی وہ کہ خوب شدت کی گرمی پڑ رہی تھی + غرض ان کمبخت
قیدیوں نے رات بھر ایسی تکلیف سہی - کہ بیان سے باہر ہے - ان مصیبت
کے ماروں نے دربانوں کو دھمکایا بھی - اور لالچ بھی دیا - کہ یا تو ہم کو
مار ہی ڈالو - کہ اس عذاب سے چھوٹیں - نہیں تو نواب سے کہ سُن
کر کوئی اچھی جگہ بدلوا دو - مگر بے رحم نواب اپنی خواب گاہ میں
پڑا سوتا تھا - سپاہی یا تو اس کو جگاتے ہوئے ڈرے یا بہانہ ہی
کر کے ٹال گئے + غرض وہ نا مراد اسی قفس میں پڑے بلکا کئے - جب
تک ان کے بدن میں کچھ طاقت رہی - ہوا کے لئے کھڑکیوں کے پاس
آئے اور پانی کی جو دو چار مشکیں اندر پہنچ گئی تھیں - ان میں سے
چھین جھپٹ کر پانی لینے کے لئے انہوں نے دیوانہ وار جد و جہد کی -
مگر جوں جوں ان کی طاقت سلب ہوتی گئی - ان کی جد و جہد بھی کم
ہوتی گئی - اور آخر ضعف و ناتوانی کے عالم میں ہائے ہائے کرنے لگے +
انجام کار صبح کو ۱۴۶ آدمیوں میں سے صرف ۲۳ سسکتے ہوئے نکلے -
اور باقی ۱۲۳ کی لاشوں کا ڈھیر لگا ہوا تھا - جن کے سڑ جانے
سے وبا اور بدبو پھیل رہی تھی + یہ تو تحقیق نہیں - کہ نواب نے
دیدہ و دانستہ اتنے بے گناہوں کا خون کیا - مگر اس میں شک
نہیں کہ اس کو یہ گمان ہوا - کہ انگریزوں نے روپیہ چھپا دیا ہے
اور اس کی تلاش میں وہ ایسا محو ہوا - کہ اس نے کوئی ایسی تدبیر

نہ کی - جس سے ان بیچاروں کا خون نا حق نہ ہوتا - اور ظاہر اس کو اس حادثے سے کچھ افسوس و ندامت بھی نہیں ہوئی * اگرچہ اس نے نہ کسی کو اپنے ہاتھ سے مارا - اور نہ زبان سے مارنے کا حکم دیا - مگر پھر بھی یہ جو کچھ ہؤا - اسی کی شرارت سے ہؤا - پس جو مکافات اس کو ملی - وہ اس کا سزاوار تھا *

**بنگالے پر کلائیو کا حملہ**

بنگالے میں جب یہ حادثہ ہؤا - تو اس کی خبر فوراً مدراس میں پہنچی - اور وہاں سب لوگ گھبرا اُٹھے * اتفاق سے کرنیل کلائیو اور امیر البحر واٹسن جو نہایت جری افسر تھے - اس وقت مدراس میں موجود تھے * دونو یہ خبر سنتے ہی انتقام لینے پر آمادہ ہوگئے - اور نو سو گورے اور پندرہ سو تلنگے جو اس واقعہ سے جوش میں بھر آئے تھے - اور اپنے سرداروں کے ساتھ لڑنے مرنے کو مستعد تھے - ان کو اپنے ساتھ لے بنگالے کی طرف چلے اور جس وقت دسمبر ۱۷۵۶ء کو ہگلی پر آ کر اُترے - اسی وقت انتقام لینے پر کمر باندھ لی پہلے تو چھوٹتے ہی بج بج فتح کیا - پھر کلکتہ لیا - اس کے بعد ہلّا کرکے شہر ہگلی پر قبضہ کر لیا *

نواب ستمگار کرناٹک کے معرکوں کی کیفیت سن چکا تھا - اور میدان ارکاٹ کے شیر کرنیل کلائیو کا خوف اس کے دل پر چھا رہا تھا - اس لئے جب کلائیو کلکتہ فتح کر چکا - تو نواب نے اس سے صلح کا پیام ڈالا - اور کہا - کہ انگریزوں کا جو کچھ منصب و مرتبہ پہلے تھا - وہی اب بھی رہیگا * واٹسن نے جو ایک کھرا آدمی اور پرانا تجربہ کار افسر تھا - بلیک ہول جیسے حادثۂ عظیم کے برپا کرنے والے سے صلح کرنی منظور نہ کی - اور یہ کہا کہ ایسے موذی کو خوب طرح سزا دئے بغیر نہ چھوڑنا چاہئے - مگر کلائیو نے مصلحت ملکی کے خیال سے صلح کر لینی مناسب سمجھی -

اور اب بنگالے سے فرانسیسی حکومت کو اکھیڑ پھینکنے کا موقع کلائیو کے ہاتھ لگا۔ چنانچہ وہ اس سے نہ چوکا۔ لیکن نواب کو یہ منظور نہ تھا۔ اسلئے وہ مزاحم ہوا۔ اور نیز فرانسیسیوں کو روپے اور سپاہ دونو سے مدد دیتا رہا۔ مگر کلائیو چندر نگر پر جا ہی چڑھا۔ اور امیر البحر واٹسن کے بیڑے کی کمک سے مئی ۱۷۵۷ء میں اس کو فتح کر لیا *

**سراج الدولہ کے برخلاف سازش**

سراج الدولہ کے مجنونانہ ظلم و تعدّی سے اس کی ہندو رعایا بہت ہی تنگ آ گئی تھی۔ آخر یہاں تک نوبت پہنچی۔ کہ انہوں نے نواب کے غارت کرنے کے لئے ایک بڑی زبردست سازش کی۔ جس کے سرغنہ راجہ رائے دُرلب نواب کا خزانچی اور جگت سیٹھ ہند کا نہایت بڑا ساہوکار تھے۔ نواب کا سپہ سالار میر جعفر اور اور بہت سے مسلمان جو نواب کی حرکتوں سے بہت ناراض تھے۔ وہ بھی اس سازش میں شامل ہوئے اور انگریز بھی بخوشی شریک ہو کر اس کے معاون بنے۔ اس معاملے میں واٹسن رزیڈنٹ مرشدآباد انگریزوں کا گویا وکیل تھا * اصل یہ ہے۔ کہ کرنیل کلائیو کیا بلکہ کلکتے کی کونسل کے سارے ممبروں کا اس بات میں اتفاق تھا۔ کہ جب تک سراج الدولہ کا دم میں دم باقی ہے۔ انگریز بنگالے میں امن وامان سے نہیں رہ سکتے * غرض سراج الدولہ کے خلاف میں یہ بھاری سازش قائم ہوئی اور یہ قرار پایا۔ کہ میر جعفر نواب بنگالہ مقرر کیا جاوے۔ اور وہ انگریزوں کو شکریئے میں ان کے سارے نقصانوں کا کافی عوض اور ان کی اعانت کا عمدہ صلہ نذر کرے *

**اومی چند**

اومی چند بنگالی جو ایک بڑا فطرتی شخص تھا۔ اور نواب اور انگریزوں کے باہم معاملات بھگتایا کرتا تھا۔ وہ بھی اس سازش

میں بڑی سرگرمی کے ساتھ مصروف تھا۔ مگر جب سب کچھ پخت و پز ہو چکی۔ تو عین تنت کے وقت اوما چند یہ رنگ لایا۔ کہ یا تو کام بنے پر مجھ کو تیس لاکھ روپیہ دو۔ اور اس کا اطمینان اب کرا دو۔ ورنہ میں جا کر نواب کے سامنے بھانڈا پھوڑ دیتا ہوں + یہ سن کر کلائیو اور سارے سازش کرنے والوں کی امید ٹوٹ گئی۔ اور آخر وہ اس پر اتر آئے۔ کہ اوما چند سے فریب کیجئے اور کسی طرح اس مشکل کو ٹالئے۔ اسلئے انگریزوں کا میر جعفر سے جو عہد و پیمان ہؤا۔ وہ دو کاغذوں پر لکھا گیا۔ ایک تو سفید کاغذ پر جو اصلی اور صحیح تھا۔ اور اس میں اوما چند کا کچھ ذکر نہ تھا۔ دوسرا سُرخ کاغذ پر جو جھوٹا اور نادرست تھا اور اس میں اوما چند کو روپیہ دینے کا اقرار درج ہؤا۔ یہی کاغذ اس بد عہد کو دکھایا گیا + غرض اس دغا سے کام تو نکل گیا۔ مگر کلائیو کے نام پر ہمیشہ کے لئے ایک بڑا دھبا رہا + واٹسن جس نے پہلے سراج الدّولہ کے ساتھ زمانہ سازی کرکے دکھاوے کی صلح کرنے سے انکار کیا تھا۔ اور اس طرح اپنا کھراپن سب پر ظاہر کر دیا تھا۔ اب بھی اس نے جعلی کاغذ پر دستخط کرنے سے انکار کیا۔ اس لئے اس کے دستخط اوروں نے بنا دئے +

اب کلائیو نے نواب کو صاف لکھ بھیجا۔ کہ ہم کو جس قدر تکلیفیں ہیں۔ ان کو رفع کر دو۔ اور میں بھی فوج لئے آتا ہوں۔ تا کہ اگر یوں بندوبست نہ ہو۔ تو تلوار کے زور سے ہو جائے۔ اور یہ لکھتے ہی کچھ فوج لے چندر نگر سے چل پڑا + اس کے پاس پورے تین ہزار جوان بھی نہ تھے۔ اور نواب کے پاس ساٹھ ستر ہزار پیادہ و سوار اور بہت سا توپخانہ تھا۔ ... جب کلائیو نواب کے لشکر کی طرف

بڑھتا آتا تھا - میر جعفر کا دل کچّا ہوتا جاتا تھا - چنانچہ ادھر تو
اس نے انگریزوں سے خط و کتابت موقوف کر دی - اور ادھر
نواب کے سامنے حلف اٹھا لیا - کہ میں آپ سے دغا نہ کرونگا ۔ جب کلائیو
نے یہ رنگ دیکھا - تو اپنے افسروں کو جمع کرکے مشورہ کیا - کہ دشمن کی
جمعیت اور قوّت ہم سے جس قدر زیادہ ہے - اس کا حال تم جانتے ہو -
اب یہ کہو - کہ اس وقت لڑنا مصلحت ہے یا کسی عمدہ موقع کا انتظار
کرنا چاہیئے ۔ تیرہ افسروں کی رائے تو یہ ہوئی - کہ یہ موقع اچھا نہیں
ہے - اور جب تک اچھا موقع ہاتھ نہ لگے - توقف کرنا بہتر ہے ۔ کلائیو
بھی اسی زمرے میں تھا - اور باقی سات افسروں کا اس پر اتفاق
تھا - کہ بے تامّل ابھی لڑنا چاہیئے - اس فریق کا سردار آئر کوٹ
تھا ۔

پلاسی کی لڑائی

کلائیو نے کونسل کو تو برخاست کیا - اور آپ ایک باغ میں جو
قریب تھا - اکیلا ٹہلنے لگا - اور گھنٹہ بھر خوب طرح سوچ بچار کرنے
کے بعد اس کی رائے بھی اسی طرف ڈھلی - کہ کوٹ کی تجویز
بہت ٹھیک ہے - ہمت مرداں مدد خدا - جو کچھ ہو سو ہو - غنیم پر ابھی
دھاوا کرو - چنانچہ صبح گجر دم اپنے جوانوں کو ساتھ لے دریا پار ہُوا
اور دن نکلتے مقام پلاسی کے میدانوں اور باغوں پر جہاں نواب
کا لشکر پڑا ہُوا تھا - آ پہنچا ۔ اوّل اوّل انگریزی فوج نے خود
حملہ نہیں کیا - صرف نواب کی فوج کے وار خالی دیتی رہی - یعنی اس
طرف سے جو سوار اس پر حملہ کرتے تھے - ان کو پیچھے ہٹاتی اور
کبھی کبھی گولے مارتی رہی ۔ میر جعفر ہنوز حالت تذبذب میں
تھا - مگر جب نواب کے چند بڑے بڑے افسر میدان میں کام آچکے

وقت میر جعفر کی فوج نواب کی فوج سے کچھ کترا کر الگ ہوتی
ئی دکھائی دی * یہ دیکھتے ہی کلائیو نے ترت اپنی ساری فوج کا
بول دیا۔ اور ایسا دبایا۔ کہ دشمن کے پاؤں اُکھڑ گئے * سراج الدولہ
تیز رفتار اونٹ پر سوار ہو کر دو ہزار سوار ساتھ لے مرشد آباد
اگ گیا۔ اور میدان انگریزوں کے ہاتھ رہا * پلاسی کی اس بڑی لڑائی
جو ۲۳ - جون ۱۷۵۷ء کو وقوع میں آئی - انگریز اوّل تو بنگالے
اور انجام کار سارے ہند کے بادشاہ ہو گئے *
جب میر جعفر نے دیکھا۔ کہ انگریزوں کی فتح ہوئی۔ تو کھُلّم کھُلّا
ن سے آ ملا - انگریزوں نے اس کی لغزش کا کچھ خیال نہ کیا۔ بلکہ
ن کو صوبجات بنگالہ۔ بہار اور اوڑیسے کا نواب تسلیم کر لیا * سراج الدولہ
بھیس بدل کر مرشد آباد سے بھی بھاگ گیا۔ اور انگریزوں نے وہاں
ضہ کر لیا۔ آخر ایک ہندو نے جس کے سراج الدولہ نے کان
ڈالے تھے۔ اس کو پہچان کر پکڑوا دیا * جب وہ نواب میر جعفر کے
برو آیا۔ تو اس نے اس کے قتل کرانے میں تامل کیا۔ مگر اس
بیٹے میرن نے اس کو مروا ڈالا *
عہد نامے میں جو کچھ قول قرار ہوئے تھے۔ اب ان کے پورا
ہونے کا وقت آیا۔ چنانچہ کمپنی اور انگریزی تاجروں اور کلکتے کے ہندوستانی
ارمنی سوداگروں کا جو نقصان کلکتے کی لوٹ کے وقت ہوا تھا۔
ں کی عوض ان کو بہت سا روپیہ ملا۔ اور بڑی اور بحری فوج
اس کے افسر جن میں کلائیو اور واٹسن اور کونسل کے ممبر
شامل تھے۔ ان کو بھی لوٹ کے مال میں سے حصہ ملا۔ اومی چند بھی
بیٹھا بیٹھا خیالی پلاؤ پکا رہا تھا۔ کہ اب مجھ کو بھی تیس لاکھ روپیہ ملیگا۔

مگر تھوڑی ہی دیر بعد اس کے کان کھول دئے گئے۔کہ تمہارا کچھ حق نہیں ہے + یہ سنتے ہی وہ سن ہو گیا۔اور ہوش و حواس اڑ گئے۔مگر پھر کلائو نے اس کی سفارش کی۔کہ اس شخص سے بہت کچھ کام نکلینگے۔اس لئے اس کو جواب صاف دینا مناسب نہیں +

# تیسری فصل۔کلائو کا انتظام اور بادشاہ دہلی کی طرف سے خدمت دیوانی بنگالہ کا کمپنی کے نام مقرر ہونا

کلائو دو بار بنگالے کی انگریزی آبادیوں کا گورنر مقرر ہؤا۔جن میں سے اوّل دفعہ تو وہ تین برس ۱۷۵۷ء سے ۱۷۶۰ء تک اس عہدے پر رہا۔اور دوسری دفعہ ۱۷۶۵ء سے ۱۷۶۷ء تک صرف اٹھارہ مہینے اوپر بیان ہو چکا ہے۔کہ جب کلائو ۱۷۵۷ء میں بنگالے آیا۔اس وقت وہاں انگریزوں کا کام بالکل بگڑ رہا تھا۔اور انگریزی سوداگر اور عہدہ دار وہاں سے نکال دئے گئے تھے۔مگر پھر جب وہ ۱۷۶۷ء میں بنگالے سے رخصت ہؤا۔تو اس میں کچھ شک نہیں۔کہ اس وقت وہ ہند میں نہایت زبردست حاکم۔اور انگریز بنگالہ۔بہار اور اوڑیسے کے قطعی مالک تھے۔اور بادشاہ دہلی بھی اس امر کو بخوبی تسلیم کر چکا تھا +

پلاسی کی لڑائی کے بعد میر جعفر بنگالے کا نواب ہؤا۔مگر وہ

صرف نام کا نواب تھا۔ در حقیقت کلائیو نوابی کرتا تھا۔ یعنی جو کچھ وہ کہتا تھا۔ وہی میر جعفر بجا لاتا تھا۔ جب تک کلائیو ہند میں رہا۔ اس کی یہی کیفیت رہی۔ اور جب کبھی میر جعفر پر کوئی غنیم چڑھ کر آتا تھا۔ تو اس کے مقابلے کو بھی کلائیو ہی جاتا تھا۔ چنانچہ جب ایک بار مرزا عالی گوہر نے جو بعد شاہ عالم ثانی کے لقب سے مشہور ہوا۔ صوبۂ بہار پر حملہ کیا۔ تو کلائیو نے انگریزی فوج بھیج کر اس کو پٹنے کے قریب شکست دی۔ اور اس کو اور اس کے مددگار نواب وزیر والئے اودھ کو وہاں سے بھگا دیا۔ یہ پٹنے کی پہلی لڑائی تھی۔ حاصل کلام یہ ہے۔ کہ کلائیو تو بنگالے کی حکومت کرتا تھا۔ اور میر جعفر مرشد آباد میں پڑا عیش اڑاتا تھا۔

کلائیو تین برس بنگالے کی گورنری کرکے پانچ سال کے لئے ولایت چلا گیا۔ اور اس کی جگہ وین سٹارٹ گورنر ہوا۔ اس نے اور اس کی کونسل نے جب یہ دیکھا۔ کہ نواب بڑا فضول خرچ ہے اور اندھا دھند روپیہ اڑاتا ہے۔ مگر انگریزوں کا روپیہ ادا کرنے میں لیت و لعل کرتا ہے۔ تو انہوں نے اس کو معزول کرکے اس کی جگہ اس کے بھتیجے میر قاسم کو مقرر کر دیا۔ جس کی مفصل کیفیت آگے بیان کی جائیگی۔ لیکن کچھ عرصے بعد کلکتے کی کونسل نے اس کو مسند سے اتار کر پھر میر جعفر ہی کو نواب بنایا۔ اور اس عنایت کی عوض میں اس سے زر کثیر لیا۔ پھر کچھ عرصے بعد میر جعفر انتقال کر گیا۔ اور اس کی موت کا باعث کسی قدر یہ بھی ہوا۔ کہ کلکتے کے انگریز جو اس سے آئے دن ہزاروں روپے مانگتے تھے۔ اس سے اس کی جان عذاب میں آ گئی تھی۔ میر جعفر کی وفات کے بعد کونسل نے اور روپیہ لیکر اس کے

بیٹے ناظم الدولہ کو مسند پر بٹھا دیا ✦ اس شخص پر صوبہ دارئے بنگالہ ختم ہوئی - کیونکہ اس کے عہد میں بادشاہ دہلی نے صوبۂ بنگالہ کی دیوانی ایسٹ انڈیا کمپنی کو دیدی ✦ کمپنی کی یوں تو ایک مدت سے بنگالے میں حکومت تھی - مگر اب بادشاہ کی طرف سے دیوانی کا فرمان عطا ہونے سے وہ حسب ضابطہ بھی حاکم بنگالہ ہو گئی ✦

میر قاسم

جب میر قاسم اپنے چچا میر جعفر کی جگہ بنگالے کا نواب مقرر ہوا - تو اس نے [illegible] میں تین ضلعے بردوان - میدنی پور اور چاٹ گاؤں انگریزوں کی نذر کیئے ✦ یہ نواب بڑا ہوشیار اور مستقل مزاج تھا - اس نے یہ ارادہ کیا - کہ انگریز جنہوں نے اس کو حکومت دلوائی تھی ان کی تابعداری سے اپنے تئیں آزاد کرے - چنانچہ اول چال تو وہ یہ چلا - کہ مرشد آباد جو کلکتے سے قریب تھا - وہاں سے اس نے اپنا دار الحکومت مونگیر میں بدل ڈالا - تا کہ انگریزوں سے دور رہ کر چپکے چپکے تیاریاں کرے - پھر دوسری تدبیر یہ کی - کہ فوج بھرتی کرکے اس کو فرنگیوں کی طرح قواعد سکھانے لگا ✦

پٹنے کی دوسری لڑائی

اس وقت شاہ عالم ثانی نے صوبۂ بہار پر مستقل قبضہ کر لینے کا از سر نو قصد کیا - مگر کرنیل کارنگ نے پھر پٹنے کے پاس اس کو شکست دی ✦ لڑائی کے بعد بادشاہ کارنگ کے ساتھ پٹنے آیا - وہاں میر قاسم نے اس کے حضور میں اظہار اطاعت کیا اور بنگالہ - بہار اور اوڑیسے کی صوبہ داری کا خلعت پایا ✦

بکسر کی لڑائی

کچھ عرصے بعد میر قاسم اور انگریزوں میں بر ملا تکرار ہو گئی - اوّل اوّل تو نوّاب حق بجانب تھا - اور کونسل کے انگریزوں کی طرف سے اس کے ساتھ بے انصافی اور سختی ہوئی تھی - مگر آخر پٹنے

ں اس نے بہت سے بے گناہ انگریزوں کا بیدریغ خون بہاکر اپنے تئیں
نام کیا - اور اپنا کام بگاڑا + اس درد انگیز واقع کی یہ کیفیت ہے - کہ
ر قاسم پٹنے کے قلعے میں پناہ گزین تھا - اور انگریزوں کی فوج اس
- بڑھی چلی آتی تھی + جب وہ بہت تنگ اور مایوس ہؤا - تو اس نے
وکھل اور اضطراب کی حالت میں اپنے سارے انگریز قیدیوں کو جو
۱۴ آدمی تھے - قتل کروا ڈالا + اس کے بعد فوج انگریزی نے دھاوا
کے پٹنہ فتح کر لیا - مگر میر قاسم وہاں سے اودھ کی طرف بھاگ
ا - اور اس نے نواب وزیر والئے اودھ اور شاہ عالم بادشاہ دہلی کے پاس
کر پناہ لی + ان دونو نے میر قاسم کی مدد کے لئے کمر باندھی -
نوں اکٹھے ہو کر پٹنے کی طرف آئے - مگر ادھر سے انگریزی فوج
ان کو ہٹا دیا + پھر اُنہوں نے بکسر پر دریاے سون کے
یب مورچے باندھے - اور اکتوبر ۱۷۶۴ء کو میجر منرو کی فوج سے ان
لڑائی ہوئی - جس میں اُنہوں نے شکست فاش کھائی +

اس فتح سے بڑے عمدہ نتیجے پیدا ہوئے - یعنی نواب وزیر
والئے اودھ جو نام کو تو شاہ عالم ثانی کا تابع دار تھا - مگر
حقیقت میں ایک مدت سے نہ صرف اودھ بلکہ ساری سلطنت
مغلیہ کا مالک و مختار بن رہا تھا - اس لڑائی سے بالکل
پست ہو گیا - اور اس کے بعد اس نے بھی ناچار انگریزوں کے
لطف و کرم کا دامن پکڑا + اس طرح انگریز اب وسط ہندوستان
بھی مالک ہوگئے - پھر بادشاہ بھی خود انگریزوں کے لشکر میں چلا آیا - اور اس
کا خواہاں ہؤا - کہ انگریزوں کی مدد سے دہلی میں اس کی سلطنت کو استحکام
جائے + جب کلائیو رخصت لیکر ولایت چلا گیا تھا - تو کلکتے کے انگریزی

بکسر کی لڑائی

حاکم بڑے بدنیت ہو گئے - کونسل کے ممبر اپنے ملک کے فائدے کی
نسبت ذاتی فائدے اور دولت کھینچنے کی طرف زیادہ متوجہ تھے -
پس کمپنی نے جب یہ صورت دیکھی - تو ہرچند وہ کلائیو کی اگلی
خدمات سے کچھ خوش نہ تھی - تو بھی ان خرابیوں کے انسداد کے
لئے اس کو کلائیو سے بہتر اور کوئی آدمی نہ سوجھا - چنانچہ اس نے کلائیو
سے کہا - کہ آپ ایک دفعہ اور ہند جائیں - اور وہاں کے انتظام میں جو خرابیاں
پڑ رہی ہیں - ان کی بخوبی اصلاح کریں + کلائیو نے اوّل تو یہ بات منظور
نہ کی - مگر آخر اس نے کمپنی کا حکم مان لیا - چنانچہ ۱۷۶۵ء میں پھر کلکتے آیا
اور آتے ہی حسب منشاء کمپنی یہ حکم جاری کیا - کہ کمپنی کا کوئی ملازم
نذر بھیٹ نہ لے - اور زیادہ تر پختگی کے لئے سب سے اقرار نامہ
لکھوا لیا - کہ ہم اس قاعدے کے پابند رہینگے + اس قضئے سے نبٹ کر
کلائیو الہ آباد کو روانہ ہؤا - وہاں انگریزی فوج جمع تھی - اور شاہ عالم
اور شجاع الدّولہ جرنیل کارنگ کے لشکر میں موجود تھے - اور عہد نامہ
کی التجا کر رہے تھے + کلائیو نے آکر اس معاملے کا بھی فیصلہ کیا
یعنی اودھ میں شجاع الدولہ کو اس شرط پر بحال کیا - کہ وہ
سرکار انگریزی کا دوست وفادار رہے - اور اضلاع کارہ و الہ آباد
بادشاہ کو دے دئے + پھر شاہ عالم نے ۲۱ لاکھ روپے سال کے
عوض صوبۂ بنگالہ - بہار اور اوڑیسے کی دیوانی انگریزوں کو عطا کی
اس لقب سے ظاہر میں تو صرف یہ مراد تھی - کہ انگریز ان صوبوں
کی آمدنی تحصیل کیا کریں - مگر حقیقت یہ ہے - کہ ان صوبوں
کی ساری حکومت انگریزوں کے قبضے میں آ گئی + اس میں شک
نہیں - کہ جو اختیار بادشاہ نے آج انگریزوں کو عطا کیا -

ان کو واقعہ میں بہت پیشتر سے حاصل تھا۔ مگر پھر بھی فرمان شاہی کی رو سے اس کا عطا ہونا ایک بڑی بات تھی۔ کیونکہ پہلے وہ ایک جائز طور سے ان صوبوں کے حاکم نہ تھے۔ اور اب ان کو سند شاہی حاصل ہو گئی * یہ امر اہم ۱۲ اگست ۱۷۶۵ء کو وقوع میں آیا۔ پھر اس کے چند ہی روز بعد نواب بنگالہ کو انتظام ملکی سے دست بردار ہو کر ایک پنشن بیش قرار منظور کرنی پڑی *

اس کے بعد کلائیو کوئی چند ہی مہینے اور ہند میں رہا۔ مگر اس عرصے میں اس نے بڑی سرگرمی کے ساتھ حکومت انگریزی کے انتظام میں اصلاحیں کیں۔ اور یہی اس کے ہند میں دوبارہ آنے کی غرض تھی۔ چنانچہ اوّل تو اس نے افسران فوج کے مائل منفعت کم کئے۔ اور جب کوئی دو سو افسران جنگی نے ایکا کر کے اس کی مخالفت کی۔ تو اس نے بڑے استقلال کے ساتھ اس کو دفع کیا۔ پھر ملازمان کمپنی جو اپنی ذاتی تجارت کیا کرتے تھے۔ اس کے انسداد کے لئے بڑی سخت تدبیریں کیں *

یہ سب کام کر کے کلائیو ۱۷۶۷ء میں ہند سے رخصت ہوا۔ اور پھر ادھر کا قصد نہیں کیا * دو برس پہلے جب وہ ولایت سے آیا تھا۔ اس وقت کی نسبت اب وہ زیادہ تنگدست ہو کر گھر گیا۔ مگر ولایت میں اس کی بڑی تعظیم و تکریم ہوئی * اس نے ہند میں جو اصلاحیں کی تھیں۔ ان کے سبب اس کے بہت دشمن ہو گئے تھے۔ چنانچہ جن کو اس نے سزا دی تھی۔ یا جن کے بڑے منصوبے توڑے تھے۔ سب کے سب اس کے درپے ہو گئے۔ اور اس وقت کمپنی کے ممبران نے جیسا چاہئے تھا۔ ویسا اس کا ساتھ نہ دیا۔ مگر آخر میں پارلیمنٹ

کی یہ رائے ہوئی۔ کہ کلائیو نے اپنے ملک کے فائدے کے لئے بڑے بڑے عمدہ کام انجام دئے ہیں۔ اس سبب سے وہ سارے الزاموں سے بری ہوگیا۔ اور اپنے حریف ڈوپلے سے دس برس بعد ۱۷۷۴ء میں مرگیا۔

# ساتواں باب

## سلطنت انگلشیہ ہند

## پہلی فصل۔ وارن ہیسٹنگز ہند کا اوّل گورنر جنرل

دوعملی کی خرابی

جب کلائیو ہند سے چلا گیا۔ تو چند سال تک بنگالے میں دو عملی رہی۔ یعنی نواب کے اہلکاروں کا بھی حکم چلتا تھا۔ اور کمپنی کے افسروں کا بھی۔ اس دو عملی سے بڑی بے انتظامی اور بے ایمانی پھیل رہی تھی۔ رعایا کا جدا نقصان ہوتا تھا۔ اور سرکاری آمدنی میں الگ غبن کیا جاتا تھا۔ اگر فائدہ تھا۔ تو افسران سرکاری کا تھا۔ کہ وہ بیشک مال جمع کرتے تھے۔ یہ دیکھ کر کمپنی اس دو عملی کے رفع کرنے پر مستعد ہوئی۔ چنانچہ اس کام کے لئے اس نے وارن ہیسٹنگز کو ۱۷۷۲ء میں بنگالے کا گورنر مقرر کرکے بھیجا۔ اور کمپنی کو دیوانئہ صوبہ بنگالہ کی حیثیت سے جو اختیارات حاصل تھے۔ وہ سب اس کو تفویض کئے۔ وارن ہیسٹنگز پہلے بھی بنگالے میں ایک مدّت

تک بڑے بڑے ملکی عہدوں پر مامور رہ چکا تھا۔ اور پھر مدراس کی کونسل کا ممبر ہو گیا تھا۔ اور ان خدمتوں پر اس سے کارہائے نمایاں ظہور میں آئے تھے۔ اب جو وہ بنگالے کا گورنر مقرّر ہو کر آیا۔ تو آتے ہی اس نے مرشد آباد کی جگہ کلکتے کو حکومت انگریزی کا صدر مقام بنایا + دیوانی اور فوجداری کی نئی عدالتیں قائم کرنے کا انتظام کیا۔ اور ایک نیا مجموعہ قوانین تیار کرنے میں مشغول ہؤا +

**رہیلوں سے انگریزوں کی لڑائی**

وارن ہیسٹنگز دو برس تک تو بنگالے کا گورنر رہا۔ اور پھر ۱۷۷۴ء میں کمپنی کے کل علاقۂ ہند کا گورنر جنرل مقرر ہوگیا + اس کے عہد گورنری کا نہایت مشہور واقعہ رہیلوں کی لڑائی ہے۔ اور اس کی کیفیت یہ ہے۔ کہ رہیلوں نے جو پٹھانوں کی قوم میں سے ہیں۔ محمدؐ شاہ کے عہد سلطنت کو ضعیف دیکھکر ہند کا ایک صوبہ جو اودھ کے شمال مغرب میں واقع اور اب ان کے نام سے رہیلکھنڈ مشہور ہے۔ فتح کرکے اس پر قبضہ کر لیا تھا + کچھ عرصے بعد جب ۱۷۷۱ء میں مرہٹوں نے اس صوبے پر حملہ کیا۔ تو نواب وزیر والئے اودھ کا قول ہے۔ کہ رہیلوں نے مجھ سے مدد مانگی۔ اور یہ کہا۔ کہ اگر تم ہم کو مرہٹوں کے ہاتھ سے بچاؤگے۔ تو ہم تم کو چالیس لاکھ روپیہ دینگے + اس کے تیسرے برس مرہٹے رہیلکھنڈ سے چلے گئے۔ پس نواب وزیر نے رہیلوں سے چالیس لاکھ روپے کا دعوےٰ کیا۔ مگر انہوں نے یہ جواب دیا۔ کہ ہم نے کچھ اقرار نہیں کیا تھا + اس پر نواب اودھ نے وارن ہیسٹنگز سے رجوع کی۔ اور ہیسٹنگز کو نواب کی بات کا یقین آ گیا + غرض انجام یہ ہؤا۔ کہ تھوڑی سی انگریزی فوج نے

روہیلکھنڈ میں جاکر روہیلوں کو شکست دی۔ اور ان کا ملک چھین کر نواب اودھ کے حوالے کر دیا۔ اور اس کے صلے میں نواب نے وہ چالیس لاکھ روپیہ مع کل مصارف جنگ سرکار انگریزی کو دے دیا +

ریگیولیٹنگ ایکٹ

جب انگلستان کے پارلیمنٹ نے لندن میں ہند کی حکومت انگریزی کی بہت سی بے انتظامیاں اور خرابیاں سنیں۔ تو یہاں کے انتظام کی اصلاح اور بہتری کے لئے ایک نیا قانون مرتب کیا۔ جس کا نام رگیولیٹنگ ایکٹ یعنی قانون انتظامی تھا + یہ قانون ۱۷۷۳ء میں منظور ہوکر دوسرے برس جاری ہوا۔ اس سے جو جو تغیر و تبدل ہوئے۔ ان میں سے ایک یہ بھی تھا۔ کہ بنگالے کا گورنر ہند کے کل انگریزی علاقوں کا گورنر جنرل ہوا کرے۔ اور چار ممبروں کی کونسل کے صلاح مشورے سے ان سب علاقوں پر حکمرانی کیا کرے۔ پس جب کونسل میں کوئی مقدمہ پیش ہوتا تھا۔ تو گورنر جنرل کو اس کے فیصلہ کرنے میں کونسل کے ممبروں پر کچھ فضیلت نہ ہوتی تھی۔ یعنی کونسل کے ممبروں کی رائے جس پائے کی سمجھی جاتی تھی۔ اسی رتبے کی گورنر جنرل کی رائے بھی خیال کی جاتی تھی۔ غرض کہ کونسل کا ایک ایک ممبر گورنر جنرل کے برابر اختیار رکھتا تھا۔ مگر یاد رکھنا چاہئے۔ کہ یہ ڈھنگ انتظام سلطنت کے حق میں بڑا مضر ہوتا ہے +

غرض اب وارن ہیسٹنگز ہند کا گورنر جنرل تھا۔ اور کونسل کے ممبروں کی یہ کیفیت تھی۔ کہ ایک بارول تو اکثر گورنر جنرل کی تجویزوں سے اتفاق کیا کرتا تھا۔ اور یہ ہند میں آیا ہوا بھی مدت سے تھا۔ اور باقی تین ممبر یہاں کے حالات سے بالکل ناواقف تھے۔ اور ان میں

سے ایک تو جس کا نام فرین سِسں تھا۔ گورنر جنرل کی سخت مخالفت کرتا تھا۔ اس وجہ سے کونسل میں گورنر جنرل کی بات نہ چلنے پاتی تھی۔ اور جو کچھ وہ تینوں ممبر چاہتے تھے۔ وہی ہوتا تھا۔ کئی سال تک یہی حال رہا۔ اور جب ان تینوں ممبروں میں سے ایک مرگیا۔ اس وقت یہ دقّت رفع ہوئی +

نند کنوار

جب تک کونسل میں یہ صورت رہی۔ کہ گورنر جنرل کے مخالف ممبروں کی رائے کے سامنے اس کی رائے نہ چلتی تھی۔ لوگ اس کو بالکل بے اختیار سمجھتے تھے۔ اسلئے کئی شخصوں نے کونسل کے مخالف ممبروں کو خوش کرنے کے لئے اس پر الزام لگائے + ان میں سے نند کنوار کا الزام بڑا سخت تھا۔ باوجودیکہ نند کنوار بڑا بد عہد اور فریبی شخص تھا۔ مگر پھر بھی فرین سِسں اور کونسل کے اور ممبر اس کے حمایتی بنگئے۔ اور اس کو شہ دی۔ کہ وارن ہیسٹنگز پر شوق سے الزام لگائے + اتفاق سے اسی وقت ایک بڑے نامی گرامی ہندوستانی سوداگر نے نند کنوار پر جعلسازی کی نالش دائر کی۔ اور اس جرم میں وہ یکایک گرفتار ہوگیا + عدالت عالیہ کلکتے کے جج سر ایلیا اِمپے نے مقدمے کی تحقیقات اور تجویز کرکے جیوری[۱] کی رائے سے اس کو مجرم قرار دے کر پھانسی کی سزا دی۔ اور یہ کوئی عجیب بات نہ تھی۔ کیونکہ اس وقت قانون انگلستان کے بموجب عموماً جعل کی سزا پھانسی تھی۔ مگر نند کنوار کے اس طرح پھانسی پانے سے بڑا

[۱] جب کسی شخص پر کوئی جرم فوجداری لگایا جاتا ہے۔ تو انگریزی قانون کے بموجب مقدمے کی تجویز چند اشخاص منتخب کے سامنے ہوتی ہے۔ اور یہ شخص کل شہادت وغیرہ کو سُن کر آخر میں اپنی رائے دیا کرتے ہیں۔ کہ آیا جرم ثابت ہے یا نہیں۔ اسی جماعت اشخاص کو جیوری کہتے ہیں۔

چرچا ہوا - اور بعض لوگوں نے وارن ہیسٹنگز پہ یہ الزام لگایا - کہ اس نے اپنا پیچھا چھڑانے کے لئے ناحق نند کنوار کو پھانسی دلوائی - مگر یہ نری خام خیالی ہے - اور کسی طرح یہ نہیں ثابت ہوتا - کہ نند کنوار کو ناحق پھانسی ملی ہو - اگر اس معاملے میں وارن ہیسٹنگز کا قدم ہوتا - تو کونسل کے ممبر جو اس کے مخالف تھے - مقدمے کو ولایت پہنچائے بغیر نہ رہتے - مگر اُنہوں نے اس امر سے انکار کیا - بس اس سے ثابت ہوتا ہے - کہ وارن ہیسٹنگز کو نند کنوار کے مقدمے اور سزا سے کچھ تعلق نہ تھا +

کلکتے میں جو سوپریم کورٹ یعنی عدالت عالیہ مقرّر ہوئی تھی - اس کے جج اس امر میں بڑے ساعی و سرگرم تھے - کہ یہاں کے لوگوں کو ظلم سے بچائیں - اور ہند کو قانون انگلستان سے مستفید کریں - مگر اُنہوں نے اس کام میں کئی بڑی غلطیاں کھائیں - چنانچہ انہوں نے مالکان اراضی اور اُن کی اسامیوں کے معاملات میں مداخلت کی - اور عدالت کے وکیلوں نے جہاں تہاں جھگڑے قضئے کھڑے کئے + اس پر وارن ہیسٹنگز نے زمینداروں کو اس قبیح مداخلت سے مخلصی دینے کے لئے آپ دخل دیا - اور انتظام موجودہ کی ترمیم کے لئے پارلیمنٹ سے درخواست کی - مگر گورنر جنرل کو اتنے ہی میں ایک اور ترکیب سوجھ گئی - جس سے اس کا بہت سہل علاج ہو گیا + وہ یہ تھی - کہ سوپریم کورٹ کے علاوہ کلکتے میں ایک اور عدالت عالیہ بھی تھی - جس کا نام صدر عدالت دیوانی تھا - اس عدالت کے حاکم گورنر جنرل اور اس کی کونسل کے ممبر تھے - مگر ان کو اتنی فرصت نہ تھی - کہ اس کام کو انجام دیں اس لئے وارن ہیسٹنگز نے سوپریم کورٹ کے چیف جسٹس کو

صدر عدالت دیوانی کا بھی اعلےٰ جج کر دیا ۔ اس انتظام سے سب خوش ہوگئے - اور اب چیف جسٹس کی توجہ اس طرف مائل ہوئی - کہ جیسے اہل ہند کے اوضاع و اطوار سیدھے سادے ہیں - ویسی ہی ان کی عدالت بھی سیدھے سادے طور پر عمل میں آئے ۔ اس بندوبست کو کمپنی نے اس وقت تو منظور نہ کیا - مگر اُس کے بعد جب ہر احاطے میں سوپریم کورٹ اور صدر عدالت دیوانی کی عدالتیں ملکر ایک عدالت بن گئی - اس وقت سے یہی قاعدہ جاری ہے ۔

**روپیہ کے واسطے گورنر جنرل کی سختیاں**

وارن ہیسٹنگز اپنے عہد کے اخیر زمانے میں کئی بڑی بڑی لڑائیوں میں مصروف رہا - جن کا حال آگے بیان کیا جائیگا ۔ چونکہ ان لڑائیوں کے واسطے بہت سے روپے کی ضرورت تھی - اس لئے گورنر جنرل کو روپے کے فراہم کرنے میں بڑی کوشش کرنی پڑی - مگر اس کام میں وہ بعض سخت تدبیریں عمل میں لایا - اور خاص کر چیت سنگھ راجۂ بنارس اور بیگمات اودھ کے ساتھ بڑی سختی کی - اس سبب سے اور نیز بعض اور وجوہ سے اہل انگلستان نے اس پر پیچھے بڑے الزام لگائے ۔

**وارن ہیسٹنگس اور راجہ چیت سنگھ بنارس**

بنارس پہلے نواب وزیر والئے اودھ کے علاقے میں تھا مگر ۱۷۷۵ء سے کونسل کلکتے کے اکثر ممبروں نے جو گورنر جنرل کے مخالف تھے - اس کی مرضی کے خلاف بنارس کا علاقہ نواب اودھ سے چھین کر سرکار انگریزی کی عملداری میں شامل کر لیا تھا - اس کے بعد یہ علاقہ ساڑھے بائیس لاکھ روپے سالانہ خراج پر وہاں کے ہندو زمیندار کے سپرد کرکے اس کو سرکار انگریزی کے سایۂ حمایت میں لے لیا اور ایک رئیس باج گزار قرار دیا تھا - ایسا

۱۷۸۱ء میں جو سرکار کو سلطان میسور اور مرہٹوں سے لڑائیاں پیش آئیں
اور مصارف جنگ کے لئے روپے کی اشد ضرورت ہوئی۔ تو گورنر جنرل
نے راجہ چیت سنگھ کو لکھا۔ کہ تم کو ساڑھے بائیس لاکھ سے زیادہ خراج
دینا ہوگا۔ اور سرکار کی کمک کے لئے کچھ سپاہ بھی بھیجنی پڑیگی۔ راجہ نے
اس کی بجا آوری سے پہلو تہی کرنی چاہی۔ اسلئے گورنر جنرل اس سے زبردستی
اپنے حکم کی تعمیل کرانے کو بنارس چلا آیا۔ اور آخر اس کو چیت سنگھ کی ناشکری
سے ایسا غصہ آیا۔ کہ اس کو گرفتار کر لینے کا حکم دیدیا۔ مگر بنارس کے لوگ
راجہ چیت سنگھ کی اس قدر عزت و عظمت کرتے تھے۔ کہ جوہیں اُنہوں
نے گورنر جنرل کا یہ حکم سنا۔ فوراً ہتھیار باندھ کر اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اور
جو سپاہی راجہ کو گرفتار کرنے آئے تھے۔ اُن کو مار ڈالا۔ پھر گورنر جنرل
کے مکان کو آ کر گھیر لیا۔ اب راجہ تو شہر سے نکل کر بھاگ گیا۔ اور
گورنر جنرل نرغے میں پھنسا ۔ اس کے پاس اگرچہ اُس وقت لڑنے
قابل سپاہی نہ تھے۔ مگر پھر بھی اُس کے اوسان بجا رہے۔ اور وہاں
سے نکل کر جوں توں چنار گڑھ جا پہنچا۔ پھر چاروں طرف سے فوج
سمیٹ کر راجہ کی جمعیت سے جو بیس ہزار آدمی کی بھیڑ بھاڑ تھی
خوب جنگ کی۔ اور اس کو شکست دے کر قلعۂ بجے گڑھ جس میں
راجہ چھپ گیا تھا۔ فتح کر لیا ۔ راجہ یہاں سے بھاگ کر گوالیار چلا
گیا۔ اور قلعے میں راجہ کا جس قدر خزانہ تھا۔ وہ سب گورنر جنرل
کی فوج نے سنگوا لیا۔ غرض گورنر جنرل کے ہاتھ نہ راجہ آیا
اور نہ خزانہ ۔ اس کے بعد گورنر جنرل چیت سنگھ کے
بھتیجے کو راجۂ بنارس مقرر کرکے کلکتے کو واپس چلا گیا ۔
اس کے ایک برس بعد بیگمات اودھ سے گورنر جنرل کو زر کی

اودھ کی بیگمات

وصول ہوا + اس کی کیفیت یہ ہے - کہ جب نواب وزیر اودھ نے
۱۷۷۵ء میں انتقال کیا - تو بیگمات یعنی اس کی بیوی اور والدہ
نے یہ کہا - کہ نواب متوفیٰ وصیت کر مرا ہے - کہ اودھ کا سارا خزانہ
ہم کو دیا جائے + وارن ہیسٹنگز کو تو اس امر کا یقین نہ آیا - مگر
کونسل کے ممبروں نے اس دعوے کو تسلیم کرکے سارا خزانہ بیگمات کو
دلوا دیا - اور نواب جانشین کو مزاحمت کرنے سے روکا + اس کا نتیجہ یہ ہوا - کہ خزانہ
خالی ہو گیا - اور نواب کے پاس فوج کی تنخواہ بانٹنے اور کمپنی کا روپیہ
ادا کرنے کو کوڑی نہ رہی + اس کے بعد نواب نے گورنر جنرل سے
کہہ کر کہا - کہ کمپنی کا جو روپیہ مجھ کو دینا ہے - اس کے ادا کرنے
کی مجھ میں استطاعت نہیں ہے - مگر ہاں بیگمات پاس جو خزانہ ہے -
وہ میرے ہاتھ لگ جائے - تو ادا کرسکتا ہوں + بیگمات پر اس وقت یہ الزام
بھی لگایا گیا تھا - کہ انہوں نے مال اور سپاہ دونو سے سوچیت سنگھ کو
مدد دی ہے - حاصل کلام یہ ہے - کہ گورنر جنرل نے نواب اودھ کو
اجازت دیدی - کہ بیگمات سے ۷۰ لاکھ روپیہ چھین کر سرکار کا روپیہ
ادا کرے + اگرچہ یہ تحقیق نہیں - کہ بیگمات نے جو سارا خزانہ اپنے
تحت میں کر لیا تھا - اس کا ان کو کس قدر حق تھا - مگر
وارن ہیسٹنگز کا یہ فعل انصاف پر مبنی نہیں معلوم ہوتا + گورنر
جنرل نے یہ کام خواہ بُرا کیا خواہ بھلا - مگر کمپنی کی طرف سے
اس کو چیت سنگھ اور بیگمات دونو کے مقدموں میں سخت
سرزنش ہوئی - اس وجہ سے وارن ہیسٹنگز نے اپنے عہدے
سے استعفا دیدیا - اور ۱۷۸۵ء میں ہند سے رخصت ہوکر ولایت
چلا گیا + وہاں اس کے دشمنوں نے ہند کے معاملات کی بابت

اس پر مقدمہ کھڑا کیا + دیوان وکلا کے رکن مستغیث بنے۔ اور دیوان امرا میں اس کی خوب تحقیقات اور چھان بین ہوئی + یہ مقدمہ سات برس یعنی ۱۷۸۸ء سے ۱۷۹۵ء تک زیر تجویز رہا۔ اور ایک بڑے نامی مقرر نے جس کا نام برک تھا۔ بڑے زور و شور سے ہیسٹنگز پر الزام لگائے۔ لیکن آخر وارن ہیسٹنگز جرم سے بری ہوکر سرخرو ہؤا۔ اس مقدمے میں اس کا دس لاکھ روپیہ صرف ہؤا + اس سبب سے وہ کسی قدر تنگدست تو ہو گیا۔ مگر باقی عمر امن چین سے بسر کی۔ اور ایک دفعہ پھر جو اس کو پارلیمنٹ میں ہند کے معاملات کی نسبت اظہار دینے جانا پڑا۔ تو دیوان وکلا کے سارے ممبر اس کی تعظیم کو کھڑے ہو گئے +

نمبر ۶ قانون مجوزۂ پٹ بابت ۱۷۸۴ء

۱۷۸۴ء میں پارلیمنٹ نے گورنمنٹ ہند کے انتظام میں جو انگلستان اور ہند دونو جگہ جاری تھا۔ بعض بڑے بڑے تغیر و تبدل کئے + ان میں سب سے بڑی بات یہ تھی۔ کہ ہند کی سلطنت انگریزی کے کل بڑے بڑے امور کی نگرانی بادشاہ انگلستان کے ایک وزیر کے سپرد ہوئی + یہ حاکم بورڈ آف کنٹرول (کمیٹی اہتمام) کا صدرنشین ہوتا تھا۔ اور ہند کا گورنر جنرل مقرر کرنا اسی کے اختیار میں تھا + پارلیمنٹ کے جس قانون کے بموجب یہ تبدیلیاں عمل میں آئیں۔ اس کا نام پٹس انڈیا بل ہے۔ یعنی ہند کا قانون مجوزۂ پٹ جو انگلستان کا ایک بڑا نامی گرامی وزیر اعظم گزرا ہے۔ پارلیمنٹ میں اس وزیر کبیر کا ایک بڑا مشہور ہمسر تھا۔ جس کا نام فاکس تھا۔ اس سے پیشتر اس

[1] ہند کے انتظام کی اصلاح کے لئے جو قانون پٹ نے جاری کیا تھا۔ اس میں ایک تجویز یہ بھی تھی۔ کہ بادشاہ انگلستان کی پریوی کونسل (مجلس مشیران شاہی) کے چھ ممبروں کی ایک کمیٹی مقرر ہو۔ جس کا نام بورڈ آف کنٹرول رکھا جائے۔ اور ہند کے

نے بھی انتظام سلطنت ہند کی بابت پارلیمنٹ میں قانون کا مسودہ
پیش کیا تھا - مگر وہ منظور نہیں ہؤا - اگر وہ منظور ہو جاتا - تو
اسی وقت سے ہند کی سلطنت انگریزی کی عنان حکومت خاص
بادشاہ انگلستان کے ہاتھ میں آ جاتی - اور وہی انتظام جاری ہوجاتا -
جو آج کل ہے +

وارن ہیسٹنگز نے چیت سنگھ راجۂ بنارس اور بیگمات اودھ پر
جو سختیاں کیں - ان کی وجہ یہ تھی - کہ اس وقت کئی بڑی لڑائیوں
کے سبب روپے کی اشد ضرورت تھی - یعنی مرہٹوں اور سلطان میسور
اور فرانسیسوں اور ولندیزوں سے ایک ساتھ لڑائی آ پڑی تھی +
مرہٹوں کی یہ پہلی لڑائی تھی - اور اس کا مختصر حال چوتھے باب
کی دوسری فصل میں بیان ہو چکا ہے - جس سے صاف ظاہر ہے - کہ
انگریزوں نے رگھو ناتھ راؤ کی اوّل بار جو مدد کی - اس سے
مطلب برآری نہیں ہوئی - اور اس کی وجہ یہ تھی - کہ انگریز
اس وقت کئی لڑائیوں میں پھنس رہے تھے - جن میں سب سے
بڑا معرکہ سلطان میسور سے تھا +

ریاست میسو میں جو جنوبی ہند کے اندر واقع ہے - حیدر علی نام
ایک بڑا نامور بہادر سردار تھا - جس کی لیاقت کے باعث
اس ریاست کو بڑی قدرت و وقعت حاصل ہوگئی تھی - حیدر علی ابتدا
میں راجۂ میسور کے ہاں فوج کا ایک کپتان تھا - ۱۷۶۱ء میں راجہ

کل معاملات ملکی و مالی و جنگی کا اہتمام و نگرانی اسی کے سپرد ہو - اور کورٹ آف ڈائرکٹرز
(یعنی انتظامی کمیٹی) جو کمپنی اپنی طرف سے مقرر کرتی تھی - اس
کے ماتحت ہؤا کرے +

اور اس کے وزیر کو ریاست سے خارج کرکے آپ میسور کا سلطان بن بیٹھا۔ اور ایک فوج کثیر اور خزانۂ عمیق فراہم کرکے قلعہ بید نور پر جس میں بے شمار خزانہ جمع تھا۔ قبضہ کر لیا ٭ یہ خزانہ آئندہ لڑائیوں میں اس کے بڑے کام آیا ٭

کچھ عرصے بعد مادھو راؤ پیشوائے چہارم نے حیدر علی کے علاقے پر یورش کی۔ اور اس کو شکست فاش دی۔ اس وجہ سے حیدر علی نے وہ سارا ملک جو شمالی سرحد پر فتح کیا تھا۔ مرہٹوں کو واپس دے دیا۔ اور ۳۲ لاکھ روپیہ ادا کیا۔ مگر اگلے سال حیدر علی نے اس نقصان کی کچھ کسر نکال لی۔ کیونکہ وہ ملیبار زرخیز ملک پر جو اس کی ریاست کے مغرب میں تھا۔ فوج لیکر چڑھ گیا۔ اور اس کا اکثر حصہ فتح کر لیا ٭ اس موقع پر حیدر علی نے ایک نہایت قبیح دغا بازی کی۔ یعنی جب اس نے زمورن یعنی راجۂ کلی کوٹ پر یورش کی۔ تو اس نے قلعے سے نکل کر اس کی اطاعت منظور کر لی۔ مگر پھر بھی حیدر علی نے اس کے شہر پر یکایک قبضہ کرکے اس کو لوٹ لیا ٭ اس پر راجہ نے اس اندیشے سے کہ مبادا حیدر علی اس سے بڑھ کر کوئی بدسلوکی کرے۔ اپنے محل میں آگ لگا کر وہیں اپنے تئیں ہلاک کر ڈالا ٭

پہلی لڑائی میسور کی

کلائیو کو ہند سے رخصت ہوئے تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا۔ کہ گورنمنٹ مدراس اور حیدر علی کے باہم ۱۷۶۷ء میں پہلی لڑائی شروع ہوئی ٭ اس جنگ میں اوّل تو مادھو راؤ پیشوا اور نظام حیدر آباد انگریزوں کے ساتھ تھے۔ مگر پیچھے حیدر علی نے دونو کو روپے کا لالچ دے کر توڑ لیا۔ یہاں تک کہ نظام تو آخر میں حیدر علی کی طرف

ہوکر انگریزوں سے لڑنے بھی لگا + اس وقت انگریزی فوج کا سپہ سالار کرنیل سمتھ تھا۔ اس کے پاس صرف سات ہزار آدمی کی جمعیت تھی۔ اور حیدر علی اور نظام کی فوج ستّر ہزار تھی۔ اس لئے سمتھ کو ایک دفعہ بڑی دقّت پیش آئی۔ مگر اس نے انجام کار ساری فوج مخالف کو مقام چانگھم پر پس پا کر دیا۔ اور پھر چند روز بعد میدان تری نوملی پر اپنے سارے دشمنوں کو شکست دی۔ یہ دونو مقام جنوبی ارکاٹ میں ہیں + + لڑائی دو برس تک اور ہوتی رہی۔ اور اس عرصے میں کبھی ایک کا پاسا زبر ہو جاتا تھا۔ اور کبھی دوسرے کا۔ اسی اثنا میں حیدر علی ایک بار ایسا تنگ ہؤا۔ کہ اُس کو صلح کے لئے درخواست کرنی پڑی۔ مگر آخر میں وہ ایک ایسی چال کھیلا۔ کہ سواروں کی ایک جمعیت کثیر ساتھ لے کر کرنیل سمتھ کی فوج سے بالا بالا جھٹ پٹ کوچ کرکے شہر مدراس کے قریب آ کھڑا ہؤا + اس سے مدراس کی کونسل پر اس قدر ہیبت چھائی۔ کہ اُنھوں نے حیدر علی سے فوراً صلح کر لی۔ اور شرط یہ قرار پائی۔ کہ لڑائی سے پہلے جو صورت تھی۔ وہی بحال ہو جائے۔ اس طرح اس عہد نامے سے میسور کی اوّل لڑائی کا خاتمہ ہؤا +

اسی سال یعنی ۱۷۶۹ء میں مادھو راؤ پیشوا نے حیدر علی پر پھر چڑھائی کی۔ اور متواتر شکستوں سے قریب تھا۔ کہ حیدر علی کا کام تمام ہو جائے۔ مگر اس نے اس وقت مرہٹوں کو اپنا سارا شمالی ملک اور بہت سا روپیہ دینا منظور کرکے ان سے اپنا پنڈ چھڑایا۔ لیکن چونکہ اس کے بعد مادھو راؤ کا انتقال ہو گیا۔ اور مرہٹوں میں پھوٹ پڑ گئی۔ اس وجہ سے حیدر علی نے جس قدر ملک وہاں اس وقت مرہٹوں کی نذر کیا تھا۔ اس سے بھی زیادہ آئندہ چھ سال کے عرصے میں پھر حاصل

کر لیا +

میسور کی دوسری لڑائی

۱۷۸۰ء میں پھر حیدر علی اور انگریزوں کے باہم لڑائی ہوئی
یہ میسور کی دوسری لڑائی کہلاتی ہے + اس کی کیفیت یہ ہے - کہ
انگریز اس وقت مرہٹوں کی اوّل لڑائی کے مخمصوں میں پھنس رہے
تھے - حیدر علی نے اس موقع کو غنیمت جان کر نظام اور مرہٹوں
گانٹھا - کہ میرے ساتھ ہوکر انگریزوں کو کرناٹک سے نکال دو + اس
طرح حیدر علی ایک بڑا لاؤ لشکر ساتھ لے کرناٹک پر چڑھ گیا - اور اوّل
اوّل کئی معرکوں میں ظفر مند ہوا - چنانچہ اس نے بہت سے انگریزی قلعے
فتح کر لئے - اور انگریزی فوج جو کرنیل بیلی کے ساتھ تھی - اس کو شکست
دیکر کرنیل بیلی اور کوئی دو سو جوانوں کو قید کر لیا - اور انگریزی فوج
کے سپہ سالا منرو کو بھی مدراس کی طرف ہٹ آنا پڑا + یہاں سے
نے وارن ہیسٹنگز کو کمک کے لئے کلکتے لکھا - اور اس نے فوراً آئر کوٹ
کے ہمراہ سمندر کی راہ سے فوج روانہ کی + اس فوج کے پہنچتے ہی لڑائی
کا رنگ بدل گیا - چنانچہ سر آئر کوٹ نے جو ایک بڑا بہادر اور کاروائی
جرنیل تھا - پورٹو نووو - پالی لور اور سولن گڑھ پر تین بڑے میدان مارے
اور حیدر علی کو شکست پر شکست دی + اگلے سال یہ جوانمرد جرنیل
بیمار ہو کر چلا گیا - مگر لڑائی برابر جاری رہی - اس میں کبھی انگریز
فتحمند ہو جاتے تھے - اور کبھی سلطان میسور غالب ہو جاتا تھا - آخر
۱۷۸۲ء میں حیدر علی کا یکایک انتقال ہو گیا - اور اس کا بیٹا
ٹیپو اُس کی جگہ سلطان میسور مقرر ہُوا + اُس کو انگریزوں سے
بڑی سخت عداوت تھی - اور باپ کی طرح بڑا بے رحم اور تند مزاج
تھا - [illegible]

اور علمیت عامہ میں اُس سے کہیں بڑھ کر + غرض یہ میسور کے تخت
پر بیٹھ کر ایک سال سے زیادہ انگریزوں سے لڑتا رہا - اور آخر جب
انگریزی فوج کرنیل فلرٹن کے ہمراہ اُس کے پایۂ تخت سرینگ پٹن
کی طرف بڑھنے لگی - تو اُس نے فوراً گورنر مدراس سے صلح کر لی +
اس صلح پر گورنر جنرل راضی نہ تھا - مگر گورنر مدراس نے عہد نامہ
منظور کر لیا - جس میں یہ قرار پایا - کہ طرفین اپنے اپنے مفتوحات سے
ہاتھ اُٹھائیں + اس میں گورنمنٹ مدراس کا بہت نقصان ہؤا - کیونکہ
ٹیپو کی نسبت انگریزوں نے بہت سا ملک فتح کر لیا تھا + یہ عہد نامہ
جس سے میسور کی دوسری لڑائی ختم ہوئی - منگلور کا عہد نامہ کہلاتا ہے -
جو ۱۷۸۴ء میں مرتب ہؤا + سلطان میسور سے انگریزوں کی دو بار اور
لڑائیاں ہوئیں - جو میسور کی تیسری اور چوتھی لڑائی کہلاتی ہیں +
تیسری لڑائی ۱۷۹۰ء میں لارڈ کارنوالس گورنر جنرل کے زمانے میں
ہوئی - اس لیئے اس کا ذکر وہاں کیا جائیگا - اور چوتھی لڑائی ۱۷۹۹ء
میں لارڈ ولزلی کے عہد میں ہوئی - جس میں میسور کی ریاست انگریزوں
نے بالکل فتح کر لی +

## دوسری فصل - لارڈ کارنوالس گورنر جنرل - میسور کی تیسری لڑائی اور بنگالے کا دوامی بندوبست

جب ۱۷۸۵ء میں وارن ہیسٹنگز گورنر جنرل اپنے عہدے
سے مستعفی ہؤا - تو اس کی جگہ اُس وقت کوئی اور شخص
مقرر نہیں ہؤا - مگر ہاں دوسرے گورنر جنرل کے آنے تک سرجان

میکفرسن جو کونسل کا رکن اعلےٰ تھا۔ عارضی طور پر کام انجام دیتا رہا۔آخر لارڈ کارنوالس ہند کا گورنر جنرل مقرر ہو کر آیا۔ جو عمایدِ انگریزی میں سے ایک بڑا مستقل مزاج اور چست و چالاک سردار تھا۔ کلائیو اور وارن ہیسٹنگز نے انتظام سلطنت کی اصلاح میں ہر چند کوشش کی۔ مگر پھر بھی حاکموں کی طمع و بد نیتی کے سبب اب تک اس میں فتور پڑ رہا تھا۔ لارڈ کارنوالس نے عنان حکومت سنبھالتے ہی انتظام مملکت میں بڑے استقلال کے ساتھ اصلاحیں کرنی شروع کیں۔ کمپنی کے افسروں اور عہدہ داروں کو تنخواہیں تو بہت قلیل ملتی تھیں۔ اور رشوت ستانی اور اَور نا جائز طریقوں سے روپیہ کمانے کے موقعے بہت سے حاصل تھے۔ پس وہ اکثر لالچ میں آ جاتے تھے۔ لارڈ کارن والس نے یہ حکم جاری کیا۔ کہ اب سے ہر ایک سرکاری ملازم کو تنخواہ معقول ملا کرے۔ تا کہ اس کو تجارت یا کسی اَور طریق نا جائز سے روپیہ کمانے کے لئے کچھ عذر باقی نہ رہے۔ پھر اس خیر اندیشی کے ساتھ ہی یہ قاعدہ بھی جاری کر دیا۔ کہ جہاں کسی افسر نے کوئی خطا کی۔ وہیں بے دھڑک اس کو قرار واقعی سزا دی۔ ان دونو تدبیروں سے خاطر خواہ انتظام ہو گیا۔

میسور کی دوسری لڑائی کے اختتام کے بعد ٹیپو سلطان کی حکومت اور دولت آناً فاناً بڑھتی گئی۔ اور چھ برس کے اندر یعنی ۱۷۸۴ء سے ۱۷۹۰ء تک اُس نے ایک تو یہ کام کیا۔ کہ جب مرہٹوں اور نظام حیدر آباد نے متفق ہوکر بڑی جرّار فوج سے اُس کے ملک پر یورش کی۔ تو اُس نے خوب مقابلہ کیا۔ اور ان کا داؤں چلنے نہ دیا۔ دوسرے یہ۔ کہ کانڑا کورگ اور ملیبار کے ضلعے فتح کر لئے۔ مگر وہاں بڑے بڑے ظلم اور

رحمیاں کیں۔ چنانچہ ہندؤں کے مندر مسمار کر دئیے۔ اور جہاں تک
سکا۔ لوگوں کو زبردستی مسلمان کیا۔ پھر اخیر میں اُس نے تراونکور پر جو
ند کے انتہائے جنوب میں ہے۔ حملہ کیا۔ یہاں اُسیں نے بڑی زک
ائی۔ جب وہ تراونکور کی سرحدی دیوار پر جو راجہ نے اپنے ملک
حفاظت کے لئے کھینچ لی تھی۔ حملہ آور ہوا۔ تو راجہ کی فوج نے اس
شکست دیکر ہٹا دیا۔ اور اس میں ٹیپو کا بڑا بھاری نقصان ہوا۔
ر وہ خود بھی بمشکل اپنی جان بچا کر وہاں سے بھاگا۔ اس زک سے
پو کو ایسا غصہ آیا۔ کہ اس نے اس کا بدلہ لینے پر کمر باندھی اور
اونکور کی چھوٹی سی ریاست جس نے بڑا دل کرکے اس کا سامنا
یا۔ اور اُسیں کو ہرا دیا تھا۔ اس کو مغلوب کرنے کے لئے بڑی
اریاں شروع کیں۔ چونکہ راجہ تراونکور انگریزوں کا دوست تھا۔ اسلیئے
ر جنرل نے اس کو ٹیپو کے ہاتھ سے بچانے کا ارادہ کیا۔

نظام حیدر آباد نے سنہ ۱۷۸۹ء میں ایک وعدۂ سابقہ کے بموجب
ضلع گنٹور جو دریائے کرشنا کے جنوب میں واقع ہے۔ انگریزوں کے
سپرد کرکے یہ اقرار کیا۔ کہ میں ٹیپو کے مقابلے میں سرکار انگریزی
کو مدد دونگا۔ اور انگریزوں کی طرف سے یہ اقرار ہوا۔ کہ ہم ٹیپو سے
جو ملک فتح کرینگے۔ اس میں سے تم کو بھی حصہ دینگے۔ اس طرح
ب نظام انگریزوں کا ساتھ دینے کو تیار ہو گیا۔ تو گورنر جنرل نے
رکار پونا کو بھی لکھ کر اسی اقرار پر اپنے ساتھ شریک کر لیا۔ اور
وقت نانا فرنویس کی معرفت یہ بحث و پز ہو چکی۔ تو لارڈ کارنوالس سنہ ۱۷۹۰ء
ں فوج کی سپہ سالاری کے لئے خود کلکتے سے مدراس آ پہنچا۔ اور بنگلور
جو ٹیپو سلطان کی عملداری میں دوسرے درجے کا مضبوط اور بڑا شہر

تھا۔ ۱۷۹۱ء میں فتح کر لیا۔ پھر دو مہینے بعد ٹیپو اور اُس کی ساری فوج کو مقام اری کیرا پر کامل شکست دی + اس کے بعد میسور کے پایۂ تخت سرینگ پٹن کا فتح ہونا بھی کچھ دشوار نہ تھا۔ مگر مرہٹے اپنے قول کے موافق مدد کو نہ آئے + معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کا سردار ہری پنت لڑنا نہیں چاہتا تھا۔ صرف لوٹنا چاہتا تھا۔ کہ اُس نے اس قدر دیر لگائی۔ کہ لڑائی کے وقت پر نہ پہنچا + آخر جب لارڈ کارنوالس کے پاس سامان رسد ہو چکا۔ تو اُس کو مدراس کی جانب اُلٹا ہٹنا پڑا + یہاں آ کر اُس نے سال کے اخیر تک آئندہ لڑائی کے لئے خوب تیاریاں بھی کیں۔ اور کئی قلعے بھی فتح کر لئے + پھر نیا سال شروع ہوتے ہی سرینگ پٹن پر چڑھ گیا۔ اور قریب تھا۔ کہ اُس کو فتح کر لے۔ کیونکہ اس کی بیرونی فصیل پر قبضہ کر چکا تھا۔ مگر ٹیپو نے اُس کی شرطیں منظور کر کے صلح کر لی۔ اور وہ شرطیں یہ تھیں۔ کہ ٹیپو اپنا آدھا ملک اور تین کروڑ روپیہ تو انگریزوں کو دے اور تیس لاکھ روپیہ مرہٹوں کے حوالے کرے۔ اور اپنے دو بیٹے یرغمال میں دے + اگرچہ نظام اور مرہٹوں کی سپاہ نے اس لڑائی میں کچھ کام نہیں دیا تھا۔ بلکہ اُنہوں نے دغا بازی کر کے ٹیپو سے خط و کتابت جاری رکھی تھی۔ تو بھی لارڈ کارنوالس نے جو ملک مفتوحہ میں سے حصہ دینے کا اقرار کیا تھا۔ اُس کا بخوبی ایفا کیا + اس لڑائی میں ڈنڈیگل۔ بڑا محال اور ملیبار کے ضلعے انگریزوں کے ہاتھ آئے اور کورگ کا علاقہ اُنہوں نے اُس کے راجہ کو دیدیا۔ اس طرح میسور کی تیسری لڑائی ۱۷۹۲ء میں ختم ہو گئی +

جب انگریز اس جنگ میں اوّل سے آخر تک کامیاب رہے۔ تو

س سے لارڈ کارنوالس کی بڑی نیکنامی ہوئی۔ اور گو کمپنی نے اس امر کو نا پسند کیا۔ کہ اس نے ایک نیا ملک فتح کرکے سلطنت انگریزی میں شامل کر لیا۔ لیکن بادشاہ انگلستان اُس سے خوش ہوا۔ اور اس کو مارکوئیس خطاب دیا۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ لارڈ کارنوالس کی نیکنامی فتوحات ملکی کے باعث اس قدر نہیں ہے۔ جس قدر اس وجہ سے ہے۔ کہ اُس نے ۱۷۹۳ء میں بنگالے کی مالگذاری کا بندوبست دوامی کر دیا۔

**بندوبست دوامی**

ہند کے ہر خاندان شاہی کے عہد میں سرکاری آمدنی کا دار و مدار اکثر محاصل زمین ہی پر رہا ہے۔ چنانچہ شاہان مغلیہ کے خزانے زر مالگذاری ہی سے مالا مال رہتے تھے۔ مگر جو اہلکار ان کے عہد میں اراضیات بنگالہ کی سرکاری جمع تحصیل کرتے تھے۔ وہ رفتہ رفتہ اپنے علاقوں کی زمینوں کے مالک بن بیٹھے تھے۔ اور وہاں کی عدالت اور انتظام فوج بھی اُنہیں کے ہاتھ تھا۔ اور اکثر ان میں سے وہیں کے امرائے قدیم کی اولاد تھے۔ سرکار انگریزی نے اول اول تو ان لوگوں کے منصب اور دعوے تسلیم نہ کئے۔ مگر پیچھے کمپنی نے یہ حکم بھیجا۔ کہ مصلحت ملکی اس امر کی مقتضی ہے۔ کہ مالگذاری کے سارے معاہدے زمینداروں ہی سے کئے جائیں۔ پس اس وقت یہ تجویز ٹھہری۔ کہ اول دس سال کے لئے بندوبست کیا جائے۔ پھر اگر وہ خاطر خواہ معلوم ہو۔ تو اُسی کو دوامی کر دیا جائے۔ چنانچہ لارڈ کارنوالس نے اپنے آئین مصدرۂ ۱۷۹۳ء کے بموجب بنگالے کے زمینداروں کو مالکِ مطلق تسلیم کیا۔ اور کاشتکار ان کی رعیت قرار پائے۔ یہ انتظام اور تو سب طرح عمدہ تھا۔ مگر صرف ایک یہ نقص تھا۔ کہ سرکاری زمینداروں کو کاشتکاروں

پر حد سے زیادہ اختیار حاصل ہو گیا تھا +

عدالتوں کی اصلاحیں

جب لارڈ کارنوالس دوامی بندوبست کے کام سے فارغ ہؤا۔ تو عدالت ہاے دیوانی و فوجداری میں اصلاح کرنے پر متوجہ ہؤا۔ چنانچہ دیوانی کی عدالتیں قائم کرکے ان کے لئے علیحدہ جج مقرر کئے۔ اور کلکٹروں سے اختیارات دیوانی لے لئے۔ اسی طرح فوجداری کی عدالتوں کے انتظام میں بھی اصلاح کی + قانون عدالت کی یہ صورت ہوئی۔ کہ پہلے کلکتے کی عدالت عالیہ کے جج سر ایلیا اِمپے نے کچھ سیدھے سادے قاعدے باندھ دئے تھے۔ اور کئی برس سے عدالتوں میں یہی جاری تھے۔ اب لارڈ کارنوالس کے حکم سے سر جارج بارلو نے ان قواعد کو بدل کر اور کچھ وسعت دیکر ایک مجموعۂ قوانین تیار کر دیا۔ عدالتہاے دیوانی اور ان کے ضوابط کا انتظام جو اب جاری ہے۔ اگرچہ اس میں کچھ تغیّر و تبدل ہوتے رہے ہیں۔ مگر بحیثیّت مجموعی اب تک وہی چلا آتا ہے۔ جو اس وقت قرار پایا تھا + اس انتظام میں بڑا عیب یہ تھا۔ کہ پولیس کو رعایا پر ظلم کرنے کا اختیار مل گیا تھا۔ اور اہل ہند کو معدلت گستری میں کچھ دخل نہ تھا۔ یہاں تک کہ ان کو چھوٹے چھوٹے ماتحت علاقوں کے سوا کوئی سرکاری خدمت نہیں ملتی تھی۔ مگر یہ عیب پیچھے رفع ہو گیا +

سر جان شور گورنر جنرل

جب لارڈ کارنوالس اپنے عہدے سے علیحدہ ہو کر ولایت چلا گیا۔ تو سر جان شور جو ایک بڑا لائق ملکی حاکم تھا۔ اس کی جگہ ہند کا گورنر جنرل مقرر ہؤا۔ اور پانچ سال یعنی ۱۷۹۳ء سے ۱۷۹۸ء تک اس عہدے پر ممتاز رہا۔ مگر اُس کے عہد میں کچھ بہت سے مشہور واقعات ظہور میں نہیں آئے۔ جس طرح لارڈ کارنوالس

کمپنی کی ہدایت کے موافق ہند کے راجاؤں اور نوابوں کے باہمی تنازعات میں اپنا قدم ڈالنے سے پرہیز کرتا تھا۔ اسی طرح سرجان شور نے بھی کیا۔ اس وجہ سے ان دونو کے عہد کا حال ایک ہی فصل میں بیان کرنا مناسب ہے۔ غرض اس عدم مداخلت کے طریق سے ٹیپو سلطان اور مرہٹوں کو اپنے اپنے دل کی ہوس نکالنے کا خوب موقع ملا۔ چنانچہ مرہٹوں نے شیر ہو کر نظام حیدر آباد پر وار کیا۔ اور کُرڈلا کے میدان جنگ میں شکست دیکر اس کو خاطر خواہ پست کر دیا۔ اس وقت مرہٹوں میں پیشوا کے وزیر اعظم نانا فرنویس کا خوب طوطی بول رہا تھا۔

سعادت علی کا نواب اودھ مقرر ہونا

اگرچہ سرجان شور ہندوستانی رئیسوں کے جھگڑوں میں دخل دینا نہ چاہتا تھا۔ مگر پھر بھی ایک بار اس کو مداخلت کرنی پڑی۔ اور اس کی کیفیت یہ ہے۔ کہ آصف الدولہ نواب اودھ بڑا بیوقوف اور نا عاقبت اندیش تھا۔ ساری عمر عیاشی میں غرق رہا۔ اور کبھی خواب غفلت سے بیدار نہ ہوا۔ سرکار انگریزی کی طرف سے اُس کو ہر چند ہدایت ہوئی۔ کہ اپنی ریاست کی بہبود کی طرف متوجہ ہو۔ مگر اُس نے ایک نہ سنی۔ آخر ۱۷۹۷ء میں اس نے انتقال کیا۔ اور وزیر علی جو اُس کا بیٹا کہلاتا تھا۔ اس کا جانشین ہوا۔ مگر جب سرجان شور کو ثابت ہوا۔ کہ وہ آصف الدولہ کی منکوحہ بیوی سے نہیں ہے۔ اور اُس کا چال چلن بھی برا ہے۔ تو اس نے اُس کو معزول کر کے آصف الدولہ کے بھائی سعادت علی کو نواب اودھ مقرر کرنے کی تجویز کی۔ سعادت علی اس وقت بنارس میں رہتا تھا۔ اسلئے اس کی مسند نشینی کی بابت جو عہد و پیمان ہوا۔ وہ بنارس کے رزیڈنٹ کی معرفت عمل میں آیا۔ پھر چند روز بعد سعادت علی لکھنؤ روانہ ہوا۔ اس وقت گورنر جنرل بھی

وہاں مقیم تھا۔ اس سے وزیر علی کی بے لگام سپاہ آمادۂ پرخاش ہو گئی۔ اور اُسے اپنی جان بچانی مشکل پڑی۔ مگر پھر بھی اس نے نہایت استقلال اور دلجمعی کے ساتھ وہیں اپنا قدم جمائے رکھا۔ اور سعادت علی کو مسند پر بٹھا کر وزیر علی کو بنارس بھیج دیا۔ اس نے یہاں کچھ عرصے بعد رزیڈنٹ کو مار ڈالا۔ اور چند روز تک فساد برپا رکھا۔ مگر آخر شکست کھا کر قید ہو گیا* سرجان شور لارڈ ٹین مث خطاب پاکر ۱۷۹۸ء میں ولایت چلا گیا*

## تیسری فصل۔ لارڈ ولزلی گورنر جنرل۔ سلطنت میسور کی فتح اور حکومت مرہٹہ کا مغلوب ہونا۔ ۱۷۹۸ء سے ۱۸۰۵ء تک

سب سیڈی ایری سسٹم (انتظام امدادی)

سرکار انگریزی اور ہندوستانی ریاستوں کے باہم ایک رابطہ قائم ہے۔ جو سب سیڈی اے ری سسٹم (امدادی انتظام) کے نام سے مشہور ہے۔ اس موقع پر اس کی کچھ تشریح کرنی مناسب معلوم ہوتی ہے۔ اول تو یہ ڈھنگ وارن ہیسٹنگز گورنر جنرل نے نواب اودھ کے ساتھ برتا تھا۔ پھر لارڈ ولزلی نے کل ہندوستانی ریاستوں کے ساتھ اسی قاعدے پر رابطہ قائم کیا* اس قاعدے کو جب کوئی ریاست عہد نامے کی رو سے منظور کرتی تھی۔ تو وہ سرکار انگریزی کی حکومت کو ہند میں ساری حکومتوں پر غالب مانتی تھی۔ اور سرکار اس کی حفاظت اور سلامتی کی ذمہ دار ہو جاتی تھی۔ پھر اس ریاست کی طرف سے یہ بھی اقرار ہوا کرتا تھا۔ کہ ہم سرکار انگریزی کی منظوری بغیر نہ کسی سے

ــب کرینگے اور نہ صلح - اور اپنے ہاں کنٹنجنٹ فوج رکھینگے - اور اس سے
ضرورت کے وقت سرکار کی مدد کرینگے + اس انتظام کی یہ بڑی شرطیں تھیں-
ر جیسا موقع و محل ہوتا تھا - اُس کے موافق تغیر و تبدل بھی ہو جاتا تھا +
اڈ کارنوالس اور سرجان شور کے عہد میں سرکار انگریزی کا ہندوستانی
ریاستوں کے ساتھ جس طرح کا رابطہ تھا - اس کی علت غائی یہ تھی - کہ
ہندوستانی ریاستوں کی قوت آپس میں ایسی تلی رہے - کہ ایک دوسرے
سے بہت کم یا زیادہ نہ ہو جائے - مگر یہ نیا قاعدہ اس سے عمدہ تھا -
ور اب جابجا اسی کے مطابق عملدرآمد ہؤا +

جب لارڈ ولزلی ہند کا گورنر جنرل مقرر ہوکر آیا - تو کئی ہندوستانی
ریاستوں نے سرکار کی مخالفت پر ایکا کر رکھا تھا - اور ان کے اتفاق
کی دو وجہیں تھیں + ایک تو یہ کہ پچھلے دو گورنر جنرلوں نے ہندوستانی
ریاستوں کے معاملات میں مداخلت کرنے سے ہاتھ اُٹھا لیا تھا - اور
ان کے لڑائی جھگڑوں میں شریک نہ ہوتے تھے - اس لیئے ان کو
انگریزوں کے مقابلے کی جرأت ہو گئی تھی - اور دوسرے یہ کہ فرانسیس جن سے
سرکار انگریزی کی مدت سے لڑائی چھن رہی تھی - انہوں نے سپاہ اور روپے
دو سے ان ریاستوں کو مدد دینے کا وعدہ کیا تھا + ان وجوہات سے ٹیپو سلطان
ور نظام حیدر آباد اور سیندھیا جو تمام مرہٹوں میں نہایت زبردست تھا -
سب سرکار انگریزی کی مخالفت پر آمادہ تھے - اور فرانسیسوں کے کہنے
پر چلتے اور اپنی اپنی فوج کو اکثر فرانسیس افسروں کے ماتحت رکھتے تھے -
ان کے علاوہ زمان شاہ درانی جو کابل و پنجاب کا بادشاہ اور ہندوستان
کے دشمن عجیب احمد شاہ ابدالی کا پوتا تھا - اس نے بھی ٹیپو کی حمایت
کے لیئے شمالی ہند پر یورش کرنے کا قصد کیا - مگر لارڈ ولزلی اپنے

دشمنوں پر غالب آیا - اور سارے خوف و خطر مٹ گئے + حقیقت یہ ہے
کہ وہ خود بھی بڑا صاحب ہمت اور لئیق حاکم تھا - اور فوج کے سپہ سالار
جو اس کے ماتحت تھے - وہ بھی حسن اتفاق سے بڑے کارداں اور بہادر
سپاہی تھے - اور ان میں خاص کر اس کا بھائی کرنیل ولزلی بڑا ہی عجیب
سپہ سالار تھا - اس نے آئندہ اپنی شمشیر کے زور سے کمال ناموری حاصل
کی - اور ڈیوک آو ولِنگ ٹن خطاب پایا +

لارڈ ولزلی نے اوّل تو نظام حیدر آباد کو گانٹھ کر سب سِڈی ایری
قاعدے پر اُس سے عہد نامہ کیا - چنانچہ نظام نے ٹیپو کے مقابلے پر
انگریزوں کے لئے ایک بڑی فوج بھیجی - جس کا حاکم کرنیل ولزلی مقرر ہوا
اس کے بعد گورنر جنرل جنگ میسور کے اہتمام کے لئے بذات خود مدراس
چلا آیا + اس لڑائی میں گورنر جنرل کے اس کے قدر ہمہ تن مصروف ہونے
کا ایک سبب یہ بھی تھا - کہ فرانس کا بڑا نامی گرامی سپہ سالار نپولئن بونا پارٹ
اس وقت مصر پہ جنگ کر رہا تھا - اور ٹیپو نے انگریزوں کو ہند سے نکال
دینے کے لئے بر ملا اس کی مدد مانگی تھی - اور یہ کہا تھا - کہ میں
فرانس کی سلطنت جمہور میں دل و جان سے شریک و متفق ہوں
غرض ان وجوہات سے لارڈ ولزلی بھی اس لڑائی کی تیاری میں
کمال سرگرم تھا - پس اُس نے حکم دیا - کہ دو فوجیں دو طرف سے
میسور پر حملہ کریں + اس میں سے ایک فوج کا نام کرناٹک کا کمپو
تھا - جس کا سپہ سالار جرنیل ہیرِس مقرر ہوا - اور یہ فوج مدراس کی
طرف سے ٹیپو کے ملک پر حملہ آور ہوئی - دوسرا کمپو بمبئی احاطے کی فوج
کا تھا - جس کا سپہ سالار جرنیل سٹوارٹ تھا - اور یہ فوج ساحل ملیبار
کی طرف سے اُتری + غرض ان دونو کمپوؤں نے ٹیپو کی خوب خبر لی

اور اس کو پے در پے شکست دی + بمبئی احاطے کے کمپو کا بڑا
معرکہ سیداسر پر ہُوا - اور کرناٹک کے کمپو کا ملاویلی پر - اور ان
دونو میدانوں میں ٹیپو کو شکست ہوئی - آخر دونو کمپو بڑھتے بڑھتے
میسور کے پایۂ تخت سرنگ پٹن پر جا پہنچے - اور اس کا محاصرہ
کر لیا +
اب ٹیپو کے اوسان خطا ہوئے - اور خوف و ہراس دل پر چھایا -
چنانچہ کہیں تو وہ فال کھلواتا اور پنڈتوں نجومیوں سے پوچھتا تھا - اور
کہیں مسجدوں میں دعائیں منگواتا اور مندروں میں پوجا کرواتا تھا -
اور وہ دن بھول گیا تھا - کہ ہندؤں کو کیسی کیسی تکلیفیں دی تھیں -
اور ان کے مندروں کو مسمار کرایا تھا + آخر جب کسی طرح کام بنتا
نظر نہ آیا - تو صلح کا پیغام بھیجا - مگر جرنیل ہیرس نے جو شرطیں پیش
کیں - اُن کو منظور کرنے میں لیت و لعل کیا + ایسا معلوم ہوتا ہے -
کہ وہ اس وقت سارے فنون سپاہ گری اور عہد و پیمان کے ڈھنگ
بھول گیا تھا - بلکہ اس میں اوسط درجے کی عقل و دانائی بھی باقی
نہیں رہی تھی - ادھر فوج انگریزی برابر اپنا کام کئے جاتی تھی - یعنی
سرنگ پٹن کی لوہا لاٹ فصیلوں اور گرگجوں پر برابر گولا برسا رہی
تھی - آخر ۳ - مئی ۱۷۹۹ء کو فصیل میں شگاف ہوگیا - اور جرنیل
بیرڈ جو وہاں چار برس تک قید رہ چکا تھا - اگلے روز علے الصباح
فوج لے کر فصیل پر چڑھ گیا - اور بات کی بات میں انگریزی جھنڈا
شگاف فصیل کے اوپر جا گاڑا + فوج کے دو پروں نے دو طرف سے
دھاوا کیا - اور رستے میں جو کچھ سدِ راہ ہُوا - اُس پر فتح پا کر
اور فوج میسور کے ایک بہادر دستے کو مغلوب کر کے شہر کے مشرقی

دروازے پر آ ملے - اور تمام شہر سر ہو گیا +

اس معرکے میں سلطان بھی کام آیا - اور اس کی لاش ایک چھتے کے نیچے مقتولوں کے ڈھیر تلے پالکی میں پڑی ہوئی ملی + انگریزوں نے اس کو لال باغ کے اندر ایک عمدہ مقبرے میں فوج کی رسوم تعظیم وتکریم کے ساتھ دفن کرا دیا + پیچھے معلوم ہؤا - کہ اس نے جتنے انگریز محاصرے کے وقت قید کئے تھے - ان سب کو مروا ڈالا تھا - پس ٹیپو پر اگر کچھ ترس آتا بھی - تو اس ظلم کے باعث اب نہیں آتا +

جب لارڈ ولزلی میسور کی لڑائی اس طرح فتح کر چکا - تو اس نے ملک مفتوحہ میں سے جو ضلعے حیدر آباد کے قریب تھے - وہ نظام کو دے دئے - اور اضلاع کانڑا - کو ام بٹور اور وینارڈ انگریزی عملداری میں شامل کر لئے + اب رہی ریاست میسور کی حکومت - اس کے لئے گورنر جنرل نے یہ تجویز کی - کہ وہاں کے قدیم راجہ کی اولاد میں سے ایک لڑکے کو جو گدّی کا وارث تھا - مسند نشین کر دیا - اور ملک میسور کا انتظام اپنے بھائی جرنیل ولزلی کے سپرد کیا + حقیقت یہ ہے - کہ سلطنت میسور کی فتح سے انگریزوں کی حکومت دکن میں قطعی غالب ہو گئی +

کرناٹک ۱۸۰۱ء میں
ضبطی و الحاق

دو برس بعد یعنی ۱۸۰۱ء میں محمد علی کے بیٹے نواب کرناٹک نے اپنا ملک خود سرکار انگریزی کے حوالے کر دیا - اور اس کی عوض ایک بیش قرار پنشن یعنی منظور کر لی + اس ملک کے مل جانے ہی سے مدراس احاطے کا علاقہ اس قدر وسیع ہو گیا - جس قدر کہ اب ہے +

اسی سال گورنر جنرل نے اودھ کے معاملات میں دخل دیا - اس

کی وجہ یہ تھی - کہ سعادت علی خاں نواب اودھ اور اس کے وزیر نے اودھ میں سخت بد انتظامی اور ظلم کر رکھا تھا - اور اس کے علاوہ سب سڈی ایری قاعدے کے عہد نامے کے مطابق کنٹنجنٹ فوج جیسی شائستہ اور قواعد داں ہونی چاہیئے تھی - ویسی نہ تھی - پس گورنر جنرل نے نواب کو تاکید کرکے ان خرابیوں کو دفع کرایا - اور فوج کے خرچ کے واسطے چند ضلعے اس سے لے لئے - اور اب صوبہ ممالک مغربی و شمالی کا ایک بڑا حصہ یہی ضلعے ہیں *

مرہٹوں کا مغلوب ہونا

لارڈ ولزلی اور کمپنی کے باہم کئی بار نا اتفاقی ہوئی - جس کے دو سبب تھے * اوّل تو یہ - کہ کمپنی کو گورنر جنرل کا بہت سا ملک فتح کر لینا پسند نہ آیا * دوسرے یہ - کہ اب تک انگلستان اور ہند کے باہم جو سوداگری ہوتی تھی - وہ کمپنی کے سوا اور کوئی نہ کر سکتا تھا - مگر لارڈ ولزلی یہ چاہتا تھا - کہ اس اجارے کو توڑ کر عام اجازت دے - کہ جو انگریز چاہے - ہند کی تجارت سے فائدہ اٹھائے * غرض ان باتوں سے لارڈ ولزلی اور کمپنی کے باہم نا چاقی ہوئی - اور گورنر جنرل سنہ ۱۸۰۲ء میں اپنے عہدے سے استعفا دینے پر آمادہ ہو گیا - مگر پیچھے کچھ سمجھانے سے اس نے ایک برس اور ہند میں رہنا قبول کیا * یہ امر سلطنت انگلشیہ ہند کے لئے ایک بڑی خوش نصیبی کا باعث ہوا * کیونکہ اسی اثنا میں عہد نامۂ بسین مرتب ہوا - اور اس کے ساتھ ہی سیندھیا اور والئ برار سے سرکار انگریزی کی لڑائی ہوئی - جو مرہٹوں کی دوسری لڑائی کہلاتی ہے * اس لڑائی کے بعد ہلکر اور راجہ بھرت پور سے جنگ ہوئی - جو مرہٹوں کی تیسری لڑائی کے نام سے مشہور ہے * اس سے مرہٹوں کا زور بالکل ٹوٹ گیا - اور سرکار انگریزی کی حکومت

کل ہند میں سب پر غالب ہوگئی + ان لڑائیوں اور ان کے نتیجوں کا مختصر حال چوتھے باب کی دوسری فصل میں بیان ہو چکا ہے + اسی زمانے میں ملک اوڑیسہ بھی انگریزوں نے مرہٹوں سے چھین لیا +

آخر لارڈ ولزلی نہایت شان و شوکت اور کامرانی کے ساتھ ہند کی سلطنت انگریزی پر حکمراں رہ کر ۱۸۰۵ء میں یہاں سے رخصت ہؤا + جب اُس نے عنان حکومت ہاتھ میں لی تھی - اس وقت ہند میں سرکار انگریزی کا علاقہ بہت دور تک نہ تھا - مگر اس نے اپنے عہد حکومت میں اپنی حسن لیاقت سے اس کو دو چند سے بھی زیادہ کر دیا - اور پھر اس بڑی وسیع سلطنت کو استحکام بھی خاطر خواہ بخشا +

## چوتھی فصل - لارڈ کارنوالس کا دوبارہ گورنر جنرل مقرّر ہونا - سر جارج بارلو اور لارڈ منٹو گورنر جنرل - ۱۸۰۵ء سے ۱۸۱۳ء تک

صلح کی پالیسی

لارڈ ولزلی کے بعد لارڈ کارنوالس دوبارہ گورنر جنرل ہو کر ہند میں آیا - مگر چند مہینے بعد اس کا انتقال ہو گیا - پھر سر جارج بارلو گورنر جنرل مقرر ہؤا + ان دونو کا مصمّم ارادہ تھا - کہ جن جن ریاستوں سے لارڈ ولزلی لڑتا رہا ہے - ہم ان سے فوراً صلح کر لیں - اس لئے اس گورنر جنرل نے ہُلکر سے بہت ہی نرم شرطوں پر جلدی سے صلح کر لی - اور اس میں ایک بڑی ندامت

کی بات یہ ہوئی - کہ راجپوت جنہوں نے اس لڑائی میں انگریزوں کا ساتھ
دیا تھا - ان سے اب مرہٹے خاصی طرح انتقام لے سکتے تھے - کیونکہ گورنر
جنرل نے صاف کہ دیا تھا - کہ آئندہ ہم ہندوستانی رئیسوں کے جھگڑے
قضیوں میں مداخلت نہ کرینگے *

ویلور میں فوج کی بغاوت

سر جارج بارلو کے عہد حکومت کا ایک واقعہ یہ بھی ہے - کہ
مدراس احاطے کے کچھ سپاہی جو مقام ویلور میں متعین تھے - انہوں
نے بغاوت کی - اور اس کی وجہ یہ ہوئی - کہ گورنمنٹ نے ان کی
ٹوپیوں کی قطع کسی قدر بدل دی تھی - اس سے سپاہی ناحق بدظن
ہوگئے - کہ سرکار ہماری ذات بگاڑتی اور ہم کو عیسائی کرنا چاہتی
ہے - یہ خیال خام دل میں پکا کر بغاوت پر کمر باندھ بیچارے سوتے
ہوئے گوروں پر آ پڑے - اور بہت سے جوانوں کو مار ڈالا * مگر کچھ
فوج انگریزی جھٹ پٹ پہنچ گئی - اُس نے ان پر حملہ کرکے بہت سے
باغیوں کو تو بھگا دیا - اور جو بچے - اُن کو بغاوت کے جرم میں قتل کر ڈالا *
اس کے بعد سر جارج بارلو عہدۂ گورنر جنرلی سے بدل کر مدراس کا گورنر
مقرر ہوا - اور لارڈ منٹو ۱۸۰۷ء میں ہند کا گورنر جنرل ہو کر آیا *

لارڈ منٹو کے عہد حکومت کے واقعات

انگریزوں اور فرانسیسوں کے باہم جو جنگ یورپ میں بہت
عرصے سے ہو رہی تھی - وہ اب لارڈ منٹو کے عہد میں اور بھی
زیادہ زور شور سے ہونے لگی - اور ہند کی انگریزی فوج نے فرانسیسوں
اور ان کے دوست ولندیزوں کی ساری بستیاں جو ایشیا میں تھیں -
فتح کر لیں - ان سب میں ولندیزوں کا جزیرۂ جاوا ایک بڑا
زر ریز علاقہ تھا * سرکار انگریزی کو روسیوں اور فرانسیسوں
کی طرف سے اس وقت ایک یہ دغدغہ پیدا ہو گیا تھا -

کہ وہ والیان پنجاب و سندھ و افغانستان و ایران کو سرکار انگریزی
کے برخلاف سازش کرنے پر برانگیختہ کرکے عملدارئے انگریزی میں
رخنہ ڈالنا چاہتے ہیں۔ اس وجہ سے گورنر جنرل نے والیئے کابل و
شاہ ایران و امیران سندھ کو اپنے ڈھب پر لاکر اُن سے یہ عہدنامے
لکھوا لیئے۔ کہ ہم یورپ کی کسی اَور سلطنت سے سروکار نہ رکھینگے +
ان کے علاوہ سکھوں کے بڑے نامور حاکم مہاراجہ رنجیت سنگھ والیئے
پنجاب کو سمجھا کر اس سے بھی ایک ایسا ہی عہدنامہ لکھوا لیا +
اس مقام پر سکھوں کی حکومت کا کچھ حال بیان کرنا مناسب
معلوم ہوتا ہے +

**سکھوں کی حکومت کا آغاز**

تیسرے باب کی اخیر فصل میں بیان ہو چکا ہے۔ کہ سکھوں کا
فرقہ ایک مذہبی فرقہ تھا۔ اور اوّل اوّل یہ لوگ کسی کو اذیت
نہ پہنچاتے تھے۔ مگر چونکہ دہلی کے شاہانِ اسلام نے ان پر
سختیاں کیں۔ اس لیئے وہ نرا مذہبی فرقہ نہ رہا۔ بلکہ ایک جنگی
گروہ بن گیا + فرخ سیر بادشاہ نے تو اُن کو اس قدر قتل کیا
تھا۔ کہ اُن کا نام و نشان مٹا دینے میں کچھ باقی نہ رکھا تھا۔
مگر تھوڑی ہی مدّت کے بعد وہ پھر سرسبز ہونے لگے۔ اور پنجاب
میں اُن کی جمعیّت و طاقت ویسی ہی ہوگئی + پنجاب کی یہ صورت
تھی۔ کہ اوّل نادر شاہ والیئے ایران نے ۱۷۳۸ء میں اس کو فتح کرکے
اپنی سلطنت کا ایک صوبہ بنایا۔ پھر اس کے بعد احمد شاہ دُرّانی
والیئے افغانستان نے کئی بار حملے کیئے۔ اور اس ملک میں اپنا عمل
بٹھا لیا + غرض ۱۷۵۱ء کے بعد پنجاب سلطنت مغلیہ سے علیحدہ
ہوکر کابل کے دُرّانی بادشاہوں سے متعلق ہو گیا تھا +

رنجیت سنگھ

دوسری نومبر سنہ ۱۷۸۰ء کو رنجیت سنگھ گوجرانوالے میں پیدا ہوا - اور اس کی عمر اٹھارہ برس کی تھی - کہ احمد شاہ ابدالی کا پوتا زمان شاہ یہاں آیا - اور اتفاقاً اس کی چند توپیں دریائے جہلم میں ڈوب گئیں ۔ رنجیت سنگھ نے انہیں نکلوا کر اس کے حضور میں پیش کیا - اس سے زمان شاہ بہت خوش ہوا - اور رنجیت سنگھ کو اس نے حاکم لاہور مقرر کر دیا ۔ اس وقت سے رنجیت سنگھ نے اپنی ساری لیاقت اپنی فوج کے بنانے اور عملداری کے بڑھانے میں صرف کرنی شروع کی ۔

سنہ ۱۸۰۹ء میں پٹیالہ اور جیند کے سکھ سرداروں نے رنجیت سنگھ کی دست درازیوں سے تنگ آ کر لارڈ منٹو کی پناہ میں آنا چاہا - اس وجہ سے مٹکاف جو آئندہ اپنی بڑی لیاقت اور کار گزاری کے باعث لارڈ مٹکاف کے خطاب سے ممتاز ہوا - سرکار انگریزی کی طرف سے سفیر ہو کر لاہور آیا ۔ یہاں آ کر اس نے رنجیت سنگھ سے ایک عہد نامہ لکھوایا - جس کے بموجب مہاراجہ رنجیت سنگھ نے یہ اقرار کیا - کہ میں ستلج کے اس پار کی ریاستوں میں دخل نہ کرونگا - اور سرکار انگریزی سے رابطۂ اتحاد بڑھاؤنگا ۔ مٹکاف کی عمر تو اس وقت پورے اکیس برس کی بھی نہ تھی - مگر اس نے سفارت کا کام اس خوبی سے انجام دیا - کہ رنجیت سنگھ اس سے بہت خوش ہوا - اور انگریزوں کی خوبیاں اس وقت اس کے دل میں ایسی نقش ہو گئیں - کہ پھر کوئی اس کو سکھا پڑھا کر اس عہد نامے کے توڑنے پر آمادہ نہ کر سکا ۔

# پانچویں فصل - مارکوئس آو ہیسٹنگز گورنر جنرل - نیپال اور پنڈاروں کی لڑائیاں ۱۸۱۳ء سے ۱۸۲۳ء تک

لارڈ منٹو کے بعد ارل موآئرا جس کو پیچھے مارکوئس آو ہیسٹنگز خطاب ملا - ۱۸۱۳ء میں ہند کا گورنر جنرل مقرر ہوکر آیا - یہاں آکر اس نے دیکھا - کہ سرکار کی آمدنی قلیل ہے اور خرچ کثیر - اور ہندوستانی رئیسوں سے بہت سے جھگڑے قضیئے درپیش ہیں - مگر پھر بھی اس نے ۱۰ برس تک بڑے استقلال اور کامیابی کے ساتھ حکمرانی کی - اور جب وہ ہند سے رخصت ہوا - تو سلطنت کو خوب رونق حاصل ہوگئی تھی ۞ یہ گورنر جنرل میدان جنگ میں بڑا بہادر سپاہی اور انتظام ملکی میں بڑا تجربہ کار حاکم اور نہایت خلیق اور خوش مزاج امیر تھا ۞

جنگ نیپال

گورکھوں کی زبردست اور جنگجو قوم نے چند سال سے ملک نیپال میں اپنا قدم جما کر آہستہ آہستہ آگے بڑھنا شروع کیا تھا - چنانچہ جب وہ کوہ ہمالیہ کی زیریں گھاٹیوں کو بالکل اپنے قبضے میں لا چکے - تو ہندوستان کے میدانوں میں جو ملک ان کے قریب تھے - ان میں قدم بڑھانے لگے - چنانچہ والئے نیپال نے زمیندار بھوتوال کو قید کرکے اس کا ملک چھین لیا - اور سرکار انگریزی کے اٹھارہ ملازمان پولیس کو جو وہاں تھے - مار ڈالا ۞ یہ دیکھ کر گورنر جنرل

نے گورکھوں کو قرار واقعی سزا دینے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ ۱۸۱۴ء میں انگریزی فوج کو حکم ہؤا۔ کہ چار دستے ہو کر علیحدہ علیحدہ رستوں سے نیپال پر چڑھ جائے ✤ اس فوج کے سپہ سالار جرنیل اختر لونی اور جرنیل رگلسپی مقرر ہوئے۔ اور گورکھوں کا سردار امر سنگھ ان کے مقابلے پر آیا ✤ جرنیل رگلسپی نے قلعہ کلنگا پر بڑی بہادری سے حملہ کیا۔ مگر قلعہ سر نہ ہؤا۔ اور وہ خود وہاں مارا گیا ✤ پھر اس فوج نے اور بھی کئی زکیں کھائیں۔ مگر جرنیل اختر لونی نے امر سنگھ کو قلعہ رام گڑھ سے جو نہایت مستحکم تھا۔ مار کر بھگا دیا۔ اور راجہ بلاس پور نے والیٔ نیپال کا ساتھ چھوڑ دیا۔ اور صوبۂ کماؤں پر انگریزوں کا تسلّط ہو گیا ✤ انجام کار امر سنگھ قلعہ مالون میں گھر گیا۔ وہاں اس نے عاجز آکر جرنیل اختر لونی سے صلح کی۔ اور ستلج و جمنا کے مابین جس قدر ضلعے تھے۔ وہ سب انگریزوں کے حوالے کر دئے۔ اور علاقہ گڑھوال خالی کر دیا ✤ جب والیٔ نیپال کو اپنی فوج کی شکستوں کا حال معلوم ہؤا۔ تو وہ بہت گھبرایا۔ اور صلح کا پیغام ڈالا۔ مگر چونکہ ترائی کے بعض ضلعوں کو سرکار کے حوالے کر دینے میں عذر کیا۔ اس لئے معاملہ طے نہ ہؤا ✤ اس پر جرنیل اختر لونی پھر فوج لیکر آگے بڑھا۔ اور کئی لڑائیاں فتح کیں۔ آخر سرکار نیپال کو خوب یقین ہو گیا۔ کہ میں فوج انگریزی سے کسی طرح عہدہ برآ نہ ہو سکونگا۔ اس لئے اب اس نے چار و ناچار سارے اضلاع مفتوحہ کو انگریزوں کے حوالے کرنا منظور کیا۔ اور اب باہم صلح ہو گئی ✤

پنڈارے

پنڈارے ایک لٹیری قوم تھی۔ اور ان کی بڑی بڑی جمعیتیں

مدّت سے سیندھیا اور ہلکر وغیرہ مرہٹوں کی فوج کے پیچھے پیچھے گیدڑوں کی طرح رہا کرتی تھیں۔ اور ان غارتگروں کو دریائے نربدا کے متصل کچھ زمینیں بھی مل گئی تھیں ٭ یہ لوگ کئی سال سے وسط ہند کے لئے گویا ایک وبائے عالمگیر بن رہے تھے۔ اس لئے اب سرکار انگریزی ان دشمنان خلق خدا کا قرار واقعی تدارک کرنے اور مرہٹے سردار جو نیپال کی لڑائی سے سرکار کے برخلاف سازش کرنے لگے تھے۔ ساتھ ہی ان کو بھی تنبیہ کرنے اور اپنی حکومت عالیہ کے زور و قوت کا سکّہ سب کے دلوں پر بٹھانے پر آمادہ ہوئی ٭ باجی راؤ پیشوا جو پونا میں رہتا تھا۔ مرہٹوں کی اس سازش کا سرغنہ تھا۔ اور آپا صاحب راجۂ ناگپور بھی اس میں شریک ہوگیا تھا ٭

باجی راؤ

انجام یہ ہوا۔ کہ سیندھیا نے سرکار کی اطاعت قبول کی۔ جس کی وجہ سے اس کی اولاد آج تک گوالیار میں راج کرتی ہے ٭ اور امیر خاں جو پنڈاروں کا سب سے بڑا سردار تھا۔ اس نے بھی ہتیار ڈال دئے۔ اور اسی سبب سے اس کی اولاد اب تک ٹونک میں حکمراں ہے۔ مگر باجی راؤ برسر مقابلہ ہوا۔ اور پونا میں رزیڈنٹی کی کوٹھی پر حملہ کرکے اس کو لوٹ لیا۔ لیکن کچھ بہت دم خم نہ رکھتا تھا۔ اسلئے تھوڑے ہی عرصے میں میدان سے بھاگ نکلا۔ اور ہر چند کئی مقاموں پر فوج سرکاری کے مقابلے میں آیا۔ مگر اس سے کچھ نہ ہو سکا۔ اور آخر گدّی سے اُتارا گیا اور اس کی ریاست سرکاری عملداری میں شامل ہو گئی۔ صرف ستارا کے آس پاس کا تھوڑا سا ملک راجۂ ستارا کو جو سیوا جی کی نسل میں تھا۔ دے دیا گیا۔ یہ واقعہ ۱۸۱۸ء کا ہے ٭

آپا صاحب والئے ناگپور

باجی راؤ کے مغلوب ہونے کے تھوڑے ہی دن بعد آپا صاحب نے ناگپور میں جو انگریز تھے۔ ان پر حملہ کیا۔ مگر فوراً شکست کھا کر قید ہو گیا ❊ پھر چند روز بعد قید سے نکل پنجاب کی طرف بھاگ آیا۔ اور یہاں سکھوں میں کچھ مدّت تک بحالت گمنامی رہ کر مر گیا ❊ جب امیر خاں نے جو پنڈاروں کا بڑا سرگروہ تھا۔ انگریزوں کی اطاعت قبول کر لی۔ تو پھر اور پنڈارے سردار بھی ایک ایک کرکے مغلوب و مطیع ہو گئے ❊ ان سرداروں میں چیتو سب سے آخر مغلوب ہؤا تھا۔ اس نے ایک بار ہلکر کی فوج میں پناہ لی۔ اور اس فوج نے راجہ نابالغ کی سرپرست رانی تلسی بائی کو اس شک پر کہ وہ انگریزوں کی طرفدار ہے۔ قتل کرکے انگریزوں کے مقابلے کا ارادہ کیا۔ اس وجہ سے ۱۸۱۷ء میں

ہلکر پنڈارے اور مہدپور کی لڑائی

مہدپور کے میدان پر ایک بڑی بھاری لڑائی ہوئی ❊ اس میں انگریزی فوج فتحیاب ہوئی ❊ اور ہلکر کی فوج کے مرہٹوں اور پنڈاروں نے کامل شکست کھائی ❊ اس کے بعد ملہار راؤ ہلکر نے تو انگریزوں سے سب سیڈی اےری قاعدے پر عہدنامہ کر لیا۔ اور چیتو بھاگ کر آوارہ پھرتا رہا۔ اور اس کا جتھا ٹوٹتا گیا۔ انجام یہ ہوا۔ کہ ملک خاندیس میں اسیر گڑھ کے پاس جنگل میں اسے ایک شیر نے ہلاک کر ڈالا ❊

اس لڑائی کے بعد مرہٹوں کے سارے ملک بلکہ سارے وسط ہند میں سرکار انگریزی کا تسلّط ہو کر امن چین ہو گیا۔ اور ۱۸۲۳ء میں مارکوئس آو ہیسٹنگز ولایت کو رخصت ہؤا۔ اور سب لوگ اس کے مدّاح رہے ❊

# چھٹی فصل۔ لارڈ ایم ہرشٹ گورنر جنرل۔ برما کی اوّل لڑائی اور قلعہ بھرت پور کا فتح ہونا۔ ۱۸۲۳ء سے ۱۸۲۸ء تک

لارڈ ہیسٹنگز کے ہند سے رخصت ہونے کے چند مہینے بعد لارڈ ایم ہرشٹ ہند کا گورنر جنرل ہوکر آیا۔ اور تھوڑی ہی مدت بعد اُس کو یہ ثابت ہؤا۔ کہ شاہ برما جو اپنی نادانی و حماقت سے سرکار انگریزی کی تحقیر و توہین پر آمادہ ہے۔ اس کا تدارک ضرور ہے ٭ واضح ہو کہ برما وہ ملک ہے۔ جو خلیج بنگالہ کے مشرق کی طرف اور صوبۂ بنگالہ کے مشرقی اضلاع اور چاٹ گاؤں کے پرے واقع ہے۔ اور وہاں کے لوگ ہندوؤں سے مشابہت نہیں رکھتے۔ مگر کسی قدر چینیوں کی مانند ہیں ٭ اب اس ملک کا ایک بڑا حصّہ سلطنت انگریزی میں داخل ہے۔ اور شاہ برما کی عملداری میں صرف وہ ضلعے رہ گئے ہیں۔ جو ساحل بحر پر نہیں ہیں۔ بلکہ اندرونی ملک میں واقع ہیں۔ اور باقی سارا ملک ہند کی سلطنت انگریزی میں شامل ہوکر صوبۂ برٹش برما کے نام سے مشہور ہے[1] ٭ اب یہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ برما کا یہ علاقہ کس طرح سرکار انگریزی کے ہاتھ آیا تھا ٭

جو ملک خلیج بنگالہ کے شمال مشرقی ساحل پر واقع ہے۔ اس میں شاہ برما بہت سا علاقہ فتح کرتا جاتا تھا۔ چنانچہ اس نے ملک اراکان اور آسام کو اپنے قبضے میں کر لیا تھا۔ اور اب

[1] ۱۸۸۵ء میں شاہ برما تخت سے اتارا گیا۔ اور سارا ملک برما سلطنت انگلشیہ میں شامل کیا گیا

اس کے علاقے کی مغربی سرحد ملک بنگالہ کے انگریزی ضلعوں سے آ ملی تھی۔ مگر اس نے اس پر قناعت نہ کی۔ اور دوسرے اس کو یہ بخوبی معلوم نہ تھا۔ کہ انگریزوں کے سامنے کوئی تاب مقابلہ نہیں رکھتا ✤ غرض اُس نے لارڈ ہیسٹنگز کے زمانے میں جب انگریزی فوج پنڈاروں کی تنبیہ و تادیب میں مصروف تھی۔ موقع وقت غنیمت جان کر یہ ارادہ کیا۔ کہ بنگالے کے بعض اضلاع پر تسلّط کرلے۔ چنانچہ اس نے گورنر جنرل کو بیباکانہ لکھ بھیجا۔ کہ بنگالے کے فلاں اضلاع جو اراکان کی سلطنت قدیم سے متعلق ہیں۔ ہمارے سپرد کردو ✤ مگر ادھر تو گورنر جنرل نے اس خط کو جعلی سمجھ کر اس پر کچھ لحاظ نہ کیا۔ اور ادھر شاہ برما بھی یہ سُن کر کہ انگریز اہل نیپال اور ہند میں اپنے اَور سب مخالفوں کو زیر کرچکے ہیں۔ خوف کے مارے چپ ہوگیا۔ اور اس خط کو اپنی طرف منسوب نہ کیا۔ اس لیئے اس وقت تو یہ معاملہ یونہی رفع دفع ہوگیا۔ مگر پھر ۱۸۲۳ء میں شاہ برما ملک کچھار پر جس کا راجہ سرکار انگریزی کا دوست تھا۔ یورش کرنے کو آمادہ ہؤا۔ اور بعض اَور بھی ایسی باتیں کیں۔ جن سے ثابت ہؤا۔ کہ وہ انگریزوں کی کچھ حقیقت نہیں سمجھتا ✤ اس پر لارڈ ایمہرسٹ نے شاہ برما کی تنبیہ کے لیئے جرنیل کیمبل کے زیر کمان انگریزی فوج روانہ کی۔ جس نے کئی لڑائیاں ایسی ماریں۔ کہ شاہ برما کا سارا بل نکل گیا ✤ اخیر لڑائی جو سب سے بھاری تھی۔ مقام پگھن پر ہوئی۔ اس معرکے میں سرکار انگریزی کے دو ہزار جوانوں نے دشمن کے اٹھارہ ہزار سپاہیوں کو شکست دی۔ اور انگریزی فوج بڑھتے بڑھتے برما کے پایۂ تخت امرپور کے قریب جا پہنچی۔ یہاں تک کہ محل شاہی تھوڑی ہی دور رہ گیا ✤ اب بادشاہ کو

اس کے سوا کچھ بن نہ آئی - کہ اطاعت قبول کرکے عہد نامے پر دستخط کردے ٭ اس کا نام عہد نامۂ ینڈبو ہے - اور اس سے یہ قرار پایا - کہ شاہ برما ضلع اراکان اور کٹی اور زرریز ضلعے انگریزوں کی نذر کرے - اور ایک کروڑ روپیہ نقد دے - اور آئندہ کبھی آسام اور کچھار کا دعوےٰ نہ کرے ٭

قلعہ بھرتپور کا سر ہونا

چوتھے باب کی تیسری فصل میں بیان ہو چکا ہے - کہ انگریزی فوج نے لارڈ لیک کے ماتحت بھرتپور کے بڑے مضبوط قلعے پر ہلّا کیا - مگر وہ فتح نہ ہؤا ٭ اس سے سرکار انگریزی کے بعض دشمن یہ سمجھنے لگے تھے - کہ بھرت پور کا قلعہ اس قدر مستحکم ہے - کہ انگریز بھی اس کو کبھی سر نہیں کر سکتے - مگر ۱۸۲۶ء میں لارڈ کامبرمئر کی فوج نے اس مشہور قلعے کو ہلّا کرکے فتح کر لیا - اور اب لوگوں کے وہ خیالات خام رفع ہو گئے ٭

دلی میں گورنر جنرل کا اعلان

اس واقعہ کے ایک برس بعد گورنر جنرل دلّی آیا - یہاں کے تخت پر خاندان مغلیہ میں سے جو بادشاہ متمکن تھا - وہ اگرچہ بے اختیار محض اور انگریزوں کا پنشن خوار تھا - اور ہند کی حکومت سرکار انگریزی کے قبضے میں آ گئی تھی - تو بھی ہند کا بادشاہ اب تک برائے نام وہی سمجھا جاتا تھا ٭ اس وقت گورنر جنرل نے بادشاہ کو لکھ بھیجا - کہ اب انگریز سارے ہند کے بادشاہ ہیں - اور تمام فرمانروایانِ ہند ان کے ماتحت اور مطیع ہیں ٭

ان معاملات کے بعد لارڈ ایمہرسٹ ۱۸۲۸ء میں ولایت چلا گیا - یہ گورنر جنرل کوئی نامی گرامی گورنر جنرل نہیں تھا - اس کے بعد دوسرے گورنر جنرل کے آنے تک بٹروَرث بیلی گورنر جنرل کا کام انجام دیتا

رہا۔ یہ شخص اُن مدبّروں کے مشہور جرگے میں سے تھا۔ جو لارڈ ولزلی کی صحبت سے مستفیض ہوئے تھے ٭

## ساتویں فصل۔ لارڈ ولیم بنٹنگ گورنر جنرل۔ امن و اصلاحات۔ ۱۸۲۸ء سے ۱۸۳۵ء تک

لارڈ ولیم بنٹنگ پیشتر مدراس احاطے کا گورنر تھا۔ مگر ۱۸۰۷ء میں کمپنی نے سپاہ ویلور کی بغاوت کے باعث اس کو معزول کرکے ولایت بُلا لیا تھا۔ اس وجہ سے اس کو بڑی آرزو تھی۔ کہ میں کسی طرح ہند کا گورنر جنرل ہو جاؤں۔ تاکہ سرخروئی اور نیکنامی حاصل کرکے پہلی بدنامی کی تلافی کروں ٭ اب اس کی آرزو بر آئی۔ اور وہ اپنے ارادے میں بخوبی کامیاب ہُوا۔ کیونکہ اس کا عہد حکومت ہند میں بڑی ترقی اور امن و آسائش کا زمانہ گزرا ہے۔ یہ عہد کسی بڑی جنگی مہم کے لئے مشہور نہیں ہے۔ بلکہ اس لئے ہے۔ کہ اس میں انتظام مصارف اور عدالت اور معاشرت کے باب میں بہت سے عمدہ عمدہ قاعدے جاری ہوئے۔ اور ان سے ملک کو اس قدر فائدہ پہنچا۔ کہ کسی بڑی فتح سے بھی کبھی نہ پہنچتا ٭

اس کے عہد میں صرف ایک لڑائی پیش آئی۔ جس کی کیفیت یہ ہے۔ کہ جنوبی ہند میں میسور کے متصل جو کورگ کی چھوٹی سی ایک ریاست واقع ہے۔ وہاں کا راجہ عقل سے خارج اور سخت ظالم تھا۔ چنانچہ اس نے اپنے خاندان کے لوگوں میں سے بھی ایک ایک کو چُن کر قتل کر ڈالا تھا۔ اور اپنی رعایا پر بھی نہایت ظلم و ستم کر رکھا تھا۔ یہ دیکھ کر سرکار انگریزی نے اس کو منع کیا اور سمجھایا۔ کہ ان ناشائستہ حرکتوں سے باز آئے مگر ... اور وہ ... درکنار۔

وہ اُلٹا مقابلہ کرنے کو آمادہ ہوگیا۔ اس پر گورنر جنرل نے یہ تجویز کی۔ کہ وہ گدّی سے اُتار دیا جائے۔ اس تجویز کی تعمیل میں کوئی بڑی لڑائی پیش نہیں آئی۔ صرف دس روز کی جنگ میں سب فیصلہ ہوگیا۔ راجہ تو قید ہوکر بنارس بھیجا گیا۔ اور ۱۸۳۴ء میں سرکار انگریزی نے اس ملک پر اپنا تسلّط کر لیا ✣

ریاست میسور کا بندوبست

اس سے ایک سال پہلے ۱۸۳۲ء میں میسور کے ارکان ریاست کی سخت بدانتظامی کے باعث وہاں کی حکومت بھی ایک افسر انگریزی کے سپرد کردی گئی تھی۔ اور اس وقت سے اس ملک میں بڑی رونق اور آسودگی ہوگئی ہے ✣ کچھ عرصہ ہؤا۔ کہ وہاں کے راجہ کا انتقال ہوگیا۔ مگر جس لڑکے کو اس نے متبنّٰی کرکے وارث مقرر کیا تھا۔ اس کو گورنمنٹ نے اس کا جانشین[1] تسلیم کر لیا تھا ✣

انتظام مصارف و معاشرت کی اصلاحیں

لارڈ ولیم بن ٹنگ نے ملکی اور جنگی مصارف میں کئی بڑی اصلاحیں کیں ✣ ان میں سے ایک تجویز تو ایسی تھی۔ کہ بعض لوگ جن کا اس سے نقصان ہؤا۔ گورنر جنرل کے سخت مخالف ہوگئے تھے۔ یہ تجویز ڈبل بھتّے کی موقوفی کی بابت تھی۔ اس کی اصل حقیقت یہ ہے۔ کہ جب فوج نوکری پر ہوتی تھی۔ تو اس کو معمولی تنخواہ کے علاوہ ڈبل بھتّا ملا کرتا تھا۔ اب گورنر جنرل نے اس کو موقوف کر دیا۔ پھر اس نے سررشتۂ عدالت میں جو اصلاحیں کیں۔ وہ بھی بڑی مفید تھیں۔ اور خاص کر اہل ہند کا معزز عہدوں پر معدلت گستری

[1] جب تک یہ لڑکا نابالغ تھا۔ سرکار انگریزی نے اس کے ملک کا انتظام کیا۔ جب وہ ۱۸۸۱ء میں بالغ ہوگیا۔ تو اس کا ملک اس کے حوالے کیا گیا۔ چنانچہ اب اس کا بیٹا راجہ ہے ✣

کے لیئے مقرر کیا جانا ایک بڑی عمدہ تجویز تھی ÷

انسداد رسم ستی

اگرچہ ان تجویزوں سے ہند کو بڑا فائدہ پہنچا ہے۔ مگر لارڈ ولیم بن ٹنگ نے ایک ان سے بھی بڑا مفید حکم جاری کیا تھا۔ جس سے اس کی بڑی شہرت اور ناموری ہوئی۔ یعنی اس نے یہ حکم نافذ کیا۔ کہ آئندہ کوئی عورت ستی نہ ہونے پائے ÷ اہل ہنود میں یہ وحشت انگیز رسم مدت سے جاری تھی۔ کہ بیوہ عورتیں اپنے خاوندوں کی چتا پر اپنے تئیں جلاکر ہلاک کر ڈالا کرتی تھیں۔ اگرچہ سنسکرت کے کئی عالم و فاضل یہ کہتے تھے۔ کہ اس قبیح رسم کے لیئے شاستروں میں کچھ حکم نہیں ہے۔ تو بھی لوگ اس سے باز نہیں آتے تھے۔ مگر لارڈ ولیم بن ٹنگ نے اپنے دو بڑے مصاحبوں بٹرورث بیلی اور سر چارلس مٹکاف کے صلاح مشورے سے ۱۸۲۹ء میں یہ قانون جاری کر دیا۔ کہ جو شخص کسی عورت کے ستی ہونے میں اعانت کرے۔ اس کو عدالت سے سخت سزا دی جائے ÷ اس قانون کے سبب یہ وحشیانہ رسم اب ہند سے تقریباً بالکل اُٹھ گئی ہے ÷

استیصال ٹھگی

اسی سال گورنر جنرل نے ایک اور عمدہ انتظام بھی کیا۔ وہ یہ تھا۔ کہ میجر سلیمن کو ٹھگوں کی بیخ کنی کے لیئے مامور کیا۔ ہند میں ٹھگوں کا بھی ایک فرقہ تھا۔ اور ان کمبختوں کے گروہ کے گروہ ہوتے تھے۔ جنہوں نے ٹھگی کو اپنا پیشہ ہی کر رکھا تھا۔ یہ لوگ ناشائستہ فعل محض اسی خیال سے نہیں کرتے تھے۔ کہ بیچارے لوگوں کو جان سے مار کر اُن کا مال و اسباب لوٹ لیں۔ بلکہ اُس کام کو اپنے زعم فاسد میں مذہبی دستور تصور کرتے تھے ÷ ان موذیوں کا یہ قاعدہ تھا۔ کہ وسط ہند میں جو اگر مسافر ان کو اکیلے دُکیلے ہتھے چڑھ جاتے تھے نہیں

بہکا کر موقع کی جگہ لے جاتے اور مار ڈالتے تھے۔ مگر میجر سلیمن نے ان کی
خوب ہی خبر لی۔ اور اس ہیبت ناک جرم کا اچھی طرح انسداد کر دیا ۔

راجہ رام موہن رائے

اسی زمانے میں رام موہن رائے نام ایک مشہور بنگالی نے مذہب
ہنود میں اصلاح کرنی چاہی۔ یہ شخص عالم اور نیک نہاد تھا۔ اور
اس نے اپنے ہموطنوں کی حالت کی اصلاح و تہذیب میں جہاں تک
ہو سکا۔ کوشش کی ۔ اسی وقت بادشاہ دہلی لارڈ ایمہرسٹ گورنر جنرل سابق
کے اس اعلان سے کہ آئندہ سرکار انگریزی سارے ہند کی بادشاہ سمجھی
جائیگی۔ سخت حیران و پریشان تھا۔ کیونکہ اس سے بادشاہ کی وقعت جاتی
رہی تھی۔ اس لئے اس نے رام موہن رائے کو اپنا مختار کرکے ولایت بھیجا۔
تاکہ وہ کوئی ایسی تجویز کرے۔ جس سے بادشاہ کی عزت و عظمت میں
فرق نہ آئے۔ بلکہ اس کی پنشن میں کچھ اضافہ ہو جائے ۔ غرض رام
موہن رائے بادشاہ دہلی کی طرف سے وکیل ہوکر انگلستان گیا۔ اور وہاں
شہر برسٹل میں ۱۸۳۳ء میں اس کا انتقال ہو گیا ۔

آزادی مطابع

۱۸۳۵ء میں لارڈ ولیم بن ٹنگ اپنے عہدے سے کنارہ کش ہوکر
ولایت چلا گیا۔ اور دوسرے گورنر جنرل کے آنے تک سر چارلس مٹکاف
قائم مقام گورنر جنرل رہا۔ اس نے مکالے کے صلاح مشورے سے
اخباروں کو ساری قیود سے بری کرکے آزاد کر دیا ۔

## آٹھویں فصل۔ لارڈ آک لینڈ
## گورنر جنرل۔ کابل کی لڑائی

افغانستان

۱۸۳۶ء میں لارڈ آک لینڈ ہند کا گورنر جنرل مقرر ہوکر آیا۔
اس کے عہد کا مشہور واقعہ یہ ہے۔ کہ سرکار انگریزی کی افغانوں

سے جنگ ہوئی ؛ افغانستان ایک بڑا کوہستانی ملک ہے۔ اور ہند کی شمال مغربی سرحد پر علاقۂ صوبۂ پنجاب کے متصل واقع ہے۔ ان دونو کی حد فاصل اونچے اونچے پہاڑ ہیں۔ اور پنجاب سے کابل جانے کا رستہ انہی پہاڑوں کے درمیان بڑے بڑے دشوار گذار اور خطرناک دروں میں سے ہوکر ہے ؛ غیر ملکوں کے بادشاہ مثلاً محمود غزنوی۔ محمد غوری۔ امیر تیمور۔ سلطان بابر اور نادر شاہ جو وقتاً فوقتاً ہند پر حملہ آور ہوئے۔ وہ سب انہی دروں کی راہ پہاڑوں سے گزر کر یہاں آئے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ جو بادشاہ ہند پر فوج کشی کرنی چاہے۔ وہ اس جانب کے سوا اَور کسی طرف سے ہند میں داخل نہیں ہوسکتا۔ مگر ہاں دوسرا سمندر کا رستہ ہے۔ جہاں سے غنیم جہازوں کے ذریعے سے آسکتا ہے ؛

یہی وجہ ہے۔ کہ جب سے ہند کی سلطنت سرکار انگریزی کے قبضۂ اقتدار میں آئی ہے۔ اس کی ہمیشہ یہ آرزو رہی ہے۔ کہ افغانستان کا جو بادشاہ ہو۔ وہ سرکار انگریزی کا دوست اور خیر خواہ ہو۔ تاکہ اگر کوئی غیر ملک کا بادشاہ ہند پر فوج کشی کرکے یہاں کے امن و آسائش میں خلل انداز ہونا چاہے۔ تو افغان اُس کے سدِّ راہ اور مزاحم ہوں ؛

لارڈ آک لینڈ کے زمانے سے ذرا پہلے تک احمد شاہ ابدالی کا خاندان دُرّانیہ افغانستان میں حکمراں تھا۔ اور ۱۸۰۹ء میں لارڈ منٹو گورنر جنرل ہند نے احمد شاہ ابدالی کے پوتے شاہ شجاع سے عہد و پیمان کرکے رابطۂ دوستی قائم کیا تھا۔ مگر اس کے بعد لارڈ ولیم بنٹنگ گورنر جنرل کے عہد میں شاہ شجاع کو اس کے بھائی محمود نے افغانستان سے

نکال دیا۔ پھر محمود کو بارک زئی پٹھانوں نے قتل کر ڈالا۔ اور جب لارڈ آک لینڈ ہند میں گورنر جنرل ہوکر آیا۔ تو بارک زئی افغانوں کا سردار دوست محمد خاں ملک کابل کے اکثر حصّے کا حاکم تھا ٭ گورنر جنرل نے اوّل اوّل تو دوست محمد خاں سے راہ و رسم پیدا کرنی چاہی۔ مگر جب دیکھا۔ کہ وہ سرکار انگریزی سے اتحاد رکھنے کا خواہاں نہیں ہے۔ تو شاہ شجاع کو مدد دیکر اس کو افغانستان کے تخت پر پھر بٹھانا چاہا ٭ یہ ہمیشہ سے سرکار انگریزی کا دوست وفادار اور اب اپنے ملک سے خارج ہوکر ہند میں پناہ گزیں اور سرکار انگریزی کا وظیفہ خوار تھا ٭

جنگ کابل

جب لارڈ آک لینڈ نے شاہ شجاع کو مدد دیکر کابل کے تخت پر پھر متمکن کرنا چاہا۔ تو اس کو یہ گمان تھا۔ کہ اہل کابل دوست محمد خاں کی نسبت شاہ شجاع کو زیادہ عزیز سمجھتے ہیں۔ اسی وجہ سے اس نے جو فوج انگریزی شاہ شجاع کے ہمراہ کابل کو بھیجی۔ وہ کچھ بہت زبردست نہ تھی ٭ مہاراجہ رنجیت سنگھ شیر نیستاں پنجاب نے بھی اپنی سکھّوں کی فوج کو شاہ شجاع کی مدد کے لئے بھیجنے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر قضائے کردگار تھوڑے ہی دن بعد اس کا انتقال ہوگیا۔ اور سکھّوں کی سلطنت میں بد انتظامی پھیل گئی ٭

جو انگریزی فوج افغانستان پر چڑھائی کرنے کے لئے تجویز کی گئی۔ اس کا سپہ سالار سر جان کین مقرر ہوا۔ اور میک ناٹن جو پیچھے سر ولیم میک ناٹن کے خطاب سے ممتاز ہوا۔ اس کا مددگار و معاون قرار پایا۔ غرض یہ فوج ہند سے روانہ ہوکر اوّل تو قندھار پہنچی۔ جو افغانستان کا ایک دار السلطنت ہے۔ اور وہاں شاہ شجاع کو بڑی

دھوم دھام سے پھر تخت پر بٹھایا۔ اس کے بعد وہاں سے غزنی آئی۔ اور قلعۂ غزنی کو بہت مضبوط و مستحکم پایا۔ مگر آخر انگریزوں نے اس قلعے کا ایک بڑا دروازہ باروت سے اُڑا دیا۔ اور فوج نے ہلّا کرکے قلعے کو سر کر لیا + جب غزنی فتح ہو گیا۔ تو انگریز آگے بڑھے۔ اور شہر کابل پر آن پہنچے۔ جو سلطنت افغانستان کا اصل پایۂ تخت ہے۔ اس پر بھی انگریزوں کا تسلّط ہو گیا۔ اور دوست محمد خاں بھاگ کر شمال کی طرف جنگل میں جا چھپا + حاصل کلام یہ کہ جس مقصد کے لیئے انگریزوں نے کابل پر چڑھائی کی تھی۔ وہ اب پورا ہو گیا۔ کیونکہ شاہ شجاع تخت کابل پر پھر متمکن ہو گیا۔ اور اس کا حریف دوست محمد خاں کابل سے بھاگ کر جنگلوں میں چلا گیا۔ پس اب انگریزی فوج کا اکثر حصّہ تو کابل سے واپس چلا آیا۔ اور تھوڑی سی سپاہ ملک کے بندوبست کے لیئے افغانستان میں رہ گئی + دوسرے سال یعنی سنہ ۱۸۴۰ء کے اخیر میں دوست محمد خاں نے اپنے تئیں سر ولیم میک ناٹن کے حوالے کر دیا +

اس کے بعد کوئی ایک برس تو ظاہراً ہر طرح سے امن و امان رہا۔ مگر پھر سنہ ۱۸۴۱ء میں سارا افغانستان کابل کی اس تھوڑی سی انگریزی فوج کے مقابلے پر اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور دشمنوں کے ایک بیشمار اور جری گروہ نے ان کو گھیر کر ایسا تنگ کیا۔ کہ ان کو اپنے خونخوار دشمنوں سے چار و ناچار منت و سماجت کے ساتھ معاملہ کرکے ہند کی راہ لینی پڑی۔ اس وقت دوست محمد خاں کا بیٹا اکبر خاں افغانوں کا اعلےٰ سردار تھا۔ اس نے دغا بازی سے ایک جلسے میں میک ناٹن کو مار ڈالا۔ اور پھر جب انگریزی فوج قول و قرار کے بعد ہند کی طرف

روانہ ہوئی - تو تھوڑے ہی عرصے بعد افغان اپنے سارے عہد و پیمان پر خاک ڈال کر اس پر حملہ آور ہوئے + اس حالت میں انگریزی فوج کے گورے اور ہندوستانی سپاہی حتے الامکان لڑتے بھڑتے اور ہر طرح کی تکلیفیں جھیلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے آئے + اول تو پہاڑ کے برفانی دروں کی سخت سردی - دوسرے راستہ نہایت دشوار گذار - تیسرے کھانے کپڑے کا سامان موجود نہ ہوتا - پھر ان سب آفتوں پر طرّہ یہ - کہ دغاباز و خونخوار افغانوں کے دَل کے دَل پہاڑوں کی چوٹیوں پر سے ان بیچارے سپاہیوں پر جو نیچے درے میں جا رہے تھے - برابر گولی برسا رہے تھے - غرض ان مصیبتوں سے چند عیال دار افسروں اور میموں کے سوا جنھوں نے اپنے تئیں اکبر خاں کے حوالے کر دیا تھا - ساری فوج رستے میں ہلاک ہوگئی - صرف ایک شخص جیتا بچا تھا - جس کی زبانی اس ہولناک واقعہ کی خبر جلال آباد میں پہنچی +

اس حادثے سے انگریزی عملداری میں ہر ایک شخص کو بڑا رنج و صدمہ ہؤا - اور جب تک کہ دوسرے گورنر جنرل کے عہد میں جرنیل پالک نے افغانوں پر بڑی بڑی نمایاں فتوحات حاصل کرکے کابل فتح نہ کر لیا - اور فوج انگریزی خوب طرح سرخرو نہ ہوگئی - اُس وقت تک لوگوں کے دل خوش نہ ہوئے + لارڈ آک لینڈ کے نام پر بھی اس حادثے سے بڑا حرف آیا - اور اگر یہ واقعہ نہ ہوتا - تو وہ ہند سے بہت نیک نام جاتا - کیونکہ وہ بڑا لیئق حاکم تھا - اور کابل کی لڑائی شروع ہونے سے پہلے اس نے اپنے حسن انتظام میں سلطنت کی آمدنی کو بڑی ترقی دی تھی - غرض سنہ ۱۸۴۲ء میں

یہ گورنر جنرل ہند سے رخصت ہؤا +

# نویں فصل - لارڈ الن برا - گورنر جنرل - کابل کی فتح اور ملک سندھ کا انگریزی عملداری میں شامل کیا جانا - سنہ ۱۸۴۲ء سے سنہ ۱۸۴۴ء تک

لارڈ آک لینڈ کی جگہ لارڈ الن برا ہند کا گورنر جنرل مقرر ہو کر آیا + اوپر لکھا گیا ہے - کہ لارڈ آک لینڈ نے یہ خیال کیا تھا - کہ افغانستان کے لوگ دوست محمّد خاں کی نسبت شاہ شجاع کو زیادہ پسند کرتے ہیں - مگر اس کا یہ گمان غلط تھا - اور اسی غلطی سے کابل کا حادثہ ظہور میں آیا + اب بخوبی کھل گیا - کہ افغان دوست محمّد خاں کے زیادہ طرفدار ہیں - کیونکہ چند روز بعد افغانوں نے شاہ شجاع کو کابل میں قتل کر کے اس کی لاش خندق میں پھینک دی - مگر چونکہ افغانوں نے کابل میں فوج انگریزی سے بڑی مخالفت اور دغا کی تھی - اور اس کی سزا دینی ضرور تھی - اس لئے سرکار انگریزی نے اب مصمم ارادہ کیا - کہ افغانوں سے ان کی دغا بازی اور کینہ وری کا قرار واقعی انتقام لیکر پھر اُن کے معاملات میں دخل نہ دے - وہ جس کو چاہیں - اپنا بادشاہ مقرر کریں +

جب انگریزوں کی وہ مصیبت زدہ فوج جس کا اوپر کی فصل میں ذکر ہؤا ہے - کابل سے مرتی کھپتی واپس چلی آ رہی تھی - اسی وقت سے لیکر اب تک برابر فوج انگریزی کا ایک بہادر دستہ

جس کا سردار بھی ربیل نامی بڑا شجاع و جوانمرد جرنیل تھا- جلال آباد کے بودسے قلعے میں سے اسی خونی اکبر خاں کے بے تعداد لشکر افغانیہ کا مقابلہ کر رہا تھا + جلال آباد کی اس انگریزی فوج کو اس اثنا میں بہت سی مشکلیں پیش آئیں - کیونکہ جب وہ قلعے کی فصیل کی ذرا مرمت کر چکی - تو ایک ایسا بھونچال آیا - کہ وہ گر پڑی - مگر اس بہادر سپاہ نے جی نہ چھوڑا - پھر جھٹ پٹ جمٹ گئی - اور فصیل کے سارے شگاف بھر دیئے - اور جب اس کام سے فارغ ہوئی - تو یہی نہیں - کہ صرف قلعے کے اندر بیٹھی بیٹھی دشمنوں سے لڑتی رہی ہو - بلکہ باہر میدان میں نکل کر اکبر خاں اور اس کے ہزارہا افغانوں سے خوب لڑی اور ان کا منہ پھیر پھیر دیا - اور کمپو میں آگ لگا دی - جس طرح یہ فوج اپنی شجاعت سے جلال آباد کے قلعے پر قبضہ کئے رہی - اسی طرح ایک اور چھوٹا سا دستہ جرنیل ناٹ کے ماتحت قندھار میں جاڑے بھر اور گرمی کے شروع میں بھی دشمن کے مقابلے پر برابر ڈٹا رہا + ہند سے ان کی کمک کو اور انگریزی فوج کے نہ جانے کا سبب یہ تھا - کہ پہاڑ کے درے برف سے اٹ رہے تھے - اور ان میں سے گذرنا محال تھا - چنانچہ جب گرمی پڑنے لگی - اور برف پگلی - تو جرنیل پالک انگریزی فوج لے کر ان کی مدد کے لئے ہند سے روانہ ہوا - اور وہ درۂ خیبر جو شہر پشاور اور قلعۂ جلال آباد کے مابین پہاڑوں کے درمیان ایک بڑا دشوار گذار اور خطرناک رستہ ہے - اس سے بزور شمشیر گذر کر چند ہی روز میں قلعۂ جلال آباد کی بہادر و نامور انگریزی فوج کو دشمن کے ہاتھ سے چھڑا لیا - اور پھر کابل کی طرف بڑھا چلا گیا - اس فوج کے علاوہ انگریزی

فوج کا ایک اَور دستہ بھی ہند سے روانہ ہؤا تھا - اور وہ درۂ بولان کی راہ جو افغانستان کے عین جنوب اور بلوچستان کے شمال میں واقع ہے - جرنیل ناٹ اور اُس کے سپاہیوں کی کمک کے لئے قندھار پہنچا - پھر وہاں سے یہ دونو فوجیں جرنیل ناٹ کے ہمراہ آگے بڑھیں - اور غزنیں کو فتح کرکے بالکل مسمار کر دیا - اور وہاں سے کابل کی طرف روانہ ہوکر جرنیل پالک کے پاس آ پہنچیں + اس کے بعد افغانوں کی دغا بازی کی سزا میں کابل کے بڑے بازار کو جلاکر بالکل خاک میں ملا دیا - اور جب افغانوں کو جابجا سزا مل چکی - اور افغانستان کے سارے بڑے بڑے قلعے سر ہو چکے - اور جتنے انگریز افغانوں کے پاس قید تھے - وہ سب چھُڑا لئے گئے - تو سرکاری فوج اطمینان کے ساتھ کابل سے اُلٹی پھری - اور سکھوں کی عملداری میں سے ہوکر فیروز پور میں آن پہنچی - اب دوست محمّد خاں اور اَور افغان جو ہند میں قید تھے - وہ سب رہا ہو گئے - اور اس مہم سے سپاہ انگریزی کو سرخروئی بھی حاصل ہوئی - اور سرکار انگریزی کی عظمت و رفعت بھی اچھی طرح پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی +

**سندھ**

جب کابل میں لڑائی ہو رہی تھی - اس وقت امیرانِ سندھ سے کئی امور میں سرکار انگریزی کی مخالفت ظہور میں آئی - اس وجہ سے لارڈ ِالن برا نے جنگ افغانستان کے اختتام کے بعد یہ ارادہ کیا - کہ سندھ کے امیروں کو ان کی نالائق حرکتوں کے سبب تنبیہ کرے +

سندھ کا ملک اس وقت کئی بلوچی حاکموں کے ماتحت تھا - جو امیرانِ سندھ کہلاتے تھے + ۱۷۸۶ء میں بلوچستان کے پہاڑوں کی

ایک تند خو بلوچی قوم نے ملک سندھ کو فتح کرکے اس میں اپنا تسلط کر لیا تھا - یہ امیر ان ہی فتح کرنے والوں کی اولاد تھے - اور مضبوط قلعوں میں رہتے - اور اپنی رعایا پر اکثر بڑا ظلم و ستم کیا کرتے تھے - یہ لوگ انگریزوں کی طرف سے ہمیشہ بد گمان رہتے تھے - یہاں تک کہ اپنے علاقے اور سرکاری عملداری کے درمیان تجارت کے قائم ہونے کے بھی روا دار نہ تھے +

جب لارڈ اِلن برا نے ان لوگوں کی گوشمالی پر کمر باندھی - تو سر چارلس نے پیئر کو سپہ سالار مقرر کرکے سندھ بھیجا - اور یہ حکم دیا - کہ وہ صاف صاف دریافت کرے - کہ آیا امیرانِ سندھ سرکار انگریزی کے ساتھ رابطۂ اتحاد رکھنا چاہتے ہیں - یا اس کے ساتھ مخالفت کرنے پر آمادہ ہیں - مگر اس کے چند روز بعد سندھ کی ایک فوج کثیر نے میجر اؤٹریم کی کوٹھی پر حملہ کیا - اور یہ سندھ کی لڑائی کی ابتدا تھی + اس کے بعد سر چارلس نے پیئر نے امیرانِ سندھ اور ان کی ساری فوج کو دو بڑے میدانوں میں شکست کامل دی + اوّل لڑائی تو میانی پر ہوئی - اور دوسری حیدر آباد سندھ پر + اس کے بعد یہ تجویز ہوئی - کہ ملک سندھ قلمرو سرکار انگریزی میں شامل کر لیا جائے - اور امیرانِ سندھ کو بطور اسیرانِ سلطانی بنارس بھیج دیا جائے + یہ تجویز بڑی سخت تھی - اور اکثر لوگ اس کو بعید از انصاف سمجھتے تھے - اور یہ کہتے تھے - کہ گورنر جنرل کو مناسب تھا - کہ امیرانِ سندھ کو ان کی دغابازی کی سزا دیکر پھر بحال کر دیتا - مگر اس سے قطع نظر کی جائے - تو ملک سندھ کا انگریزی حکومت میں آجانا وہاں کی رعایا کے حق میں بیشک بڑا

ہی مفید ہؤا - چنانچہ اس وقت سے اس ملک میں دولت و آسودگی بہت بڑھ گئی ÷

گوالیار کی لڑائی

جب کابل اور سندھ کی لڑائیاں درپیش تھیں - گوالیار کے مرہٹے بھی آمادۂ فساد ہوتے جاتے تھے - اس وقت وہاں فوج تو بیشمار اور بڑی جرار تھی - اور سیندھیا یعنی مہاراجۂ گوالیار خرد سال تھا - اور جھگڑا اس بات پر تھا - کہ مہاراجۂ نابالغ کا سرپرست اور نائب السلطنت کون شخص ہو ÷ یہ فساد ایسا بے ڈھب تھا - کہ اس سے مرہٹوں کے باہم خانہ جنگی ہونے سے سارے وسط ہند پر آفت آنے کا اندیشہ تھا - اس وجہ سے لارڈ اِلن برا نے اس میں دخل دینا چاہا - اور انگریزی فوج کے دو دستوں کو گوالیار کی طرف کوچ کرنے کا حکم دیا ÷ اس تدبیر سے گورنر جنرل کو امید تھی - کہ سارے مرہٹے دم بخود رہ جائینگے - اور فوراً امن چین ہو جائیگا - مگر گوالیار کی فوج جس کے دو گروہ تھے - اپنی جمعیّت کثیر اور عمدہ توپخانے کے بل پر سرکاری فوج کے مقابلے کو آموجود ہوئی - اور سنہ ۱۸۴۳ع میں ایک ہی روز دو بڑی بھاری لڑائیاں ہوئیں - ایک مہاراج پور پر اور دوسری پنیار پر ÷ ان دونو معرکوں میں انگریز بالکل فتحیاب ہوئے - اور مرہٹوں کی ساری توپیں اور گولا باروت اور خزانہ سرکار انگریزی کے ہاتھ آیا ÷ اس وقت سے مہاراجۂ گوالیار برابر سرکار انگریزی کا وفادار اور خیر خواہ باجگزار رہا ہے ÷

لارڈ اِلن برا اور کمپنی کے باہم کئی باتوں میں اختلاف رائے ہو چکا تھا - اس وجہ سے سنہ ۱۸۴۴ع میں یکایک گورنر جنرل کے نام حکم آیا - کہ ولایت واپس چلا آوے

# دسویں فصل - لارڈ ہارڈنگ گورنر جنرل۔ سکھوں سے سرکار انگریزی کی اوّل لڑائی - ۱۸۴۴ء سے ۱۸۴۸ء تک

سکھوں سے سرکار انگریزی کی اوّل لڑائی

جب سے مہاراجہ رنجیت سنگھ نے ۱۸۳۹ء میں انتقال کیا تھا۔ پنجاب میں سخت بے انتظامی اور ابتری ہو رہی تھی - چنانچہ رنجیت سنگھ کی اولاد اور دربار لاہور کے ارکان ریاست میں سے بہت سے شخص باہمی نزاع و نفاق کے سبب قتل ہو چکے تھے۔ اور بہت سے انقلاب اور عزل و نصب عمل میں آچکے تھے - آخر مہاراجہ دلیپ سنگھ جو مہاراجہ رنجیت سنگھ کی محبوبہ رانی جنداں کے بطن سے اس کا بیٹا تھا۔ گدّی پر بیٹھا۔ اور انتظام سلطنت کے لئے بڑے بڑے سکھ سرداروں کی ایک کونسل مقرر ہوئی۔ اور سلطنت کا نام خالصہ قرار پایا + یہ سب کچھ تو ہوا۔ مگر پھر بھی انتظام نہ ہوا - اور ۱۸۴۵ء تک سلطنت میں ویسا ہی فتور پڑا رہا۔ رانی جنداں اور سکھ سردار تو سب یہ جوڑ توڑ کر رہے تھے - کہ کسی طرح ساری حکومت ہمارے ہی ہاتھ میں آجائے - اور فوج خالصہ جو بڑی زبردست اور جرّار تھی - اس میں ایک جوش و ولولہ پیدا ہو رہا تھا - اور لڑائی کے لئے بپھر رہی تھی +

جب پنجاب کی یہ کیفیت تھی - لارڈ ہارڈنگ ہند کا گورنر جنرل مقرر ہو کر آیا + یہ گورنر جنرل بڑا جنگ آزمودہ اور بہادر شخص تھا - انگریزوں

اور فرانسیسوں میں نپولین بونا پارٹ کی بو الہوسی کے باعث جو جنگ و جدال اوّل جزیرہ نمائے ہسپانیہ و پرتگال میں اور اس کے بعد واٹرلو کے میدان پر ہوئی تھی - اس میں لارڈ ہارڈنگ نے بڑے کارہائے نمایاں انجام دئے تھے - اور اسی لڑائی میں اس کا ایک ہاتھ بھی اڑ گیا تھا + یہ گورنر جنرل حتےّ الامکان سکھوں کے معاملات سے علیحدہ رہا - اور ان میں مطلق دخل نہ دیا - بلکہ دل سے یہی چاہتا رہا - کہ صلح اور امن رہے - مگر باوجود اس کے ۱۸۴۵ء میں سکھوں کی فوج دریائے ستلج سے جو علاقۂ انگریزی اور عملداریٔ خالصہ کی حد فاصل تھی - یکایک عبور کر کے سرکاری علاقے پر خود بخود حملہ آور ہوئی + بات یہ تھی - کہ جب فوج خالصہ سکھ سرداروں کے قابو کی نہ رہی - تو انہوں نے اس خیال سے اسے انگریزی علاقے کی طرف جھونک دیا - کہ وہ انگریزی فوج کے ساتھ لڑائی بھڑائی میں مصروف ہو جائیگی - تو ہمارے سر سے بلا ٹل جائیگی +

جب سکھوں کے حملے کی خبر پہنچی - تو سر ہیو گاف انگریزی سپہ سالار فوراً ان کے مقابلے کو روانہ ہؤا - اور گورنر جنرل خود بھی اس کے بعد وہاں آ گیا + ہر چند انگریزوں کی جمعیت بہت کم تھی - تو بھی انہوں نے فیروز پور کے قریب مُدکی اور پھیرو شہر کے میدانوں پر دو بڑے کشت و خون کے معرکے کر کے دو ہفتے کے اندر سکھوں کو پھر ستلج کے پار ہٹا دیا - مگر چونکہ انگریزوں کے پاس گولا باروت اور ہر طرح کا سامان ہو چکا تھا - اس لئے کمانڈر انچیف پھیرو شہر کی فتح کے بعد سکھوں کا خاطر خواہ پیچھا نہ کر سکا - اور سکھ بہت سی فوج اور ستر توپیں لیکر پھر ستلج سے اُتر آئے - اس پر سر ہیری سمتھ [illegible]

لیکر ان کے مقابلے پر آیا - اور بدّی وال پر گلاب سنگھ کی جمعیّت
کثیر سے اس کی مڈ بھیڑ ہوئی - مگر وہ سکھوں پر حملہ نہ کر سکا -
بلکہ سکھّوں کی گولہ باری سے اس کی فوج کا کچھ نقصان بھی ہوا -
جس کو سکھّوں نے اپنی فتح سمجھا - لیکن اسی اثنا میں سر ہیری سمتھ
کے پاس کمک آ پہنچی - اور اس نے بڑھ کر علی وال کے قریب ۲۸
جنوری ۱۸۴۶ء کو دشمن پر حملہ کیا - اور انگریزی فوج بہادری کے ساتھ
قدم بڑھائے چلی گئی - یہاں تک کہ سکھوں کو مار کر ستلج میں گرا دیا -
اور ان کی چھین توپیں اور بے تعداد گولا باروت اور ہر طرح کا
سامان انگریزوں کے ہاتھ آیا ÷ گلاب سنگھ کو یہ یقین تھا - کہ انجام کو
فتح سکھّوں ہی کے نام رہیگی - مگر اب اس کی آس ٹوٹ گئی - چنانچہ
اس نے سرداران انگریزی سے صلح کے لئے سلسلہ جنبانی شروع کی -
اور جو ہندوستانی ریاستیں ایں روئے ستلج تھیں - وہ بھی فوراً انگریزوں
کی طرف ہو گئیں ÷

اس کے بعد جب سر ہیری سمتھ اور سر ہیوگاف کمانڈر انچیف
کی فوجیں متفق ہو گئیں - تو کمانڈر انچیف نے یہ ارادہ کیا - کہ بزور شمشیر
دریائے ستلج سے عبور کر کے پنجاب پر تسلّط کر لے - مگر فوج خالصہ
فیروز پور سے اوپر کی طرف سوبراؤں کے قریب ستلج کے دونو طرف
مورچے باندھے پڑی تھی - اس لئے اوّل اس سے لڑنا ضرور تھا ÷
انگریزوں کے پاس اس وقت گولا باروت اور اور سامان افراط سے آ گیا
تھا - اور دلّی سے قلعہ شکن توپخانہ بھی آ پہنچا تھا - پس کمانڈر انچیف نے
اپنی سپاہ کو سکھّوں کے مقابلے پر بشکل ہلال صف بستہ کیا - اور
۱۰ - فروری ۱۸۴۶ء کو طلوع آفتاب سے پیشتر فوج خالصہ پر حملہ کر دیا ÷

تین گھنٹے تک دونو طرف سے سخت گولا چلتا رہا - اس کے بعد سر ہیوگاف نے انگریزی فوج کو دشمن کے مورچے پر ہلّا کرنے کا حکم دیا + اس وقت سردار تیج سنگھ تو میدان سے بھاگ گیا - مگر بوڑھے سردار شام سنگھ اٹاری والے نے سفید لباس پہنکر اپنے تئیں گرو کے لئے لڑائی کی بھینٹ کیا - اور تلوار پکڑکر رن میں گھس گیا - اور وہاں اپنے مقتول سپاہیوں کے ڈھیر پر آپ بھی ڈھیر ہو رہا + اس لڑائی میں ہزاروں سکھ بڑی جوانمردی سے لڑکر مرے - مگر منہ نہ پھیرا - آخر جب دو گھنٹے کامل سینہ بسینہ خوب زور شور کی لڑائی ہو چکی - تو فوج خالصہ میں سے جو خستہ حال سپاہی بچ رہے تھے - وہ بالکل گھبراکر انگریزی توپخانے کی آتش افشانی سے مرتے کھپتے دریاے ستلج کے پار بھاگ گئے +

اس کے تین روز بعد ساری انگریزی فوج ستلج سے اُترکر پنجاب میں داخل ہوئی - اور دوسرے دن ۱۴ - فروری کو گورنر جنرل نے ایک اشتہار جاری کرکے سرکار انگریزی کا منشا جو بڑے اعتدال پر مبنی تھا - مشتہر کیا + پھر بمقام قصور پر دربار خالصہ کے وکیل سردار گلاب سنگھ اور بڑے بڑے سکھ سرداروں کی ملاقات گورنر جنرل سے ہوئی - اور آخر مہاراجہ دلیپ سنگھ نے بذات خود گورنر جنرل کے پاس آکر اطاعت قبول کی + اس کے بعد لاہور کے قلعے پر فوج انگریزی کا دخل ہوگیا - اور دربار خالصہ نے گورنر جنرل کی ساری شرطیں منظور کرکے صلح کر لی + چونکہ لڑائی کا سارا خرچ ادا کرنے کے لئے سکھوں کا خزانہ کافی نہ تھا - اس لئے کشمیر اور ہزارہ سرکار انگریزی نے اپنے قبضے میں رکھا - اور آخر کشمیر کا علاقہ راجہ گلاب سنگھ والئے جموں کو عطا

ہوا۔ اور اس نے مصارف جنگ کی بابت ایک کروڑ روپیہ ادا کر دیا۔ اور اب کشمیر ایک خود مختار ریاست بن گئی +

اصلاحات اور معاشرت و تمدن

جب ان بڑی بڑی اور خونریز لڑائیوں کے بعد سندھ اور گوالیار اور پنجاب کی فوجیں ایک دوسرے کے بعد مغلوب اور تباہ ہو گئیں۔ تو ہند میں قریب دو سال تک امن و امان رہا۔ اور لارڈ ہارڈنگ کو فرصت ملی۔ کہ ہند میں جو بیرحمی کے دستور جاری تھے۔ اُن کو موقوف کر کے عزّت و ناموری حاصل کرے + خلاصہ یہ ہے۔ کہ اگرچہ اگلے حاکموں نے اپنی سی بہت کوشش کی تھی۔ مگر پھر بھی ٹھگّی۔ بچّہ کُشی۔ انسان کی قربانی اور ستی ہونے کے ہولناک دستور ہند کے کئی مقاموں میں اب تک جاری تھے + انسان کی قربانی کی رسم خاص کر گومسر میں اور کھونڈ قوم کے وحشی لوگوں اور اوڑیسہ۔ گونڈوانہ اور نیز وسط ہند کے پہاڑوں اور جنگلوں کے اور اصلی باشندوں میں بہت تھی + یہ لوگ لڑکوں اور جوان عورتوں اور مردوں کو پکڑ کر یا مول لیکر اپنے دیوتاؤں کے لئے قربانی چڑھایا کرتے تھے۔ اور اس قربانی کو اپنی زبان میں میریاہ کہتے تھے۔ مگر سرکار انگریزی کے حُسن انتظام سے یہ وحشت انگیز باتیں اب موقوف ہو گئیں + ان کے علاوہ لارڈ ہارڈنگ نے محصول چُنگی جو ہند کے بعض بڑے قصبوں میں کھانے پینے کی چیزوں اور اور دساوری مال پر مقرر تھا۔ موقوف کر کے تجارت کو بھی بڑی ترقی دی +

۱۸۴۸ء میں لارڈ ہارڈنگ عنانِ حکومتِ ہند ہاتھ سے چھوڑ کر کلکتّے سے انگلستان کی طرف روانہ ہوا + اس گورنر جنرل نے اپنی

لیاقت اور خوبی سے اپنے اس مختصر عہد میں ہر قسم کے لوگوں کے دل اپنی طرف کھینچ لئے تھے + حق یہ ہے - کہ لارڈ ہارڈنگ بڑا تجربہ کار اور بہادر سپاہی اور لئیق اور نیک نہاد حاکم تھا - اور ان صفات کے ساتھ ہمیشہ یادگار زمانہ رہیگا +

## گیارھویں فصل - لارڈ ڈلہوزی گورنر جنرل - سکھوں کی دوسری لڑائی - ۱۸۴۸ء سے ۱۸۵۶ء تک

لارڈ ہارڈنگ کے بعد لارڈ ڈلہوزی ہند کا گورنر جنرل مقرر ہؤا - اب یہ امید تھی - کہ چونکہ پنجاب کی بڑی خونریز جنگ سے فتنہ و فساد رفع ہو گیا ہے - اس لئے آئندہ ہند میں امن و امان قائم رہیگا - مگر اس کے برعکس ظہور میں آیا + اس گورنر جنرل کے عہد کا بڑا مشہور واقعہ یہ ہے - کہ ہند کے بڑے بڑے وسیع علاقے یعنی پنجاب - پیگو - اودھ - تانجور - ناگپور - ستارا اور جھانسی انگریزی عملداری میں داخل ہو گئے - سلطنت انگریزی میں ہندوستانی ریاستوں کو شامل کرکے اسے اس طرح وسعت دینے کا قاعدہ اگرچہ اس گورنر جنرل نے جاری تو نہیں کیا تھا - مگر یہ سچ ہے - کہ اس کے عہد میں اس پر عمل بہت ہی ہؤا - اور اس کی وجہ عموماً یہ تھی - کہ گورنر جنرل نے رعایا کی مصیبت اور ظلم پر ترس کھا کر ایسا کیا تھا - لیکن اب مدت ہوئی - کہ سرکار انگریزی نے اس قاعدے کو بالکل ترک کر دیا ہے +

اس نئے گورنر جنرل کو تھوڑے ہی عرصے میں سکھوں کی شورش

سکھوں کی دوسری لڑائی

سے دریافت ہؤا - کہ ان سے ضرور ایک اور لڑائی ہوگی - اسلیئے اس نے یہ ارادہ کیا - کہ اب کی دفعہ بڑے استقلال کے ساتھ جنگ کی جائے - اور پنجاب پر سرکار انگریزی کا قبضہ ہو جائے - تاکہ فوج خالصہ کو ہند کے امن و امان میں خلل انداز ہونے کا پھر کوئی موقع نہ رہے + کہتے ہیں - کہ جب گورنر جنرل یہ تجویز ٹھیرا چکا - تو اس وقت اس نے ایک بڑی عمدہ تقریر کی - جس کا خلاصہ یہ ہے - کہ میں امن چاہتا تھا - بلکہ میری بڑی آرزو تھی - کہ ہر جگہ امن و چین رہے - چنانچہ میں نے اس میں اپنی سی بہت کوشش کی - مگر کیا کروں ہند کے دشمن یہ نہیں چاہتے - کہ یہاں امن و عافیت رہے - اگر اُن کی مرضی یہی ہے - کہ جنگ ہو - تو جنگ ہی سہی - ہم بھی لڑنے کو موجود ہیں - مگر یہ یاد رکھیں - کہ پھر اُن سے بخوبی انتقام لیا جائیگا +

سکھوں نے اوّل ملتان میں فساد مچایا - اور وہاں دو انگریز افسروں کو قتل کرکے قلعے میں لڑائی کی تیاریاں کر لیں - پھر چند روز بعد اس فساد کی آگ سارے پنجاب میں بھڑک اُٹھی - اس وقت لفٹنٹ اِڈورڈز جو پیچھے سر ہربرٹ اِڈورڈز کے خطاب سے ممتاز ہؤا - ملتان کے قریب مامور تھا + پہلے تو اُس نے اس فساد کی خبر سُنتے ہی کچھ تھوڑی سی فوج جمع کر ملتان پر حملہ کرنے کی تیاری کی - پھر چند روز بعد انگریزی فوج کا کمانڈر انچیف لارڈ گاف بھی بہت سی فوج لے کر میدان میں آ موجود ہؤا - غرض انگریزوں نے ملتان پر ہلا کرکے اس کو فتح کر لیا - اور پھر چلیانوالے پر انگریزوں اور سکھوں میں ایک بڑی خوں ریز لڑائی ہوئی - جس میں کچھ فیصلہ نہ ہؤا + اس کے

بعد ۲۱ - فروری ۱۸۴۹ء کو گجرات پر جو دریائے چناب اور جہلم کے مابین ایک چھوٹا سا قصبہ ہے - ایک اور لڑائی ہوئی - اور اس میں سکّھوں کی فوج نے بالکل شکست کھائی + انگریزوں کے پُرانے دشمن دوست محمّد خاں نے بھی اس جنگ میں افغانی سواروں کا ایک زبردست دستہ سکّھوں کی کمک پر بھیجا تھا + گجرات کی لڑائی اس باعث سے عجیب و غریب سمجھی جاتی ہے - کہ اس میں صرف انگریزی توپخانے کی سخت گولا باری ہی سے فتح حاصل ہوئی تھی + اس لڑائی میں انگریزوں نے سکّھوں کی فوج پر دو روز تک اس غضب کا گولا برسایا - کہ ان کا مار کر کھلیان کر دیا - اور ان کے بہادر سپاہی ہزاروں گاجر مولی کی طرح کاٹ ڈالے - آخر یہ ہوُا - کہ سکّھوں کی ساری فوج سپاہ انگریزی کے مقابلے سے بھاگ گئی - اور اس نے پنجاب میں جا بجا انگریزوں کے آگے ہتیار ڈال دیئے + شیر سنگھ جو سکّھوں کا بڑا سردار تھا - اس نے بھی اپنے تئیں انگریزوں کے حوالے کر دیا - اور جرنیل گل برٹ نے جو لارڈ گاف کے ماتحت ایک نہایت عمدہ افسر تھا - دوست محمّد خاں کے سواروں کا تعاقب کرکے اُن کو دریائے سندھ کے پار درۂ خیبر تک بھگا دیا +

جب سکھ بالکل ہار گئے - تو لارڈ ڈلہوزی نے پنجاب کو انگریزی عملداری میں شامل کرنے کا مصمم ارادہ کیا - کیونکہ وہ جانتا تھا - کہ جب تک پنجاب میں غیر منتظم حکومت رہیگی - سکّھوں کی دلاور قوم نہ اپنے ملک کو چین لینے دیگی - اور نہ ہندوستان کو + آخر مہاراجہ دلیپ سنگھ نے دربار عام میں عہد نامے پر دستخط کرکے پنجاب کی حکومت انگریزوں کو دے دی اور اپنے لئے ایک بیش قرار پنشن قبول

کی ٭ اس وقت سے مہاراجہ دلیپ سنگھ امن و آرام کے ساتھ انگلستان میں جا رہے اور اپنی اوقات فائدہ مند کاموں میں بسر کرنے لگے۔ اور انگلستان کے ایک امیر صاحب جائداد سمجھے جانے لگے ٭ جب پنجاب انگریزی عملداری میں شامل ہو گیا۔ تو وہاں کی حکومت ایک بورڈ کے سپرد ہوئی۔ جس کے رکن اعلےٰ سر ہنری لارنس اور رکن دوم ان کے بھائی جان لارنس تھے۔ جو پیچھے ہند کے گورنر جنرل مقرر ہو کر لارڈ لارنس کے خطاب سے ممتاز ہوئے۔ غرض کہ اس وقت سے آج تک پنجاب میں ہر طرح امن و امان اور عدل و انصاف قائم ہے۔ اور دولت و عظمت دونو میں بہت جلد ترقی ہوئی۔ اور سکھ اب سرکار انگریزی کے بڑے خیر خواہ ہیں ٭

پیگو اور ناگپور کا علاقہ انگریزی عمل میں شامل ہونا

پنجاب کے بعد بعض اور علاقے بھی انگریزی سلطنت میں داخل ہوئے۔ منجملہ ان کے ایک پیگو علاقۂ برما ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہوئی۔ کہ شاہ برما سے ۱۸۵۲ء میں ایک بار اور لڑائی ہوئی۔ جو برما کی دوسری لڑائی کہلاتی ہے ٭ اس دفعہ شاہِ برما کی رعونت و نخوت باعث جنگ ہوئی۔ یعنی اس نے از راہِ غرور و تکبر رعایا انگریزی پر دست تعدی دراز کیا۔ اور نادانی سے یہ سمجھا۔ کہ مجھ سے اس کی باز پرس کوئی نہ کریگا ٭ اس کی اس حرکت پر سرکار انگریزی کو اس پر فوج کشی کرنی ضرور ہوئی۔ جس کا انجام یہ ہوا۔ کہ برما کے وہ سارے اضلاع جو ساحل بحر پر واقع اور علاقۂ پیگو کے نام سے مشہور ہیں۔ مفتوح ہو کر برما کے اس علاقے میں شامل ہو گئے۔ جو پہلی لڑائی میں انگریزوں کے سپرد ہوا تھا ٭ یہ سارا علاقہ برٹش برما کی چیف کمشنری

میں داخل ہے - اور اب یہاں خوب رونق اور لہر بہر ہے + اس کے ایک سال بعد ۱۸۵۳ع میں ناگپور کا علاقہ بھی انگریزی عملداری میں شامل ہو گیا - کیونکہ وہاں کا راجہ جو قوم کا مرہٹہ تھا - لا ولد مر گیا - اور اس نے کسی کو متبنّٰے بھی نہیں کیا تھا +

اودھ کا قلمرو انگریزی میں شامل ہونا

اس کے بعد ۱۸۵۶ع میں سلطنت اودھ جو ایک وسیع اور آباد و سرسبز علاقہ ہے - وہ بھی قلمرو انگریزی میں شامل ہو گیا + ۱۸۰۱ع کے عہد نامے کے بموجب یہ ملک سرکار انگریزی کی حمایت و حفاظت میں تھا - اور اگر شاہ اودھ اچھی طرح حکمرانی کرتا اور ملک میں امن و امان قائم رکھتا - تو سرکار انگریزی عہد و پیمان کے موافق اس کی حامی اور مددگار رہتی - اور اس کو کسی کا خوف و خطر نہ ہوتا - مگر اودھ کی حکومت کا حال سنورنا تو درکنار روز بروز بگڑتا اور بدتر ہوتا گیا - یہاں تک کہ وہاں کی بد نظمی اور خرابی سے عملدارئے انگریزی کے اضلاع ملحقہ کی عافیت میں بھی خلل پڑنے کا اندیشہ ہو گیا - اور رعایا کی مصیبت کا تو کچھ ٹھکانا ہی نہ تھا + حقیقت یہ ہے - کہ اگر شاہ اودھ سرکار انگریزی کی حمایت میں نہ ہوتا - تو اس کی رعایا ضرور بگڑ جاتی - مگر وہ سلطنت انگریزی کی قوت جانتی تھی - اس لئے اس کو سرکشی کر کے سرسبز ہونے کی توقع نہ تھی - غرض سلطنت اودھ کا حال ایسا خراب ہو رہا تھا - کہ رحم اور عاقبت اندیشی دونو اس امر کی مقتضی تھیں - کہ سرکار انگریزی اس کو اپنی عملداری میں داخل کرے - اس لئے گورنر جنرل نے اپنی کونسل کے سارے ارکان کے اتفاق رائے سے ملک اودھ پر قبضہ کر لینا مناسب سمجھا - اور کمپنی نے بھی

اس کو منظور کر لیا + خلاصہ یہ ہے - کہ اودھ قلمرو انگریزی میں ملا لیا گیا - اور شاہ اودھ کے لیئے پنشن تجویز ہوئی - اور کلکتہ اس کے رہنے کے لیئے قرار پایا +

ہند کی ترقی باعتبار امور معاشرت

لارڈ ڈلہوزی کے عہد میں شائستگی اور آسودگی دونو کے اعتبار سے ہند کو بہت بڑی ترقی ہوئی - اسی عہد میں ۱۸۵۳ء کے اندر اس ملک میں اوّل اوّل ریل جاری ہوئی - اور پھر ریل اور تار برقی دونو آناً فاناً سارے ملک میں پھیلتے گئے + تعلیم کے باب میں بھی بڑی بڑی عمدہ تجویزیں عمل میں آئیں - یونیورسٹیاں قائم ہونے کا حکم نافذ ہؤا - اور ۱۸۵۵ء میں کلکتے کے اندر پریسیڈنسی کالج مقرر ہؤا + عمارات مفید عام کے باب میں بھی بڑی بڑی تجویزیں ہوئیں - مثلاً عالیشان عمارتوں اور سڑکوں اور نہروں کے تیار ہونے کا بندوبست ہؤا - اور ان کاموں کے لیئے بہت سا روپیہ قرض لیا گیا + پھر ملزموں کو اذیت دے کر اقبال کرانے کا جو دستور تھا - اس کا بھی قرار واقعی انسداد کیا گیا - اور صدق نیت سے اس امر میں سعے و کوشش کی گئی - کہ اس وسیع سلطنت میں ہر درجے اور ہر قسم کی رعایا کا عدل و انصاف قرار واقعی ہؤا کرے + حقیقت یہ ہے - کہ لارڈ ڈلہوزی نے آٹھ سال تک ہند کا انتظام بڑی خوبی اور سرگرمی کے ساتھ کیا - اور ہند کی حکمرانی کا یہ منصفانہ اور مستحسن طریق کہ جو تھا، اسی کے عہد میں جاری ہؤا - کہ سلطنت ہند کا انتظام صرف اس غرض سے کیا جائے - کہ یہاں کی رعایا کو آرام و آسودگی حاصل ہو - اور اس وقت سے جس قدر گورنر جنرل ہند میں آئے - سب نے تہ دل سے اسی عمدہ طریق کو

مرعی رکھا ہے +

اس عمدہ فرماں روائی کے بعد لارڈ ڈلہوزی ۱۸۵۶ء میں ہند سے رخصت ہو کر ولایت چلا گیا۔ اس نے مملکت ہند کے انتظام میں اس قدر عرق ریزی اور فکر و خوض کیا تھا۔ کہ اس کی صحت میں بالکل فتور آگیا تھا۔ اسی وجہ سے وہ یہاں سے جاکر چند ہی سال کے اندر رہ گرائے عالم بقا ہؤا۔ مگر اس کا نام نیک زمانے میں ہمیشہ یاد رہیگا +

## بارھویں فصل۔ لارڈ کے ننگ گورنر جنرل۔ بغاوت سپاہیان ہندوستانی۔ ۱۸۵۶ء سے ۱۸۶۲ء تک

بغاوت سپاہیان ہندوستانی

لارڈ ڈلہوزی کے بعد لارڈ کے ننگ ہند کا گورنر جنرل مقرر ہو کر آیا۔ اس کے عہد کے اکثر واقعات سپاہ کی بغاوت یعنی ۱۸۵۷ء کے غدر سے متعلق ہیں + اس فساد کا نتیجہ یہ ہؤا۔ کہ سرکار کمپنی کی حکومت ہند سے اُٹھ گئی۔ اور حضور ملکۂ معظمہ وکٹوریا قیصر ہند نے عنان فرمانروائی اپنے ہاتھ میں لے لی + چونکہ غدر ۱۸۵۷ء کے واقعات کو کچھ بہت عرصہ نہیں گزرا۔ اور وہ اکثر لوگوں کو اب تک یاد ہونگے۔ اس لئے ان کے مفصل بیان کرنے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔ ہاں مجمل طور پر کچھ ذکر کیا جاتا ہے + اس واقعۂ عظیم کا لُب لباب جو یاد رکھنے کے قابل ہے۔ یہ ہے۔ اول یہ فساد سراسر بنگال احاطے کی فوج ہندوستانی کے نمک حرام سپاہیوں کی طرف سے ہؤا تھا اور ان

کے سوا اگر رعایا برایائے ہند میں سے کچھ لوگ کہیں شاذ و نادر شریک ہوئے - تو خوف یا جبر سے ہوئے - اور جہاں غدر برپا ہؤا- وہاں یہی کیفیت ہوئی - سوا اودھ کے کہ وہاں کی رعایا نے بھی شاید کچھ سرکشی کی + دوم یہ کہ اکثر رئیسان و والیان ہند نے اس وقت بڑی عالی حوصلگی کو کام فرمایا - کہ ایسے خوف و خطر کے موقع پر اپنے ملک اور ہموطنوں کی خیر خواہی اور سرکار انگریزی کی وفاداری میں ثابت قدم رہے - اور کئی راجاؤں اور نوابوں نے اپنے آدمیوں کو مسلح کرکے حکام انگریزی کے سپرد کر دیا - اور اَور بھی ہر ایک طرح سے ان کو مدد دی - جس سے باغیوں کے فتنہ و فساد کا بخوبی انسداد ہوگیا + ان خیر خواہ اور وفادار رئیسوں میں سے مہاراجہ سیندھیا والئے گوالیار اور مہاراجۂ جے پور اور مہاراجۂ کپور تھلہ و پٹیالہ اور کئی اَور سکھ راجا اور سردار نہایت مشہور و معروف ہیں + سوم یہ - کہ باغی سپاہیوں کے بڑے سرغنے جن کے اغوا سے انہوں نے اس قدر ظلم و زیادتی کی - وہ لوگ تھے - جن کو یہ امید تھی - کہ سرکار انگریزی کا راج جاتا رہنے سے ملک میں جو بد انتظامی اور غدر ہوگا - اس سے ہم خوب ہاتھ رنگینگے + ان میں سب سے سرگرم دھوندو پنتھ تھا - جو بڑا شریر اور بے رحم تھا - اور نانا صاحب کے لقب سے مشہور ہے + یہ شخص مرہٹوں کے اخیر پیشوا کا لے پالک تھا + کانپور میں جو انگریز زن و مرد نہایت بے رحمی سے قتل ہوئے - وہ اسی ظالم کے حکم سے ہوئے + اس کو یہ امید تھی - کہ میں انگریزوں کی عملداری غارت کرکے مرہٹوں کی سلطنت پھر بحال کر لونگا - اور دلّی کا کہن سال بادشاہ اور اس کے

شاہزادے بھی حماقت سے یہی سمجھے تھے۔ کہ ہماری قدیم سلطنت پھر زندہ ہو جائیگی ❖

مفسدہ کے اسباب اور اس کا خلاصہ

ان بداندیش اور گمراہ لوگوں نے اپنا منصوبہ پورا کرنے کے لئے سرکار انگریزی کی ہندوستانی پلٹنوں اور نادان دیہاتی لوگوں میں نہایت مہمل اور لغو گپیں اڑانی شروع کیں۔ چنانچہ انہوں نے ایک تو یہ جھوٹی خبر مشہور کی۔ کہ سرکار انگریزی نے مصمم ارادہ کر لیا ہے۔ کہ سارے ہند کو اپنی عملداری میں شامل کر لے۔ اور یہاں کے سارے راجاؤں اور نوابوں کو بے دخل کر دے۔ اور دوسرے سب سے بڑھکر یہ طوفان باندھا۔ کہ سرکار انگریزی کا یہ عندیہ ہے۔ کہ کیا ہندو اور کیا مسلمان سب کے مذہب کو بگاڑ دے۔ اور زبردستی عیسائی کر لے ❖ پڑھے لکھے سمجھ دار لوگ تو ایسی جھوٹی بیہودہ گپّوں کو کب سنتے تھے۔ مگر جاہل نادان جھٹ ان کی باتوں میں آ گئے۔ اور ان سب خبروں کو صحیح سمجھنے لگے ❖ اتفاق سے ۱۸۵۷ء کے شروع میں ہند کی فوج کو نئی قسم کی رفل بندوقیں ملی تھیں۔ ان کے کارتوسوں کو بندوقوں میں بھرنے سے پیشتر چربی وغیرہ سے چکنانا ضرور ہوتا تھا۔ پس شریر مفسدہ پردازوں نے اس امر کو ایک بڑی حجت گردان کر ہندوستانی سپاہیوں کو یہ پڑھا دیا۔ کہ ان کارتوسوں میں سؤر اور گائے کی چربی لگی ہے۔ جس سے ہندو اور مسلمان دونو کا ایمان جاتا رہیگا۔ غرض ایسی جھوٹی واہیات خبروں سے ۱۰ مئی ۱۸۵۷ء کو اوّل اوّل میرٹھ کی چھاؤنی میں ایک نہایت خوفناک مفسدہ برپا ہوا۔ اور پھر آناً فاناً سارے ہندوستان اور آس پاس کے صوبوں میں پھیل گیا ❖ اس فساد کے بڑے واقعات

یہ ہیں +

اوّل میرٹھ - دہلی - کانپور اور اور مقامات میں ماہ مئی و جون و جولائی ۱۸۵۷ء میں غدر مچنا اور ہندوستانی سپاہیوں کے ہاتھ سے فرنگیوں کا قتل ہونا +

دوم ماہ جون سے دہلی کا محاصرہ شروع ہونا - اور آخر کار ستمبر ۱۸۵۷ء میں فوج انگریزی کا شہر دہلی کے حصن حصین پر ہلّا کرکے اس کو فتح کرنا +

سوم لکھنؤ میں جو انگریز تھے - ان کا اپنی پناہ گاہ کو باغیوں اور مفسدوں کے ہاتھ سے خوب جوانمردی سے لڑ لڑ کر بچائے رکھنا - اور پھر جرنیل ہے وے لاک اور اوٹرم کے ماتحت ستمبر ۱۸۵۷ء میں فوج انگریزی کا اول مرتبہ ان کی مدد کو پہنچنا +

چہارم سر کالن کیمبل جس کو پیچھے لارڈ کلیڈ خطاب ملا - اس کے ماتحت فوج انگریزی کا دوسری مرتبہ لکھنؤ کے انگریزوں کی مدد کے لئے جانا - اور ۱۸۵۷ء کے اخیر حصے میں اودھ اور اس کے آس پاس کے اضلاع میں بغاوت کا بالکل مٹ جانا +

پنجم ۱۸۵۸ء کے شروع میں سر ہیو روز کی معرکہ آرائیوں سے وسط ہند کا باغیوں سے پاک ہو جانا +

مفسدے کے وقت جو انگریز اس ملک میں متفرق موجود تھے - وہ اگرچہ باغیوں کی تعداد کے مقابلے میں نہایت تھوڑے تھے - مگر ان کے تذکرے سے مفسدے کی تاریخ کو بڑی زینت حاصل ہوتی ہے کیونکہ انھوں نے کئی موقعوں پر نہایت عالی حوصلگی سے اوروں کی خاطر اپنی جانیں نثار کیں - اور بڑی دہشت انگیز مصیبتوں میں نہایت

جوانمردی سے استقلال و تحمل کو کام فرمایا- اور لڑائی میں کمال حیرت انگیز شجاعت ظاہر کی + اس کے علاوہ بہت سے اہل ہند جو ایسے نازک وقت میں سرکار انگریزی کے خیر خواہ رہے- انہوں نے بھی فرنگیوں کی مدد کرنے میں نہایت تحسین و آفرین کے لائق جاں نثاریاں کیں- اور حق وفاداری ادا کرنے میں اکثر اوقات بڑی بڑی تکلیفیں اٹھائیں + اس بغاوت کے حال میں جہاں ایسے ایسے عمدہ کاموں کے ذکر پڑھنے سے دل کو تسکین ہوتی ہے- وہاں باغیوں کی کمال غدّاری اور محسن کشی کے واقعات سننے سے بڑا رنج و قلق بھی ہوتا ہے + ان کمبخت ظالموں نے اکثر موقعوں پر نہ صرف انگریزوں ہی کو قتل کیا- بلکہ ان کی بہت سی بیکس عورتوں اور معصوم بچّوں کو بھی نہایت وحشیانہ اذیّت و بیرحمی کے ساتھ ہلاک کیا- مگر حق یہ ہے- کہ ان ظالم قاتلوں کو اس کی پاداش میں جو واجبی سزا ملی- اس میں انگریزوں کی طرف سے بھی سخت انتقام اور فضول بے رحمی عمل میں آئی- لیکن ایسا اکثر نہیں ہوا- بلکہ شاذ و نادر ہی وقوع میں آیا ہے + حاصل کلام یہ ہے- کہ شمالی ہند کے اکثر حصے میں یہ بڑی مصیبت کا وقت تھا- مگر ایک یہ بڑی خوش نصیبی کی بات تھی- کہ سرجان لارنس کے ماتحت جو بڑے عمدہ ملکی و جنگی حاکم پنجاب میں حکمراں تھے- ان کی پھرتی اور مستقل مزاجی سے پنجاب کا ملک مفسدے کی مصیبتوں سے محفوظ رہا- ان حاکموں میں سب سے بڑا کام شاید جرنیل نکلسن نے کیا + یہ نہایت لئیق اور بہادر افسر دلّی کے دھاوے کے وقت فوج انگریزی کا افسر تھا- اور وہیں عین معرکے کے وقت کام آیا+

ٹمپل صاحب نے جو پیچھے بمبئی احاطے کے گورنر ہوئے - جرنیل نکلسن کی نسبت یہ کہا تھا - کہ نہ جان نکلسن ہوتا اور نہ دلّی فتح ہوتی +

دہلی کا محاصرہ اور فتح

بغاوت کا بڑا مرکز شہر دہلی تھا - یہاں باغی فوج بے انتہا جمع ہو گئی تھی - اور چونکہ یہاں بڑے مستحکم گرگجوں اور فصیلوں کی بہت بڑی پناہ تھی - اور نیز گولا بارود وغیرہ ہر طرح کا سامان جنگ بھی بے حد و حساب اس کے ہاتھ آ گیا تھا - اس لئے باغی فوج ایک عرصے تک دلّی میں جمی رہی + مگر آخر فوج انگریزی پنجاب کی طرف سے میدان جنگ میں آئی - اور کچھ مدّت تو دلّی کا محاصرہ رہا - انجام کار ۱۴ - ستمبر ۱۸۵۷ء کو اس پر دھاوا کر کے سرکاری فوج نے اس کی مستحکم فصیلوں کو فتح کر لیا - پھر چھ روز بعد سارے شہر پر انگریزوں کا تسلط ہو گیا + دلّی کی فتح سے سرکار انگریزی کے تمام خیر خواہوں کے دل خرّم و شاد اور دشمن پامال و برباد ہو گئے + اس واقعہ میں طرفہ تر یہ بات ہوئی - کہ صرف پنجاب ہی میں جو گوروں کی چند پلٹنیں موجود تھیں - انگریزوں نے انہی کو جمع کر کے اور بہادر سکھوں کی کچھ سپاہ ان کی مدد کے لئے تیار کر کے دلّی کی یہ عظیم الشّان مہم فتح کر لی - اور بغاوت کی خبر سن کر جو ہزارہا گورے سپاہی حکومت انگریزی کے قائم و مستحکم رکھنے کے لئے ولایت سے آ رہے تھے - ان میں سے ابھی ایک شخص نے بھی ہند میں قدم نہ دھرا تھا + جب دلّی فتح ہو گئی - تو وہاں کا کہن سال بادشاہ بھی پکڑا گیا - اور تجویز مقدمے کے بعد ہند سے جلا وطن ہو کر برٹش برما میں بھیجا گیا - اور آخر وہیں اس

کا انتقال ہؤا - اور اس کے دو بیٹے اور ایک پوتا دلّی کے فتح ہوتے ہی گولی سے مار دیئے گئے - اور باغیوں کے اَور اکثر سرداروں کا بھی یہی حال ہؤا - کہ یا گولی سے مارے گئے - یا پھانسی پر چڑھائے گئے +

لکھنؤ کی محصوری

جب دلّی پر یہ معرکہ ہو رہا تھا - اسی زمانے میں لکھنؤ میں بھی ایک ایسا محاربہ برپا تھا - جس کو مفسدے کی لڑائیوں میں شاید نہایت عظیم الشان سمجھنا چاہیئے + وہاں کی حقیقت یہ ہے - کہ سرہنری لارنس جو ہند میں ایک نہایت عمدہ عالی ہمت اور شجاع حاکم گزرا ہے - لکھنؤ میں فرنگیوں اور وفادار ہندوستانیوں کی ایک چھوٹی سی جمعیّت کے ساتھ رزیڈنسی کے مکان میں سے باغیوں کے ایک لشکر مور و ملخ سے لڑتا رہا - اور اپنے مقام کو ہاتھ سے نہ چھوڑا - مگر افسوس ہے - کہ یہ لیئق افسر ماہ جولائی میں بمب کا گولا پھٹنے سے زخمی ہو کر مر گیا - لیکن اس کے ساتھی اب بھی ہمت نہ ہارے - بلکہ اسی طرح شیروں کی مانند نہایت شجاعت سے ڈٹے رہے - آخر جرنیل ہے وے لاک کچھ انگریزی فوج لے کر ان انگریزوں کی کمک کے لیئے کانپور سے روانہ ہؤا + یہ جرنیل اوّل تو دو بار گنگا سے اتر اتر کر رہ گیا - اور لکھنؤ پہنچنے کا بہتیرا قصد کیا - مگر نہ پہنچ سکا - لیکن تیسری مرتبہ خوب لڑتا بھڑتا دشمنوں پر فتح پاتا - اور بے شمار باغیوں میں سے جو لکھنؤ کو چاروں طرف سے گھیرے پڑے تھے - بزور شمشیر گزر کر ۲۵ - ستمبر کو شہر کے اندر جا داخل ہؤا + سرکار کی طرف سے وہ نہایت بہادر جرنیل جس کا نام اَوٹ ٹرہم تھا - اس فوج کی افسری پر مامور ہؤا تھا -

مگر اس نے بڑی عالی ہمتی کو کام فرمایا - کہ جب تک جرنیل ہیٹے وسے لاک جس نے اس مہم میں بڑی دلیری اور جانفشانی کی تھی - اپنے ارادے میں کامیاب نہ ہو لیا - اس وقت تک اس نے دخل نہ دیا +

مفسدے کا فرو ہونا

۱۸۵۸ء میں بغاوت کا مفسدہ آہستہ آہستہ سب جگہ سے رفع ہو گیا - اور باغیوں کے جو دو چار گروہ باقی رہ گئے تھے - فوج انگریزی نے تعاقب کرتے کرتے ان کو بھی تباہ و برباد کر دیا - آخر ۸ - جولائی ۱۸۵۹ء کو گورنر جنرل نے اشتہار دیا - کہ اب فتنہ و فساد کی آگ بجھ گئی - اور بالکل امن و امان ہو گیا ہے - پھر ایک روز مقرر کرکے خدا کی جناب میں شکریہ ادا کیا گیا - کہ اس کے فضل سے ملک میں بار دگر انتظام اور امن قائم ہوا +

حکومت چین کا جنگ

جس سال یہ سپاہیوں کی بغاوت ہوئی - اسی سال ہند کی انگریزی فوج کو دو چھوٹی لڑائیاں اور بھی پیش آئیں - ان میں سے ایک تو ایران کی لڑائی تھی - اور دوسری چین کی + ان دونو میں بھی انگریزی فوج بالکل فتح مند ہوئی - اگرچہ حقیقت میں یہ دونو لڑائیاں کچھ چنداں وقعت کی نہ تھیں - مگر ان سے ایک بڑا کام نکلا - یعنی جنگ ایران کے اختتام پر جو فوج خالی ہوئی - اور نیز جو فوج چین کی مہم کے لئے براہ دریا ہند کے قریب سے گزر رہی تھی - ان دونو کو گورنر جنرل نے ممالک مغربی و شمالی میں جہاں باغیوں نے بڑا ہنگامہ برپا کر رکھا تھا - انگریزی فوج کی مدد کے لئے جھٹ پٹ بھیج دیا +

سپاہیوں کی بغاوت سے جو خرابیاں اور دقتیں پیش آئیں - اُن
سے ایک یہ بھی نتیجہ پیدا ہؤا - کہ انگلستان کے پارلیمنٹ نے
مصمم ارادہ کر لیا - کہ آئندہ ہند کی حکومت کمپنی سے متعلق نہ رہے
بلکہ خاص حضرت ملکۂ معظمۂ وکٹوریا قیصر ہند کے قبضۂ اختیار میں
آجائے - اور حضرت ممدوحہ کی طرف سے ایک ویسرائے یعنی
نائب السلطنت تو ہند میں اور ایک وزیر انگلستان میں مملکت
ہند کا انتظام کرے ۔ اس تجویز کے بموجب لارڈ کے ننگ ہند
کی سلطنت انگریزی کا اول ویسرائے مقرر ہؤا - اور اُس وقت
سے ہر گورنر جنرل اس خطاب مستطاب سے ممتاز ہوتا ہے ۔
جب ۱۸۶۲ء کے اخیر میں یہ گورنر جنرل ہند سے چلا گیا -
تو اس کی جگہ لارڈ الگن ویسرائے مقرر ہؤا - اور اس نے ۲۰
مہینے تک ہند میں حکومت کی - پھر ۱۸۶۴ء میں سر جان لارنس
جس نے ہند کی بغاوت کے زمانے میں پنجاب کا نہایت دانائی
اور خوبی سے انتظام کیا تھا - اب لارڈ لارنس کے خطاب سے
ممتاز ہے - وایسرائے مقرر ہو کر آیا - اور ۱۸۶۹ء تک اس
عہدے پر ممتاز رہا ۔ اس کے بعد لارڈ میو ویسرائے مقرر ہؤا -
اس کو ۱۸۷۲ء میں ایک متعصب مسلمان نے جو کالے پانی کی
سزا پا کر جزیرۂ انڈمان میں بھیجا گیا تھا - موقع پا کر یکایک مار ڈالا -
اور پھر کچھ عرصے تک یہ جلیل القدر عہدہ خالی رہا - اور اس
عرصے میں اوّل سر جان سٹریچی اور پھر لارڈ نے پیئر گورنر مدراس
اس عہدے کا کام کرتا رہا - آخرکار لارڈ نارتھ بروک مستقل
ویسرائے ہو کر ہند میں آیا ۔

کمپنی کی حکومت ختم ہونے کے بعد جو واقعات ہند میں ہوئے ہیں - وہ اس قدر تازہ ہیں - کہ ان کو اس تاریخ میں درج کرنا فضول ہے *

لارڈ کے ننگ نے ولایت جانے سے پیشتر جو بڑے بڑے سرکاری کام اخیر زمانے میں انجام دئے - ان میں سے ایک یہ بھی تھا - کہ سرکار انگریزی کے باج گزار فرماں روایانِ ہند جو بغاوت کے زمانے میں سرکار کی وفاداری و خیر خواہی میں سرگرم رہے تھے - اُن کو سندیں عطا کیں - جن سے وہ دولت انگلشیہ کے رؤسائے ماتحت قرار پائے - اور ان کی یہ خاطر جمع کی گئی - کہ جو قول و قرار انہوں نے سرکار انگریزی کے ساتھ کئے ہیں - اگر وہ ان سب کو وفاداری سے پورا کرینگے - اور اپنی رحم دل اور کریم النفس بادشاہ حضرت ملکۂ معظمہ وکٹوریا قیصر ہند کی اطاعت میں ثابت قدم رہینگے - تو ان کے امن و آسائش اور ریاست و حکومت اور عزت و عظمت میں کچھ خلل نہ آئیگا - اور فرزند نرینہ کے نہ موجود ہونے کی حالت میں اور کسی کو متبنّٰی کرکے وارث ریاست مقرر کرنے کا بھی اختیار ہوگا *

یکم نومبر ۱۸۵۸ء کو ہند کے سارے شہروں اور ہندوستانی درباروں میں حضرت ملکۂ معظمہ قیصر ہند کی طرف سے ایک اشتہار ہند کی ساری مروّج زبانوں میں ترجمہ ہوکر سُنایا گیا - جس کے بموجب حضرت ممدوحہ نے ہند کے کروڑہا باشندوں کو خاص اپنے سایۂ مرحمت و عاطفت میں لیا - اور ایسے مستحسن طریقوں سے ان پر حکمرانی کرنے کا اقرار فرمایا - جن کے باب میں سلطنت انگریزی ہمیشہ مشہور

اور ممتاز رہی ہے - ملکۂ معظمۂ قیصر ہند کے نہایت مرحمت آمیز و متین کلمات سے بیشک لوگوں کو پھر بہت کچھ دلجمعی و اطمینان حاصل ہوگیا - اور اُن کو یہ یقین ہؤا - کہ جس طرح ہمارے فرمانروایان انگلشیہ کی قوت و شجاعت میدان جنگ میں سب دشمنوں پر غالب و فائق ثابت ہوئی ہے - اسی طرح یہ بات بھی ہے - کہ ان کی توجہ رعایا کی بہبود اور داد رسی کی طرف مصروف ہے + اب اس اشتہار کے اخیر کی عبارت لکھ کر ہم اس تاریخ کو ختم کرتے ہیں - وہ عبارت یہ ہے - جب خدا کے فضل سے ہند کے اندر پھر امن و امان ہو جائے - تو ہماری دلی آرزو ہے - کہ جو حرفے زمانۂ امن میں ہؤا کرتے ہیں - ان کی طرف رعایائے ہند کو شوق دلائیں - اور جن کاموں سے خاص و عام کو فیض پہنچے - ان کو ترقی دیں - اور سلطنت ہند کا انتظام اس طرح کریں - کہ ہماری ساری رعایائے ہند کو فائدہ پہنچے - اُن کی مرفّہ حالی ہماری سلطنت کا استحکام - اُن کی رضامندی ہمارا اطمینان - ان کی احسان مندی ہمارا نہایت عمدہ صلہ ہے + خدائے قادر مطلق ہم کو اور ہمارے ماتحت حکام کو توفیق دے - کہ رعایا کی فائدہ رسانی کے باب میں جو ہماری نیت ہے - اُس کو پُورا کریں +

# تتمۂ اوّل - سنسکرت کا علم ادب

ہندؤں کے مذہبی علم ادب کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے - اوّل سرتی یعنی الہامی کتابیں اور دوم سمرتی یعنی روایتیں یا حدیثیں - منجملہ ان کے اوّل قسم میں تو ویدوں کے

سنہتا اور برہمن داخل ہیں - اور دوسری قسم میں اور بیشمار کتابیں ہیں - جو ویدوں کا تتمہ خیال کی گئی ہیں - ان سب کو دھرم شاستر کہتے ہیں +

وید چار ہیں - اور اُن کے نام یہ ہیں - رگ وید - یجُر وید - سام وید - اتھرون وید + ان میں سے ہر ایک وید کے دو حصے ہیں - اول بھجن یا منتر جس کو سنہتا کہتے ہیں - ان میں ان کے مصنفوں کی حاجتیں اور آرزوئیں مندرج ہیں - جن سے اس زمانے کے لوگوں کے طریق معاشرت کی کیفیت معلوم ہوتی ہے - دوسرے حصے کو برہمن کہتے ہیں - اور ان میں اکثر مذہبی رسموں کا بیان ہے +

ان کتابوں میں سے رگ وید جو سب سے پُرانا وید ہے - اس کے منتر اعلےٰ رتبے کے ہیں - اور آریا زبانوں میں جس قدر کتابیں موجود ہیں - رگ وید اُن سب سے پُرانی کتاب ہے - اس کو سنہ عیسوی سے قریب چودہ سو برس پیشتر کی تصنیف سمجھتے ہیں + اس کے منتروں میں بڑے بڑے مظاہر قدرت میں سے کسی کو معبود یا دیوتا تصور کر کے اس کی طرف خطاب کیا گیا ہے - اور ان دیوتاؤں کے نام یہ ہیں - اِندر یعنی آسمان کا دیوتا جو اکثر صفات الٰہی سے موصوف کیا گیا ہے - اگنی یعنی آگ کا دیوتا - ورن یعنی آکاس اور مینہ کا دیوتا - سوِتری - سوریہ - متر یہ تینوں سورج کے نام ہیں - وایُو یعنی ہوا کا دیوتا - مُرت یعنی صرصر کا دیوتا - اُشا یعنی نور کا تڑکا - ان کے سوا آشون اور اور بھی بہت سے دیوتا ہیں +

دھرم شاستر کی کتابیں بھی اگرچہ بہت پُرانی ہیں - مگر ویدوں کے برہمنوں کے برابر بھی پُرانی نہیں ہیں - ان کی چار قسمیں ہیں - اوّل ویدانت - دوم چار اُپ وید - سوم چھ ویدانگ

ارم چار اپانگ + چھ ویدانگوں میں سے تیسرے ویدانگ کا نام کرن یعنی صرف و نحو ہے + پانِنی جو علم صرف و نحو میں ایک ایت عالم و فاضل گزرا ہے - اس کا ویاکرن بڑا مشہور ہے - ر یہ خیال کرتے ہیں - کہ پانِنی بودھ مذہب کے بانی بدھ سے ھ پیشتر گزرا ہے +

آخر ویدانگ میں جوتش یعنی علم نجوم داخل ہے - اس فن کی ایت پُرانی کتاب جو موجود ہے - وہ پراسر کی تصنیف سے ہے - . آریا بھٹ جو سنہ ۵۰۰ء میں گزرا ہے - وہ علم جوتش کا بڑا مصنف ا جاتا ہے - اس نے زمین کی روزانہ محوری گردش کا حال لکھا ہے - اور نیز بعض اَور ایسی باتیں بھی دریافت کی تھیں - جو ں زمانے کی حیثیت سے بہت بڑھ کر تھیں + اس علم میں ایک مصنف بھاسکر چاری نام سنہ ۱۱۱۴ء کے قریب مقام بیدر علاقۂ ن میں پیدا ہؤا - کہتے ہیں - کہ اس نے علم ریاضی کا ایک ایسا سئلہ دریافت کیا تھا - جو زمانۂ حال کے ریاضی دانانِ یورپ کے سئلہ جزئیات سے بہت مشابہ ہے +

اپانگوں کی چار قسمیں یہ ہیں - اوّل پُران یعنی تاریخ - دوم نیائے ی منطق - سوم ممانسا یعنی علم اخلاق - چہارم دھرم شاستر یعنی م فقہ + اس چوتھی قسم میں نہایت مشہور کتاب منو کا دھرم ستر ہے - جو فرقۂ تیتری کے ایک گروہ یعنی مانوؤں کے نزدیک

مستند دھرم شاستر ہے +

نظم رزمیہ اور بزمیہ

مہابھارت اور رامائن جو دو بڑی مشہور رزمیہ اتہاس یا نظم کی کتابیں ہیں - ان کا بیان پہلے باب کی دوسری فصل اور پرانوں کا ذکر ساتویں فصل میں ہو چکا ہے - مگر ان کتابوں کے زمانے سے بہت پیچھے بھی بعض بڑے مشہور شاعر گزرے ہیں - جنھوں نے اس قسم کی نظم لکھی ہے +

ان میں سے کالیداس جو ہند میں ناٹک کا نہایت عمدہ شاعر اور ہند کا شکسپیر[1] سمجھا جاتا ہے - اس کی تصنیفات میں رگھو بنس ایک بڑی مشہور نظم ہے + اس میں رگھو کے باپ راجہ دلیپ سے لے کر راجہ رام چندر کے خاندان کے حالات اور اس کی اور اس کے دادا رگھو کی مہمات کا حال بہت سا بیان کیا گیا ہے - رگھو بنس اور نیز کالیداس کی اور تصانیف کی بڑی خوبی یہ ہے - کہ ان کے مضامین پاکیزہ ہیں - اور جن شخصوں کا ان میں ذکر آیا ہے - وہ وفاداری اور نرم دلی کے ساتھ متصف ہیں - کالیداس کی تصنیف سے ایک کتاب کمار سنبھو بھی ہے - جس میں جنگ کے دیوتا کارتک کی پیدائش کا ذکر ہے - ان کے علاوہ اور کئی بہادروں کے قصے بھی نظم میں اس کی تصنیف سے ہیں + کالیداس کے علاوہ ہند کے اور رزم نگار شاعر یہ ہیں - بھارو - سری ہرش - ماگھ کالیداس اور ان تینوں کی تصنیفات مہاکاب یعنی منظومات عظیم کے ساتھ ملقب ہیں + بھارو کی ایک تصنیف کا نام کرات ارجنیہ ہے - اس میں ارجن اور شو کی اُس لڑائی کا بیان ہے - جس میں

[1] ولیم شکسپیر انگلستان میں ناٹک کا ایک لاثانی شاعر گزرا ہے +

سوکرات یعنی جنگلی شکاری کا روپ بھر کر ارجن سے لڑا تھا + بڑ
کی بڑی تصنیف نیشدھ چرت ہے - اس میں نشدھ کے راج
کی مہمات کا بیان ہے + ماگھ نے سس پال کے مرنے کا حال
نظم میں جس کا نام سس پال بدھ ہے - تحریر کیا ہے +
شاعروں کے سوا سوم دیو بھی ایک رزم نگار شاعر گزرا ہے
کی تصنیف سے ورہت کتھا ہے +
اب ناٹک کے شاعروں کا حال بیان کیا جاتا ہے - ان
کالیداس اور سب کی نسبت بہت بڑا شاعر اور بکرماجیت راجۂ
کے دربار کا ایک رتن سمجھا جاتا ہے + اس کی تصنیف سے سکنتلا
مشہور ناٹک ہے + اس نظم کا قصہ مہابھارت سے اخذ کیا گیا
اس کا مضمون اس قدر عمدہ ہے - کہ اس کا ترجمہ انگریزی - فرانسیسی
بنگالی - ہندی اور کئی اور زبانوں میں بھی ہو گیا ہے + اس کا
یہ ہے - کہ وشوامتر رشی جنگل میں تپسیا کیا کرتا تھا - اندر
کا دل تپسیا سے ہٹا دینے کے لئے مینکا نام ایک عورت بہشت
اس کے پاس بھیج دی - غرض اس عورت کے بطن سے
ہوئی - اس کے بعد وشوامتر پھر تپسیا میں مصروف ہو گیا
بہشت کو واپس چلی گئی - آخر سکنتلا کو کنورشی نے گود لے
اس لڑکی کا قاعدۂ گندھرب کے موافق راجہ دُش
ہو گیا + دُرواس رشی نے اس کو یہ سراپ دیا تھا -
تجھ کو بھول جائیگا - مگر چونکہ یہ سزا بڑی سخت تھی -
نے رحم کھا کر یہ بات کہدی تھی - کہ جب راجہ دُشنیت
کو جو وہ سکنتلا کو دے گیا تھا - دیکھیگا - تو پھر اس کو

پہچان لیگا + اتفاق سے یہ چھلا سکنتلا کے ہاتھ سے ایک تالاب میں
گیا - اور اس کو خاوند کے بھول جانے کا بڑا رنج و الم ہوا
انجام کار وہ چھلا ایک مچھلی کے پیٹ میں سے نکلا - اور سکنتلا
اس کے خاوند نے پہچان لیا - اور پھر دونو نے بڑے عیش و
سے زندگی بسر کی - راجہ دشنیت اور سکنتلا کے ہاں ایک بیٹا
ہوا - جس کا نام راجہ بھرت رکھا گیا + پانڈو اور کورو جن کے
مہابھارت کی لڑائی ہوئی - اسی راجہ کی اولاد میں تھے + یہ بات
بھی قابل بیان ہے - کہ اس ناٹک میں اونچی ذاتوں کی گفتگو تو عام
سنسکرت میں تحریر ہے - اور نیچ قوموں کی پراکرت میں جو بگڑی
ہوئی سنسکرت ہے +

کالیداس نے ایک اور مشہور ناٹک بھی لکھا ہے - جس کا نام
اروسی ہے - اس میں پریاگ کے راجہ وِکرم اور پری اروسی
عشق کا قصہ ہے - یہ پری ایک درخت کی بیل کی صورت
ہوئی تھی +

مٹی کی گاڑی (یعنی مٹی کی گاڑی) بھی ایک مشہور ناٹک ہے
اس کا قصہ خانگی معاملات سے متعلق ہے + کہتے ہیں - کہ یہ
راجہ شدرک کی تصنیف ہے + اس میں ایک برہمن ساکن
قصہ ہے - جو شرافت و نیک مردی کا ایک نمونہ تھا - مگر
سخاوت و فیاضی سے تنگ دست ہو گیا تھا +

سنسکرت کے کچھ اور مشہور ناٹکوں کا حال بیان کرنا باقی
ہے -
ان میں سے اوّل کا نام مالتی مادھو ہے - جس کا مصنف

تصنیف میں اُسی قدر مشہور ہے - کہ جس قدر کالیداس ہے + اس نے
دو اَور بھی نامی ناٹک لکھے ہیں - جن میں سے ایک کا نام اُتّر رام چرِت
ہے - اور دوسرے کا نام مہابیر چرِت + اُتّر رام چرِت کا قصہ راماٸن
کی ساتویں فصل سے لیا گیا ہے + چوتھا ناٹک جس کا نام
مدرا راکھشس ہے - بساکھ دت کی تصنیف ہے - اس میں اُس
انقلاب سلطنت کا ذکر ہے - جس میں سلطنت مگدھ کے خاندانِ نند
کی جگہ چندر گپت وہاں کا راجہ ہو گیا تھا + پانچواں ناٹک رتن آولی
(موتیوں کا ہار) ہے - جس کو راجہ ہرش والئے کشمیر کی تصنیف سے
بتاتے ہیں - یہ راجہ ۱۱۱۳ء سے ۱۱۲۵ء تک راج کرتا رہا +
چھٹا ناٹک کرشن مصر کی تصنیف سے ہے - جس کا مضمون عارفانہ
و حکیمانہ ہے - اس کا نام پربودھ چندر اُدے ہے - جس کے معنی
عقل بیدار کے چاند کا روشن ہونا ہیں + غالباً یہ ناٹک بارھویں صدی
میں تصنیف ہُوا - اور اس کی تصنیف کی علّت غائی مسئلۂ ویدانت
کا ثابت کرنا تھا +

غزل اور گیت کی قسم میں نہایت مشہور نظم سنسکرت زبان
میں میگھ دوت ہے - جس کے معنی ہیں قاصدِ ابر + اس کے
سوا رُت سنگھار ایک اَور گیت ہے - جس میں موسموں کی تعریف
بیان کی گئی ہے - یہ دونو گیت کالیداس کی تصنیف سے ہیں +
گیت گوبند ایک ایسی نظم ہے - جو کسی قدر گیت اور کسی قدر ناٹک
کی قسم میں سے ہے - اس میں کرشن چندر گوالے اور رادھا کا اُس
کی گوالن کے عشق کا قصہ ہے - جو جے دیو نے بارھویں صدی
میں تصنیف کیا تھا - اس شاعر کی نظم نہایت رسیلی ہے +

قصص اور اخلاق کی کتابیں

اب قصص اور اخلاق کی کتابوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جس کو سنسکرت میں نیت کتھا کہتے ہیں + اس قسم کی تصنیفات میں سے پنچ تنتر نہایت مشہور ہے۔ اس کا یہ نام اسلئے رکھا گیا ہے۔ کہ وہ پانچ فصل میں منقسم ہے۔ اور ہر فصل میں علیحدہ علیحدہ کہانیاں جمع کرکے درج کی گئی ہیں۔ اس کا مصنف بشن سرما سمجھا جاتا ہے۔ ہِت اُپدیش (ہدایت نیک) جو اسی قسم کی حکایتوں کا مجموعہ ہے۔ وہ بھی اسی بنیاد پر تصنیف کی گئی ہے۔ ۵۳۱ء اور ۵۹۹ء کے مابین پنچ تنتر کا ترجمہ فارس کے بادشاہ نوشیروان عادل کے حکم سے پہلوی زبان میں ہوا۔ اور اس کا نام حکایات بیدپا برہمن قرار پایا۔ پھر پہلوی زبان سے اکثر شائستہ قوموں کی زبانوں میں ترجمہ ہوا + اس کے عربی ترجمے کا نام کلیلہ دمنہ ہے۔ اور یہ ایک بڑی مشہور کتاب ہے + پنچ تنتر کی تصنیف کا باعث بڑا عجیب ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ایک راجہ کے تین بیٹے تھے۔ اور تینوں کے تینوں احمق اور کاہل وجود تھے + راجہ نے اپنے مشیروں سے اس کا ذکر کیا۔ اور صلاح پوچھی + ان میں بشن سرما نام ایک عالم و فاضل برہمن بھی موجود تھا۔ اس نے راجہ سے کہا۔ کہ آپ خاطر جمع رکھئے۔ میں اس کا علاج کر دونگا۔ چنانچہ وہ تینوں کنوروں کو اپنے گھر لے آیا۔ اور ان کو نہایت عمدہ تعلیم دی۔ غرض یہ پنچ تنتر بھی اس نے انہی لڑکوں کی تعلیم کے لئے تصنیف کیا تھا + اس کتاب کے پانچوں حصوں کے نام یہ ہیں۔ اوّل مِتّر بھید یعنی دوستوں کا نفاق۔ دوم مِتّر پراپتی یعنی دوستوں کا پیدا کرنا سوم کاک اُلوکیہ یعنی کوّا اور اُلّو جو ایک دوسرے کے جانی دشمن

ہوتے ہیں۔ چہارم سشٹہ نشٹ یعنی منفعت کا ضائع ہونا۔ پنجم اَسَم پریکشا کارتو یعنی بے دیکھے بھالے کام کرنا +

اسی قسم کی چار اور کتابیں بھی مشہور ہیں۔ جن میں سے ایک کا نام کتھا سرت ساگر ہے۔ جس کے معنی ہیں قصے کے دریاؤں کا سمندر + یہ کتاب کشمیر کے راجہ ہرش کی تالیف ہے + دوسری کا نام بیتال پچیسی یعنی بیتال (جن) کی بیان کی ہوئی پچیس کہانیاں ہیں + تیسری کا نام سنگاسن بتیسی ہے۔ یعنی ان پتلیوں کی کہی ہوئی بتیس کہانیاں۔ جن کے سر پر راجہ بکرماجیت کا تخت رکھا ہوا تھا + چوتھی کا نام شکاسپ تتی (یعنی طوطے کی کہی ہوئی ستّر کہانیاں) ہے +

ان کے علاوہ تین اور مشہور کتابیں نثر میں ہیں۔ جن کا بیان کرنا مناسب ہے + ایک کدم دری جس کا مصنف بان بھٹ تھا۔ دوسری باس دوت جس کا مصنف سو بھندو تھا۔ تیسری کمار چرت جو ڈنڈی کی تصنیف سے ہے +

## تتمۂ دوم۔ مسلمانوں کا علم ادب

مسلمانوں کی کتاب مقدس یعنی قرآن تو عربی زبان میں ہے۔ مگر ان کے علم ادب کی اکثر کتابیں فارسی زبان میں تصنیف ہوئی ہیں +

ہند کی تصنیفات میں مسلمانوں کے حملے کے بعد ایک عجیب تغیر و تبدل دیکھنے میں آتا ہے۔ یعنی اس سے پہلے تو ہند میں کتب تاریخ کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ مگر مسلمانوں کے حملے کے بعد

یخ کی کتابیں کثرت سے اور بہت عمدہ عمدہ تصنیف ہو گئیں ۔
ت یہ ہے ۔ کہ کتب تاریخ کی تصنیف کا شوق ہند کے مسلمانوں
اہل عرب سے آیا تھا ۔ اور اہل عرب کی یہ کیفیت ہے ۔ کہ جس
یورپ میں زمانۂ جہالت و تاریکی ختم ہونے پر آیا ۔ اس وقت دنیا
یہی قوم علم کی تلاش و تحقیق میں خاص کر سرگرم تھی ۔ اور
ادب کی کتابیں تو اس سے بھی بہت پہلے عربی میں عمدہ عمدہ
جا چکی تھیں ۔ غرض ہند کے فارسی علم ادب کو عرب کے چشمۂ
فضل سے بڑا فیض پہنچا ۔ اس موقع پر ہند کے صرف ان
نامی گرامی مؤرخوں اور شاعروں کا مختصر حال بیان کرنا کافی
جن کی تصنیفات نہایت معروف و مشہور ہیں ۔

فرشتہ ہند میں نہایت مشہور مؤرخ گزرا ہے ۔ وہ ۱۵۷۰ء
ب احمد نگر میں پیدا ہوا ۔ اور ۱۵۸۹ء سے لیکر ۱۶۱۲ء تک
عادل شاہ ثانی والئے بیجاپور کے دربار میں رہا ۔ اس نے
قا ابراہیم عادل شاہ ثانی کے نام پر کل ہند کی تاریخ لکھی
جس میں ۱۰۰۰ء سے ۱۶۰۵ء تک کے واقعات درج ہیں
مشہور و معروف کتاب کا نام تاریخ فرشتہ ہے ۔ ڈو صاحب نے
انگریزی میں ترجمہ کیا ہے ۔ اور ہند کی نہایت مستند انگریزی
میں جو ہند کی سلطنت اسلامیہ کا حال مندرج ہے ۔ وہ
ہی سے لیا گیا ہے ۔

ابو الفضل جو اکبر کا وزیر اعظم تھا ۔ اس نے بھی ایک تاریخ
تصنیف کی ہے ۔ جس کا نام اکبر نامہ ہے ۔ یہ کتاب بھی تاریخ
سے کچھ کم مشہور نہیں ہے ۔ اس ضخیم کتاب کی اوّل جلد

...ہر کا مصنف ضیاء الدین برنی ہے۔ اور دوسری کا شمس سراج
...ان کے علاوہ اور بھی بعض مؤرخ ہیں۔ مثلاً عبد القادر
...اور نظام الدین احمد جنہوں نے اکبر کے زمانے میں تاریخ
...اور معتمد خاں مصنف جہانگیر نامہ اور محمد بن صالح
...شاہجہاں نامہ اور مرزا محمد قاسم مصنف عالمگیر نامہ ا...
...غلام یاسین خاں جو نواب علی وردی خاں کا رشتہ دار
...نے ۱۷۲۳ء میں ہندوستان کی تاریخ لکھی۔ جس میں ا...
صدی کے واقعات تحریر کیے ٭

اہل اسلام میں فردوسی اور عنصری اور امیر خسرو...
شاعر گزرے ہیں۔ ان میں سے فردوسی اور عنصری دونو...
کے دربار کی زیب و زینت تھے ٭ فردوسی اس پائے کا ...
ہے۔ کہ اُس کو فارسی کا ہومر کہتے ہیں۔ اس نے مح...
کے حکم سے شاہنامہ تصنیف کیا ہے ٭ امیر خسرو اُن مشہور
فاضلوں میں سے تھا۔ جو مغلوں سے بچ کر ایران سے ہند...
آئے تھے۔ اور شاہ بلبن کے دربار میں پناہ گزیں ہوئے
نامور شاعر نے نظم میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں۔ جن...
حد و حساب نہیں۔ ان میں سے بعض کتابیں تو نہایت...
ہیں ٭ اس کی تصانیف میں سے دو مثنویاں نہایت مشہو...
جن میں سے ایک میں تو خضر خاں اور دیول دیوی
کا قصہ ہے۔ اور دوسری میں بادشاہ کیقباد اور اس...
بغرا خاں کی ملاقات کی کیفیت ہے ٭

...ہوم ایک ... نام



...ہندوستان نشر
...بے دیگر
...اور کتابیں
...ساگر
...کشمیری
...بیتالف
...سنگا
...اں۔ ج
...کا نام
...بین اور
...ایک کلم
...جس کت
...نیف سے
...وم۔
...نوں کی
...لر ان
...ہوئی
...یفات میں
...آتا
...نشان